رشد
اشاعت خصوصی

سال نامہ

المسلمات

اس خالق سے قریب ہوجائیں
جو ستر ماؤں سے زیادہ شفیق ہے
بیگم عبدالرحمن مدنی

نئے دور کا چیلنج

اللہ کا پیغام پہنچانے کیلئے نوجوان نسل کو جدید ذرائع
اور جدید تکنیک کی تربیت .... ہمارا نصب العین

اسلامک انسٹی ٹیوٹ کے 9 کورسز
یہ آپ ہی کے لیے ہیں......

www.KitaboSunnat.com

نمود و شہرت سے بالا ہوکر دین کی خدمت کریں:
بیگم حافظ سعید

وہ جس نے بنتِ مسلمان
کو از خود مسلمان بنادیا
اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبات کا حاصلِ سفر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔

- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

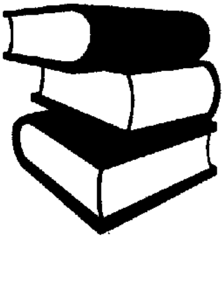

مجلّہ المسلمات

طالبات اسلامک انسٹیٹیوٹ کی کاوشوں پر مبنی سال نامہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اراکین ایگزیکٹو باڈی

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ رجسٹرڈ

مسز غزالہ اسماعیل	صدر، پرنسپل حمایتِ اسلام کالج، لاہور
مسز بلقیس رؤف	نائب صدر
مسز عصمت راحت لطیف	نائب صدر
مسز رضیہ مدنی	جنرل سیکرٹری، پرنسپل اسلامک انسٹیٹیوٹ
مسز عائشہ اسد	جوائنٹ سیکرٹری
مسز ریحانہ یونس	انچارج یتامی فنڈ، اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ
ڈاکٹر میمونہ مرزا	انچارج شعبۂ طب
مسز نگہت شجاع	فنڈز انچارج
محترمہ ناصرہ اعجاز	خازن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام

مجلس ادارت

زیر نگرانی مسز رضیہ مدنی

فنی نگرانی حافظ حسن مدنی

مُدیرہ رافعہ مبشرہ

نائب مُدیرہ صدف ریاض

www.kitabosunnat.com

قلمی معاونین

صبا فاطمہ، عطرت بانو، شہزادی جویریہ، روبینہ شاہین، طاہرہ انجم

اسلامک رائٹنگ سیل اسلامک انسٹیٹیوٹ

۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور 54700 فون: 5866476, 5866396

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

QUALITY FOR LASTING VALUE

GENERATORS

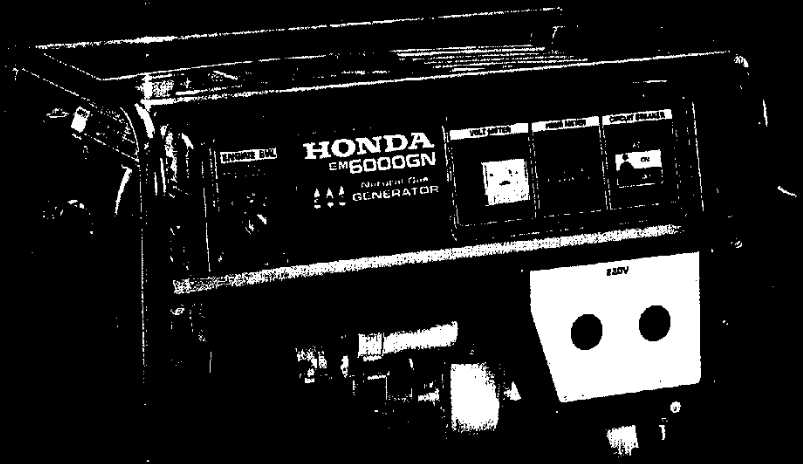

Introducing EM6000GN, Honda's first ever generator that runs on Natural Gas (Sui Gas).

Welcome to the next generation of powerful solution to provide uninterrupted and reliable, 'quality electricity' to meet your power needs. Unlike petrol engines converted to gas, this generator is equipped with an engine specifically designed for Natural Gas providing unique safety features. Its compact size and exceptionally easy operation makes it ideal for homes, offices and shops alike.

Now you can run all your appliances from a fan up to a 1.5 ton air conditioner with EM6000GN without having to refuel your generator or worry about the soaring prices of petrol.

EM6000GN
Natural Gas
GENERATOR

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دامنِ 'المُسلمات'

فہرست مضامین	5
پیغام ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ	9
پیغام مسز غزالہ اسمٰعیل صاحبہ	11
فرمانِ الٰہی	12
فرمانِ نبوی	13
اداریہ	14
درسِ حدیث	16

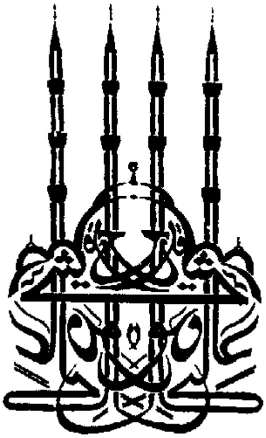

واللہ علی کل شیء قدیر

(2) آبِ حیات (مضامین ومقالات) [صفحہ 21]

اِمامِ توحید صلی اللہ علیہ وسلم	عارفہ اِقبال	23
مؤمن ماڈل خواتین	عطرت بانو	26
اِسلام اور عورت	محترمہ اُمت المعطی	32
اصلاحِ معاشرہ میں مسلمان عورت کا کردار	ڈاکٹر طاہرہ بشارت	39
پاکستانی عورت	پروفیسر ثریا علوی	45
مسلم خواتین کے لئے تبلیغ کی اہمیت	عطرت بانو	54
بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسۂ زن	مریم بتول	58
حیاء اسلام کا اخلاق ہے	عطرت بانو	60
اخلاقی انقلاب، آج کی اہم ضرورت	روبینہ شاہین	64
صبر رضائے الٰہی ہے	عطرت جعفر	67
ساعتِ صیام	شہزادی جویریہ	71
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر	روبینہ شاہین	74

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی محفوظیت، تجوید کے ساتھ	نصرت پروین	80
عربی گرامر کی اہمیت وافادیت اور عربی زبان	عطیہ انعام الٰہی	85
شہادتِ حق	روبینہ شاہین	88
سود کی جدید اقسام اور ملکی معیشت	صدف ریاض	92
ذرائع ابلاغ	مریم بتول	97
بسنت کا تہوار اسلام کی نظر میں	روبینہ شاہین	98

(3) بزم آرائیاں (انٹرویوز) [صفحہ 101]

انٹرویو بیگم حافظ عبدالرحمٰن مدنی	صدف ریاض، شہزادی جویریہ، رافعہ مبشرہ	102
ملاقات بیگم حافظ محمد سعید	صدف ریاض، رافعہ مبشرہ	116
انٹرویو بیگم ڈاکٹر اسرار احمد	صدف ریاض، رافعہ مبشرہ	109
انٹرویو بیگم حافظ ثناء اللہ مدنی	شمائلہ حفیظ، رافعہ مبشرہ	112
گفتگو بیگم محمد اکرم اعوان	رافعہ مبشرہ صاحبہ، آصفہ اکرم	117
جہدِ مسلسل (سروے)	خواتین کے مسائل پر اظہارِ خیال	121

(4) جائے عبرت ہے یہ زمانہ (افسانے) [صفحہ 125]

توکل	طاہرہ انجم	127
بنتِ حوا جاگ ذرا	صدف ریاض	132
روشنی کا سفر	فائزہ مسعود	137
سچی کہانی	شہزادی جویریہ	142
تبادلہ	طاہرہ انجم	145
مکافاتِ عمل	صدف ریاض	147
نازک آبگینے	فائزہ مسعود	153
خواب وخیال......ایک حقیقت	طاہرہ انجم	158

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کا بھولا	فائزہ مسعود	161
پردہ میری ضرورت	صدف ریاض	165
نٹنگ پیٹرن	طاہرہ انجم	168

(5) جہد مسلسل (رپورتاژ) [صفحہ 171]

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے سالانہ اجلاسوں کی رپورٹ	صدف ریاض	173
سلامک انسٹیٹیوٹ کا تین سالہ سفر	حافظہ ہاجرہ مدنی	176
انسٹیٹیوٹ میں منعقد ہونے والے ٹیلنٹ شوز	صدف ریاض	179
قرآن پروجیکٹر شوز	شہزادی جویریہ	183
ہوم اکنامکس	شہزادی جویریہ	184
کمپیوٹر لٹریسی	صدف ریاض	185
سفر ایک دن کا (تفریحی ٹور)	صدف ریاض	186
رپورٹ شعبۂ حفظ	ارمغانہ بٹ	188
پانچ روزہ فہم دین کورس کی تقریبِ تقسیم اسناد	عطرت جعفر	189
اسلامک انسٹیٹیوٹ سے میں نے کیا پایا؟	عارفہ اقبال	191
روحِ اُمم کی حیات کشمکش انقلاب	صائمہ کوثر	194
اسلامک انسٹیٹیوٹ میں کرائے جانے والے کورسز	ادارہ	198
کورس برائے طلبہ	ادارہ	201
مراکز تعلیم القرآن	ادارہ	204

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(6) زمزمۂ خیال (شاعری) [صفحہ 207]

☯ بیاض کے آئینے میں		208
پسندیدہ اشعار	روبینہ شاہین	210
☯ کشتِ زعفران (مزاحیہ شاعری)		212
غرور وجود	صدف ریاض	212
سبحان تیرے کھیل	ضمیر جعفری	213
ایک سال کی کہانی	صدف ریاض	214
مشک نامہ		214
سواب بھی ہے		214
☯ میرے آنگن کی نئی رُتیں ...... (طالبات کی شعری کاوشیں)		215

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

(7) بکھرے موتی [صفحہ 217]

☯ کچن کارنر	صبا فاطمہ	219
☯ ٹپس کارنر	شہزادی جویریہ	223
☯ زعفرانِ زار (طلباء ہمارے دور کے!)	صدف ریاض	227
مسکراہٹیں		230
☯ میری ڈائری کا ایک ورق (طالبات کی ڈائری سے!)		
لمحہ فکریہ	شبانہ کامل	231
ہمیشہ	شاہدہ یوسف	233
خوشی اور اطمینان	شہزادی جویریہ	234
ہو حلقہ یاراں تو بریشم	خدیجہ اختر	235
کمرۂ امتحان	طاہرہ انجم	237
☯ تاریخ کے جھروکوں سے	صدف ریاض	240

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

پیغام

محترمہ جمیلہ شوکت صاحبہ

ڈین اسلامیات ڈیپارٹمنٹ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

محترمہ مسز مدنی اور عزیز بچیو   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کی تقریب بڑی مبارک ہے۔ جس میں بچیاں دینی تعلیم کی تکمیل پر اسناد حاصل کرنے جمع ہوتی ہیں۔ میں اس مختصر لیکن اہم کورس میں شریک، عزیز طالبات اور محترم معلمات دونوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اس مادّہ پرست دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی کہ دین کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں۔ اللہ کریم طلبِ علم کے لئے آپ کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس پر عمل کی توفیق عطا کرے۔ معلّمات محترمات بالخصوص بہن رضیہ مدنی صاحبہ خصوصی طور پر مبارک باد کی مستحق ہیں کہ وہ دین کی تعلیم وتبلیغ کے لئے ہمہ وقت مصروف ہیں۔ اللہ کریم ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور استفادہ کرنے والوں کا دائرہ وسیع تر ہو۔

عزیز بچیو! آپ سے صرف ایک بات کہنا چاہوں گی وہ یہ کہ جو کچھ آپ نے سیکھا ہے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے عمل کی توفیق طلب کریں نیز جو کچھ آپ نے سیکھا، اسے اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنے بہن، بھائی، پڑوس، اعزا و اقربا، دوست احباب سب تک یہ زرّیں اصول اور باتیں پہنچائیں۔ شاید کوئی بات کسی کے دل میں اُتر جائے اور اس کی دنیا و عاقبت کے سنوارنے میں معاون ہو سکے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے دین کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

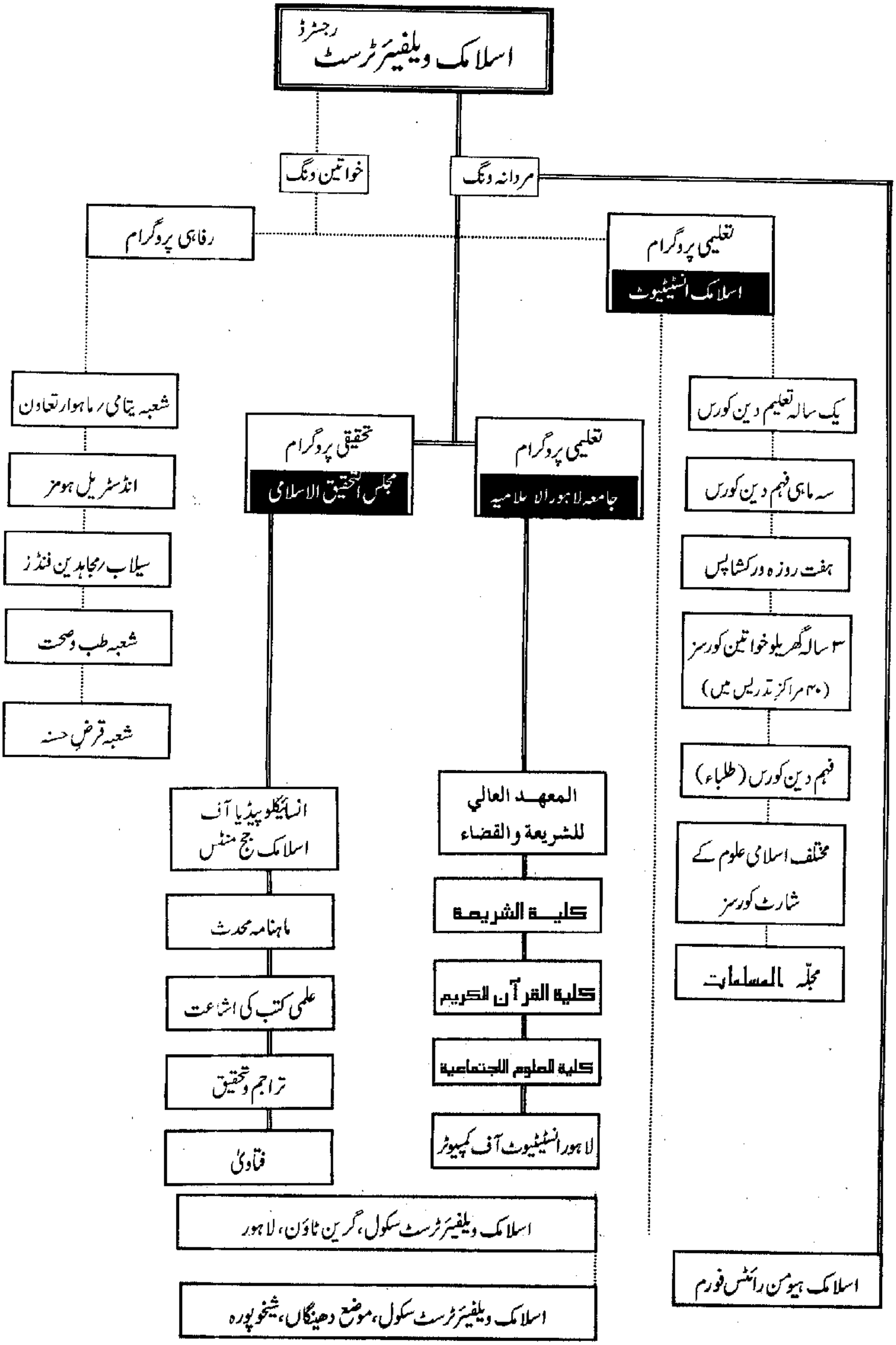

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صدر

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ

محترمہ غزالہ اسماعیل صاحبہ

☆ خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جو کفر اور اِلحاد کے پھیلے اندھیروں کو قرآن وسنت کی روشنی سے مٹا دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں......!

☆ انہیں کے لیے موجوں میں ساحل ہوتا ہے جو بے راہ روی کے طوفان کو شرم وحیا کی شبنمی عبا سے ڈھانپ دیتے ہیں......!

☆ تاریکیوں میں کرن اِن کے لیے ہوتی ہے جو قرآن وسنت کے خلاف رسم ورواج ختم کرنے کا عزم رکھتے ہیں............!

خوبصورت اور نیک تمناؤں کے ساتھ !!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

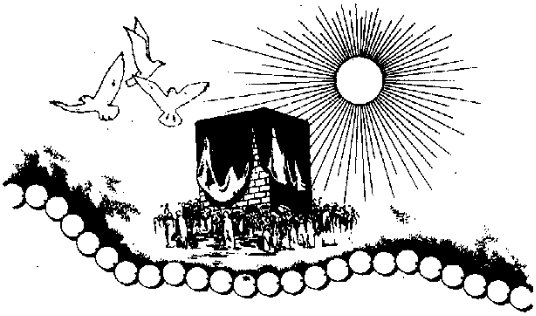

فرمان الٰہی

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

”وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غائب اور حاضر چیزوں کو جاننے والا ہے۔ وہ نہایت مہربان و رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ذات ہے۔ وہ سراسر سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، ہر چیز پر غالب اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور کبریائی والا ہے اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ وہ اللہ جو تخلیق کرنے والا، سب کا موجد اور صورتیں عطا کرنے والا ہے۔ اس کے سب اچھے نام ہیں۔ ارض و سموات میں جو ہے سب اس کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے“

(سورۂ حشر: ۲۲ تا ۲۴)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانِ نبوی ﷺ

إن رسول الله قال ينزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل ليلة إلی سمآء الدنيا حين يبقیٰ ثلث الليل الآخر يقول: "من يدعونی فأستجيب له . من يسألنی فأعطيه ومن يستغفرنی فأغفر له"

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا ربّ (ہر رات) جب آخر تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو آسمانِ دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے، کون مجھ سے دعا کرتا ہے، میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے، میں اس کو دوں۔ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کردوں" (صحیح بخاری)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِداریہ

''خدایا! تیرے دین کو غالب ہونا ہے، اس میں کوئی شک نہیں، الہ العالمین! اگر تو اس مقصد بے پایاں کے لئے ہم سے، ہماری اولادوں سے، ہماری آنے والی نسلوں سے کوئی خدمت لے لے تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔ یا اللہ! یہ ہم پر تیرا احسان عظیم ہوگا۔ یا اللہ! تیرے دین کو غالب ہونا ہے''

ایک دعا تھی جو بار بار دہرائی جارہی تھی۔ دعا مانگنے والی خاتون کی ہچکی بندھی ہوئی تھی۔ طالبات بآوازِ بلند بھیگی آنکھوں اور بھیگے آنچلوں کے ہمراہ آمین کہتیں تو وسیع کلاس روم کے درودیوار میں بھی لرزش پیدا ہوجاتی۔ یہ طالبات اسلامک انسٹیٹیوٹ کے ایک سالہ 'فہم دین کورس' کی طالبات تھیں اور دعا کروانے والی خاتون اسلامک انسٹیٹیوٹ کی پرنسپل محترمہ مسز رضیہ مدنی صاحبہ ہیں اور یہ دعا وہ دعا ہے کہ جو یقیناً اسلامک انسٹیٹیوٹ کے ساتھ وابستگی کا باعث ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی زمانہ جہاں اور بہت سے مسائل سر اٹھائے بنی نوع انسان کو پریشان کئے ہوئے ہیں۔ وہاں اہل دردو دل کے لئے عقیدے کی درستگی کا مسئلہ سب سے زیادہ حساسیت و تکلیف کا باعث ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے بڑھتے ہوئے عقائد اہل توحید کو ورطہ حیرت میں ڈالے ہوئے ہیں۔ عقیدۂ توحید کا یہی درد لئے محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ گھر گھر، گلی گلی اور وطن عزیز کے کوچے کوچے سے شرک کی نجاست دور کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ ان کی ذات اور ان کے ادارے کا ایک اہم مقصد یہ ہے کہ طالبات کو جدید ذرائع تعلیم سے لیس کرتے ہوئے دین کی Authentic تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کر کے طالبات کی ایک ایسی جماعت یا قوت تیار کی جاسکے جو ملک میں پھیلی عقائد و عمل کی پراگندگی کو دور کر کے پاکستان میں پاکیزہ فضا کو فروغ دے سکیں۔

اس مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے مجھ ناچیز پر اعتماد کیا اور اپنے انسٹیٹیوٹ کی طرف سے جاری ہونے والے پہلے سالنامے کی ذمہ داری مجھ ناتواں کے کندھوں پر ڈالی اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ان کی کمالِ شفقت کا نتیجہ ہے۔ ان کی طالبات محض چند ماہ کی قلیل مدت میں نہ صرف اس قابل ہوئیں کہ ان کی تحریریں ملک کے تمام اہم اخبارات و رسائل (جنگ، نوائے وقت، انصاف، محدث، خواتین میگزین) وغیرہ کی زینت بننے لگیں بلکہ خدا نے انہیں یہ توفیق بھی بخشی کہ وہ اپنے انسٹیٹیوٹ کا مستقل سالنامہ بھی نکال سکیں۔

میری دعا ہے کہ ہمارے انسٹیٹیوٹ کی یہ چھوٹی سی نیہ چار دانگ عالم پر چھا جائے اور چار سو اپنے ربّ او ر اپنے اللہ کے نام کا ڈنکا بجا دے۔ کیونکہ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ کا اعتراف تو دِن میں پانچ سے زائد مرتبہ سبھی کرتے ہیں لیکن اس کے نام کے لئے کٹ مرنے والے لوگ خال خال ہی ہیں۔

مجھے یقین کامل ہے کہ جہاں اس رسالے کے ذریعے سے طالبات کی ہمہ پہلو کاوشیں منظر عام پر آئیں گی وہیں یہ سال نامہ تمام دینی مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والی طالبات کو ایک ایسا فورم مہیا کرے گا جہاں سے وہ کلمہ حق بابانگِ دہل کہہ سکیں گی۔ اِن شاء اللہ!...... ہم آئندہ بھی اس سال نامے کی روایت کو جاری و ساری رکھنے کی کوشش کریں گے۔

آخر میں میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری کوششوں کو اپنی جناب میں قبولیت بخشے اور جو کوتاہیاں ہوئیں ہیں، ان سے درگزر فرمائے (آمین)

تو رحیم ہے تو کریم ہے میری لغزشوں پر نظر نہ کر!
تیری خو عطا میری خو خطا نہ یہ تجھ میں کم نہ یہ مجھ میں کم

(رافعہ مبشرہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درس حدیث

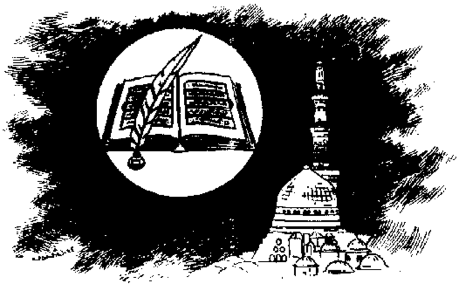

يا معشر النساء! تصدّقن فإني أُريتكن أكثر أهل النار فقلن: وبم يارسول الله؟ قال:تكثرن اللعن وتكفرن العشير

حدیث مبارکہ کا یہ ٹکڑا ایک طویل حدیث سے لیا گیا ہے جس میں عورتوں کے دو بڑے عیوب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ بفرمانِ رسولِ مقبول ﷺ ''عورتیں لعن طعن بہت کرتی ہیں۔ لعنت ملامت کرنا، برا بھلا کہنا، طعنے دینا، کوسنے دینا، چیخنا چلانا، عورتوں کی ایک عام عادت ہے۔

لعنت سے مراد اللہ کی رحمت سے دور ہونے کی بدعا دینا ہے۔ حدیث کے مطابق انسان تو کجا جانور پر بھی لعنت نہیں کرنی چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ عورتیں ناشکری بہت کرتی ہیں۔ فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق ''اگر تم عورت کے ساتھ ساری عمر بھی نیکی کرو پھر بھی اس کو تمہاری طرف سے تکلیف پہنچے تو کہتی ہے کہ تم نے میرے ساتھ کبھی نیکی نہیں کی''

عورتوں کے لئے سوچنے کا مقام ہے!! کیا واقعی وہ ان دوہرے گناہوں یا ان میں سے کسی ایک کا ارتکاب تو نہیں کررہیں......!!

سرورِ عالم ﷺ نے اولاً فرمایا کہ عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے دوزخ میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں زیادہ تعداد عورتوں ہی کی ہوگی جو انسان (مرد وعورت) کافر یا مشرک یا منافق ہوئے کہ دوزخ میں زیادہ ایسے ہی لوگ ہوں گے اور بہت سے مسلمان (مرد وعورت) بھی اپنی اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے دوزخ میں چلے جائیں گے۔

دوزخ میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر عورتیں ہوں گی اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔ عورتوں کا جو عام حال ہے، نمازوں کا قضا کرنا، زیور کی زکوٰۃ نہ دینا اور بدگوئی و بدزبانی میں لگا رہنا، یہ سب بڑے بڑے گناہ ہیں جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو معاف کرسکتے ہیں لیکن جن لوگوں کی برائیاں کی گئیں ہیں اگر وہ معاف نہ کریں تو عذاب بھگتنا پڑے گا۔

اس حدیث میں ایک خاص عمل کی ترغیب دی گئی ہے یعنی صدقہ کرنا۔ صدقہ کو دوزخ سے بچانے میں بہت دخل ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا: اتقوا النار ولو بشق تمرة

''صدقہ کرکے دوزخ سے بچو، اگرچہ آدھی کھجور ہی دے دو''

اس میں فرض صدقہ یعنی زکوٰۃ اور نفلی صدقہ یعنی خیرات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب داخل ہوگئے ان سب کو دوزخ سے بچانے میں خاص دخل ہے۔ جس قدر ہوسکے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اپنے مال میں تو اپنی مرضی ہے، اور اگر مال شوہر کا ہو تو اس سے اجازت لے کر خرچ کرو۔

(۱) زیادہ تعداد میں عورتوں کے دوزخ میں جانے کا سبب حضور ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ یہ لعنت ملامت بہت زیادہ کرتی ہیں یعنی کوسنا، پیٹنا، برا بھلا کہنا، الٹی سیدھی باتیں زبان سے نکالنا، یہ عورتوں کا ایک محبوب مشغلہ ہے۔ شوہر، اولاد اور بھائی بہن، گھربار، جانور، چوپایہ، آگ، پانی ہر چیز کو کوستی رہتی ہیں، اس طرح کی ان گنت باتیں عورتوں کی زبان پر جاری رہتی ہیں۔ اس میں بددعائیہ کلمات بھی ہوتے ہیں، گالیاں بھی ہوتی ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے اس کو دوزخ میں جانے کا سبب بتایا ہے۔

لعنت کرنا یا یوں کہنا کہ فلاں پر لعنت ہے یا فلاں ملعون ہے، یا مردود ہے، یا اس پر اللہ کی مار یا پھٹکار ہو، بہت سخت بات ہے۔ عام طور پر یوں تو کہہ سکتے ہیں کہ کافروں پر اللہ کی لعنت ہو اور جھوٹوں، ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ لیکن کسی پر نام لے کر لعنت کرنا جائز نہیں جب تک یہ یقین نہ ہو کہ وہ کفر پر مرگیا۔ آدمی تو آدمی، بخار کو، ہوا کو، جانور کو بھی لعنت کرنا جائز نہیں کیونکہ سب چیزیں اللہ کی مخلوق ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس نے ہوا پر لعنت کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''ہوا پر لعنت نہ کر، کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے حکم دی ہوئی ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت کرے جو لعنت کی مستحق نہیں تو وہ لعنت اس پر لوٹ جاتی ہے، جس نے لعنت کی''

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ

''بلاشبہ انسان جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے، وہاں دروازے بند کردیئے جاتے ہیں (اوپر جانے کا کوئی راستہ نہیں ملتا) پھر زمین کی طرف اتاری جاتی ہے، زمین کے دروازے بھی بند کردیئے جاتے ہیں (کوئی ایسی جگہ نہیں ملتی جہاں وہ نازل ہو پھر وہ دائیں بائیں کا رخ کرتی ہے، جب کسی جگہ کوئی راستہ نہیں پاتی تو پھر اس شخص پر لوٹ جاتی ہے جس پر لعنت کی ہے، اگر وہ لعنت کا مستحق تھا تو اس پر پڑ جاتی ہے، ورنہ اس شخص پر آ کر پڑتی ہے جس کے منہ سے لعنت کے الفاظ نکلے تھے''

ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''اللہ کی لعنت ایک دوسرے پر نہ ڈالو اور نہ آپس میں یوں کہو کہ اللہ کا تم پر غصہ ہو اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے یوں کہو کہ جہنم میں جائے۔''

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زبان سے ایک موقع پر بعض غلاموں کے بارے میں لعنت کے الفاظ نکل گئے حضور ﷺ وہاں سے گزر رہے تھے، آپ نے کراہت اور تعجب کے انداز میں فرمایا:

''لعنت کرنے والے اور صدیقین (کیا دونوں جمع ہوسکتے ہیں) ربِ کعبہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا (کہ کوئی شخص صدیق بھی ہو اور لعنت کرنے والا بھی)''

حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اس بات سے بہت اثر ہوا اور اس روز انہوں نے اپنے بعض غلام بطور کفارہ آزاد کردیئے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اب ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"بلاشبہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن کسی کے حق میں گواہ نہ بن سکیں گے اور نہ ہی سفارش کر سکیں گے"

(۲) دوسری بات حدیث میں یہ بتائی گئی جو دوزخ میں داخل ہونے کا باعث ہے کہ عورتیں شوہر کی ناشکری کرتی ہیں ایک دوسری حدیث میں اس کی تشریح میں وارد ہوئی ہے، اگر تم عورت کے ساتھ عرصۂ دراز تک اچھا سلوک کرتے رہو پھر بھی کسی موقع پر ذرا سی کوئی بات پیش آجائے تو (پچھلا سب کیا دھرا سب مٹی کر دے گی اور) کہے گی میں نے کبھی تیری طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی ہے۔

درحقیقت حضور ﷺ نے عورتوں کے مزاج اور اخلاق و عادات کا بہت صحیح پتا بتایا ہے، عورتیں واقعی عموماً اسی طرح سے شوہروں کے ساتھ برتاؤ کرتی ہیں۔

"جس نے بندوں کا شکر ادا نہیں کیا گویا کہ اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔"

اس حدیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ شکر گزاری باعث برکت ہے اور ناشکری بے برکتی کا سبب ہے۔

آج ہماری ماؤں کا یہ کہنا ہے کہ گھروں سے برکت اٹھ گئی ہے۔ ہمیں دعوتِ فکر دینا ہے کہ آیا ہم بھی مندرجہ بالا حدیثِ مبارکہ کے مطابق کہیں ناشکری تو نہیں کر رہے اور اس حقیقت کو ذہن میں رکھیے کہ ناشکری کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مدرسہ تدریس القرآن والحدیث للبنات
289 ہنزہ بلاک
علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
مضامین: ترجمہ وتفسیر القرآن، حدیث، گرامر
اوقاتِ کار: سہ پہر 4 سے 6 بجے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمایت اسلام ڈگری کالج

گارڈن ٹاؤن، لاہور نزد برکت مارکیٹ، لاہور

- ☐ واحد تعلیمی ادارہ جس میں بی سی ایس آنرز کی کلاسز کا اجراء امسال (۲۰۰۰ء) ہوا
- ☐ انجینئرنگ یونیورسٹی سے الحاق شدہ
- ☐ اعلیٰ پیمانے کی لیب
- ☐ پرکشش لیب
- ☐ چادر اور چار دیواری کا تحفظ
- ☐ پرامن اور پرسکون ماحول

شارٹ کورسز کے داخلے جاری ہیں...... 3 بجے سے 6 بجے شام تک

معلومات: کالج آفس سے 11 بجے سے 2 بجے تک حاصل کیجئے

پرنسپل (مسز غزالہ اسمٰعیل)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

PRESSURE PUMPS

- GET RID OF ALL THE HAZARD OF LOW PRESSURE IN YOUR TAPS & SHOWER.
- VAREM ITALIAN PRESSURE PUMP IS THE SOLUTION. (MADE IN ITALY)
- RANGING FROM 1/2 TO 3HP WITH OPTIONAL TANKS.

FROM INQURIES
KAMRAN BABAR & CO

SIKANDAR & CO

12-15, MAIN CHAMPER,OPP.SINDH MADRASSAH MARKET.
SHAHRAH-E-LIAQUAT,KARACHI, PAKISTAN.

TEL: 2428083, 2421085, 242163

www.KitaboSunnat.com

دوسرا سیکشن

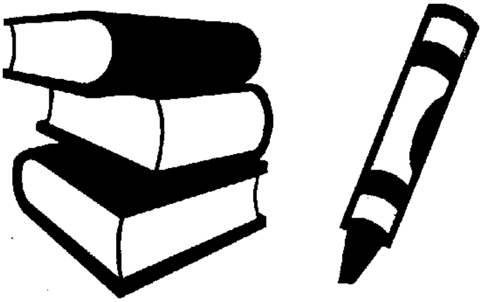

مضامین ومقالات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلامی میں نہ کام آتی ہیں تدبیریں نہ شمشیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
ولایت، بادشاہی، علم اشیا کی جہانگیری
یہ سب کیا ہیں فقط اک نقطہ ایمان کی تفسیریں
براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنالیتی ہے تصویریں
تمیز بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں
حقیقت ایک ہے ہر شے کی خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرّے کا دل چیریں
یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں

علامہ اقبال (بانگِ درا سے انتخاب)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

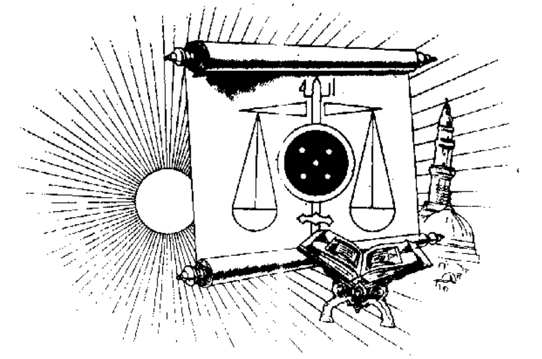

امامِ توحید

عارفہ اقبال، طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر II ، سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

ابراہیم علیہ السلام...... ایک ایسا پیغمبر حق جو اپنے اندر ایک پوری اُمت تھا، اللہ کے حکم کے سامنے کامل سپردگی کی تصویر۔ عالمی امامت پر سرفراز، خدا کا ایسا بندہ جس کے بارے میں قرآن میں کہا گیا:

﴿اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا﴾ (النحل)

''واقعہ یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنی ذات میں ایک اُمت تھے۔ اللہ کے فرمانبردار اور یکسو تھے''

انسانی تاریخ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امامت اور پیشوائی کا منصب حاصل ہے۔ اس کا اعلان خود پروردگارِ حق نے کیا کہ اس نے اپنے مخلص بندے کے کارنامہ ہائے حیات کو شرفِ قبولیت بخشا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیکر حیات کو عملی نمونہ کے طور پر پیش کیا۔ جوانی سے بڑھاپے تک کی منزل تک ابراہیم علیہ السلام نے جو قربانیاں دیں وہ اطاعت وسپردگی کا ثبوت تھیں۔

ایک ایسی قوم کے درمیان جو شرک میں پوری طرح ڈوبی ہوئی تھی۔ تن تنہا اللہ کا کلمہ بلند کیا ان کے تمام خداؤں کا انکار کر کے اعلان کر دیا کہ وہ صرف ایک اللہ کی بندگی کرینگے۔ ایک ظالم و جابر اقتدار کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے اپنے وقت کی عظیم ترین انسانی طاقت سے نبرد آزما ہوگئے۔ نمرود جو قوت کے زعم میں خود کو ربّ سمجھتا تھا۔ اس کے سامنے لاجواب استدلال سے حق کو ثابت کر دیا اور اس کی پاداش میں جلتی ہوئی آگ میں کود گئے۔ اللہ کے لئے سب سے بڑی سزا کو لبیک کہا۔ جب آپ نے حق عبودیت ادا کر دیا تو پھر آپ کے مالک نے بھی آپ کو رحمت سے محروم نہ رکھا اور آگ کو گلزار بنا دیا۔ (سورۃ الانبیاء)

﴿قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ﴾

ابھی آپ کی آزمائش ختم نہ ہوئی تھی کہ خدا کے حکم سے اپنے گھر بار، خاندان، قوم اور ملک و وطن کو چھوڑنا گوارا کر لیا لیکن اپنی دعوت سے دستبردار ہونا اور اس میں مداہنت کرنا گوارا نہ کیا۔

محض ایک خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنی بیوی اور بڑھاپے کے سہارے، اکلوتے بیٹے کو غیر آباد جگہ پر چھوڑ کر اپنی سمع و طاعت کا ناقابل تردید ثبوت پیش کیا۔ اپنی پوری زندگی اس وقت کی متمدن آبادیوں میں توحید کا پیغام لے کر پھرے، یہ کام اس قدر والہانہ انداز میں کیا کہ توحید سے خدا کی زمین چمک اٹھی۔ یہی وہ دور ہے جب آپ نے اللہ کا گھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعمیر کیا اپنی اولاد کو وہاں آباد کیا۔

سب سے بڑھ کر اشارۂ الٰہی پاتے ہی اپنے لختِ جگر، امیدوں کے مرکز اور آرزؤں کے اکلوتے نشان کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کا عظیم مظاہرہ پیش کیا۔ یہ ادائے بندگی اللہ کو اتنی پسند آئی کہ اس کو نوعِ انسانی کے لئے فریضے کے طور پر مقرر کیا۔

ابراہیم علیہ السلام کی سب سے بڑی خصوصیت جس کے باعث ان کو خود اللہ تعالیٰ نے امامِ اقوام قرار دیا یہ تھی کہ آپ اللہ کے کلی مطیع فرمان بن گئے۔ اس معاملہ میں ان کی زندگی کے کسی گوشہ میں کسی اور کی محبت اور جذبہ اطاعت نہ تھا۔ اللہ کے معالے میں کسی کو شریک نہ کرتے تھے، نہ ہی اپنی ذات کے نفع ونقصان کو، نہ اپنی زندگی کے کسی مفاد کو، نہ اولاد کی محبت کو، نہ اپنی قوم کی دشمنی کو اور نہ ہی سلاطین وقت کے ظلم کو، آپ کی مسلسل قربانیاں اور فرمانبرداری کا ریکارڈ اتنا شاندار تھا کہ جس کے بعد مزید کسی ثبوت کی ضرورت نہ تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے نبی کی ان قربانیوں کو باحسن قبول کیا اور فرمایا:

﴿وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾

''یاد کرو جب ابراہیمؑ کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ اس میں پورا اترا تو فرمایا کہ میں تجھے سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں''

ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو فضیلت عطا کی اس کا تقاضا ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے۔ اہل ایمان ہی اس ساری عظیم الشان جدوجہد سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک مؤمن بندہ سنتِ ابراہیمی کو اگر شعار بنالے تو معرفتِ الٰہی اس کا مقدر بن سکتی ہے۔ امت مسلمہ کو آج ابراہیمؑ کی اتباع کی ہی ضرورت ہے۔ جس طرح آپ کا خدا پر کامل یقین تھا اور آپ اللہ کی بندگی میں یکسو تھے۔ کسی بھی موقع پر تذبذب کا شکار نہ ہوئے، نہ ہی خدا کے سوا کسی دوسرے سے آس لگائی۔ ان کا واحد سہارا ملجا و ماویٰ اللہ تعالیٰ تھا۔ یہی صفت اللہ ہر بندہ مؤمن میں دیکھنا چاہتا ہے۔

آج ہم مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ہم اللہ سے امید لگانے کے بجائے دنیاوی طاقتوں کو سب کچھ سمجھ لیتے ہیں اور رب کی مدد کے بجائے غیر اللہ سے آس لگاتے ہیں، کسی دوسرے سے مدد طلب کرنا کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلانا سب ہی شرک کے مظاہر ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو یہ ایک بڑی آزمائش تھی آپ کسی سے مدد کے طلبگار نہ ہوئے اس نازک وقت پر آپ کی زبان سے یہی نکلا:

﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

''اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے''

جب آپ کی بپھری ہوئی قوم آپ کا چاروں طرف سے گھیراؤ کرتی ہے اور اپنے بتوں کی حمایت میں آپ کی تکہ بوٹی کرنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے تو اس موقع پر بھی آپ کی زبان پر یہ ہوتا ہے'' میں ان سے کیسے ڈروں جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو جبکہ تم اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوئے نہیں ڈرتے''

یہی وہ آپ کا طریقہ ہے جس کو قرآن نے نمونے کے لئے پیش کیا ہے جسے اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے:

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّاتَّخَذَ اللّٰهُ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراھیم خلیلاً﴾

"اس شخص سے بہتر اور کس کا طریقہ ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ نیک رکھا اور یکسو ہو کر ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی۔ اس ابراہیم کے طریقے کی جسے اللہ نے اپنا دوست بنا لیا تھا"

ان کے طریقے سے آج کے مسلمانوں کو جان لینا چاہئے کہ حالات کیسے ہی مایوس کن ہوں، حق کامیاب ہو کر رہتا ہے اور اللہ کی نصرت ایسے انداز میں آتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جن حالات میں دعوتِ حق بلند کی، ان کو دیکھ کر اس وقت یہ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ دعوت کامیاب ہوگی اور کروڑوں انسان اس کے نام لیوا ہوں گے۔ جب ان کو آگ کے الاؤ میں پھینکا گیا تو کون یہ سوچ سکتا تھا کہ اس سے وہ زندہ سلامت نکل آئیں گے۔ بلکہ یہ واقعہ ہی ان کی دعوتِ حق کی کامیابی کی تشہیر ثابت ہوگا۔ سوائے مسلمان! تیری ہمت افزائی کے لئے ایسی تمام نشانیاں موجود ہیں ان سے سبق لینے کی ہی ضرورت ہے۔

آج بھی ہو جو ابراہیمؑ کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستان پیدا

WORKMAN furniture stationery machines

"Workman " is a dynamic and innovative unit in the Office Furniture sector, a company in the forefront of the market building on the long standing experience of its personnel and development system that provides the highest standards of quality, design and ergonomics.

A further example of our dominant position is our ability to produce standard and custom made office furniture in wood and Polyurethane to the highest standard.

LAHORE: 42/43 Sunflower Building, Liberty Market, Gulberg Lahore, Pakistan. PH. # 5759081,5753141 Fax. 5759082.
KARACHI: Shop # 8/9, Ground floor, Business Arcade, PECHS Shahra-e-Faisal, Karachi . PH # 4559547, Fax # 4558974.
E-mail: workman@paknet4.ptc.pk
godgift@yahoo.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند ماڈل خواتین کے حالات و واقعات

عطرت جعفر، طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر II ، سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

مختلف مذاہب و نظریات نے عورت کے سلسلے میں افراط وتفریط سے کام لیا ہے۔ لیکن اسلام کے سایہ عاطفت میں پناہ لینے کے بعد خواتین کی دنیا یکسر بدل گئی تھی۔ ان میں قلب ونظر کی پاکیزگی وطہارت پیدا ہوئی تو دوسری طرف حسن عمل، رفعتِ کردار اور عصمت وعفت کے گوہر آبدار کے تحفظ کے بے مثال کارنامے وجود میں آئے۔ ازواجِ مطہراتؓ، بناتِ طیباتؓ اور اکابر صحابیاتؓ کے مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور علمی کارنامے ہماری عورتوں کے لئے اسوہٗ حسنہ بن سکتے ہیں۔ ان تمام معتبر خواتین پر انسانی تاریخ تا قیامت نازاں و فرحاں رہے گی۔

(۱) اُمّ المومنین خدیجہ الکبریٰؓ بنت خویلد

آپ روئے زمین پر سب سے پہلے نبوتِ محمدیؐ کی تصدیق کرنے والی ہستی ہیں جس نے فہم و فراست، تدبر و حکمت، ایثار وقربانی، خدمت و اطاعت اور ہمدردی و دلسوزی کے ایسے روشن مینار قائم کئے جن کی نورانی شعاعوں سے رہتی دنیا تک پوری انسانیت جگمگاتی رہے گی۔ حضرت خدیجہؓ نے نہ صرف نبوت کی تصدیق کی بلکہ سب سے پہلے آپؐ پر ایمان بھی لے کر آئیں اور آغازِ اسلام میں آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی معین و مددگار ثابت ہوئیں۔ سیدہ خدیجہؓ کی سیرت کا سب سے نمایاں اور اہم پہلو آپؓ کی وہ صفت ہے جسے 'فنائیت' کے نام سے تعبیر کیا جاسکتا ہے، آپؓ نے اللہ کے محبوب رسولؐ کی محبت میں اپنی ذات پوری طرح فنا کر دی تھی۔ ان کو طاھرہ کا لقب دیا گیا۔

(۲) امّ المومنین عائشہ صدیقہؓ بنت ابوبکر صدیقؓ

امتِ مسلمہ کی بلند پایہ معلّمہ، طبقہ خواتین کی عظیم محسنہ، اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی اقلیم محبت کی ملکہ، جس کی صداقت وشرافت کی شہادت خود اللہ کی آخر کتاب نے دی۔ سیدہ عائشہؓ امت کی قابل احترام ماں ہیں۔ اولاد کی تعلیم و تربیت ان کا سب سے اہم اور مقدس فریضہ تھا۔ علمی حیثیت سے ان کو نہ صرف عام عورتوں پر، نہ صرف امہاتِ المومنینؓ پر، نہ صرف خاص خاص صحابہؓ پر بلکہ چند بزرگوں کو چھوڑ کر تمام صحابہ کرامؓ پر فوقیت عام حاصل تھی۔ امام زہری کی ایک شہادت ہے: ''اگر تمام مردوں کا اور امہات المومنینؓ کا علم ایک جگہ جمع کیا جائے تو حضرت عائشہؓ کا علم وسیع تر ہوگا''

امتِ مسلمہ پر سیدہ عائشہؓ کا عظیم احسان یہ ہے کہ انہوں نے اپنی روحانی اولاد کو دین اسلام کی تعلیمات اور اس کے احکام و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرامین سے روشناس کرانے کے لئے دو ہزار دو سو دس احادیث رسولؐ روایت کیں۔ ان کا سب سے نمایاں وصف جود وسخا تھا۔ نہایت خوددار تھیں، شجاعت اور دلیری بھی ان کا خاص جوہر تھا۔

(۳) حضرت مریمؑ بنت عمران

تاریخ اسلام کی ایسی گراں قدر ہستی جن کو اللہ نے اعلیٰ مقام عطا فرمایا۔ ان کا ایک اعزاز یہ بھی کہ ان کے نام سے انہی کی زندگی پر ایک مستقل سورت، آخری کتاب میں موجود ہے جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ حضرت مریم علیہ السلام صبر و رضا کا عمدہ نمونہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ سے وہ کام لیا جو آج تک کسی عورت سے نہیں لیا گیا۔ حضرت مریمؑ اور ان کی اولاد کو شیطان نے چھوا تک نہیں۔ حضرت مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے جانگداز آزمائش میں ڈالا اور وہ صبر کی دیوی اس اذیت ناک آزمائش میں پوری اتری صرف اپنے اللہ کی رضا کی خاطر۔

(۴) حضرت سمیہؓ بنت خباط

تاریخ اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والی ہستی ہیں۔ ان کی اور ان کے شوہر حضرت یاسرؓ کی ایمانی قوت اور استقامت کا یہ عالم تھا کہ مشرک ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے اور ان کو اسلام چھوڑنے پر مجبور کرتے، مگر ان کے قدم لمحہ بھر کے لئے بھی جادہ حق سے نہ ڈگمگائے۔ ان مظلوموں کو لوہے کی زرہیں پہنا کر مکہ کی تپتی ریت پر لٹانا، سینہ پر بھاری پتھر رکھنا، پشت کو آگ کے انگاروں سے داغنا، پانی میں غوطے دینا، کفار کا روز کا معمول تھا مگر ان برگزیدہ ہستیوں نے حق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور بالآخر اپنی جان راہِ حق میں قربان کر دی، مگر پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔

(۵) حضرت اُمّ سلیمؓ

صبر و رضا کی ایک بہترین مثال جلیل القدر صحابیہ حضرت امّ سلیمؓ کی ہے۔ ان کے ننھے بیٹے ابوعمیر کی وفات پر ان کی تسلیم و رضا کے شیوہ کی خود نبی کریم ﷺ نے تعریف فرمائی اور دعا دی: اللہ ان کو ابوعمیر کا نعم البدل عطا فرمائے۔ اور یہ دعا ان کے بیٹے عبداللہ کی صورت میں پوری ہوئی۔ ان کی ایک اور بے مثال اور لاجواب خوبی ان کی مہمان نوازی ہے اور ان کا مہمانوں کے ساتھ برتاؤ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا، جو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے بتا چکے تھے۔

(۶) حضرت فاطمہؓ بنت خطاب

یہ حضرت عمرؓ بن خطاب کی بہن تھیں۔ ابتدائے اسلام سے ہی اپنے شوہر حضرت سعیدؓ بن زید کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہوئیں۔ حضرت سعیدؓ تو ان خوش قسمت اصحابِ عشرہ مبشرہ میں سے تھے جن کو دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری مل چکی تھی۔ حضرت فاطمہؓ کی سی چھوٹی چٹان سے ہی حضرت عمرؓ جیسی بڑی چٹان ٹکرا کر پاش پاش ہوئی۔ حضرت عمرؓ اپنی کمزور و ناتواں بہن کا پہاڑ سے زیادہ مضبوط عزم دیکھ کر پسیج گئے تھے۔ یہ حضرت فاطمہؓ کی استقامت اور عزیمت تھی جس نے کفر کے اس مردِ آہن کو پگھلا کر رکھ دیا تھا اور اللہ کی رحمت سے انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(۷) حضرت خنساءؓ بنت عمرو

یہ عرب کی مشہور مرثیہ گو شاعرہ گزری ہیں۔ اپنے بھائی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی موت سے تو یہ دیوانی ہی ہوگئی تھیں لیکن جب اسلام قبول کیا تو ایمان کے تقاضوں نے ان کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ یہ ضعیف العمر خاتون جنہوں نے تسلیم و رضا اور صبر و تحمل کا ایسا مظاہرہ فرمایا کہ چشم فلک نے کبھی اس کی نظیر نہ دیکھی تھی، ان کے اس کارنامہ نے ان کو جریدۂ عالم پر دوام کا مستحق بنا دیا تھا۔ اگر ملت اسلامیہ ان پر تاابد ناز کرتی رہے تو وہ بجا طور پر اس کی مستحق ہیں۔ یہ وہی خنساء ہیں جو اسلام لانے سے قبل بھائیوں کی وفات پر دیوانی ہو رہی تھیں۔ حالانکہ اس وقت جوان تھیں اور اب اسلام لانے کے بعد اس قدر بدلیں کہ اپنے جگر گوشوں کو بلکہ بڑھاپے کے جوان سہاروں کو خود شہادت کے لئے تیار کیا اور ان کو تلقین کی کہ پشت پر زخم نہ کھانا۔ پھر ان کی شہادت پر بارگاہِ الٰہی میں سجدہ شکر بجا لائیں۔ انہوں نے اولاد کی کیسی اچھی تربیت کی۔ اولاد کی اس سے اچھی تربیت کیا ہوسکتی ہے۔

(۸) حضرت اُمّ خلاد انصاریہؓ

یہ صحابیہ ستر و حجاب کی پاسداری کی بہترین مثال تھیں۔ ان کو جب ان کے بیٹے کے شہید ہونے کی خبر ملی تو سرورِ کائناتؐ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اس جانگاہ حادثہ کی خبر پا کر بھی وہ سمٹی سمٹائی باپردہ حاضر ہوئی تھیں۔ حاضرین میں سے کسی نے ان کے اس طرح آنے پر تعجب کیا کہ ایسی ہوشربا خبر سننے کے باوجود چہرے پر نقاب ڈال کر حاضر ہوئی ہو! تو امّ خلادؓ نے اطمینان سے جواب دیا: ''اگر میں نے اپنا بیٹا کھو دیا ہے تو کیا اب شرم و حیا بھی کھو دوں؟''

(۹) حضرت سبیعہ غامدیہؓ

واللہ! کیا ایمان افروز تذکرہ ہے اس خوف خدا رکھنے والی خاتون کا۔ ایک بار جب اس شریف زادی سے زنا کی لغزش سرزد ہوگئی تو ان کا اپنا احساس معصیت ان کو چین نہ لینے دیتا تھا۔ بالآخر خود آ کر محض خوفِ خدا سے بارگاہِ رسالتؐ کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ جب تک سزا کا حکم نہیں ہوا یہ مسلسل نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتی رہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلم و جور سے محصول چونگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرے تو بخشا جائے''

(۱۰) حضرت ہندؓ بنت عمرو بن حرام

نبی کریم ﷺ سے محبت تو ہر مؤمن صادق کا حاصل زندگی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی محبت کی لازوال نظیریں اور مثالیں پیش کیں، صحابیاتؓ نے بھی رسول پاکؐ سے محبت کے لازوال نمونے چھوڑے۔ انہی میں سے ایک اعلیٰ نمونہ حضرت ہندؓ کا ہے۔ اس انصاری خاتون نے جنگِ اُحد کے موقع پر حبِ رسولؐ کا ناقابل فراموش مظاہرہ کیا۔ اس جنت میں اس بہادر خاتون کے شوہر، بھائی اور بیٹا تینوں نے مردانہ وار لڑکر مرتبہ شہادت حاصل کیا۔ حضرت ہند نے جب باری باری شوہر بھائی اور فرزند کے شہید ہونے کی خبر سنی تو بجائے پریشانی اور غم کے اظہار کے سوال کیا: ''مجھے صرف یہ بتا دو کہ رسولِ خداؐ کیسے ہیں؟'' جب ان کو اطلاع ملی کہ نبی پاکؐ بخیریت ہیں تو ان کو قرار آ گیا۔ میدانِ جنگ میں جا کر خود روئے انورؐ کی زیارت کرلی تو بے اختیار زبان سے ایک جملہ نکلا اور وہ تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ کے لئے ثبت ہوگیا۔ ''اگر آپؐ سلامت ہیں تو پھر سب مصیبتیں ہیچ ہیں۔ مولانا شبلیؒ نے اس واقعہ کو اس طرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر کا جامہ پہنایا ہے۔

میں بھی اور باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فدا
اے شہۂ دین! تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم!

(۱۱) حضرت اُمّ دحداح انصاریہؓ

یہ عظیم صحابیہؓ اپنے شوہر کی اطاعت میں بے مثال تھیں۔ جب سورۂ حدید کی یہ آیت "تم میں سے کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے؟ تو اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے گا اور اس کے لئے بہترین اجر ہے" اتری تو حضرت ابودحداحؓ نے اپنا سب کچھ سمیت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ سیدھے گھر پہنچے تو باہر سے ہی اہلیہ کو پکار کر کہا: "اے امّ دحداح! باہر آ جاؤ، میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا ہے" تو امِ دحداح نے یہ نہیں پوچھا کہ تم نے ہمارا کیا بندوبست کیا؟ بلکہ یہ کہا: اے ابودحداح! تم نے تو بہت نفع والا سودا کیا ہے۔

یہ ہے رب کی رضا جوئی، رسولؐ کی محبت اور شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری کی بہترین مثال۔

(۱۲) حضرت امّ عمارہؓ

ایک ایسی ماں تھیں جنہوں نے نہ صرف بیٹے کی اعلیٰ تربیت کی بلکہ رسولؐ کی محبت کو بیٹے کی محبت پر فوقیت دی۔ نہایت بہادر بھی تھیں۔ جنگِ احد میں جب گھمسان کا رن پڑا تو نبی کریم ﷺ کے پاس صرف گنتی کے سرفروش باقی رہ گئے تو اس وقت اُمّ عمارہؓ نے بھی تلوار اور ڈھال سنبھال لی اور کفار کے سامنے سینہ سپر ہوگئیں۔ ان کے بیٹے حضرت عبداللہؓ بھی نبی کا بھرپور دفاع کر رہے تھے۔ جب اچانک کسی مشرک نے حضرت عبداللہؓ کا بازو زخمی کیا تو امّ عمارہؓ نے فوراً پٹی باندھی اور کہا: "بیٹے جاؤ اور جب تک دم میں دم ہے ان سے لڑو، یہ آرام کا نہیں بلکہ جہاد کا وقت ہے" اور پھر بیٹے کے ہاتھ میں تلوار پکڑا دی۔ کوئی اور ماں ہوتی تو کہتی: جاؤ بیٹا، جا کر آرام کرو۔ مگر یہ امّ عمارہؓ تھیں جو خود بھی بڑی بہادری سے نبی کریم ﷺ کی طرف آنے والا ہر وار روک رہی تھیں۔ اس دن ان کے جسم پر ۱۲ زخم لگے تھے اور نبی پاکؐ نے ان الفاظ میں ان کی جاں سپاری اور سرفروشی کی تعریف فرمائی:

> "جنگ احد کے دن دائیں بائیں جدھر نظر ڈالتا تھا، امّ عمارہؓ ہی، امّ عمارہؓ لڑتی نظر آتی تھیں"

امہات المومنینؓ، بناتِ طیباتؓ، صحابیاتؓ اور ان کے بعد تابعات کا تذکرہ بھی بہت روح پرور اور ایمان افروز ہے۔ ملت کی تعمیر میں انہوں نے فی الواقع گرانقدر کارنامے انجام دیئے۔ ایک سے بڑھ کر ایک نمونہ! ......سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کا ذکر چھوڑا جائے اور کس کو لیا جائے؟ ہر تذکرہ ہی ایمان و یقین کو دل میں راسخ کرنے والا اور ملت کی تقدیر کو بدل کر سنوار دینے والا ہے۔ خواتین نے اللہ و رسولؐ کی محبت، دینداری، اخلاصِ نیت، شوہر کی وفاداری، علم پروری، تربیت اطفال، غرباء پروری، خودداری، درویشی و قناعت غرض ہر میدان میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔ ہر بڑے کی پشت پر اس کی عظیم المرتبت والدہ کی تربیت کا بڑا دخل رہا ہے۔ حضرت عبدالقادر جیلانی ؒ کی والدہ نے اپنے بیٹے کو ہر حال میں سچ بولنے کی تربیت دے کر امت پر کتنا بڑا احسان کیا۔ روزِ اول سے لے کر اب تک خواتین نے بے شمار خدمات انجام دی ہیں جن کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا معلوم عورت نے اپنے آپ کو کمزور کیوں سمجھ لیا ہے عورت تو ایک چٹان اور ایک پہاڑ ہے۔ قرآن مجید دیکھیں ہمیں کن عورتوں کو مثال بنا کر پیش کرتا ہے کون سے آئیڈیل ہمارے سامنے لاتا ہے:

☆ فرعون کی بیوی آسیہ، جو فرعون جیسے جابر و سفاک بادشاہ کے خدائی کے دعویٰ کو جوتی کی نوک پر ٹھکرا دیتی ہے بلکہ اس کے سب سے بڑے حریف سب سے بڑے دشمن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتی ہے۔ کون سا ایسا ظلم ہے جو اس پر نہیں توڑا جاتا، کونسی سزا ہے جو انہیں دی جاتی۔ وہ فرعون جو ''ذی الاوتاد'' ہے جس کو خدائی کا دعویٰ ہے، جب موسیٰ علیہ السلام کے رب کے مقابلے میں فرعون، آتا ہے بی بی آسیہ اس کے مقابلے میں آجاتی ہیں۔

☆ دوسری مثال مریم بنت عمران کی ہے ﴿الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ اپنی عصمت کی محافظ، اللہ کی طرف سے آزمائش آتی ہے۔ کہ ایک بچی جو ابھی بالغ ہوئی ہے بغیر خاوند کے اسے ایک بیٹے کی ماں بنانا ہے اور اس کا اعلان ساری دنیا میں کرنا ہے، وہ اللہ کی رضا پر راضی ہوجاتی ہے۔ ساری دنیا کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوجاتی ہے۔ قرآن مجید ایمان کو تازہ کرنے کے لئے عورت کے کردار کو نمایاں کرنے کے لئے بہت ساری تفصیلات دیتا ہے۔ معاملہ اپنی عصمت کا ہے جو عورت کا سب سے قیمتی گوہر ہے۔ آزمائش اسی نکتے پر ہوتی ہے وہ چھوٹی سی بچی اس امتحان سے سرخرو ہوتی ہے۔ اللہ اپنے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے مریمؑ کی حیا کی قسم کھاتا ہے۔

☆ ایک اور منظر دیکھیں۔ اس کائنات کے پردے پر ایک ماں اور اس کا دودھ پیتا بچہ نظر آتا ہے جنہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے حکم ﴿بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ﴾ میں چھوڑ آتے ہیں۔ ذرا چشم تصور سے دیکھئے، ایک ایسی جگہ جہاں نہ چرند، نہ پرند، نہ انسان، نہ سایہ، نہ شجر، نہ پتہ، گھر اور گھروں میں رہنے والے کا سوال ہی نہ کریں۔ ایک تن تنہا اکیلی عورت جس کے ساتھ، اس کی سب سے بڑی کمزوری شیر خوار بچہ۔ بغیر کسی سہارے، کھانے پینے کے سامان کے۔ ایسی جگہ موجود ہے جہاں کھانا تو دور کی بات، پانی کی بوند تک نہیں ہے۔ کیسے اس کیلئے زمین سے زمزم کا چشمہ رب نے پیدا کر دیا۔

یہ تینوں مثالیں رب کریم نے عورت کے حوالے سے دیں، ایک بیٹی، ایک بیوی اور یک ماں کی۔ وہ کمسن بیٹی ہے ساری دنیا کا سامنا کرتی ہے۔ رب اس کی عزت کی گواہی خود دلواتا ہے۔ وہ بیوی ہے اپنے جابر و قاہر خاوند کے سامنے ڈٹ جاتی ہے، دنیا میں جنت کی خوشخبری اسے دی جاتی ہے۔ فرشتے اسے خوشخبری دیتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا...... نَحْنُ اَوْلِيٰٓـؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾

''وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ اس پر قائم ہوگئے، ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے دوست ہونگے''

وہ ماں ہے۔ اپنے بیٹے کے ساتھ تن تنہا بے آب و گیاہ وادی میں رہتی ہے۔ بے تابانہ صفا اور مروہ کے گرد چکر لگاتی ہے۔ اللہ اس کے لئے پہاڑوں کا سینہ شق کر دیتے ہیں۔ آگ اگلتے پہاڑوں پر زمزم کا دریا بہنے لگتا ہے جو آج تک بلکہ رہتی دنیا تک مؤمنوں کے دلوں کو سیراب کرتا رہے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے عورت کا کردار جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی وحی سے ہمارے سامنے آتا ہے۔ آج عورت کے حقوق کا جھگڑا ہے۔ عورت کی آغوشِ رحمت اتنی وسیع ہے کہ اللہ نے اس کی مثال دے کر فرمایا:

"میں ستر سگی ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہوں"

اے عورت تو ماں ہوتی ہے تو زمانہ ساتھ ہے۔ تیرے دل میں کمزوری کا خیال کیوں آیا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اپنی کوتاہیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے تو نے ڈھونگ رچایا ہو۔

عورت تو حیا کی پتلی ہے۔ تیرے آئیڈیل حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ ہیں۔ حضرت خدیجہؓ وہ جن کی وفات کے بعد بھی نبی کریمﷺ ان کو نہیں بھولتے۔ بلکہ ہر موقع پر ان کی سہیلیوں کے گھر تک جاتے۔ تحائف بھجوانا نہیں بھولتے۔ زبان سے اعتراف کرتے کہ وہ مجھ پر ایسے وقت ایمان لائیں جس وقت......!

اے عورت! تیری آئیڈیل حضرت عائشہؓ ہیں۔ نبی کریم سے پوچھا جاتا ہے کہ دنیا میں آپ کو کون سب سے زیادہ محبوب ہے؟ جواب ملتا ہے: حضرت عائشہؓ جنہیں اللہ تعالیٰ عرشِ بریں سے سلام بھیجتے ہیں۔ تو پیغمبروں کی ماں ہے تو بادشاہوں کو تربیت دینے والی ہے۔ بادشاہ دنیا پر حکمرانی کرتے ہیں اور تو ان پر حکمرانی کرتی ہے تو نے جب کم مایہ لوگوں، فنکاروں اور اداکاروں کو اپنا آئیڈیل بنا لیا تو تیرا اپنا کردار محدود ہوگیا ہے۔ آج تو اتنی گر چکی ہے کہ دو ٹکے کی اشیاء کے بکنے کے لئے تجھے Spoil کیا جاتا ہے۔ تو کیوں اس کردار پر مطمئن ہے؟؟ تو کیوں کوشش نہیں کرتی تو کیوں جدوجہد سے کام نہیں لیتی ہے۔ یہ قوم تیرے ہاتھ میں ہے لیکن ایک بات یاد رکھ کہ قوم کی تربیت سے پہلے خود کو اللہ کی فرمانبردار اور اس کے احکامات کا پابند بنانا ہوگا۔

تو اٹھ، آگے بڑھ...... صراطِ مستقیم تیرے سامنے ہے۔ بس شرط صرف تیرے سمجھنے کی ہے۔ اپنی تربیت دنیا کا مشکل ترین کام ہے لیکن یہ کام تجھے ہی کرنا ہے۔ اس کام کے لئے تیرا مددگار قرآنِ مجید ہوگا۔ ہمارے نبیؐ کے ارشادات تیرے رہنما ہوں گے۔ ان پر صدقِ دل سے عمل کر کے ہی تو اپنی منزل کو پاسکتی ہے اللہ تیرے ساتھ ہے۔ لیکن تجھے فضائے بدر پیدا کرنا ہوگی۔ وہ خلوص وہ جانثار، وہ سر کو جھکانا ہوگا، وہ فرمانبرداری تجھے صرف قرآن ہی سکھا سکتا ہے۔ نہ صرف سکھائے گا بلکہ خوشخبریاں بھی دے گا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ......﴾

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیرے نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی!

☆ ☆ ☆ ☆

Kitabosunnat.com

حقیر کون؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے مرتبہ میں سب سے کم وہ شخص ہوگا جس کی فحش گوئی اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور عورت

[حجاب کے موضوع پر ایک اہم تحریر]

محترمہ امت المطی صاحبہ
اسلامک انسٹیٹیوٹ میں سٹڈی سرکل کی مہمان

''پردہ'' آزادئ نسواں کی راہ میں رکاوٹ ہے..... یہ وہ مسئلہ ہے جو آج مغربیت زدہ عورت کے حواس پر بری طرح چھایا ہوا ہے۔ یہ عورت جو کہ آج بے حجاب ہونے کو بے قرار ہے، کل تک معاشرے کا مظلوم ترین طبقہ تھی۔ اس کی حیثیت بھیڑ بکریوں سے زیادہ نہ تھی۔ اس کی پیدائش باعثِ شرمندگی تھی۔ قربان جایئے، اس حبیبِ خدا ﷺ پر جس نے عورت کو پستی و مظلومیت کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر معاشرے میں باعزت مقام دیا۔ لیکن افسوس صد افسوس اسے یہ باعزت مقام پسند نہیں آیا، وہ ایک اِنتہا سے نکالی گئی تھی تو اس نے اپنے آپ کو دوسری انتہا تک پہنچا دیا۔ وہ شرم و حیا کا مجسمہ کہی جاتی تھی، اب وہ بے حیائی کا نمونہ بن چکی ہے۔ وہ ہر قسم کی اشتہارات کی زینت ہے اور یہ بات اس کے لئے باعث شرمندگی نہیں بلکہ وہ اسے اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتی ہے۔ ایک شاعر نے آزادئ نسواں کے موضوع پر ایک نہایت فکر انگیز پیغام کی حامل نظم کہی ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں:۔

شعلے کی طرح کیوں سر بازار نکل آئی
کس نے تجھے بھڑکایا ہے اے دختر اسلام
لگتی ہے کلی کتنی بھلی شاخ چمن پر
ہاتھوں میں پہنچ کر کوئی قیمت نہیں رہتی
جو شمع سرعام لٹاتی ہے اُجالے
اس شمع کی گھر میں کوئی عزت نہیں رہتی
تسلیم کہ پردہ ہوا کرتا ہے نظر کا
نظروں میں بھی برداشت کی قوت نہیں رہتی
مردوں کے اگر شانہ بشانہ رہے عورت
کچھ اور ہی بن جاتی ہے، عورت نہیں رہتی

آگے فرماتے ہیں:

کردار پر کیوں چھاپ ہے مغرب زدگی کی
جب فاطمہ و رابعہ بصری ہے تیرا نام
اے دخترِ اسلام!
وہ رتبۂ عالی کوئی مذہب نہیں دیتا
کرتا ہے جو عورت کو عطا مذہب اسلام
اے دختر اسلام!

ہمارا دین 'اسلام' عورت کو ہر لحاظ سے یعنی بحیثیت ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کے جو باعزت مقام عطا کرتا ہے وہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں، عورت کو ہر لحاظ سے جو تحفظ اِسلام عطا کرتا ہے، اس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہم آزادئ نسواں کے چکر میں اسلام کی اصل تعلیمات کو بھول گئے ہیں۔ قرآن میں ستر وحجاب کے جو احکامات ہیں ہم ان کی من مانی تاویلیں تلاش کرتے ہیں۔ آیئے کوشش کریں کہ پردے کے بارے میں قرآن کی تعلیمات اور نبی اکرم ﷺ کے اَحکامات کو سمجھیں اور عمل کریں۔

ہم سب کو یہ معلوم ہے کہ 'اسلام' ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور نبی اکرم ﷺ کی زندگی ہم سب کے لئے بہترین اُسوہ ہے۔ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب)

اب غور کیجئے کہ مسلمان مردوں کے لئے تو ہر لحاظ سے اور ہر اعتبار سے آپؐ کی ذاتِ اقدس نمونہ ہے لیکن مسلمان خواتین کے لئے آنحضرت ﷺ کی سیرت اور زندگی مکمل نمونہ نہیں بن سکتی۔ بطورِ خاتون، بطورِ بیوی، بطورِ بیٹی اور بطورِ ماں یہ اسوہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں تو نہیں ملے گا۔ حالانکہ یہ بہت ضروری ہے۔ عورت کی ان حیثیات کے لئے بھی تو کوئی نمونہ، کوئی آئیڈیل ہونا چاہیے جس کو دیکھ کر تاقیامت مسلمان خواتین اپنے طرزِ عمل کو متعین کریں۔ سورۃ احزاب میں ہی ازواجِ مطہرات سے خطاب ہو رہا ہے کہ درحقیقت 'وہ' ہمیشہ کے لئے اُمت کی خواتین کے لئے نمونہ ہیں۔ بظاہر خطاب آنحضور ﷺ کی بیویوں سے ہے جس سے ہماری بعض بہنیں اس مغالطے میں مبتلا ہوگئی ہیں یا کردی گئی ہیں کہ یہ تو نبی اکرم ﷺ کی بیویوں سے متعلق اَحکام ہیں اور عام مسلمان خواتین سے بات نہیں ہو رہی۔ یہ بات ذہن میں واضح ہونی چاہئے کہ قرآن مجید میں یہ اسلوب کیوں ہے؟ یہ اس لئے ہے کہ ازواجِ مطہرات کو مسلمان خواتین کے لئے آئیڈیل بننا تھا۔ ان تمام معاملات میں جو صرف خواتین سے متعلق اور مخصوص ہیں ورنہ بحیثیتِ عمومی اسوۂ حسنہ اور کامل نمونہ تو جناب محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے یہی وجہ ہے کہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۳۲ میں خطاب ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ﴾ سے ہوتا ہے جو آیت نمبر ۳۴ کے اختتام تک چلتا ہے۔

یہ دونوں آیات وہ ہیں جن سے پردے کے اَحکام کا آغاز اور مسلمان خواتین کے لئے ایک دائرہ کار متعین ہوا ہے۔ آواز کا فتنہ، قرار فی البیوت اور تبرج کی ممانعت' اسی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۳ میں مسلمان مردوں کے لئے حکم نازل کیا جا رہا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾

''اے مسلمانو! اگر تمہیں (نبی ﷺ کی بیویوں سے) کوئی چیز مانگنی ہے تو پردے کی اوٹ سے مانگو''

یہاں قرآن مجید میں 'حجاب' کا لفظ آیا ہے اور علومِ فقہ میں یہ آیت ''آیتِ حجاب'' کے نام سے مشہور و معروف ہے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''بخاری میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ اس آیت کے نزول سے پہلے متعدد مرتبہ عرض کر چکے تھے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کے ہاں بھلے اور برے سب ہی قسم کے لوگ آتے ہیں، کاش آپ اپنی اَزواجِ مطہرات کو پردہ کرنے کا حکم دیتے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ازواجِ رسولؐ سے کہا ''اگر آپ کے حق میں میری بات مانی جائے تو کبھی میری نگاہیں آپ کو نہ دیکھیں'' لیکن رسول اللہ ﷺ چونکہ خود مختار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھے، اس لئے آپ اشارۂ الٰہی کے منتظر رہے۔ آخر کار یہ حکم آ گیا، اس حکم کے بعد ازواجِ مطہرات کے گھروں میں دروازوں پر پردے لٹکا دیئے گئے اور چونکہ حضورﷺ کا گھر تمام مسلمانوں کے لئے نمونے کا گھر تھا اس لئے تمام مسلمانوں کے گھروں پر بھی پردے لٹک گئے''

مولانا مودودی آگے لکھتے ہیں کہ

''جو کتاب مردوں اور عورتوں سے رُو دَر رُو بات کرنے سے روکتی ہے اور پردے کے پیچھے سے بات کرنے میں یہ مصلحت بتاتی ہے کہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے یہ طریقہ زیادہ مناسب ہے، ان واضح ہدایات اور اَحکام کے بعد آخر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ مخلوط مجالس، مخلوط تعلیم اور دفاتر میں مردوں اور عورتوں کا بے تکلف ماحول بالکل جائز ہے اور اس سے دلوں کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا''

غور کیجئے اُمہاتُ المومنین، کے متعلق کس کے دل میں برا خیال پیدا ہوسکتا ہے؟ یہ اُسلوب اِس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ تمام مسلمان خواتین وحضرات کے لئے یہ مستقل ہدایت ہے۔ اسلام کے معاشرتی نظام میں صالح اَقدار کے فروغ کے لئے یہی پاکیزہ طرزِ عمل ہے۔ ان احکام کی حکمتوں پر غور کریں۔ اللہ خالق فطرت ہے، وہ جانتا ہے کہ مرد اور عورت کے مزاج، ان کے میلانات اور رجحانات کیا ہیں؟ ہم لاکھ پردے ڈالیں، ملمع سازی کریں، تہذیب وتمدن کے تقاضوں کو بہانہ بنائیں لیکن مرد میں عورت کے لئے جاذبیت، کشش اور نفسانی خواہشات کا جو داعیہ رکھا گیا ہے، اسے اس داعیہ کو رکھنے والے سے زیادہ جاننے والا اور کون ہوسکتا ہے؟

ہمارے ہاں ایک گروہ ایسا ہے جو چہرے کے پردے کا قائل نہیں ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں نقاب کا ذکر نہیں ہے اور حج اور عمرہ میں عورت کا چہرہ کھلا رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نقاب کا لفظ قرآن میں نہیں آیا لیکن یہ وہی بات ہے جو شراب پینے والے کہتے ہیں کہ پورے قرآن میں شراب کے لئے حرام کا لفظ نہیں۔ حدیث میں نقاب کا لفظ موجود ہے یہ روایت سنن ابی داود کی ہے جو صحاحِ ستہ میں شامل ہے:

''جاء ت امراة إلى النبیﷺ یقال لها أم خلاد وهي مُنتقبة تسأل عن ابنها وهو مقتول فقال لها بعض أصحاب النبي جئت تسألين عن ابنک وأنت منتقبة فقالت ان ارزء ابنی فلم ارزء حیائی فقال رسول الله ابنک له أجر شهیدین قالت ولم ذالک یارسول الله قال لأنه قتله أهل الکتاب''

''ایک خاتون جس کا نام اُم خلاد تھا، نبی اکرمﷺ کے پاس اپنے بیٹے کا جو قتل ہوچکا تھا، انجام دریافت کرنے آئیں اور وہ نقاب پہنے ہوئے تھیں۔ نبی اکرمﷺ کے ایک صحابی نے ان کی اس اِستقامت پر تعجب کرتے ہوئے کہا، نقاب پہن کر آپ اپنے بیٹے کا حال دریافت کرنے آئی ہیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں کہا: میرا بیٹا مرا ہے میری حیا تو نہیں مری۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کو تسلی دی کہ تمہارے بیٹے کو دو شہیدوں کا اَجر ملے گا انہوں نے پوچھا: ایسا کیوں ہوگا، یارسول اللہﷺ! تو آپؐ نے فرمایا: اس لئے کہ اس کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے''

اس حدیث میں لفظ منتقبة کا مادہ نقب ہے، اسی سے نقاب مصدر ہے۔ یہ خاتون اس حال میں نقاب ڈالے ہوئے تھیں کہ ایسے سانحہ پر تو اچھے خاصی دین دار خواتین کو بھی غم و

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَندوہ کی کیفیت میں حجاب کا خیال نہیں رہتا۔ اسی لئے ایک صحابی نے تعجب سے پوچھا کہ اس حال میں آپ نقاب میں آئی ہیں، ان خاتون کا جواب آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ ''میرا بیٹا مرا ہے میری حیا نہیں مری''

''واقعہ اِفک'' کے سلسلے میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے طویل حدیث مروی ہے جس میں انہوں نے صراحت سے ذکر کیا ہے کہ صفوانؓ نے ان کو اس لئے پہچان لیا کہ انہوں نے قبل حجاب میں انہیں (حضرت عائشہؓ کو) دیکھا تھا۔

ان دونوں حدیثوں سے چہرے کے پردے کے بارے میں کوئی اِشکال نہیں رہتا۔ حج اور عمرے کے اِحرام میں عورت کے چہرے کے کھلے ہونے سے جو دلیل پکڑی جاتی ہے اس کے بارے میں ایسے حضرات وخواتین کو ایک اُصول جان لینا چاہئے کہ اِستثنائی حالات کے اَحکام کو کلیات پر منطبق نہیں کیا جاسکتا۔ اِحرام کی حالت میں چہرہ کھلا رکھنے کی ایک استثنائی اجازت یا چہرہ ڈھانپنے یا دستانے پہننے کی ممانعت حدیث میں وارد ضرور ہوئی ہے لیکن اس سے چہرہ کے پردے کا بالکلیہ انکار کردینا انتہائی غیر معقول طرزِ فکر ہے۔ حالانکہ حضرت عائشہؓ سے یہ حدیثِ مبارکہ بھی مروی ہے کہ

''اِحرام کی حالت میں جب قافلے ہمارے سامنے آتے تو ہم بڑی چادر سر کی طرف سے چہرہ پر اُلٹا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اس کو اٹھا دیتیں''

اس حدیثِ مبارکہ میں جو لفظ جلباب (بڑی چادر) آیا ہے، اس کی تشریح سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں ہے۔ جب گھر میں قرار پکڑنے اور حجاب کے اَحکام آگئے اور عورت کا اصل دائرہ کار اس کا گھر متعین ہوگیا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر کسی تمدنی ضرورت سے گھر سے باہر نکلنا ہو تو کیا کیا جائے یہ بڑا اہم اور بنیادی سوال ہے۔ فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰىٓ اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اور اللہ غفور و رحیم ہے''

عربی میں جِلباب اس بڑی چادر کو کہتے ہیں جو پورے جسم کو ڈھانپ لے اور چھپالے۔ یہ جلباب شریف خاندانوں کی خواتین کے لباس کا جزِ ایامِ جاہلیت میں بھی تھا۔ قرآن مجید میں اس میں یہ اضافہ کیا گیا کہ اس کا ایک حصہ چہرے پر لٹکا لیا جایا کرے، اس طرح چہرے کا پردہ شروع ہوا جس کی تفاصیل اَحادیث میں آئی ہیں کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد ازواجِ مطہرات، بنات النبیؐ اور تمام مؤمن خواتین باہر نکلتے وقت چادر کو اس طرح اوڑھا کرتی تھیں کہ پورا سر اور پیشانی اور پورا چہرہ چھپ جاتا تھا اور صرف ایک آنکھ کھلی رہ جاتی تھی۔ یہ ضرورت پر گھر سے باہر نکلنے کے لئے پردے کا پہلا حکم ہے۔ ضرورت کی یہ پابندی نبی اکرمﷺ نے لگائی ہے چنانچہ صحیح بخاری میں روایت موجود ہے:

''قد أذن الله لكن أن تخرجن لحوائجكن''

''اللہ تعالیٰ نے تم (عورتوں) کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی 'ضروریات' کے لئے گھر سے نکل سکتی ہو''

'ضرورت' کا تعین اِسلامی تعلیمات کے مجموعی مزاج کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے رکھ کر کیا جاسکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کسی خاتون کے گھر میں کمانے والا کوئی مرد موجود نہ ہو یا صرف مرد کی کمائی گھر کی ضروریات کے لئے کفایت نہ کرے تو شریعت نے اس کی گنجائش رکھی ہے لیکن باہر نکلتے ہوئے تمام پابندیوں کو ملحوظ رکھنا ہوگا اور ایسے اداروں میں کام کرنا ہوگا جہاں عورتیں ہی کارکن اور منتظم ہوں۔ عورتوں کا مخلوط اداروں میں کام کرنا، ٹی وی اور ریڈیو میں اناؤنسر یا اخبارات اور ٹی وی میں اشتہارات کا ماڈل یا ایئر ہوسٹس یا اسی نوع کے دوسرے پیشے اختیار کرنے کا معاملہ جن میں مردوں سے براہِ راست سابقہ پڑتا ہو اور وہ ان کے لئے فردوسِ نظر بنتی ہوں، از روئے اسلام مسلم خواتین کے لئے قطعی ناجائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ایک طویل حدیث ہے کہ "العينان تزنيان وزنا هما النظر"

"آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا نظر ہے"

ان پیشوں سے متعلق اکثر و بیشتر حصولِ معاش کی مجبوری کم اور جذبہ نمائش زیادہ کارفرما ہوتا ہے۔ ان میں سے اکثر کو اپنے گھروں کی نگہداشت، گھریلو کام کاج اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین رکھنے پڑتے ہوں گے۔ پھر ان پیشوں کے تقاضوں کے پیش نظر ان کو میک اَپ، بناؤ سنگھار اور مخصوص ملبوسات پر کافی خرچ کرنا ہوتا ہوگا۔ کنوینس کے لئے اچھی خاصی رقم صرف ہوتی ہوگی لہٰذا ان کی اپنی کمائی میں سے ایک چوتھائی یا ایک تہائی سے زیادہ بچت مشکل ہوتی ہوگی۔ ہماری مسلم بہنیں ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ کیا یہ نفع کا سودا ہے یا سراسر خسارے کا۔ چونکہ یہ طرزِ عمل اسلامی تعلیمات سے بغاوت اور اپنی عاقبت کی بربادی اور اپنے خاندان کی روایات، شرافت اور عزت سے سرکشی کا موجب ہے۔ البتہ لڑکیوں کے سکولوں اور کالجوں میں درس و تدریس کے لئے ملازمت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ صرف پیشہ ہی نہیں، قومی خدمت بھی ہے۔ اسی طرح صرف عورتوں کے علاج معالجے کے لئے طب کے پیشے کو بھی اِختیار کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بن ٹھن کر بازاروں میں شاپنگ کے لئے جانا، سیر سپاٹے کے لئے سولہ سنگھاروں سے لیس ہوکر تفریح گاہوں میں جلوہ افروز ہونا، مخلوط تقریبات میں شرکت کرنا، مردوں کے سامنے پریڈ اور کھیلوں وغیرہ میں حصہ لینا، از روئے اِسلام معصیت کے کام ہیں۔ ان اُمور میں کتاب و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں دوسری آراء ممکن ہی نہیں۔

اَب تک سورۃ الاحزاب کے حوالے سے پردے کے اِبتدائی احکام کے بارے میں گفتگو ہوئی ہے۔ پردے کے اَحکام کی تکمیل سورۂ نور میں ہوئی ہے۔ چونکہ عورت کے گھر سے باہر نکلنے کے مسئلے کی وضاحت ہو رہی ہے لہٰذا سورۂ نور کی آیت نمبر ۳۱ کا ایک حصہ جو سابقہ گفتگو سے متعلق ہے، اس طرح ہے: ﴿وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ﴾

"اور اپنے پیر زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی زینت جو انہوں نے چھپا رکھی ہے، اس کا علم لوگوں کو ہوجائے"

خالق فطرت نے عورت کی چال اور اس کے خرام میں دلکشی اور جاذبیت رکھی ہے۔ اس کے ساتھ اگر زیوروں کی جھنکار بھی شامل ہوجائے تو یہ بھی مرد کی توجہ منعطف کرنے اور اس کے نفسانی محرکات بھڑکانے کا باعث ہوگی۔ لہٰذا غیر مردوں کے لئے قرآن نے اس کو سختی سے منع کر دیا۔ اسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طرح خوشبو لگا کر گھر سے نکلنے کی بھی بڑی تاکیدی ممانعت حدیث میں آئی ہے:

اب غور کرتے ہیں کہ گھر کے اندر کے پردے سے متعلق قرآنی اَحکامات کیا ہیں؟ سورہ نور کی آیات ۲۷ تا ۳۱ میں گھر کے اندر کے پردے سے متعلق واضح اَحکامات موجود ہیں۔ آیت نمبر ۳۰ میں تمام اہل ایمان مردوں اور آیت نمبر ۳۱ کی ابتدا میں پہلا حکم مسلمان خواتین کو غض بصر کا دیا جا رہا ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾

''(اے نبیؐ) مؤمن مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے''

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (آیت:۳۱)

''اور (اے نبیؐ) مؤمن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں، بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے''

ان آیات میں غض بصر کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس کو جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ سڑک پر چلنے سے متعلق ہے وہ بہت بڑے مغالطے میں پڑ گئے ہیں۔ سڑک پر چلنے کے متعلق تو وہ حکم ہے کہ عورتیں اپنی جلباب میں لپیٹ کر اور اس کا ایک پلو چہرے پر ڈال کر نکلیں۔ راستہ دیکھنے کے لئے ان کو اپنی آنکھیں کھلی رکھنا ہوں گی۔

ان آیات میں غض بصر سے مراد آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا، اپنے رشتہ داروں کے لیے بھی ہے ماسوا شوہر کے۔ پھر دوسرے مردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا تو نرا فتنے کا باعث ہے۔ کیونکہ نظر شیطان کے تیروں میں سب سے بڑا تیر ہے۔ مرد کے ستر کی حدود نبی اکرم ﷺ نے ناف سے گھٹنے تک مقرر کئے ہیں، اس حصے کو بیوی کے سوا کسی کے سامنے قصداً یا بلاضرورت کھولنا شریعت نے حرام کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کا ستر ہاتھ، منہ اور پاؤں کے سوا پورے جسم کو قرار دیا ہے۔ چہرہ نامحرم مردوں کے لئے بھی ستر میں شامل ہے۔ البتہ مرد اور عورت دونوں کے لئے اَشد طبی ضرورت کے پیش نظر طبیب اور جراح مستثنیٰ کئے ہیں۔

ایسا لباس پہننے والی عورتوں کو جن کا بدن کپڑوں میں سے جھلکتا ہو، نبی اکرم ﷺ نے عریاں قرار دیا ہے۔ بخاری میں حضرت اُمّ سلمہ سے ایک طویل روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں: ''ربّ كاسية في الدنيا عارية في الآخرة''

''دنیا میں اکثر کپڑے پہننے والیاں، آخرت میں ننگی ہوں گی''

یہاں ایسے باریک اور ایسے چست کپڑے مراد ہیں جن سے جسم جھلکے یا عورت کی رعنائی کی چیزیں نمایاں ہوں۔ سورۂ نور کی زیر مطالعہ آیت میں آگے خواتین کے گھر کے پردے کے لئے ایک اور حکم آ رہا ہے:

﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾

''اور (عورتیں) اپنے سینے پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل لپیٹ لیا کریں یا بکل مار لیا کریں''

خُمر کے معنی کسی چیز کے چھپانے کے ہیں۔ اسی سے لفظ خمار بنا ہے۔ امام راغب اصفہانی نے مفردات القرآن

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا ہے کہ یہ لفظ خمار عورت کی اوڑھنی کے لئے بولا جاتا ہے جس کی جمع خُمُر آتی ہے۔ اس سے وہ اوڑھنیاں مراد ہیں جسے اوڑھ کر سر، کمر، سینہ سب اچھی طرح ڈھانک لئے جائیں اِسی کو ہمارے ہاں دوپٹہ کہا جاتا ہے یعنی گھر میں بھی محرموں کے لئے عورت کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے۔ آگے بتایا جارہا ہے کہ محرم کون ہیں؟

﴿ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ...... لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

''اور (عورتیں) اپنی زینت نہ ظاہر کریں مگر شوہروں کے لئے یا باپوں کے یا سسروں کے یا اپنے بیٹوں یا شوہروں کے بیٹوں کے سامنے...... تاکہ تم کامیابی حاصل کرو''

زینت کے ظاہر کرنے یا ہونے کے فرق کو ذہن میں رکھیں پہلے وہ آیت آچکی ہے کہ

﴿وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾

''اپنی زینت نہ دکھائیں اس کے سوا جو از خود ظاہر ہوجائے''

یہ کون سی زینت ہے جس کے اِظہار کی اجازت دی جارہی ہے۔ عورت گھر میں پورے لباس کے ساتھ ہو پھر بھی اس کا چہرہ ہے، اس کے ہاتھ پاؤں ہیں اس کا قد کاٹھ ہے۔ اس کو آخر عورت کیسے چھپائے اس موضوع پر آیت کے آخر میں پروردگار فرمارہا ہے:

﴿وَتُوْبُوْا إِلَى اللهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

''اللہ کی طرف رجوع کرو، پلٹو تم سب کے سب اے ایمان والو! تاکہ کامیابی حاصل کرو''

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس معاملے میں اب تک جو لغزش غلطی اور کوتاہی ہوتی رہی ہے، اس سے توبہ کرو اور اپنے طرزِ عمل کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت کے مطابق آئندہ کے لئے اصلاح کرو۔

اس ضمن میں حکیم الامت علامہ اقبال کی نظر میں پردے کی اہمیت کیا تھی...... وہ فرماتے ہیں

بتولے باش و پنہاں شو از ایں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

''حضرت فاطمہؓ کی طرح ہوجاؤ اور زمانے سے چھپ جاؤ کہ تمہاری آغوش میں شبیرؓ جیسی شخصیات پرورش پائیں''

اقبال فرماتے ہیں:

''جس قوم نے عورتوں کو ضرورت سے زیادہ آزادی دی وہ کبھی نہ کبھی ضرور اپنی غلطی پر پشیمان ہوگی۔ اگر اسے اس کے اصل فرائض سے ہٹا کر ایسے کاموں پر لگا دیا جائے جنہیں مرد انجام دے سکتا ہے تو یہ طریق کار یقیناً غلط ہوگا مثلاً عورت جس کا کام آئندہ نسل کی تربیت ہے، کو ٹائپسٹ یا کلرک بنا دینا نہ صرف قانونِ فطرت کی خلاف ورزی ہے بلکہ انسانی معاشرے کو درہم برہم کرنے کی افسوسناک کوشش بھی ہے''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیتِ اولاد اور اصلاحِ معاشرہ میں مسلمان عورت کا کردار

AAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAA
ڈاکٹر طاہرہ بشارت صاحبہ
پروفیسر شعبۂ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی

بقولِ حالیؒ

اے ماؤ، بہنو، بیٹیو دنیا کی عزت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں، قوموں کی عزت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں شہروں کی ہو آبادیاں
غمگین دلوں کی شادیاں دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو
فطرت میں تمہاری ہے حیا، طینت میں ہے مہر و وفا
گھٹی میں ہے صبر و رضا، انسان عبارت تم سے ہے
مونس ہو خاوندوں کی تم، غمخوار فرزندوں کی تم
تم بن ہیں گھر ویران سب، گھر بھر میں برکت تم سے ہے

قرآنِ حکیم نے جہاں جہاں مسلمانوں کو ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ کہہ کر مخاطب کیا ہے جس کا ترجمہ ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو'' اسے پڑھتے ہوئے عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخاطب صرف مرد ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان اَلفاظ سے مسلمان مرد و عورت کو اکٹھے مخاطب کیا ہے۔ اس لئے اس غلط فہمی سے بھی نجات حاصل کر لینی چاہیئے کہ اقامت و اشاعت دین، تربیتِ اولاد اور اصلاحِ معاشرہ کی ذمہ داری صرف مردوں پر عائد ہوتی ہے، عورتوں پر نہیں۔ جبکہ مرد و عورت دونوں سے اِن معاملات کے بارے میں آخرت میں باز پرس ہوگی۔

جس طرح مردوں کو عورتوں پر قوام بنایا گیا ہے اور ان پر ان کے اور ان کے بچوں کے نان و نفقہ اور دیگر ضروریات پوری کرنے کی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں، اسی طرح عورتوں میں دینی علوم کی اشاعت و تربیت کا ذمہ دار بھی انہیں ہی قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ پاک میں واضح طور پر ارشاد ہے ﴿قُوْآ اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا﴾ (التحریم: ۶،۶۶) ''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''...... ظاہر ہے نارِ جہنم سے بچاؤ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی، اس کے خوف و خشیت، دینی احکام کی بجا آوری اور دینی فرائض کی ادائیگی سے ہی ممکن ہے۔ مرد عورت دونوں اگر آخرت کی جوابدہی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں قرآن و سنت کی راہنمائی میں مؤمن بن کر بسر کریں اور اپنی اولاد کو بھی اسی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں تو ان کے لئے دونوں جہانوں کی سرخروئی ہے۔

اولاد کے معاملے میں دینی تربیت کی ذمہ داری مردوں سے زیادہ عورتوں پر عائد ہوتی ہے، کیونکہ بچے باپ سے زیادہ ماں کے قریب ہوتے ہیں۔ عورتوں کا کام صرف گھر کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنبھالنا ہی نہیں بلکہ ان کی اصل ذمہ داری آئندہ اٹھنے والی ایک عظیم قوم کی نوازئیدہ نسل کی نگہبانی و سینچائی ہے جو ہر گھر میں لہلہا رہی ہے اور انفرادی توجہ اور اچھی تعلیم و تربیت کی مستحق ہے۔ ایک ماں اپنی مشفقانہ خبر گیری، عمدہ نگہداشت اور صالح تربیت سے اپنی اولاد کے اندر بہترین اخلاق، محنت کی عادت، بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فکر پیدا کر سکتی ہے۔ ہوش مند مائیں اپنے بچوں کو جن باتوں کی تلقین کرتی ہیں، ان کا سختی سے خود بھی اہتمام کرتی ہیں۔ چنانچہ ماؤں کے پیہم عمل صالح کے نتیجے میں بچوں کے اندر ان کی سکھائی ہوئی باتوں کی صداقت کا یقین بیٹھتا چلا جاتا ہے اور ان کی عمدہ تربیت ان کی نس نس میں اترتی ہے۔

علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری میں اپنی ماں کے نام بہت عمدہ جذبات کا اظہار کیا ہے:۔

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اَجداد کا سرمایۂ عزت ہوا
دفتر ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین دنیا کا سبق تیری حیات

آنحضور ﷺ کے مبارک عہد میں صحابیاتؓ کا طریقہ بھی یہی تھا کہ وہ بچوں میں اپنے عمل سے دین کی تعلیم اُتارتی تھیں۔ وہ اپنے بچوں کو حضور ﷺ کی خدمت میں لاتیں، ان کے لئے دعائیں کرواتیں، ان کے اچھے اچھے نام رکھتیں، ان کو دین کی تعلیم دیتیں، ان کے اندر جذبہ جہاد و شہادت پیدا کرتیں۔ خود حضور ﷺ کی مجالس میں جا کر دین کی تعلیم حاصل کرتیں۔ سوالات کے ذریعے اپنی ذہنی مشکلات کو حل کرتیں، اپنے اجتماعات کے لئے حضور ﷺ سے خصوصی وقت طلب کرتیں اور دین سیکھنے کے لئے پوری سرگرمی اور تندہی دکھاتیں۔ آج ہمارے پاس عائلی اور معاشرتی زندگی کا ایک منضبط، جامع اور بہترین نظام موجود ہے۔ اس کی ترتیب میں ان محترم خواتین کا بھرپور حصہ ہے، جنہوں نے عائلی زندگی کے بارے میں مختلف سوالات پوچھ پوچھ کر اور حضور ﷺ سے اَحکام حاصل کر کے دین کے اس پہلو کی تشکیل و تدوین اور تشریح میں اپنا بہترین حصہ ادا کیا۔

خواتین پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ گھر میں سکون و چین کی فضا مہیا کریں۔ جو مرد جہاد پر گئے ہوں، ان کا کام بہت پر مصائب و پرصعوبت ہوتا ہے۔ ان کی بیویوں پر ان کے لئے گھریلو سکون و راحت مہیا کرنا، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس طرح زندگی کی معاشی دوڑ اور دیگر فرائض منصبی میں مصروف مردوں کی، جو اقامتِ دین کا کام بھی کر رہے ہوں، مصائب و مشکلات بے حد و حساب ہوتی ہیں، انہیں جسمانی و ذہنی صحت و تندرستی کی بحالی کے لئے گھروں کے پرسکون اور پرامن ماحول کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس ماحول کے مہیا کرنے کی ذمہ داری عورتوں پر ہے جس میں مرد کو بھی اپنا حصہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برا ہونا، بطریق احسن نمٹنا بڑا کارِ ثواب ہے۔ امن و سکون کی یہ فضا اور ماحول، دین دار اور خدا خوفی رکھنے والی خواتین ہی فراہم کر سکتی ہیں۔ دین دار مردوں کی دینی جدوجہد ہی دراصل خواتین کو اِمداد و نصرت کا وہ موقع فراہم کرتی ہے جس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجے میں وہ آخرت کے روز رضائے الٰہی پاکر کامیاب و کامران ہوسکتی ہیں۔ یہی تو وہ چیز ہے کہ جب خواتین نے آنحضورﷺ سے پوچھا تھا کہ

"یارسول اللہﷺ! مرد تو اللہ کی راہ میں جہاد کرکے بڑے بڑے درجات آخرت پالیتے ہیں اور ہم گھروں میں ان کے بچے پالتی ہیں اور جہاد اور شہادت جیسی نیکی سے محروم رہ جاتی ہیں تو حضورﷺ نے انہیں اطمینان دلایا تھا کہ تمہارا جہاد تمہارے گھروں میں ہے"

گھر ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ بچوں کی پرورش و تربیت، ان میں شعائر اسلامی کا احترام پیدا کرنا، اسلامی خطوط پر ان کی اُٹھان، جہادِ زندگانی میں مردوں کی سچی رفیق ثابت ہونا، ان کے دکھ درد کی ساتھی بننا، ان میں حوصلہ اور ہمت پیدا کئے رکھنا، ان کے ذمہ داریوں کا بوجھ بٹانا اور گھر میں آمدوخرچ کے بارے میں صحیح رویے اختیار کرنا، ایسے تمام کام ہیں جنہیں خواتین بطریق احسن انجام دیں تو آخرت میں بہترین صلہ پالیں گی۔

بقولِ اقبالؒ

جہاں مضبوط ہیں ماؤں کے بل سے
نہاد ان کی ہے ہنگام ازل سے
اگر قوم نے یہ نقطہ نہ سمجھا
نظامِ کار برہم ان کا ہوگا

آج کے مادّہ پرستی کے زمانے میں حلال رزق پر قناعت کرکے توکل اور سادگی کی زندگی گزارنا ایک کڑے امتحان سے کم نہیں۔ لیکن دیندار، خداخوف اور دانشمند خواتین، اس کڑے امتحان سے یوں کامیابی سے گزر جاتی ہیں کہ وہ اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے کی فکر نہیں کرتیں بلکہ وہ اپنے شوہروں کی حلال کی کمائی میں اپنی ضروریات کو محدود رکھتے ہوئے سادگی اور قناعت پسندی سے گزارا کرتے ہوئے خوش اور مطمئن رہتی ہیں۔ ان کی یہ صفات ان کے مردوں کی ہمتیں بلند اور قدم تیز رکھتی ہیں۔ یہ بھی عورتوں کا ایک عظیم جہاد ہے۔

جن گھروں میں عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ دیندار ہوتی ہیں وہاں وہ اپنی دینداری، نیکی اور تقویٰ کا اثر اپنے حسن کردار، حکمت اور طرزِ عمل سے گھر کے مردوں پر بھی ڈال سکتی ہیں۔ قدرت نے عورت کو مردوں پر اثر انداز ہونے کی زبردست قوت عطا فرمائی ہے۔ اس قوت کو اگر وہ بروئے کار لائیں اور بگاڑ کے بہتے دھارے میں خود بھی نہ بہنے لگیں بلکہ اپنی قوتِ نفوذ سے مردوں کو بھی بگاڑ اور خرابی کے خلاف جدوجہد پر آمادہ کریں تو جتنی آسانی سے وہ یہ کام کرسکتی ہیں شاید باہر سے کسی اصلاحی تحریک کا کارکن بھی نہیں سکتا۔

ہمارے معاشرے میں عورتوں میں دینداری کے جذبات کے باوجود ناخواندگی اور جہالت عام ہے۔ ان میں اشاعت و اقامتِ دین کی بہترین صورت یہ ہے کہ اپنے محلے میں کسی مقررہ مقام پر ہفتہ میں ایک یا دو مرتبہ باقاعدگی سے درس قرآن وحدیث کی محفل منعقد کی جائے۔ اس محفل میں رشتے، میل جول کی، محلے کی تمام خواتین جمع ہوں اور دینی امور وعلوم سے ہر طرح سے واقف اِصلاح پسند خواتین انہیں قرآن و حدیث کا سبق دیا کریں۔ ان اجتماعات سے نیک کام کے لئے جمع ہونے اور سوچنے کی عادت پڑتی ہے۔ نیز دین کا فہم پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔

ایسے اجتماعات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان کی مدد سے دائرۂ اصلاح کو ہمہ پہلو پھیلایا جاسکتا ہے۔اس سلسلے میں اگر صاحبِ علم، دینی شعور سے بہرہ ور اور دورِ جدید کے تقاضوں سے آگاہ خواتین سے یہ کام لیا جائے تو اس کے بہترین نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔یہ خواتین، خواتین کے مسائل پر تقاریر کرسکتی ہیں، رسائل و اخبارات میں لکھ سکتی ہیں اور خواتین کی پیدا شدہ خرابیوں کے خلاف قلمی جہاد کرسکتی ہیں۔ دیگر خواتین سے ملاقاتیں کرکے انہیں اس کام پر مائل کرنے کے لئے ان اجتماعات میں پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔

ان اجتماعات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ان میں اولاد کے مسائل بھی زیرِ غور آتے ہیں۔ اجتماعی ماحول میں ان کے مسائل پر غور وفکر کرنے اور اصلاحِ احوال کی تدابیر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے عملی تجربات اور نتائج سے فائدہ اٹھانے کی تربیت ہوتی ہے۔اس طرح خواتین اندرون خانہ تربیتِ اطفال کے نت نئے تجربات کرکے اور نئی نئی تدابیر اختیار کرکے بہترین نتائج پیدا کرسکتی ہیں۔

آج کا دور، شاید ہمیشہ کی طرح، آلام ومسائل کا دور ہے۔آج کا انسان ہر قسم کی پریشانیوں میں مبتلا اور درماندگی کا شکار ہے۔ ایسے اجتماعات میں اسے دوسرے ہمدرد انسانوں کے مشورے مل جاتے ہیں جس سے اس کی ہمت بندھتی ہے۔ اپنے دکھ سکھ کے بیان اور اظہار سے ان کا بوجھ بھی ہلکا ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے اجتماعات کی مدد سے بہت سے شریف اور دیندار گھرانوں سے روابط کے مواقع پیدا ہوتے ہیں جو بہت سی معاشرتی تبدیلیوں اور سہولتوں کا باعث بن جاتے ہیں۔

اسلام نے عورت کو گھر کی چار دیواری ہی میں محدود نہیں رکھا۔ اسے ہر شعبہ زندگی میں کام کرنے کی اجازت دی ہے اور معاشرتی امور میں حسبِ ضرورت عملاً حصہ لینے کی اجازت بھی دی ہے۔ ان میں امورِ تجارت وزراعت، صنعت و حرفت، درس وتدریس جیسے امور خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ سماجی سرگرمیوں میں بھی عورتیں اپنا حصہ اور مقام رکھتی ہیں۔

ہمارے ملک میں خواتین کی ایک مخصوص تعداد ملازمت پیشہ بھی ہے۔ان کی ملازمتیں مستقل بھی ہیں اور عارضی بھی، کل وقتی بھی ہیں اور جز وقتی بھی۔ تعلیمی وتدریسی، تجارتی وزراعتی، صنعتی وانتظامی غرض ہر میدان میں خواتین دخیل کار ہیں۔ان کے طریق کار بھی مختلف ہیں اور مسائل بھی۔ اپنے مسائل اور الجھنوں کے حل کے لئے ان خواتین کا اپنی جائے ملازمت میں ایک بزم یا انجمن بنا لینا نہایت کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ یہ بزم ماہ بہ ماہ ایک مشاورتی اجلاس منعقد کیا کرے جس میں متعلقہ ادارے کی خواتین کے مسائل کے حل کی تدبیریں سوچی جائیں اور ان کی الجھنوں اور مشکلات کو رفع کرنے کا اہتمام کیا جائے۔اس طرح کی انجمن متعلقہ ادارے کی کارکن خواتین میں باقاعدہ نظم و ضبط پیدا کرکے انہیں ایک مکمل خاندان کی صورت میں متحد ومربوط کرسکتی ہے۔اس طرح ان خواتین میں نہ صرف ایک دوسرے کے لئے محبت وخیر خواہی اور ایک دوسرے کے دکھ درد سمیٹنے اور کام آنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، بلکہ یہ اس ادارے میں دوررس اصلاحات کے نفاذ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی کارکردگی میں بہتری کا باعث بھی ہوتا ہے۔

خواتین کے جائے ملازمت بھی دعوتِ دین کا ایک میدان ہے۔ وہ جن اداروں سے منسلک ہوں وہاں ان کے لئے اوقاتِ نماز میں نماز پڑھنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔ ایک دارالمطالعہ ہونا چاہئے۔ جس میں قرآنِ حکیم، حدیث، تفسیر اور دیگر مذہبی اُمور سے متعلق کتب مہیا کی جائیں۔ کارکن خواتین میں نماز کی پابندی اور ان کتب کے مطالعے کا شوق پیدا کیا جائے۔ اس سلسلے میں ان اداروں میں دعوتِ دین کے لئے ہفتے کے ہفتے دینی اجتماع منعقد کروائے جائیں۔ جن میں دینی شعور رکھنے والی تعلیم یافتہ خواتین متعلقہ ادارے کی تمام کارکن خواتین کو قرآن و حدیث و فقہ کی تعلیم دینے کے فرائض انجام دیا کریں۔ ہر ادارے میں پردے کا اہتمام کرتے ہوئے علمائے دین کے لیکچرز کا اہتمام بھی کیا جاسکتا ہے۔ ان اداروں سے ایسے رسائل کا اجراء بھی کیا جاسکتا ہے جن میں ادارے کے مسائل کے ساتھ ساتھ قرآن، حدیث و فقہ سے متعلق ضروری مضامین کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا ہو جو خواتین کے لئے ہمہ جہت رہنمائی کے فرائض بطریق احسن پورا کرسکیں۔

حاصل کلام یہ کہ اصلاحِ معاشرہ کے کام میں باشعور اور دینی تعلیم و تربیت سے بہرہ مند خواتین بہت عمدگی سے اپنا کردار ادا کرسکتی ہیں۔ معاشرے میں نمودار ہونے والے بعض منفی رجحانات تو ایسے ہوتے ہیں جن کی خواتین اول قدم پر ہی اپنی انفرادی کوششوں سے اندرونِ خانہ بیخ کنی کرسکتی ہیں۔ شوہروں کے لئے جسمانی و روحانی سکون و تسکین، اپنے قول و عمل سے اولادوں کو دینداری کا درسِ اوّلین، گھروں میں توکل و قناعت اور سکون و آرام کی فضا کی فراہمی، سب فرائض سے وہ کماحقہ نمٹ سکتی ہیں۔ کم آمدنیوں کو اپنے سلیقے اور محنت سے استعمال کرکے عزت و آبرو اور خودداری سے رہنے کا سامان پیدا کرسکتی ہیں۔ اپنے تعاون، رفاقت اور ہمت افزائی سے مردوں کو دینی اور دنیوی ترقی کے دروازے پر پہنچا سکتی ہیں۔ اپنے ہمسایوں اور عزیزوں کے سامنے اپنے کردار و اَخلاق کا بہترین نمونہ پیش کرکے کتنے ہی گھروں میں اصلاحِ اَحوال کی بنیاد رکھ سکتی ہیں۔ دینی اجتماعات کی بدولت کتنے ہی دلوں میں اپنے اَخلاق کی عمدگی، شائستگی، ادب و تواضع، احترام و حسن خلق سے دینداری کا شوق پیدا کرسکتی ہیں۔ ہمسایوں کے حقوق کی پاسداری کرتے ہوئے اپنے حسن سلوک سے اپنے آس پاس ایک ہمدرد، مہذب، دیندار اور معاون ماحول پیدا کرسکتی ہیں اور دین کے لئے ایثار و قربانی کا عملی مظاہرہ کرکے ان مجاہدات میں شامل ہوسکتی ہیں جن کے لئے آنحضور ﷺ نے ان کے گھروں کو ہی میدانِ جہاد قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہی مائیں ہوتی ہیں جن کی رضا مندی اور خدمت کو باپوں کے مقابلے میں بھی تین بار فضیلت اور فوقیت کا درجہ دیا گیا ہے۔ ایسی ماؤں کے قدموں تلے جنت ہوتی ہے!!

پس یہ حقیقت ہے کہ عورت انسانیت کا نصف اور معاشرے کا وہ ناگزیر عنصر ہے جس کی حیثیت، کردار و عمل اور حیات بخش صلاحیتوں کی تعمیر و ترقی تہذیب و تمدن کے قیام و تشکیل کا سامان ہے۔ قومیں اس کی گود میں پروان چڑھتی ہیں۔ بقولِ شاعر ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم بزمِ جہاں کی رونق ہیں
ہم مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہیں
سب دنیا اپنا آنگن ہے
ہم دھرتی کی ملکائیں ہیں
اس گود میں ہم نے پالے ہیں
سب غازی بھی پیغمبر بھی
یہ آنچل اپنا پرچم ہے
یہ سایہ بھی چادر بھی
اس سر پر ہاتھ خدا کا ہے
ان پاؤں کے نیچے جنت ہے!

☆ ☆ ☆ ☆

یکسر بدل گیا

نئی سحر سے غنچۂ جنوں کا منظر یکسر بدل گیا
بہار آئی گلوں کا رنگ یکسر بدل گیا
گلوں پر تری ہوئی شبنم کے آنسو سے
کھلی کلیوں کے دل کا منظر یکسر بدل گیا
پہاڑوں پر جمی ہوئی برف کی ٹھنڈک سے
سکون وحشت صحرا کا منظر یکسر بدل گیا
طیور کی چہچہاتی گنگناتی روش سے
آسمان کی بدلیوں کا منظر یکسر بدل گیا
کسی حسین آبشار کی جھرناہٹ سے
پہاڑ کے دامن میں جھاڑی کا منظر یکسر بدل گیا

شہزادی جویریہ

آرزو کانٹے کی رکھ، جستجو پھولوں کی کر
گھر بنا گل، شب کو کھل، صبح بکھر جائے گا تو

نعیم صدیقی

گوھرِ آبدار

آج کی عورت کے نام

مستقبل کو ان فتنوں سے
عورت ہی بچانے والی ہے
قوموں کو مٹانے والی ہے!
قوموں کو بنانے والی ہے
جس نقشے پہ بھی چاہے
انسانوں کو بنانے والی ہے
انسان بناؤ تم جیسے
تہذیب بھی ویسی بنتی ہے
تہذیب عورت کے بس میں
وہ کیسی نسلیں جنتی ہے
وہ کیسے مرد بناتی ہے
وہ کیا اخلاق سکھاتی ہے
کیا جذبے گھول کر وہ
بچے کو دودھ پلاتی ہے
کس کیفیت کی مستی میں
وہ میٹھی لوری گاتی ہے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

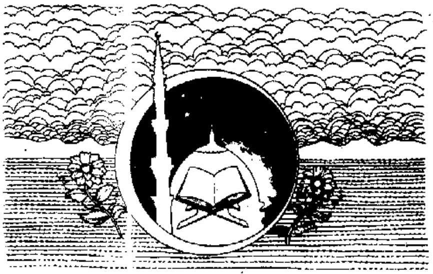

پاکستانی عورت

[خواتین حقوق کمیشن کی سفارشات کا جائزہ]

محترمہ پروفیسر ثریا بتول علوی صاحبہ
انسٹیٹیوٹ کے سٹڈی سرکل کی مہمان اور سرپرست

رواں دور میں اِسلامی معاشرے میں عورت کے بارے میں نقطہ نظر ہی بدل گیا ہے۔ اس کی حیثیت محترم ماں اور محترم بہن کی تھی لیکن اب اسے ایسا کارکن بنایا جارہا ہے جو زندگی کی جدوجہد میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرے۔ خاندان کی کمائی میں اضافہ کرنے کے لئے اسے گھر سے باہر نکلنا پڑے گا۔ عورت کی عفت وعصمت کا تصور اَب گئے دور کی یادگار سمجھا جانے لگا ہے۔ خاندانی نظام و خاندانی وفاداریاں پامال کردی گئی ہیں اور ترقی کے نام پر، آزادی کے بہانے معاشرے میں اَخلاقی گراوٹ کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

درحقیقت یہ آزادی نہیں، عذاب ہے، ترقی نہیں وَبال ہے، جس نے معاشرے کا پورا نظام دِگرگوں کردیا ہے۔

پاکستان اِسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ لیکن قیام کے گذشتہ ۵۲ سالوں میں یہاں اِسلام کا شاید ہی کوئی حکم پھل پھول سکا ہو۔ اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا ہے جو جنت کی حوروں کو حاصل ہے یعنی پاکیزگی اور اِحترام کا، لیکن ہندو معاشرت کے شکار ذہن عورت کو ایک طرف آج بھی ''پاؤں کی جوتی'' سمجھتے ہیں تو دوسری طرف مغربی معاشرے کے اثرات کے زیر اثر عورت کو ''شوپیس'' اور ''کمانے کی مشین'' بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ عورت اَن پڑھ تو نہیں رہی مگر 'جاہل' بن گئی ہے اور مرد نہایت عیاری کے ساتھ اس کا استحصال کر کے اسے استعمال کر رہا ہے۔ لہٰذا عورت کی نسوانیت اور مسائل کا 'نام نہاد' اِحساس رکھنے والی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں جو بظاہر عورت کے حقوق کے لئے سرگرداں ہیں لیکن درحقیقت ان کا مقصد عورت کو آزادی اور مساوات کے نام پر گھر کی چاردیواری سے کھینچ کر (سربازار) میں کھڑا کرنا ہے۔

اسی قسم کی ایک کاوِش ''خواتین کمیشن رپورٹ'' کی صورت میں منظر عام پر آئی۔ اس کمیشن کی اَساسی قرارداد کی رو سے مسائل کا حل قرآن وسنت کے مطابق پیش کرنا تھا۔ اس کمیشن نے مسائل کو کس نقطہ نگاہ سے دیکھا، اس کا ایک مفصل جائزہ پیش کیا جارہا ہے:

اگست ۱۹۹۷ء میں خواتین کمیشن کی رپورٹ شائع ہوئی جس میں کمیشن نے پاکستان میں خواتین کی حالتِ زار بیان کرکے ان کی اِصلاح و بہتری کے لئے اپنی دانست کے مطابق سفارشات پیش کیں۔

پاکستانی خواتین کے مسائل اور ان کا حل تجویز کرنے والے اس کمیشن کا قیام ۲۵ ستمبر ۱۹۹۴ء کو سینٹ کی ایک قرارداد کے ذریعے عمل میں آیا تھا۔ یہ قرارداد پیپلز پارٹی کے جناب یحییٰ بختیار نے پیش کی تھی۔ قرارداد کا بنیادی مقصد مارشل لاء

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور میں جاری ہونے والے ، خواتین سے متعلق صدارتی آرڈیننسوں کا جائزہ لینا تھا کیونکہ ان کے بقول "یہ قوانین خواتین کے لئے غیر مناسب تھے اور پاکستان کے لئے بدنامی کا باعث بن رہے تھے" ......ان کا مطالبہ یہ تھا کہ "خواتین کے لئے ایک اعلیٰ سطحی کمیشن قائم کیا جائے جو نہ صرف غیر مناسب قوانین کی تبدیلی کے لئے سفارشات پیش کرے بلکہ اِن ذرائع و وسائل سے بھی بحث کرے جو ان سفارشات کے نفاذ کی ضمانت بن سکیں"۔ بحث کے دوران جماعتِ اسلامی کے نائب امیر اور سینیٹر پروفیسر خورشید احمد نے دو مزید تجاویز کی طرف توجہ دلائی: (۱) صرف مارشل لاء دور کے قوانین ہی کو زیر بحث نہ لایا جائے، بلکہ خواتین سے متعلق تمام قوانین کا از سرنو جائزہ لیا جائے، (۲) صورتِ حال کی بہتری کے لئے قرآن وسنت کی روشنی میں تمام سفارشات پیش کی جائیں۔ ان کی یہ دونوں تجاویز تھوڑے ردّ وکد کے بعد قبول کر لی گئیں۔

متفقہ طور پر منظور ہونے والی قرارداد کے الفاظ یہ تھے:

"یہ اِیوان سفارش کرتا ہے کہ ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن قائم کیا جائے جس میں علماء، ماہرین، قانون دان اور نمائندہ خواتین شامل ہوں، اور سپریم کورٹ کے ایک جج اس کمیشن کے چیئرمین نامزد کئے جائیں۔ یہ کمیشن تمام قوانین کا، جو آرڈیننس یا کسی اور ذریعے سے نافذ ہوئے ہوں، جائزہ لے گا کہ وہ خواتین کے حقوق، رہن سہن اور ان کی سماجی و قانونی حیثیت پر کس حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔ پھر وہ ایسے اِقدامات تجویز کرے جن کے ذریعے ان قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جاسکے۔

وفاقی حکومت نے ایک حکم نامے کے ذریعے ۱۹/ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو اس کمیشن کے قیام کا اعلان کیا۔ ابتداء میں اس کمیشن کے پانچ ارکان تھے: (۱) جسٹس سعد سعود جان (چیئرمین) ارکان: (۲) سینیٹر یحییٰ بختیار (۳) سینیٹر جاوید اقبال (۴) بیگم عاصمہ جہانگیر (۵) مولانا محمد طاسین۔ مگر عورتوں کی مختلف نمائندہ تنظیموں نے اس پر اعتراض اٹھایا کہ کمیشن میں عورتوں کی نمائندگی بہت کم ہے۔ چنانچہ اس میں مزید خواتین کو نمائندگی دی گئی۔ ۱۹۹۶ء میں جسٹس سعد سعود جان اَقوامِ متحدہ چلے گئے تو جسٹس ناصر اسلم زاہد اس کمیشن کے چیئرمین نامزد ہوئے۔ از سرنو تشکیل پانے والے کمیشن کی یہ شکل بنی: جسٹس ناصر اسلم زاہد، چیئرپرسن (چیئرمین کے بجائے)، سینیٹر یحییٰ بختیار، سینیٹر مسعود کوثر، بیگم عاصمہ جہانگیر، مولانا محمد طاسین، بیگم شاہین سردار علی، بیگم شہلا ضیاء، بیگم شہباز جاوید، سینیٹر بیگم فضہ جونیجو، بیگم ریحانہ سرور، بیگم انیسہ زیب۔ اس کمیشن کے اَرکان پر سرسری نگاہ ڈالنے سے ہی اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس میں صرف ایک عالم دین کو نمائندگی دی گئی ہے اور ایک مخصوص مکتبہ فکر کی سات خواتین کو نامزد کیا گیا ہے۔

تین سال تک اِس کمیشن کی کئی نشستیں ہوئیں۔ کئی دوسرے لوگوں سے بھی ضروری مشورے لئے گئے، بالآخر اگست ۱۹۹۷ء میں حکومت نے یہ رپورٹ جاری کردی۔ آغاز میں اس کمیشن کی تشکیل کا یہ مقصد بیان کیا گیا تھا کہ اس کی تمام سفارشات قرآن وسنت کے مطابق ہوں گی۔ رپورٹ کے مقدمے میں جسٹس ناصر اسلم زاہد نے بھی یہ لکھا ہے کہ "براعظم پاک و ہند میں عورت مظلوم ہے۔ گھریلو معاملات میں مرد حاوی ہے، عورت کو انصاف نہیں ملتا۔ یہی صورتِ حال زندگی کے دیگر معاملات میں بھی ہے۔ آخر وہ کہاں تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِحتجاج کرسکتی ہے۔ اسلام نے اسے جو حقوق دیئے ہیں، ان کے بارے میں بھی عوام الناس میں بڑے مغالطے پائے جاتے ہیں کہ وہ عورتوں کو صرف گھر کی چاردیواری تک محدود رکھتا ہے اور باہر نکل کر ملازمت یا اپنا کاروبار کرنے سے روکتا ہے۔ حالانکہ قرآن وحدیث نے تو اس کو اونچا مقام دیا ہے"۔ اس طرح گویا وہ یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ کمیشن کی تمام سفارشات قرآن وسنت کی حدود کے اندر ہیں، اس کے برعکس یا مخالف نہیں ہیں۔ (خواتین کے بعض اِجلاسوں میں جسٹس ناصر اسلم زاہد نے یہ چیلنج بھی کیا کہ ان کے کمیشن کی کسی سفارش کو قرآن وسنت کے خلاف ثابت کیا جائے)

اس نقطہ نظر سے رپورٹ کی سفارشات کا جائزہ لیا جائے تو صورتِ حال یکسر مختلف نظر آتی ہے۔ پوری رپورٹ میں بار بار جس بات کا اِعادہ کیا گیا ہے اور ابتدا ہی میں جس مقصد کو اپنی غرض وغایت بتایا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم آج کی دنیا میں الگ تھلگ نہیں رہ سکتے۔ دوسری اَقوام کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے ہمیں اپنے قوانین کو ان کے مطابق بنانا ہوگا۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ پاکستان خواتین کے بین الاقوامی کنونشن، مثلاً ''سی ڈا(Cedaw) (خواتین کے متعلق ہر قسم کے امتیاز کے خلاف اقوامِ متحدہ کا کنونشن) "Convention of UNO on the elimination of all kinds of discrimination against women" (اس دستاویز کو جنرل اسمبلی نے ۱۹۷۹ء میں پاس کیا تھا) اور اقوامِ متحدہ کے دیگر پروگراموں پر دستخط کرچکا ہے۔ اس کمیشن نے اس طرح صاف لفظوں میں بتا دیا کہ اس کمیشن کا مقصد اقوامِ متحدہ اور دوسرے عالمی اداروں کے پروگرام پر عمل درآمد کی راہ ہموار کرنا ہے۔ اس کمیشن نے خواتین کے لئے کام کرنے والی رضا کار تنظیموں، یعنی این جی اوز کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ ان میں سے بیش تر تنظیمیں وہ ہیں جو ۱۹۸۰ء کے عشرے میں غیر ملکی سرمائے سے قائم ہوئیں۔ ان تنظیموں کا مقصد ہی یہ تھا کہ مغرب کی بے خدا ثقافت اور کلچر کو وطن عزیز کے کونے کونے تک پہنچا دیں۔ اس رپورٹ کو مرتب کرنے والی خواتین کا بھی یہی مقصد معلوم ہوتا ہے۔

سپریم کورٹ کے جج کی سربراہی میں قائم کئے گئے خواتین کے حقوق سے متعلق اس کمیشن نے جو سفارشات پیش کی ہیں، وہ مذکورہ بالا حقیقت کا زندہ ثبوت ہیں۔ بطورِ نمونہ چند سفارشات ملاحظہ ہوں:

۱۔ بیوی کی مرضی کے بغیر اَزدواجی تعلق کو قابل سزا جرم قرار دیا جائے (صفحہ ۷۵)

۲۔ عورت کو ۱۲۰ دن کا حمل ساقط کرانے کا حق حاصل ہونا چاہئے۔ (صفحہ ۵۸)

۳۔ عورت کو شوہر کی مرضی کے بغیر نس بندی آپریشن کرانے کی اجازت دی جائے۔ (صفحہ ۹۵)

۴۔ کم عمر بیوی سے اس کی مرضی کے بغیر اَزدواجی تعلق قائم کرنے کو زِنا قرار دیا جائے۔ (صفحہ ۶۱،۷۵)

ان سفارشات کو دیکھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ وطن عزیز میں اَقوامِ متحدہ کی زیر سرپرستی قاہرہ کانفرنس (۱۹۹۴ء) اور بیجنگ کانفرنس (۱۹۹۵ء) اور اب جون ۲۰۰۰ء میں ہونے والی بیجنگ پلس ۵ کانفرنس کے آزادئ نسواں کے پروگراموں ہی کو آگے بڑھانے کا ایک باضابطہ پروگرام ہے۔ ان کا ایجنڈا اس کے سوا اور کیا ہے کہ حقوقِ نسواں اور مساواتِ مرد وزن کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل فریب نعروں کے پردے میں مغرب کی بے حیائی اور فحاشی اور ان کی تہذیب و ثقافت کو مسلم ممالک میں زبردستی مسلط کردیا جائے۔

یہ کمیشن دراصل پیپلز پارٹی کے بے نظیر بھٹو صاحبہ کے دورِ حکومت میں بنا تھا۔ وہ خود شعائرِ اسلامی کا مذاق اڑاتی رہتی ہیں۔ اسی لئے اس قسم کی خواتین اس کمیشن میں لی گئیں۔ ان کی روح رواں عاصمہ جہانگیر، انسانی حقوق کمیشن پاکستان کی چیئرپرسن اور پاکستان میں اس نام نہاد 'رضا کار' تنظیم کی تنخواہ دار ملازم ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصد صرف اقوامِ متحدہ کو راضی کرنا ہے۔ اس لئے وہ اللہ کو راضی کرنے اور قرآن و سنت کی پیروی کے بجائے اَقوامِ متحدہ کے کنونشن اور عالمی معاہدوں کی پابندی کو اپنا شعار سمجھتی ہیں۔ آخر دنیا کا وہ کون سا ملک ہے جس نے اَقوام متحدہ کے تمام معاہدوں پر دستخط کئے ہوں اور ان کی پابندی بھی کی ہو۔ امریکہ نے ۶۰ معاہدوں میں سے ابھی تک صرف ۱۵ پر دستخط کئے ہیں۔ اگر پاکستان ان میں سے کسی معاہدے کو اپنے ملی و ملکی تقاضوں کے برعکس سمجھتے ہوئے اس پر دستخط نہ کرے تو کون سی قیامت آجائے گی۔ بہرحال عاصمہ جہانگیر اور اسی مکتبہ فکر کی مزید چھ خواتین (کل سات) نے مل کر جو کارنامہ انجام دینا تھا، یعنی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اسمبلی کے فلور سے خواتین سے متعلق ایک ایسی رپورٹ تیار کردینا، جس کی بیشتر دفعات قرآن و سنت سے متصادم ہیں، وہ یہ کام کرنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔

کمیشن میں صرف ایک عالم دین تھے، مولانا محمد طاسین صاحب، انہوں نے عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، تعددِ ازدواج اور خواتین اور معاشی سرگرمیاں'' کے چار عنوانات کے تحت تین صفحات پر مشتمل ایک اختلافی نوٹ لکھا ہے وہ لکھتے ہیں

''اس رپورٹ میں جو تجاویز مرتب اور پیش کی گئی ہیں، ان میں سے زیادہ تر ایسی ہیں جن سے مجھے پورا اتفاق ہے۔ میں اپنے اسلامی علم و فہم کے مطابق جو قرآن و حدیث پر مبنی ہے، نہ کہ کسی خاص فقہ پر، ان تجاویز کو صحیح سمجھتا ہوں۔ البتہ کچھ تجاویز ایسی بھی ہیں، جن سے مجھے اتفاق نہیں، اختلاف ہے، جس کا اظہار میں نے اپنی بعض اختلافی نوٹس میں دلائل کے ساتھ کردیا ہے اور وہ اس رپورٹ میں شامل ہیں''

رپورٹ میں کچھ تجاویز معقول بھی ہیں، جیسے کام کرنے والی عورتوں کے تحفظ کے لئے خصوصی قوانین بنانے کی ضرورت تاکہ خواتین کو تحفظ مل جائے اور ہر قسم کے جنسی اِستحصال سے وہ محفوظ رہیں، یا عورتوں کو ملازمت اور روزگار دلانے کے مواقع زیادہ کرنا۔ مگر یاد رہے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت اور روزگار وغیرہ سب کچھ شرعی حدود کے اندر رہنا چاہئے۔

مجموعی تاثرات و مجوزہ سفارشات

کمیشن کے ۱۸۰ صفحے کی پیش کردہ رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ پاکستانی آئین میں سے حدود قوانین نکال دیئے جائیں۔ وفاقی شرعی عدالت ختم کردی جائے اور پاکستان کے عائلی قوانین میں اقوامِ متحدہ اور دوسرے مغربی ممالک کے قوانین شامل کئے جائیں۔ اسقاطِ حمل کو جائز قرار دینے کی سفارش، مرد و عورت کو یکساں وراثت دینے کی سفارش، اِسلامی سزائیں ختم کرنے کی سفارش، بیوی کی مرضی کے برعکس جنسی وظیفہ ادا کرنے پر اس کو اَزدواجی زنا قرار دے کر سزا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوانے کی سفارش، عورت کی شہادت اور دیت مرد کے برابر قرار دینے کی سفارش، ہر جگہ مرد کے ساتھ ساتھ عورت کو بھی وَلی بنانے کا تذکرہ، غیر مسلموں کے لئے مخلوط انتخابات کی سفارش، پھر مذہب کا لحاظ کیے بغیر ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کی سفارش، غرض کس کس بات کا ذکر کیا جائے۔ یہ ساری سفارشات قرآن وسنت سے متصادم ہیں۔ اس طرح کمیشن بنیادی طور پر اپنی وہ ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہا جس کے لئے اِسے تشکیل دیا گیا تھا۔ اسے تو صرف قرآن وسنت کی بنیاد پر قوانین کا جائزہ لینا تھا اور ان تمام اُمور کی نشاندہی کرنا تھی جو قرآن وسنت کے منافی ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رپورٹ بدنیتی پر مبنی ہے۔ قرآن وسنت کے نام پر اپنے مغربی اَفکار ونظریات کا پرچار کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اَحکامِ قرآنی اور اسلامی احکام کی توہین کرنے والوں کا نوٹس لے۔ پھر انہوں نے خلافِ اسلام کام کے لئے سرکاری خزانے سے جو خطیر رقم وصول کی ہے وہ بھی ان سے واپس لی جائے۔ اگر یہ اِقدام نہ کیا گیا تو پھر یہ لوگ پروپیگنڈے کے زور پر اور بیرونی آقاؤں کی مدد سے ہمارے عائلی قوانین اور قوانین حدود وتعزیرات میں نقب لگانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ جو پاکستان کی نظریاتی اِسلامی ریاست کے لئے تباہی وبربادی کا پیغام ہوسکتا ہے۔

مرد اور عورت کا تعلق

رپورٹ میں مرد اور عورت کو دو ایسے مدمقابل حریف ثابت کیا گیا ہے جو ہر وقت آستین چڑھائے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ خاندان کا کوئی سربراہ نہیں۔ کوئی بات سننے والا نہیں۔ میں بھی رانی، تو بھی رانی، کون بھرے گا پانی...... والا نقشہ نظر آتا ہے۔ یہ دراصل ہمارے خاندانی نظام پر ضربِ کاری لگانے کی سازش ہے۔ اسلام کا خاندانی نظام جو پوری دنیا میں بہترین سمجھا جاتا ہے، اس کو برباد کرنے کی سفارشیں اور مشورے ہو رہے ہیں تاکہ یہاں بھی مغرب جیسا مادر پدر آزاد معاشرہ قائم ہوجائے، جہاں جنسی ہوس، خوفناک اور سنگین مسائل پیدا کردے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان شریف اور باحیا خواتین تو اپنے مردوں کو اپنا ہمدرد اور غمگسار سمجھتی ہیں۔ وہ ان کے مہربان باپ، محبوب شوہر، دل بند فرزند اور برادرِ مکرم ہیں۔ وہ ان کے محافظ اور نگران ہیں۔ ان کے اوپر خرچ کرنے والے ہیں، اور ان کے وَلی ہیں، عورتیں مردوں کے بغیر نامکمل اور مرد عورتوں کے بغیر نامکمل ہیں۔ اگر مرد اپنے بیرونی کاموں کی بنا پر عزت اور تکریم پاتا ہے تو عورت اپنے گھریلو کاموں کی بنا پر احترام اور وقار کی حق دار بنتی ہے۔ شریعت نے دونوں کا اَجر وثواب اپنے اپنے دائرۂ کار اور اعمال کی بنا پر برابر رکھا ہے۔

دنیا کے حقوق اور آخرت کے ثواب میں دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ زندگی کا نظام چلانے میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ تاہم فطری اور حیاتیاتی فرق کا لحاظ رکھتے ہوئے اسلام نے دونوں کے درمیان تقسیم کار کا اصول رکھا ہے نہ کہ یکسانیت کار کا اصول۔

تقسیم کار کا اصول

ایک مصنف کے بارے میں اگر کہا جائے کہ وہ انسانیت کی بڑی خدمت اس وقت کرسکتا ہے جب اسے مطالعہ کے کمرے سے نکال کر کشتی کے اکھاڑے میں کھڑا کردیا جائے، تو یہ ایک اَحمقانہ حرکت ہوگی۔ جس کا نتیجہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف کا بھی نقصان ہے اور انسانیت بھی اس کی تصنیفی خدمات سے محروم رہ جائے گی۔ یہی بات مرد و عورت کے بارے میں بھی صحیح ہے۔ جسم میں آنکھ جیسا نازک حصہ بھی ہے اور ناخن جیسا سخت حصہ بھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ناخن جسم کی زیادہ خدمت کر رہا ہے اور آنکھ جسم کی کم خدمت کر رہی ہے۔ اسی طرح عورت گھر کے اندر رہ کر اپنی فطری ذمہ داریاں جس انداز سے پوری کرسکتی ہے، اسی سے وہ قوم کو بہتر فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ پھر اس کی اندرونِ خانہ ذمہ داریاں کسی طرح بھی مرد کی بیرونی خدمت سے کم نہیں ہیں بلکہ مرد کی ذمہ داریوں سے کچھ زیادہ ہی اہم ہیں۔ گھروں میں سکون نہ ہو تو باہر مرد کیسے کام کرسکیں گے؟

عورت کی ترقی کا مطلب

عورت کو ترقی دینے کا یہ راز نہیں کہ اس کو زندگی کے ہر میدان میں داخل کردیا جائے بلکہ اس کی ترقی کا اصل راز اس کو باشعور بنانا ہے۔ عورت جتنی صاحبِ علم اور باشعور ہوگی اتنی خوش اُسلوبی سے وہ تعمیر قوم میں اپنا حصہ ڈال سکے گی۔ اگر عورت باشعور ہے تو گھر کے اندر رہ کر شوہر کو سکون اور اولاد کو بہترین تربیت دے کر وہ بڑے بڑے کام سرانجام دے سکتی ہے اور اگر وہ بے شعور ہے تو اس کو چوراہے میں کھڑا کردیا جائے تب بھی وہ کوئی بڑا کام نہیں کرسکتی۔ تقسیم کار کے اصول کے تحت اگرچہ عورت گھر کے اندر ہوتی ہے مگر وہ ذہنی اور قلبی طور پر اپنے شوہر، باپ، بھائی اور بیٹے کی شریکِ کار ہوتی ہے، جو بیرونِ خانہ ذمہ داریاں انجام دیتا ہے۔ عورت کا مرد سے بہت گہرا اور جذباتی تعلق ہے۔ وہ اس کی مشیر اور غمخوار ہے۔ زندگی کے ہر معاملے کو کنٹرول کر رہی ہے۔ ۵۰ فیصد گھر میں رہ کر براہِ راست اور ۵۰ فیصد معاملات میں بالواسطہ طور پر۔ زندگی کی تعمیر میں عورت کا کردار بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا مرد کا۔ اس کا انحصار اس بات پر نہیں کہ جسمانی طور پر عورت کو کہاں کھڑا کیا گیا ہے۔ بلکہ اس بات پر ہے کہ اس کو کتنا باشعور بنایا گیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہوگیا ہے کہ عورت کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے۔ اس کی مناسب تربیت کی جائے۔ اس کو اپنی ذمہ داریوں کا اور اپنے حقوق کا شعور دیا جائے۔ اپنے جسم کی سجاوٹ اور اپنے میک اپ کی نمود و نمائش کے بجائے زیورِ حیا سے مزین کیا جائے۔

خواتین کے حقوق کے بارے میں کمیشن نے جو مثبت سفارشات پیش کی ہیں، ان پر ہمدردانہ غور کرنے اور مناسب تجاویز کو بروئے کار لانے کے لئے اِقدامات کرنا ضروری ہیں۔ وہ معاشرے کا آدھا حصہ ہیں، ان کے مصائب اور شکایات کا اِزالہ کرنا، ان کو حقوق و فرائض کا شعور دینا اور اسلامی اَحکام کے مطابق بہترین اَخلاقی تربیت دینا، ضروری ہے۔ عورت ماں بھی ہے، وہ ماں کی حیثیت سے بہت زیادہ عزت واحترام کی مستحق ہے۔ اس لئے اگر عورت کے مسائل اور مشکلات سے صرفِ نظر کیا گیا، تو مغرب کی طرح اسے آہستہ آہستہ اِسلام اور موجودہ معاشرے سے نفرت ہوجائے گی اور وہ بغاوت کردے گی۔ آئے روز لڑکیاں گھروں سے بھاگ کر دارالامان میں پہنچ رہی ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ حکومت، علماء، دانشور سب مل کر عورت سے روا رکھے جانے والے ظلم واستحصال کا جائزہ لیں۔ اس کی دینی و اَخلاقی تربیت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا وسیع پیمانے پر بندوبست کریں۔ جگہ جگہ ترجمہ قرآن کی کلاسیں قائم کی جائیں۔ شریعت اسکول اور شریعت کالج قائم کر کے عورت کو اسلام کی مطلوب مؤمنہ کا کردار ادا کرنا سکھایا جائے۔ بے پردہ اور مخلوط معاشرت کو ختم کر کے عورت کے استحصال کی راہیں بند کی جائیں۔ جنسی آسودگی کے لئے مناسب وقت پر بچیوں کی شادیاں کی جائیں۔ بلاوجہ تاخیر نت نئے مسائل جنم دے رہی ہے۔ اس غرض کے لئے جہیز اور لمبی چوڑی بارات پر پابندی کا قانون قابل ستائش ہے بشرطیکہ اس پر صحیح معنوں میں عمل کروایا جائے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ پورے معاشرے کو ایک اکائی سمجھتے ہوئے اس کے مسائل کا تجزیہ کیا جائے اور پورے معاشرے کو ظلم وستم، بے انصافی اور استحصال سے بچانے کی مشترکہ جدوجہد کی جائے۔ باقی رہ گئی یہ رپورٹ تو اس طرح کی رپورٹیں ظلم وستم کا خاتمہ کرنے میں کامیاب تو نہیں ہوسکتیں، نہ ہی یہ بے انصافی اور ظلم کی اصل وجوہ کا تعین کر سکتی ہیں، بلکہ مسائل کو غیر فطری انداز میں اُلجھا کر انسانیت کا دامن مزید مسائل، بے انصافیوں اور ظلم واستحصال سے بھر دیں گی۔

اگر آپ ہر دلیل مغرب کی طرف سے درآمد کرنے پر مصر ہیں تو پھر یہ نکتہ بھی زیر غور رہنا چاہئے کہ دورِ جدید میں اسلام تیزی سے مغربی ممالک میں فروغ پا رہا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ نسل جو عقل وفہم اور شعور کی روشنی میں اسلام کو قبول کر رہی ہے، وہ اسلام کی زندہ، متوازن، فطری اور قابل عمل تعلیمات سے شدید متاثر ہو کر برضا ورغبت اس کو من وعن اختیار کر رہی ہے اور ان میں بھی زیادہ تعداد خواتین کی ہے۔ وہ جب اسلام میں عورت کا پُروقار مقام ومرتبہ دیکھتی ہیں خصوصاً بڑھاپے میں جب مغربی عورت ردّی کی ٹوکری کی طرح دار الضعفاء میں بقیہ زندگی سسک سسک کر گزارنے پر مجبور ہوتی ہے تو عین اسی دور میں مسلمان بوڑھی خاتون اپنے بیٹے، بیٹیوں، بہو، دامادوں اور بے شمار پوتے، پوتیوں، نواسے، نواسیوں کی بے لوث خدمت اور دِلی احترام کے حقوق سے مستفید ہو رہی ہوتی ہے تو یہی روح پرور منظر مغربی عورت کو حلقہ بگوش اسلام ہونے کے لئے مہمیز کا کام دیتا ہے۔ برطانوی خاتون اوّل چیری بلیئر کا کہنا ہے کہ اسلامی لباس عورت کو بری نگاہ اور ڈیپریشن سے محفوظ رکھتا ہے۔ (نوائے وقت، ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء) مس کیتھلین میکنائل جو اسسٹنٹ اسکالر کی حیثیت سے امریکن انسٹیٹیوٹ آف پاکستان اسٹڈیز سے ''پاکستانی خواتین'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں، لکھتی ہیں:

''پاکستانی عام خواتین کی بہت بڑی تعداد سیکولر یا ترقی پسند خیالات کی بجائے اسلامی اصولوں اور اسلامی فکر پر یقین رکھتی ہے۔ لہٰذا پاکستانی تحریکِ نسواں میں اسلامی سوچ کا کارفرما رہنا اس تحریک کی کامیابی کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ پاکستانی خواتین اپنے حقوق کی جنگ میں کامیابی اسلامی اقدار اور اُصولوں کے مطابق جدوجہد کرتے ہوئے ہی حاصل کرسکتی ہیں'' (نوائے وقت، ۲۶ جولائی ۱۹۹۸ء)

انہوں نے مزید کہا کہ:

''پاکستان میں تحریکِ نسواں کی قیادت مغربی اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کے ہاتھوں میں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ خواتین عام پاکستانی خواتین سے قریبی روابط استوار کریں اور ان کے مسائل اور ان کا حل پاکستانی خاتون کی عام طرزِ زندگی، سوچ اور نفسیات کے مطابق پیش کریں''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حوالہ ایضاً)

اس وقت پاکستانی خواتین کے اصل مسائل جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حق مہر کی فوری ادائیگی، وراثت کی اَدائیگی، طلاق یا شوہر کی وفات کی شکل میں دورانِ عدت اور دورانِ رضاعت اس کے اِخراجات کی ذمہ داری اور بچوں کے اِخراجات۔ دوسری شادی کرنے پر پہلی بیوی کے ساتھ عدل اور اس کو معلق نہ چھوڑنا وغیرہ۔ بیوہ اور مطلقہ کی دوسری شادی کے سلسلے میں معاشرتی دباؤ کا خاتمہ، اور بے آسرا خواتین کو حکومت کی طرف سے کفالت کا حق دیا جائے۔

۲۔ ضرورت پڑنے پر عورت کو عدالت سے رجوع کا حق دیا جائے، اسے سستا اور فوری انصاف دیا جائے۔ علاوہ ازیں عائلی مقدمات کی سماعت بند کمرے میں ہو۔

۳۔ میٹرک تک خواتین کے لئے لازمی اور مفت تعلیم جس میں ان کی ضروریات کے پیش نظر دینی واَخلاقی تعلیم، بچوں کی نگہداشت، ابتدائی طبی اِمداد، نفسیات، گھروں میں سبزیوں کی کاشت، مرغ بانی کا انتظام اور چھوٹی گھریلو دستکاریوں کی تربیت شامل ہو۔

۴۔ خواتین میں سادگی کو فروغ دینے کے لئے میڈیا سے منفی پروگرام ختم کئے جائیں، اِسراف، رسومات، چراغاں اور توانائی کے بے دریغ اِستعمال پر پابندی عائد کی جائے۔ تمام سرکاری تقریبات میں بھی سادگی کا خصوصی خیال رکھا جائے۔ نیز ٹی وی پر فضول اور فحش پروگرام ختم کئے جائیں۔

۵۔ خواتین کے اشتہارات بند کئے جائیں۔ اس کے بجائے تاجر حضرات اشتہارات کی رقم کو غریب خواتین میں تقسیم کریں۔ نیز اپنی مصنوعات کے مناسب منافع وصول کریں۔ گراں فروشی نہ رہے!

۶۔ میک اپ کی تمام اشیاء کی درآمد پر پابندی لگائی جائے اور ان کے مضر اثرات سے خواتین کو آگاہ کیا جائے۔ دوسری طرف ملکی مصنوعات کے استعمال کی زیادہ سے زیادہ ترغیب دی جائے۔

۷۔ خواتین کے لئے مناسب کھیلوں کا بندوبست الگ کیا جائے جہاں مرد موجود نہ ہوں اور خواتین کے لئے سکھانے والے کوچ بھی خواتین ہی ہوں۔

۸۔ خاندانی منصوبہ بندی کی تمام اَدویات (جو حقیقت میں نوزائیدہ بچوں اور ان کی ماؤں کے لئے نقصان دہ ہیں) کی درآمد پر پابندی لگائی جائے۔ خاندانی منصوبہ بندی کی مد میں خرچ ہونے والی تمام رقم زچہ و بچہ کی صحت کی اِصلاح پر صرف کی جائے۔

۹۔ جو ضرورت مند خواتین سرکاری و نجی اداروں میں ملازمت کرنا چاہتی ہوں، ان کی صلاحیت اور تعلیمی قابلیت کے علاوہ ان کی خاندانی ذمہ داریوں کے پیش نظر، ان کے لئے مناسب اوقاتِ کار مقرر کئے جائیں۔ نیز ان کے لئے ٹرانسپورٹ اور ان کے تحفظ کا بندوبست لازمی کیا جائے۔

اسلام نے عورت کو جو وقار اور عزت و احترام دیا ہے وہ اسے عورت کی حیثیت سے دیا ہے، جبکہ مغرب عورت پر ترقی کے دروازے کھولتا ہے مگر اس کو مردِ مذکر بنا کر، وہ عورت جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف گھرداری کے فرائض انجام دینے والی ہو، آج بھی مغرب میں اتنی ہی ذلیل وحقیر ہے جتنی پہلے تھی۔ بیٹی کو اسلام نے رحمت قرار دیا ہے۔ نیک بیوی کو دنیا کی بہترین متاع قرار دیا ہے اور ماں ہونے کی حیثیت سے تو عورت کی عظمت کے کیا کہنے۔ اسلام نے ماں کو باپ کے مقابلے میں جو تین گنا زیادہ مقام دیا ہے اور اس کے پاؤں تلے جنت رکھ دی ہے، یہ مقام دنیا کی کوئی تہذیب اور نظام عورت کو نہیں دے سکا۔

کاش! خواتین کمیشن، عورت کے لئے انہی حقوق کی سفارش کرتا جو اسلام نے اسے دیئے ہیں اور ان کے عملی نفاذ کے لئے تدبیریں، تجویزیں اور سفارشیں پیش کرکے عورت کی اِصلاح احوال کی کوشش کرتا تو یہ صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خواتین کی خدمت ہوتی! ۔

مذہب

اپنی ملت پر قیاس اَقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمیؐ
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری!
دامن دیں ہاتھ سے چھوٹا تو جمعیت کہاں
اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

اقوالِ زرّیں

عطرت بانو

☆ لوگوں کے دلوں میں خوشی کا پھول کھلانا ہزاروں زیارتوں سے بہتر ہے۔
☆ کوئی چیز بذاتِ خود اچھی یا بری نہیں ہوتی، بلکہ یہ سوچ کا انداز ہے جو اسے اچھا یا برا بنا دیتا ہے۔
☆ عادت یا تو بہترین غلام ہوتی ہے یا بدترین آقا!
☆ خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیرخواہ ہو۔
☆ جو شخص تمہیں تمہارے عیب سے مطلع کردے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو تمہاری جھوٹی تعریف کرے اور تمہیں مغرور بنا دے۔
☆ دنیا ایک مسافر خانہ ہے اور مسافر کو حالتِ سفر میں کسی چیز سے وابستگی نہیں ہوتی۔

موتی مالا

☆ کتابیں جوانی میں گہنا، بڑھاپے میں تفریح اور تنہائی میں رفیق ثابت ہوتی ہیں۔
☆ دنیا میں ان ہی لوگوں کی عزت ہوتی ہے، جنہوں نے استاد کا احترام کیا۔
☆ صاف گوئی سے نقصان بہت تھوڑا ہوتا ہے مگر فائدہ بہت زیادہ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم خواتین کے لئے تبلیغ کی اہمیت

عطرت بانو اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(اے مسلمانو!) تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہونے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں، جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے'' (سورۂ آل عمران:۱۰۴)

یہ اللہ کریم کا امتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ کا دین اور پیغام ہم تک پہنچایا اور ہمارا یہ فرض ہے کہ اس دین کو ساری انسانیت تک پہنچائیں اور اس کو سربلند رکھیں۔

حضورِ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کو یہ نصیحت فرمائی:

''جو حاضر ہے وہ (میرے ان احکام کو) اسے پہنچا دے جو حاضر نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے حاضر انہیں ایسے شخص تک پہنچا دے جو انہیں پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھے۔'' (بخاری)

دین کی تبلیغ ہر مرد اور عورت کا فریضہ ہے۔ مرد ہو یا عورت ہر کسی کو اپنے ہی اعمال کے لئے جوابدہ ہونا ہے اور ان کا اجر پانا ہے۔ کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ اٹھائے گا اور نہ ہی کسی کے لئے جواب دہ ہوگا۔ ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے کاشت کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور مؤمن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہوکر رہے گی۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے'' (سورۃ التوبہ:۷۱)

آج کے موجودہ حال کو دیکھتے ہوئے امتِ مسلمہ پر یہ فرض ہے کہ وہ احکامِ قرآن اور ارشاداتِ نبویؐ کی پیروی کرے۔ صرف یہی نہیں بلکہ دین اسلام کی تعلیم سے دوسروں کو بھی بہرہ مند کرے۔ کیونکہ آج ہمارا معاشرہ برائیوں کی دلدل میں دھنستا جارہا ہے۔ کرپشن، جھوٹ و فساد، قتل و غارت، بے حیائی، جنسی بے راہروی، خودکشی اور فرقہ بندی وغیرہ، ایسے بنیادی مسائل ہیں جن سے امتِ مسلمہ دوچار ہے۔ اگر اس نازک موقع پر امت مسلمہ کی رہنمائی نہ کی گئی تو اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ کیونکہ اگر حق پرستوں نے برائیوں میں مبتلا لوگوں کو برائیوں سے روکنے اور راہ راست پر لانے کی کوشش نہ کی تو صرف برے لوگ ہی نہیں بلکہ نیکوکار بھی ساتھ تباہ و برباد ہوں گے۔ جنھوں نے بذاتِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود تو برائیاں نہ کی تھیں لیکن برائیوں کو روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

لہٰذا دین کی تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ داعی سب سے پہلے خود اپنا محاسبہ کرے۔ تبلیغی کام میں سب سے پہلی رکاوٹ اپنا نفس ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اپنی اصلاح کرے اور اپنے اندر وہ صفات بھی پیدا کرے جو دوسروں کی زندگی بدلنے میں کامیاب ثابت ہوں۔ داعی کے اندر اخلاص ہو۔ شیخ سعدیؒ کا قول ہے:

''جو نصیحت غرض سے خالی ہو، وہ کڑوی دوا کی طرح بیماری کو دور کرنے والی ہوتی ہے''

دوسری صفت یہ کہ اپنی دعوت کا سچا نمونہ ہو۔ جو کچھ کہے، اپنے عمل و کردار کو اس پر گواہ بنائے۔ صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ حکمت و دانش کا پیکر ہو۔ داعی حق کو مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو گمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں'' (سورۃ الحجر:۵۶)

اس کے ساتھ ساتھ داعی کو انسان دوست اور ہمدرد ہونا چاہئے اور اپنے مقصد کے لئے نرم دل ہونا چاہئے:

''جو نرمی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا'' (مسلم)

داعی کی دعوتی کوششوں میں دوام اور تسلسل ہو:

''بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جاتا رہے، چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا ہو''

اپنی تبلیغ کے لئے 'تدریج' کا اصول اپنائے۔ ہر قسم کی فرقہ بندی سے اجتناب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے'' (سورۂ آل عمران:۱۰۵)

داعی حق کا بنیادی مقصد رضائے الٰہی ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''ایمان کی مٹھاس تین چیزوں میں ہے: اللہ اور رسولؐ سے محبت، اللہ کے بندوں سے اللہ کے لئے محبت، کفر میں لوٹ جانے کو آگ میں جانے کے مترادف سمجھنا۔''

حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ ایک صدقہ جاریہ ہے جس کا اجر انسان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ اور اس اجر کے حقدار صرف مرد ہی نہیں، عورت بھی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور جو نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مؤمن ہو تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرّہ برابر حق تلفی نہ ہونے پائے گی''

آج ہمارے ہاں بے حیائی اور بے پردگی کا سیلاب اُمنڈتا چلا آرہا ہے، مغرب نے عورت کو نسوانیت سے محروم کر دیا ہے اور اس سے عورت ہونے کا تشخص چھین لیا ہے۔ اسلام کے مقابلے میں مغرب کے پروپیگنڈے میں یہ شامل ہے کہ اس نے عورت کو برابر کے حقوق دیئے ہیں اور اسلام نے اس سے محروم رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں عورت تعلیم اور وراثت کے حق سے محروم ہے حالانکہ اس کی محرومیت اسلام کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام سے دوری کی وجہ سے ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے ہر عورت کو ہر میدان میں وہ جس روپ میں بھی ہو ایسی عزت اور قدر و منزلت دی ہے جس کا کسی دوسرے نظام میں تصور تک نہیں۔ اگر سوچا جائے کہ عورت سے اس کی عزت اور حقوق چھننے والے آخر عورت کے بطن سے ہی جنم لیتے ہیں اور ماں کی گود بچے کی اوّل درس گاہ ہے۔ ایک عورت اپنے حقوق حاصل کر سکتی ہے اگر وہ اپنے بچے کی تربیت اسلامی طرز پر کرے، جو کل معاشرے کا فرد بنے گا، لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود دینی تعلیم سے آشنا ہو۔ پھر عورت خود کو دینی اقدار کا نمونہ بنائے۔

عورت کو ہمارے معاشرے میں کمزور سمجھا جاتا ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ عورت کو اسلام سے دوری نے کمزور بنایا ہے، اس ماحول نے کمزور بنایا ہے۔ جبکہ سب سے پہلے وحی کی تصدیق عورت نے کی۔ حضور ﷺ پر ایمان لانے والوں میں پہل عورت نے کی۔ اسلام کی پہلی شہیدہ حضرت سمیہؓ بھی ایک عورت تھیں۔ پھر بھی عورت کو کمزور گردانا جاتا ہے۔ عورت اگر چاہے تو پوری سوسائٹی کا ڈھانچہ بدل سکتی ہے۔ عورت اپنے بچوں کو اسلامی طرز پر تعلیم دے۔ ہماری نئی نسلیں اس لحاظ سے بڑی بدقسمت ہیں کہ گھروں کے اندر نہ تو کبھی قرآن کی آواز سنی اور نہ کسی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اگر گھروں میں قرآن اور نماز پڑھی جائے تو بچے اپنی فطرت کے تحت ان کی پیروی ضرور کریں گے۔

عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی گودوں اور گھروں کو مسلمان بنائیں۔ عورت کو یہ غلط فہمی پتہ نہیں کیوں ہے کہ وہ مردوں کو متاثر نہیں کر سکتی۔ اگر عورت فیشن اور بے حیائی سے مردوں کو متوجہ کر سکتی ہے تو بھلے طریقے سے بھی متوجہ کر سکتی ہے۔ اگر مسلمان لڑکی یہ کہہ دے کہ اسے حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی شکل پسند ہے اور مائیکل جیکسن اور چرچل کی شکل پسند نہیں ہے تو آپ دیکھیں گی کہ کس طرح مسلمان نوجوانوں کی شکلیں بدلنا شروع ہوں گی۔ عورت مغربیت کی بجائے اسلامی زندگی پسند کرے اور ایک مسلمان بیوی حرام کی کمائی سے عیش و عشرت کی بجائے حلال کی روکھی سوکھی میں گزارہ کرے تو معاشرے سے بہت سی برائیاں ختم ہو جائیں گی۔

روزِ اول سے لے کر آج تک اسلام کو پھیلانے میں عورت کا برابر کا حصہ رہا ہے۔ کسی بھی میدان میں وہ پیچھے نہیں رہی۔ یہ خواتین کے تعاون کا ہی نتیجہ تھا کہ صدرِ اول میں بھی اسلام تیزی سے پھیلا۔ آج بھی اس کی ضرورت ہے کہ خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

ماضی میں بھی خواتین نے ہر میدان میں حصہ لیا۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ، حضرت عائشہ بنت ابوبکرؓ، حضرت اُمّ سلیمؓ، حضرت حمنہ بنت جحشؓ یہ سب صحابیات میدانِ جہاد میں شریک رہیں۔ اس کے علاوہ دعوت کے کاموں میں بھی خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت عمرؓ اپنی بہن کی تلاوت سن کر مسلمان ہو گئے۔ حضرت عروہؓ بنت عبدالمطلب کھلم کھلا مکہ مکرمہ میں لوگوں کو دعوتِ اسلام دیا کرتی تھیں۔ اُمّ خدشؓ قریش کے گھروں میں جا کر خاموشی سے اسلام کی دعوت کا کام کیا کرتی تھیں اور اُمّ سلیمؓ سے جب ابوطلحہ نے شادی کرنا چاہی تو اُم سلیمؓ نے نکاح کی یہ شرط رکھ دی کہ اگر ابوطلحہ اسلام قبول کر لیں تو وہ بغیر مہر کے بھی نکاح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے تیار ہیں۔

آج بھی حق و باطل کی لڑائی میں خواتین کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ الجزائر، کشمیر، ترکی، ملائیشیا اور سوڈان میں تحریکِ اسلامی کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔ استنبول ایک مغرب زدہ شہر ہے، لیکن اس شہر میں ترکی کی رفاہ پارٹی (جو وہاں کی اسلامی پارٹی کا کردار ادا کر رہی ہے) نے بلدیاتی انتخابات جیتے ہیں اور ان انتخابات کی کامیابی میں خواتین کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ انہوں نے مردوں سے بڑھ کر کام کیا، اور ہر گھر میں جا کر ہر ایک تک اپنا پیغام پہنچایا ہے۔

ہمارے ہاں بھی ایسی بہت سی خواتین ہیں جنہوں نے تبلیغ دین کو اپنا مقصد بنایا ہے۔ ان میں محترمہ رضیہ مدنی، محترمہ ثریا بتول علوی، محترمہ فوزیہ سلفی، ڈاکٹر اُمّ کلثوم اور ایسے بہت سے گراں قدر نام ہیں جو اپنے اس مقصد کی طرف رواں دواں ہیں۔

آج خواتین کا فرض ہے کہ وہ اسلامی عقائد کی روشنی میں اسلامی معاشرے کی تشکیل نو کریں۔ نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ مغرب بھی اس کے لئے تڑپ رہا ہے۔ مغرب کا خاندانی نظام ٹوٹ چکا ہے۔ امریکہ میں شادی کی اوسط عمر ساڑھے تین سال ہے۔ وہاں خواتین اور بچیاں ایسی مصیبت سے دوچار ہیں اور مغرب یہ گندگی اسلامی ممالک میں بھی منتقل کرنا چاہتا ہے۔ قاہرہ میں ہونے والی کانفرنس کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا کہ جس گندگی میں خود مغرب مبتلا ہے اس میں عالم اسلام کو بھی مبتلا کرے۔

اس وقت امتِ مسلمہ کو بچانے کے لئے مغرب کا مقابلہ کرنا خواتین کا بھی فرض ہے۔ ہر مسلمان خاتون پر لازم ہے کہ وہ دینی تعلیمات، اپنے حقوق، مقام اور مرتبہ کو سمجھے اور معاشرے میں بھی اس مرتبے اور مقام کا شعور پیدا کرے جس طرح مصر میں اخوان المسلمون نے یہ کام کیا کہ ان کی خواتین نے فلمی اداکاروں کو بھی اسلامی دعوت کی طرف کھینچ لیا تھا، ترکی میں بھی رفاہ پارٹی نے ماڈل گرلز کو اسلامی دعوت کی طرف کھینچ کر ان کی زندگیاں تبدیل کر دی ہیں۔ انہوں نے اسلام کے دفاع کے لئے اس طرح کام کیا کہ اسلام کی دعوت دینے والی خواتین پیدا کیں۔ یہاں بھی اسی بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس دین کی دعوت کو پھیلایا جائے اور ہر طبقے میں اس کا فہم عام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''پھر جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک عمل کرتے رہے تھے، انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہی صریح کامیابی ہے'' (سورۃ الجاثیہ: ۳۰)

اِک موج مچل جائے تو طوفان بن جائے
اِک پھول اگر چاہے تو گلستاں بن جائے
اِک خون کے قطرے میں ہے تاثیر اتنی
اِک قوم کی تاریخ کا عنوان بن جائے!

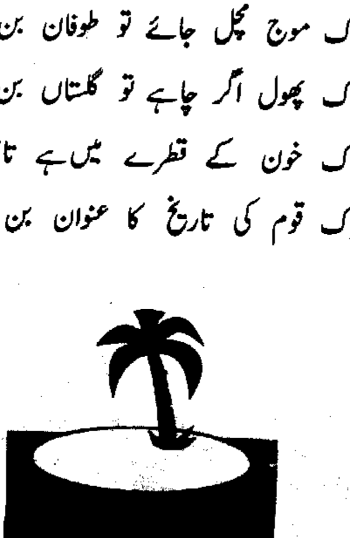

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگانہ رہے دین سے اگر مدرسۂ زن!

عطرت بانو اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

علم دے کر خدا نے انسان کو فضیلت بخشی ہے۔ علم ہی عزت کا معیار ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں''

یہ بھی فرمایا...... ''خدا تم میں سے اہل ایمان اور اہل علم کے درجات بلند کرتا ہے''

علم صحرا میں ہمارا رفیق اور تنہائی کا ساتھی ہے۔ وہ خوشی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور مصیبت میں ہمت بندھاتا ہے۔ اسلام نے علم حاصل کرنا مرد و عورت دونوں پر یکساں فرض کیا ہے۔ مگر عورت کی تعلیم کی اہمیت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ عورت کی سربراہی میں معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ عورت آفرینش کا تاج ہے۔ فریڈرک نے کہا ''جس گھر میں تعلیم یافتہ عورت ہوتی ہے وہ گھر تہذیب اور انسانیت کی یونیورسٹی ہے''

کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتی۔ جب تک اس کی عورتیں تعلیم سے بہرہ ور نہ ہوں۔ اُمہات المومنین خود حضورؐ سے دین کا علم سیکھتیں پھر باقی عورتوں کو تعلیم دیتیں۔ تعلیم عورتوں کے اندر احساسِ ذمہ داری، اخلاق، پاکیزگی اور دین سے محبت پیدا کرتی ہے۔

اگر ہم غور کریں تو ہمارا اصل ضابطہ حیات تو اسلام ہے ہماری تعلیم دینی ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی مگر آج کے دور میں زیادہ فوقیت دنیاوی علوم کو حاصل ہے اور دینی تعلیم کی حیثیت برائے نام ہے۔

نئی تعلیم میں مذہبی تعلیم شامل ہے
مگر یوں ہے کہ گویا آب زمزم مے میں شامل ہے

آج ہمارا مقصد علم حاصل کرنا نہیں بلکہ ڈگری حاصل کرنا ہے۔ اس تعلیم کا کیا فائدہ جس نے ہم سے ہماری پہچان چھین لی۔ اس تعلیم نے ہمیں انجینئر یا ڈاکٹر تو بنادیا ہے مگر دینی اَقدار سے دور کردیا ہے۔

توجہ طلب بات ہے کیا اسلام نے ایسی تعلیم کی ترغیب دی تھی جو ہمیں اپنے فرائض سے ہی غافل کردے۔ اسلام نے جہاں مرد و عورت کی تعلیم فرض کی ہے وہاں دونوں کی الگ الگ راہیں بھی متعین کردی ہیں کہ عورتیں اپنی حدود میں رہ کر تعلیم حاصل کریں۔ مگر مغربی تعلیم کا طریقہ اسلام کے اصولوں سے متصادم ہے جو سخت ناپسندیدہ ہے۔ تعلیم نسواں کا مقصد عورتوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا ہے انہیں شمع محفل بنانا نہیں

تعلیم عورتوں کو ضروری تو ہے مگر
خاتونِ خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اپنے گھروں میں سکون سے رہو''

یعنی عورت کی تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ وہ گھریلو ماحول کو پاکیزہ بنائے اور اگلی نسل کی بہتر تربیت کرے۔ مگر آج سب کچھ اس کے برعکس ہو رہا ہے۔ دین سے لاعلمی کی وجہ سے عورتوں نے اپنے اصل فرائض کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ ان کو آزاد خیال اور شہرت پرست بنا دیا ہے:

اعزاز بڑھ گیا ہے، آرام گھٹ گیا ہے
خدمت میں لیزی، ناچنے کو ریڈی
اقلیم کی خرابی سے ہوگئی بالآخر
شوہر پرست بیوی، پبلک پرست لیڈی

عورت تو تقدیس کے لئے پیدا کی گئی ہے لیکن کیا اسلام نے ایسی تعلیم فرض کی تھی جس سے عورت اپنے تقدس کو پامال کردے۔ دینی اقدار کو بھول کر بے حیائی پر اتر آئے۔ خود کو دوسروں کی تفریح کا سامان بنا دے۔ آج مذہب سے بیگانگی نے عورت کو میگزین کا "Tital Page" اور T.V کی ماڈل بنا دیا ہے۔ آج عورت عزت کی بجائے شہرت کی قائل ہے۔ اپنی عریانیت پر فخر کرتی ہے۔ تعلیم یافتہ عورتیں پردے کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ خیال کرتی ہیں۔ حالانکہ پردے کا مقصد ان کی ذات کو لوگوں کی نظروں سے محفوظ رکھنا ہے۔ قرآن میں پردے کا بار بار حکم دیا گیا ہے مگر عورتوں نے اس کی حکم عدولی کرکے پردے سے بغاوت اختیار کرلی ہے

بے پردہ جو کل آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمین میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

ماں کے روپ میں عورت ایک مشعل ہے جو بہتر راستہ دکھاتی ہے۔ ماں بچوں میں ایمانداری، صداقت اور حب الوطنی کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ ان کی اخلاقی تربیت کرتی ہے۔ ایک معاشرے کی تہذیب کی ذمہ دار عورت ہے۔ عورت ہی ہے جو اگلی نسلوں میں دین سے محبت منتقل کرتی ہے۔ اگر وہ بیگانۂ دین ہوگی تو الزام کس کو دیں گے؟ اس معاشرے کی تباہی کا ذمہ دار کون ہوگا......؟

کہاں پہ جا کہ وہ انصاف کی دہائی دے
وہ کارواں جسے ایک راہبر نے لوٹ لیا

آج اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود عورتیں توہم پرست اور رسم و رواج کی دلدادہ ہیں۔ جھوٹے پیروں کے تعویذ گنڈوں کے دھوکے میں آکر اپنا سب کچھ کھو بیٹھتی ہیں۔ یہ جہالت ان میں کس وجہ سے ہے، دین سے غفلت کی وجہ سے ہے۔ تو وہ اپنے حقوق سے بھی بے خبر ہیں۔ معاشرہ ان کے حقوق کو سلب کر رہا ہے۔ دینی تعلیم کا کردار یہ ہے کہ وہ ان کے سامنے ساری حقیقت کو واضح کرتی ہے۔ امتِ مسلمہ رسولؐ کی جانشین ہے۔ دعوتِ دین، شہادتِ حق اور تبلیغ کا فریضہ عورت کو بھی انجام دینا ہے۔ عورت کا کردار صرف ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کا ہی نہیں بلکہ ایک معلّمہ اور مبلّغہ کا بھی ہے۔ لہٰذا دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم نہیں بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم ہونی چاہئے۔ میری رب العالمین سے دعا ہے کہ عورتوں میں دینی تعلیم حاصل کرنے کیلئے شعور اور لگن پیدا ہو

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیا اِسلام کا اخلاق ہے!

عطرت بانو اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تیری رہے بے داغ!

حیا کے لفظی معانی، شرم، حجاب، لحاظ اور غیرت کے ہیں۔ حیا کا مفہوم یہ ہے کہ انسان گناہ سے ہچکچاہٹ محسوس کرے۔ اپنے سفلی خیالات پر قابو پائے، اعمالِ قبیحہ سے رک جائے، نیک اور اچھے کاموں کی طرف راغب ہو اور برے کاموں سے نفرت کرے۔

__اہمیت از روئے قرآن مجید:__

''اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیا کرتا''

''(اللہ) بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے''

__اہمیت از روئے حدیث مبارکہ:__

''حیا جزوِ ایمان ہے''

''ہر دین کے کچھ اَخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے''

حیا کا جذبہ انسان میں ایک فطری جذبہ ہے جس کا منبع قلب اور شعور ہے۔ حیوان اس جذبے سے بالکل خالی ہیں۔ یہ جذبہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہی عطا کیا ہے۔ حیا انسان کا وہ زیور ہے جس سے زندگی میں خوبصورتی اور شرافت پیدا ہوتی ہے۔ اگر حیا آنکھ میں ہو تو دل و دماغ کو پاکیزگی بخشتی ہے، اگر زبان میں ہو تو دوسروں کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے اور اگر اعمال میں ہو تو اشرف المخلوقات کا لقب اس پر پوری طرح سجتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ''حیاء بھلائی ہی لاتی ہے''

بے حیائی عذابِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں لیکن
حیا جب بھی آتی ہے بھلائی ہی لاتی ہے!

(ابدا 6) بندوں اور پروردگار کے درمیان ایک لطیف تعلق ہے۔ اس کا سب سے پہلا اثر تزکیۂ نفس، اعمال اور اخلاق کی درستی ہے۔ اُن چیزوں کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک انسان کے نفس میں ایک زندہ جذبہ نہ ہو جس کی بنا پر انسان غلطیوں سے بچا رہے اور فضول باتوں سے کراہت محسوس کرے۔ انسان کا بلا جھجک حقیر چیزوں میں پڑ جانا اور صغیرہ گناہوں کی پرواہ نہ کرنا، حیا کے فقدان سے ہوتا ہے اور ایمان کے فقدان کی دلیل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں، جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے''

آج کے دور میں معاشرے میں بے راہروی کی بڑی وجہ حیا کا فقدان ہے۔ جب انسان میں حیا نہیں رہتی تو وہ نیکی کے حصول کے لئے کوشش بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ جب انسان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی حیا کو کم کر دیتا ہے تو وہ ایک وحشی درندے کی مانند ہو جاتا ہے، وہ اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہے اور اس کی راہ میں اچھے سے اچھے جذبات کو روندتا ہے۔ غریبوں کا مال غصب کرتا ہے اور اپنے دل میں رحم نہیں پاتا۔ مخلوقِ خدا کو مصائب میں دیکھتا ہے لیکن اس پر اثر تک نہیں ہوتا۔ اس کی خود پرستی نے اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال رکھا ہوتا ہے اور جو انسان اس پستی تک پہنچ جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ وہ انسانیت کی حدود سے باہر ہو گیا ہے۔ حیا کا تقاضا ہے کہ انسان اپنے منہ کو فحش باتوں سے پاک رکھے، بے حیائی کی بات زبان پر نہ لائے اور بری باتوں کے اظہار سے شرمائے، یہ بہت بے ادبی کی بات ہے کہ انسان کی زبان سے فحش الفاظ نکلیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

''حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہے''

عفت و حیا اسلامی اخلاق کی فہرست میں روح رواں اور جان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ نے مسلمانوں کو عفت و حیا کی تعلیم دی ہے اور اس خلق عظیم کو تمام اسلامی فضائل میں بڑا قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''ہر دین کے کچھ اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے''

حیا ایک ایسی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان بڑے سے بڑے رذائل سے بچ جاتا ہے۔ حیا اس قلبی کیفیت کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان ناپسندیدہ کاموں سے اجتناب کرتا ہے۔ کیونکہ جس دل میں حیا ہوتی ہے وہ نہ تو اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی کرتا ہے اور نہ رسول ﷺ کی۔ نہ کسی کا حق غصب کرتا ہے اور نہ کسی کو آزار پہنچاتا ہے، نہ جھوٹ بولتا ہے نہ کسی پر تہمت لگاتا ہے۔ نہ گالی گلوچ کرتا ہے، نہ بلاوجہ کسی کی توہین کرتا ہے اور نہ کسی سے بغض و کینہ رکھتا ہے بلکہ اللہ کے اَحکامات پر عمل کرنا اور بندوں کے حقوق ادا کرتے رہنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ جب انسان ناشائستہ کاموں سے خوفِ خدا کے جذبے کے تحت گریز کرتا ہے تو اسے حیادار کہتے ہیں۔ حیادار انسان ہمیشہ اللہ کی ناراضگی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''جب اللہ بندے پر ناراض ہوتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے اور جس سے حیا چھین لیتا ہے تو وہ اللہ سے اس صورت میں ہی ملتا ہے کہ وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور جسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے تو اس کی گردن سے ایمان کا پٹہ بھی اتار دیتا ہے اور جس شخص کی گردن سے ایمان کا پٹہ اتار دیتا ہے وہ سرکش شیطان کی مانند اللہ سے ملتا ہے''

حیا کو مرد کی زینت کہا جاتا ہے اور آج کے دور میں مرد اپنی اسی زینت (حیا) کو بالائے طاق رکھ کر بدی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ مردوں کو چاہئے کہ خود بھی اپنی اس زینت کا لحاظ کریں اور عورتوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔ لیکن آج کل معاملہ ہی الٹ ہے۔ مرد خود اپنی بیٹی، بہن اور بیوی کو باہر یا دوستوں کی محفلوں میں شرکت کرانے کے لئے لے کر جاتے ہیں یہی نہیں بلکہ عورتوں کو بلاضرورت باہر جانے کی کھلی اجازت دیتے ہیں۔ وہ اجازت جو محض ضرورت کی قید اور کامل ستر پوشی و حیا کی شرط کے ساتھ طے کی گئی تھی، اب اسے جاذبِ نظر آرائش کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب کام مغرب کی اندھی تقلید کی بدولت ہیں۔ یورپ میں عورتوں کا یوں گھومنا پھرنا یا نمائش کرنا معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ افسوس کہ آج مسلم عورت مغرب کی تقلید میں حقوقِ نسواں کا علم لئے کھڑی ہے حالانکہ اسلام نے اسے تمام حقوق گھر کی ملکہ بنا کر دیئے ہیں

ٹھنڈک کہا آنکھوں کی تجھے میرے نبیؐ نے
دریا پہ کھڑی ہو کے سوء مانگ رہی ہے

شرم و حیا کو عورت کا زیور کہا گیا ہے اور حجاب، حیا کی علامت اور مسلمانوں کا نشان ہے۔ حیا کی اسی علامت کو آج کی عورت قید اور پابندی کا نام دیتی ہے، ارشادِ خداوندی ہے

''اے نبیؐ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہلِ ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں''

''پہچان لی جائیں'' سے مراد یہ کہ ان کو سادہ اور حیا دار لباس میں دیکھ کر ہر دیکھنے والا یہ جان لے کہ وہ شریف اور باعصمت عورت ہے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ چہرہ چھپانے سے کیا ہوتا ہے، حیا تو آنکھوں میں ہوتی ہے۔ یہ دلیل دینے والوں کو اس حقیقت پر غور کرنا ہوگا کہ اس آیتِ مبارکہ میں امہات المومنین کو پردے کا حکم دیا گیا ہے، نعوذ باللہ ان کی آنکھوں میں حیا کم تھی؟ بے شک ایسا نہیں ہے!

اور دوسری بات یہ کہ آپ کی آنکھ میں حیا ہے لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ آپ کو دیکھنے والے کی نظر میں بھی حیا ہو۔ آج کی عورت ایمان پسند کم اور مغرب پسند زیادہ ہے۔ وہ مغرب جو بے حیائی اور فحاشی کی دلدل میں دھنسا ہوا ہے ہمیں وہ عورت مرغوب ہے اور اسی بے حیائی اور فحاشی کو فیشن کا نام دے کر گمراہی کی طرف لے جایا جا رہا ہے

فیشن پرستی سے رغبت اور پردے سے تجھ کو بیزاری
مجھے بتا تو سہی اور بے حیائی کیا ہے؟

کیا ہمارے مذہب اسلام نے عورت کو یہی مقام دیا تھا؟ اسلام تو وہ واحد مذہب ہے جس نے عورت کو اس کے حقوق بخشے، معاشرے میں اس کا خاص مقام بنایا۔ اسلام نے عورت کو بہت تحفظ فراہم کیا ہے اور حیا ہی عورت کی فطرت ہے

فطرت تمہاری ہے حیا، طینت میں ہے مہر و وفا
گھٹی میں ہے صبر و رضا، انسان عبارت تم سے ہے!

بے حیائی کی وبا کو پھیلانے میں ہمارا میڈیا بھی خاطر خواہ کام انجام دے رہا ہے۔ تفریح کی آڑ میں عریانی و فحاشی کو عام کیا جا رہا ہے۔ کیا تفریح کا صرف یہی طریقہ رہ گیا ہے؟ جس طریقے سے عورت کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اسلام میں عورت کو پردہ دار کہا گیا ہے لیکن ہمارا میڈیا ہمارے مذہب کے ہی خلاف کام کر رہا ہے اور انسان اندھے ہو کر اس گمراہی میں ڈوبے ہوئے ہیں حتیٰ کہ

مخنتی کو کمین کہتے ہیں، بے ایمان کو ذہین کہتے ہیں
کتنے ناسمجھ ہیں لوگ، بے حیا کو حسین کہتے ہیں!

جب انسان حیا کا دامن ہاتھ سے چھوڑتا ہے تو پھر وہ ہر قسم کی بیہودگی کا مرتکب ہوسکتا ہے، اسی لئے آپؐ نے فرمایا:

''جب تو حیا کا دامن چھوڑ دے تو جی میں جو آئے کرتا رہ''

حیا دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک حیا تو وہ ہے جو اللہ نے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطری طور پر انسان کی خلقت میں رکھ دی ہے اور یہ قسم انسان کو برے اخلاق کے ارتکاب سے روکتی ہے اور اخلاقِ حسنہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ ارشادِ رسولؐ ہے:

''جس آدمی نے حیا کی، اس نے اپنے آپ کو چھپایا اور جس نے اپنے آپ کو چھپایا وہ متقی ہوا اور جو متقی ہوا وہ دوزخ کی آگ سے بچ گیا''

دوسری قسم کی حیا انسان خود تجربے اور مشاہدے سے حاصل کرتا ہے۔ اسکی بہترین وضاحت یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''اللہ سے اس طرح حیا کرو جس طرح اپنے خاندان کے کسی صالح فرد سے حیا کرتے ہو''

یہ امر بھی حیا سے ہے کہ انسان اپنے ساتھ رہنے والوں کے حقوق و مراتب کو پہچانے اور صاحبِ فضل سے اس کے علم و فضل کا احترام کرتے ہوئے ملے۔ اس کی آواز سے بلند آواز نہ کرے اور نہ اس سے آگے قدم بڑھائے۔ اسی لئے آپؐ اللہ سے دعا کیا کرتے تھے کہ

''اے اللہ! میں اس زمانے تک زندہ نہ رہوں کہ جس میں اہل علم کا اتباع نہ کیا جائے اور بردبار سے حیا نہ کی جائے''

جس طرح انسان کو انسانوں سے حیا کرنا چاہئے، اسی طرح فرشتوں اور اللہ سے بھی حیا کرنی چاہئے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان یہ بھی ہے کہ

''بیت الخلاء اور رشتہ ازدواجیت قائم کرنے کے علاوہ دیگر اوقات میں عریاں ہونے سے پرہیز کرو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ مخلوق ہے جو تم سے جدا نہیں ہوتی۔''

حیا کی ضرورت صرف آج ہی نہیں ہے بلکہ حیا تو حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک موجود رہی ہے۔ ہمارے نبیؐ تو شرم و حیا کا نمونہ تھے۔ فحش باتوں سے آپ کو طبعی نفرت تھی: "کان أشد حیاء منّ العذریٰ"

''آپؐ غیر شادی شدہ دوشیزاؤں کی نسبت زیادہ حیادار تھے''۔ حضرت عثمان غنیؓ کو صاحبِ حیا کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ غسل خانے میں کپڑے نہیں اتارتے تھے۔ ہماری امہات المومنین اور صحابیات بھی شرم و حیا کا پیکر تھیں۔ حیا بھلائی کی جڑ ہے اور ہر عمل خیر سے حیا کا عنصر ملتا ہے۔ ارشادِ رسول اکرم ﷺ ہے:

''فحش جس چیز کے ساتھ لگتا ہے، اسے عیب دار بنا دیتا ہے اور حیا جس چیز کے ساتھ لگتی ہے، اسے زینت دے دیتی ہے''

حیاء کی طرف زیادہ راغب کرنے والی چیز نماز ہے، کیونکہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ آج کے دور میں ہر انسان کو خود اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ خود کو نماز کا پابند بنانا چاہئے۔ خود کو بھی عفت و حیا کا نمونہ بنائے اور معاشرے میں بھی حیا کی ترغیب دے۔ کیونکہ حیا جزوِ ایمان ہے۔ ہر مؤمن کا فرض بنتا ہے کہ وہ معاشرے میں پھیلنے والی بے حیائی کو روکے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانیوالوں کے گروہ میں فحش پھیلے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں''

انسان کو کسی بھی حال میں حیا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے:

جس کو خدا سے شرم ہے وہ ہے بزرگ دین
دنیا کی جس کو شرم ہے مردِ شریف ہے
جس کو کسی کی شرم نہیں اس کو کیا کہوں
فطرت میں وہ رذیل ہے دل کا کثیف ہے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَخلاقی انقلاب۔ آج کی اہم ضرورت

روبینہ شاہین اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

اِنسانی کردار کی تعمیر دنیا کا نازک ترین اور انتہائی مشکل کام ہے لیکن ناگزیر اور اہم ترین بھی۔ انسانیت جب تک اخلاق کے اعلیٰ اصول و اَقدار پر قائم نہ ہوجائے۔ معاشرے کو اچھے خطوط پر نشوونما دینا ممکن نہیں۔ آج جس عالمگیر دورِ فساد سے ہم دوچار ہیں اور جس کے سکون سوز فتنے ہمارے گھروں میں داخل ہوچکے ہیں۔ اس سے نجات کی کوئی راہ اس کے علاوہ نہیں ہے کہ انسان کی سیرت، فکر و اعتقاد سے لے کر اس کی سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں تک میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوں۔ اس سلسلے میں اسلام بہترین ضابطہ حیات پیش کرتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

إنما بعثت لأتمم مكارم الأخلاق

''بیشک میں بہترین اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں''

آپؐ سب سے بااَخلاق تھے۔ عربوں جیسی بداخلاق اور گنوار قوم کو اپنے اعلیٰ اخلاق سے جیتنا آپؐ کے اعلیٰ اخلاق کا ہی نتیجہ تھا۔ آپ کا خلق قرآن ہے۔ جس نے قرآن کو عملی صورت میں دیکھنا ہے، وہ آپؐ کی حیات طیبہ کو دیکھے۔ اس عظیم ہستی کے نقش قدم پر چل کر ہی ہم میں اخلاقی تبدیلیاں رونما ہوسکتی ہیں۔ انسان مادہ پرست کردار سے نکل کر خدا پرست کردار کو اختیار کرسکتے ہیں۔

بحیثیت ایک قوم ہم خود ایک اخلاقی انقلاب کے شدید محتاج ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بے شمار اخلاقی روگ بہت وسیع پیمانے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ہمارے ہاں انفرادی اور خاندانی، مجلسی، سماجی، دفتری اور کاروباری نیز سیاسی اور ملکی شعبۂ ہائے حیات سبھی کے رگ وپے میں بداخلاقی بگاڑ کا زہر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اس زہر کے اثرات اچھی طرح نمایاں ہیں۔ انسان اچھے ماحول، اچھے اصول، اچھی روایات اور اچھی اَقدار سے خالی ہورہے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج آدمی کی زندگی کا ہر گوشہ ان مسائل کا گوشۂ محشر بنا ہوا ہے۔ خاندانی نظام کے ٹکڑے ٹکڑے ہوچکے ہیں۔ معاشرتی نظام پارہ پارہ ہے۔ قومی ڈھانچہ بگڑا پڑا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر مسلمان ذلیل و خوار ہورہے ہیں۔ نظریں سراسیمہ ہیں۔ کان پھٹے جارہے ہیں۔ شعور مفلوج اور لاشعور مجروح ہورہا ہے۔ انصاف کے دروازے بند ہیں۔ ہر شخص کی زندگی کا مقصد صرف پیسے کا حصول رہ گیا ہے اور یہ سب کچھ اس دور میں ہورہا ہے جبکہ زندگی کے اسباب وسائل اپنے نقطہ عروج پر ہیں۔ سائنس کی روشنی سے سائنس کے دور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتادہ گوشے تک روشن ہیں۔ مگر آج کے انسان کی زندگی سیاہ رات میں ٹھوکریں کھاتی پھر رہی ہے۔ انسان کو زمین پر چلنا دوبھر ہوگیا ہے۔ ہر لمحہ انسان کی بے کیفی میں اضافہ کر رہا ہے۔

ایسا کیوں ہے؟ کہتے ہیں اسلام دین فطرت ہے۔ ہر انسان دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ مگر آج کے انسان کو کیا ہوگیا ہے؟ ہماری وہ فطرت کہاں جا سوئی ہے؟ آج کے مسلمان میں اور حقیقی مسلمان میں اتنا تضاد کیوں ہے؟ اب بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو صحابہ کرامؓ پڑھتے تھے۔ ہم بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں جو وہ پڑھتے تھے۔ ہم کہ جو موت جیسی اٹل حقیقت سے بے خبر، جن کا دل اس وقت بھی دنیا میں اٹکا ہوتا ہے، جب ہماری پیشانیاں اللہ کے قدموں میں پڑی ہوتی ہیں۔ ہم کہ جو آخرت سے اس قدر دور جا پڑے ہیں کہ ویران قبروں کے کنارے کھڑے ہو کر بھی ہم دنیا ہی کی طرف دیکھتے رہتے ہیں۔ جنازوں کو کندھا دیتے ہوئے بھی ہمیں آخرت یاد نہیں آتی۔ ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے:

ستارے تیرے، ماہ و مہر تیرے، سب تیرا
مگر تو اپنے خدا کا نہیں تو کچھ بھی نہیں!

کہ ہم مغرب کی دیکھا دیکھی جس روح کو چھوڑ کر مادّہ پرست ہوگئے ہیں۔ اپنے مسائل کو خدا سے بے نیاز ہو کر خود ہی حل کر لینے کی ہولناک حماقت کا ارتکاب کر بیٹھے ہیں۔ خدا کے بتائے راستوں کو چھوڑ کر اپنے ہی وضع کردہ راستوں میں اپنی منزل تلاش کرنے لگ پڑے ہیں۔

وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوگیا ہے کہ انسان ہر لمحے میں خدا کا محتاج ہے وہ اکیلا نہ کبھی کچھ کر سکا ہے، نہ کر سکے گا۔

اور یہ حقیقت آج کے انسان پر بڑی اچھی طرح واشگاف ہوچکی ہے کہ وہ اللہ کے مقرر کردہ دائرے سے نکل چکا ہے۔ کتاب اللہ کو چھوڑ کر ہی وہ ذلیل و خوار ہوا ہے۔ روزی، عزت و کامرانی بھی اسے اسی سے ملے گی اور یہ بیداری پورے عالم میں شروع ہوچکی ہے۔

انسانوں میں اخلاقی انقلاب ہمیشہ آدمی کے اندر سے شروع ہوتا ہے۔ جب تک کوئی نظریہ اس کے سینے میں جاگزیں نہ ہو۔ کوئی مقصد اس کے اندر تحریک نہ دلائے۔ جب تک خود اسے یہ احساس نہ ہوجائے کہ موجودہ حالت ایک غلط حالت ہے۔ جب تک اس غلط حالت سے نکل کر اچھی حالت میں پلٹنے کا جذبہ اس کے اندر موجزن نہیں ہوتا۔ اس وقت تک کوئی بڑی اَخلاقی تبدیلی اس کے اندر رونما نہیں ہوسکتی۔ جب تک انسان کی روح میں اپنی ہی شمع روشن نہیں ہوتی۔ باہر کے آفتاب و ماہتاب اس کو ظلمتوں سے نجات نہیں دلوا سکتے جب تک ہمارے اندازِ فکر میں تبدیلی نہیں ہوگی، حالات تبدیل نہیں ہوسکتے۔ اخلاقی انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنی اصلاح آپ کرے۔ اپنی زندگی کا نئے سرے سے جائزہ لے اور اسے کتاب اللہ کے بتائے اصولوں پر متعین کرے۔

فرد سے اَفراد بنتے ہیں، افراد سے معاشرہ تکمیل پاتا ہے۔ ایک صاف ستھرا معاشرہ اور پاکیزہ ماحول تشکیل دینا ہر فرد کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ اسلام ایسا انسان تیار کرنا چاہتا ہے جو خدا اور رسولؐ کا فرماں بردار بن کر دوسروں کی بھلائی چاہنے، متاعِ خیر کا اضافہ کرنے اور زندگی کو عظیم سے عظیم تر بنانے کی جستجو میں مگن ہوجائے۔ اب اس طرز کا انسان وہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے جو قطعی فیصلہ کرے کہ آج سے میں کسی کے ساتھ برائی کرنے کے لئے نہ دماغ سے سوچوں گا اور نہ اعضا سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہونے دوں گا۔ آج سے میں اپنی اصلاح آپ کروں گا اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کوشاں رہوں گا تو وہ دن دور نہیں جب ہم اپنی منزل پالیں گے۔ اگر ہر شخص ایسے ہی اٹل فیصلے کرے جیسے اٹل فیصلے سرکارِ دو عالمﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے والوں نے کئے تھے۔ دنیا نے لالچ اور خوف کے سارے وسائل سے ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی مگر وہ دنیا سے اس شدت سے ٹکرائے کہ نظام ہائے باطل کے پرخچے اڑ گئے۔ کیا مثال ہوسکتی ہے، اس شخص کی جس نے کھجوریں کھاتے کھاتے ایسا ہی قطعی فیصلہ کیا اور آن کی آن جہاد کے مورچے پر قربان ہوگیا۔

ایک ہم ہیں کہ دوسروں کی طرف سے پیش آنے والے جن تجربوں میں ناگواری محسوس کرتے ہیں۔ ان کی برائی کا احساس ہوتا رہتا ہے مگر خود باز نہیں آتے۔

کردار وہ لوگ بنا سکتے ہیں، اخلاقی انقلاب تب پیدا ہوسکتا ہے کہ جو جب جس برائی کا احساس کرے کہ یہ موجب آزار ہے تو اسی آن اپنے ذہن میں عزم باندھ لیں کہ اسی لمحے میں نے اسے چھوڑا۔

اس کی زرّیں مثال مدینہ طیبہ کی ان عظیم ہستیوں نے پیش کی تھی۔ جنہوں نے شراب کی حرمت کا سنتے ہی ہونٹوں سے لگے ہوئے پیالے الگ کردیئے یا پھر ان خواتین نے مبارک اسوہ قائم کیا جنہوں نے حجاب کا حکم سنتے ہی کمر پٹے پھاڑ پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں اور گھونگھٹ نکال لئے۔

جو شخص برائی کو محسوس کرنے کے بعد بھی اسے ساتھ ساتھ لئے چلتا ہے۔ ایک اخلاقی تقاضے کا شعور حاصل ہونے کے بعد بھی اسے ساتھ ساتھ لئے چلتا ہے تو کوئی نظامِ تربیت اور کوئی جماعتی ماحول اسے سنوار نہیں سکتا۔

نیکی کا مقام حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفس کی معرفت حاصل کی جائے۔ دین سے لو لگائی جائے۔ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ موت کو کثرت سے یاد کیا جائے۔ اگر ہر شخص اپنی جگہ ایماندار بن جائے اور یہ سوچ کر کہ اس دنیا سے ایک بے ایمان کی کمی ہوگی۔ اسی طرح چراغ سے چراغ جلتے جائیں گے اور ہم اپنا کھویا ہوا مقام ان شاء اللہ نئی طلوع ہونے والی صدی میں حاصل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ!

منزل کی جستجو میں کیوں کھو گیا ہے راہی
اتنا عظیم ہو جا کہ منزل تجھے پکارے!

☆ ☆ سوداگری ☆ ☆

'سوداگری' کے معنی ہیں کچھ دے کر کچھ حاصل کرنا، اس ہاتھ دے کر اس ہاتھ لینا، نقد کے بدلے مال حاصل کرنا، ایک اور سوداگری بھی آج کل بہت عام ہوا چاہتی ہے۔ جی ہاں! ضمیر کی سوداگری، اپنی نااہلی کے سبب اپنا ضمیر بیچ ڈالنا، اپنے جان نثاروں کے لہو کو وقتی اور حقیر مفاد کے لئے بیچنا، خلوص و محبت کے موتیوں کو بیچ کر نقلی و نازک موتیوں سے پروئی ہوئی امن کی مالا خریدنا وغیرہ۔ ایسی ہی سوداگری کچھ نااہل لوگوں نے کشمیر کے آنگن میں کھلے سرخ گلوں سے کی، وہی گل جن کی آبیاری نلکوں کے آنے والے پانی سے نہیں بلکہ عظیم قوم کے جری سپوتوں کے بدن میں دوڑتے پاکیزہ لہو سے کی گئی!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[illegible]

صبر رضائے الٰہی ہے!

عطرت جعفر اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء،۲۰۰۰ء

صبر کے لغوی معانی ہیں: اپنے آپ کو روکنا، برداشت کرنا، حق بات پر قائم رہنا۔ استقلال کے لغوی معانی استحکام اور مضبوطی کے ہیں۔ اسی معنی میں استقامت کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔ صبر و استقلال کا مفہوم یہ ہے کہ انسان ہر حال میں اپنے جذبات پر قابو رکھے۔ مصائب و مشکلات سے نہ گھبرائے، بلکہ ان کا حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرے۔ جس بات کو حق سمجھتا ہے اس پر ڈٹا رہے، خواہ جان کی بازی لگانا پڑے۔

صبر کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ قرآن حکیم میں ۸۵ مقامات پر صبر کا حکم آیا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! صبر سے کام لو، پامردی دکھاؤ اور کمربستہ رہو"

رسول کریم ﷺ نے بھی صبر کے متعلق فرمایا:

"جان لے کہ (اللہ کی) مدد (یا فتح) صبر کے ساتھ ہے"

انسان کو چاہئے کہ زندگی میں جو بھی مصائب پیش آئیں ان کو صبر و سکون کے ساتھ برداشت کرے اور کبھی ہمت نہ ہارے۔ دنیا کی زندگی میں کوئی بھی انسان رنج و غم، مصیبت و تکلیف، آفت و ناکامی اور نقصان سے بے خوف نہیں رہ سکتا۔

البتہ مؤمن اور کافر کے کردار میں یہ فرق ضرور ہوتا ہے کہ کافر رنج و غم کے ہجوم میں پریشان ہو کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غم کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لیتا ہے۔ لیکن مؤمن بڑے سے بڑے حادثے پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اور صبر و ثبات کا پیکر بن کر چٹان کی طرح جما رہتا ہے۔ مؤمن سوچتا ہے کہ جو ہوا، تقدیر الٰہی کے مطابق ہوا،

اللہ کا کوئی حکم بھی حکمت و مصلحت سے خالی نہیں سمجھتا۔

اس یقین سے اس کو روحانی سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے اور غم کی چوٹ میں بھی لذت آنے لگتی ہے۔ صبر کا یہ پہلو ہر مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔

توکل کے یہ معنی ہیں کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر انجام اس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر!

یہ نعمت صرف مؤمن کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ مؤمن کے لئے ہر معاملہ میں خیر ہی خیر ہے۔ دکھ ہو یا راحت، مؤمن ہر حال میں خیر ہی سمیٹتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مؤمن کا معاملہ بھی خوب ہی ہے، وہ جس حال میں بھی ہوتا ہے خیر ہی سمیٹتا ہے، اگر وہ دکھ، بیماری اور تنگدستی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوچار ہوتا ہے تو سکون کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور یہ آزمائش اس کے حق میں خیر ثابت ہوتی ہے اگر اس کو خوشی اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ خوشحالی اس کے لئے خیر کا سبب بنتی ہے!!"

آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان کو بہت سے دنیاوی فائدے (مال و دولت، بنک بیلنس، عالیشان عمارتیں، بزنس وغیرہ) حاصل ہیں لیکن باوجود سب کے انسان کو سکون نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مطمئن تو صرف مؤمن لوگوں کے دل ہوتے ہیں۔ کیونکہ شکر کے بغیر ایمان نہیں ہوتا اور صبر کے بغیر ایمان باقی نہیں رہتا۔ آج کے دور میں انسان جتنا حاصل کرتا ہے، اتنی ہی اس کی ہوس بڑھتی ہے۔ جو مل جاتا ہے، اس پر شکر نہیں کرتا اور جو نہیں مل پاتا اس پر صبر نہیں کرتا۔ انسان کو ہر قسم کے حالات میں صبر کرنا چاہئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"بے شک تنگی کے ساتھ فراخی ہے!"

یہ بھی ایک اطمینان بخش حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی مدت اور مقدار طے کردی ہے۔ کسی کے بس میں نہیں، جو اس میں سے کمی بیشی کر سکے۔ مصیبت تو اپنا وقت پورا کر کے ہی دور ہوگی اور ضرور دور ہوگی۔ ان شاء اللہ!

طولِ غم حیات سے گھبرا نہ اے جگر!
ایسی بھی کوئی رات ہے جس کی سحر نہ ہو

جان ہے اگر تو جہاں ہے اور انسان کی پیدائش کا مقصد ہی آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ کی آزمائش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ کسی کو اللہ کچھ دے کر آزماتا ہے اور کسی سے کچھ چھین کر آزماتا ہے۔ اس لئے کیسے بھی حالات کیوں نہ ہوں (بیماری، تکلیف، رنج) انسان کو صبر و شکر کا انداز اپنانا چاہئے۔ صبر انسان کے لئے دنیا میں بھی باعثِ خیر ہے اور آخرت کے اجر عظیم میں بھی اس کا حصہ ہے:

"مؤمن کو جسمانی اذیت یا بیماری یا کسی اور وجہ سے جو بھی دکھ پہنچتا ہے، اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے اس کے گناہوں کو اسطرح جھاڑ دیتا ہے، جیسے درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے"

انسان کو راہِ حق میں آنے والی مصیبتوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کرنا چاہئے اور اس راہ میں جو بھی دکھ پہنچیں، ان پر رنجیدہ ہونے کی بجائے اپنے آپ کو پرسکون رکھتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"(اور نیک لوگ وہ ہیں) جو تنگی، مصیبت اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں"

مصائب کے نزول اور غم کے ہجوم میں اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ نماز پڑھ کر نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ سے دعا کرنی چاہئے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"مؤمنو! (مصائب اور آزمائش میں) صبر اور نماز سے مدد لو"

غم کی کیفیت میں آنکھوں سے آنسو بہنا اور رنجیدہ ہونا فطری بات ہے۔ لیکن واویلا کر کے رونے اور چیخ و پکار کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے خود اپنے غم اور رونے کی کیفیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے:

"آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے اور ہم زبان سے وہی کلمہ نکالتے ہیں جس سے ہمارا رب خوش ہوتا ہے"

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو صبر تو آ ہی جاتا ہے، لیکن صبر وہی ہے جو اوّل وقت میں کیا جائے۔ کیونکہ اسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر سے ہم آخرت میں اجر عظیم کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

آج کل ہمارے معاشرے میں خودکشی کا رجحان بہت تیزی سے فروغ پا رہا ہے۔ اس کی وجہ انسان کی اپنے حالات سے مایوسی ہے جبکہ مایوسی کفر ہے۔ اس کے برعکس مؤمن کا رویہ ایسا نہیں ہوتا۔ زندگی بہت دشوار سہی اور حالات بھی ایسی صورتحال اختیار کرلیں کہ آپ کو زندگی وبال معلوم ہو، تب بھی کبھی موت کی تمنا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ زندگی ہمارے لئے آزمائش ہے اور اس آزمائش میں پورا اترنے کے لئے ہمیں صبر کو مشعل راہ بنانا ہے تو ان شاء اللہ ہمیں ہمارے صبر کا پھل ضرور ملے گا۔ اپنے ہاتھوں خود کو ہلاک کرنا دراصل بزدلی ہے۔ ایسے ہی موقع کے لئے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ دعا سکھائی:

"خدایا! جب تک میرے حق میں زندہ رہنا بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں موت ہی بہتر ہو تو مجھے موت دے دے"

باطل کے مقابلے میں حق پر ڈٹے رہنا ہی صبر ہے۔ صبر کرنے سے انسان خود بھی بھلائی حاصل کرتا ہے، ساتھ ہی وہ برائی کو ختم کرسکتا ہے۔ سورۃ الرعد میں اللہ نے فرمایا:

"جو لوگ اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کیلئے صبر کرتے ہیں......اور نیکی کے ساتھ برائی کو ختم کرتے ہیں"

اس کی مثال یوں لے سکتے ہیں کہ کسی بندے نے آپ کو برا بھلا کہا اور اس کے بدلے آپ بھی ایسا کریں تو برائی اور دشمنی مزید پھیلے گی۔ اگر آپ کا رویہ یہ ہو کہ آپ صبر سے کام لیتے ہوئے خاموش رہیں یا کوئی اچھی بات کہہ دیں تو دوسرا شخص اپنی حرکت پر شرمندہ ضرور ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ وہ بری حرکات کو ہی چھوڑ دے۔ اس طرح آپ نیکی کے ساتھ برائی کو ختم کرسکتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ نے فرمایا کہ وہ باغات میں ہمیشہ رہیں گے اور جنت کے ہر دروازے پر فرشتے ان کے منتظر ہوں گے۔

کسی مؤمن کا کردار صرف یہ نہیں کہ وہ خود صبر کرے بلکہ دوسروں کے رنج وغم میں شرکت کرے اور ان کے غم دور کرنے کی کوشش اور صبر کی تلقین کرے۔ قرآن میں ہے:

﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ "آپس میں صبر کی تلقین کرو"

اگر ہم اپنی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمارے سامنے صبر و استقامت کے ایسے بے شمار نمونے موجود ہیں جن کی پیروی کرکے ہم بھی سچے مؤمن بن سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تو سراپا صبر و استقلال تھے۔ تن تنہا توحید کا نعرہ بلند کیا۔ اپنے پرائے سب آپ ﷺ کے دشمن ہوگئے۔ نت نئے مصائب کا سامنا آپ ﷺ کو کرنا پڑا۔ دھمکیاں بھی ملیں اور لالچ بھی دیئے گئے لیکن آپ ﷺ اپنے حق پر مبنی موقف پر ڈٹے رہے۔ یہ آپ ﷺ کے صبر و استقلال کا ہی ثمر تھا کہ ۲۳ سال کی مدت میں سارا عرب آپ ﷺ کے موقف کا قائل ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوگیا۔

حضرت یعقوبؑ کا واقعہ کہ بیٹے کی جدائی جیسی عظیم آزمائش پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا، حالانکہ اس صورت حال کے ذمہ داران کے بیٹے ہر وقت ان کی نگاہوں کے سامنے رہتے تھے۔ ایسے ہی صبر کے بارے میں اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو نصیحت فرمائی:

"اے نبیؐ! صبر کرو، جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تاریخ میں حضرت صحابہ کرامؓ کی مثالیں بھی ملتی ہیں جنہوں نے راہِ حق میں شدید ظلم وستم برداشت کیے۔ ان میں یاسرؓ، سمیہؓ، عمارہؓ، خبابؓ اور حضرت بلالؓ بھی تھے جنہوں نے اپنی جانوں پر جانگداز مظالم برداشت کئے لیکن صبر کے ساتھ۔ آپؐ ان کو دیکھتے تو درد بھرے لہجے میں فرماتے:

''صبر کرو اے آلِ یاسر، تمہارا ٹھکانہ جنت ہے''

اگر ہم غور کریں تو ہمارے ساتھ ایسے صبر آزما حالات نہیں ہیں جس طرح کے ان عظیم ہستیوں کے ساتھ پیش آئے تھے جب انہوں نے باطل کے مقابلے میں حق پر صبر کیا تھا تو ہم کیوں نہیں کر سکتے؟

صبر تو کامیابی کی ضمانت ہے۔ صبر کا اجر بے حساب ہے۔ صبر ہی وہ ذریعہ ہے جس سے انسان اللہ کے انعامات اور رحمت کا امیدوار بنتا ہے۔ قرآن میں ہے:

''انہیں (صبر کرنے والوں) پر اللہ کی عنایات اور اس کی رحمت ہوگی''

صبر کرنے میں انسان کیلئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔ جو دنیا میں بھی باعث نفع ہے اور آخرت میں بھی، ارشادِ نبویؐ ہے:

''جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا، خدا اس کو صبر بخشے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی عطا اور کوئی نہیں''

مشکلوں سے گھبرا نہ یہ تو آغازِ سفر ہے
آج ہیں تاریک راتیں تو کل روشن سحر ہے
کیسے بھی ہوں حالات قائم رکھنا تو کل اپنا
فرمانِ خدا ہے کہ مایوسی کفر ہے!

☆☆☆☆

نعیم صدیقی

ترانہ فرزند کشمیر

فرزندِ کشمیر

اپنی خودی کا تھام لے پرچم، فرزندِ کشمیر!
آزادی کا سورج نکلا، پھیل گئی تنویر
اب تک تیرے پاؤں میں لیکن، دلی کی زنجیر
بجلی بن کر سر پر چمکے، بھارت کی شمشیر
مغرب کی تزویر ...... فرزندِ کشمیر!
اپنی خودی کا تھام لے پرچم، فرزندِ کشمیر!
تیرے چشمے، تیرے جھرنے، تیرے کھیت چمن
کوہ بھی تیرے، برف بھی تیری، تیرے سرو وسمن
دیس تیرا ایرانِ اصغر، نازک تیرے فن
دین ہے یا تصویر...... فرزندِ کشمیر!
اپنی خودی کا تھام لے پرچم، فرزندِ کشمیر
کالی دیوی آکر ناچی تیرے سبزہ زاروں میں
آگ لگی ہے اس جنت کے سیبوں اور چناروں میں
امن وسکون وعدل ومروت، جاچکے ہیں غاروں میں
ظالم میر، وزیر ...... فرزندِ کشمیر!
اپنی خودی کا تھام لے پرچم، فرزندِ کشمیر!
فرزندِ کشمیر رہے گا کب تک یوں نخچیر
اپنے صدیوں کے خوابوں کی ڈھونڈ نئی تعبیر
اپنے خون کے قطروں سے لکھ، اب تازہ تقدیر
گونج اٹھے تکبیر ...... فرزندِ کشمیر!
اپنی خودی کا تھام لے پرچم، فرزندِ کشمیر!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساعتِ صیام

شہزادی جویریہ طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

فرمانِ نبوی ﷺ

روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی: ایک وہ جب وہ افطار کرتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر۔

ماہِ نور

رمضان کو ماہِ نور کہنا بے جا نہ ہوگا کیونکہ دوسری نیکیوں کا ثواب بھی عام نیکی سے ستر گنا زیادہ ہوجاتا ہے۔ روزہ کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ جنت کا ایک دروازہ صرف روزہ داروں کے لئے ہوگا اور قیامت کے دن اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔
اس دروازے کو بابِ ریان کہتے ہیں۔

خوش نصیبی

روزہ پہلی قوموں پر بھی فرض تھا مگر یہ خوش نصیبی اُمت محمدیہ کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اُجر دوں گا اور اللہ کے ثواب کی رحمت کا اندازہ کرنا مشکل ہے مگر ایک مثال سے اس کی کچھ وضاحت ہوتی ہے

مثال: حدیث کا مفہوم ہے کہ اگر کوئی شخص کھجور کی گٹھلی کے برابر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اللہ اس کی نیکی کو بڑھا کر احد کے پہاڑ جتنا کر دیتے ہیں۔ تو پھر روزے کا ثواب کتنا بے تحاشا ہوگا مگر شرط یہی ہے کہ نیت اور عمل پر خلوص ہو۔ روزہ دار روزہ رکھ کر محفوظ ہوجاتا ہے اور اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں غرض کہ ہر طرف سے ڈھال ہے۔ روزہ دار اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے۔

وضاحت: اس کی وضاحت ہمیں حدیث سے پتہ چلتی ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت اللہ کے لئے چھوڑتا ہے اور اس کے منہ کی بو مشک سے زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے۔

فرحت احساس

جب انسان روزہ رکھتا ہے تو ایک فرحت انگیز احساس جنم لیتا ہے جو پوری روح میں سرایت کر جاتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خوشیوں میں سیراب ہوگیا ہے اس کی روح کی تھکاوٹ اتر جاتی ہے اور جسم و جاں کو ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔
من میں شب و روز کی اہمیت کا احساس سوچ کی اتھاہ گہرائیوں میں جلوہ نما ہوتا ہے کہ کتنے سہانے لمحے ہیں جن کی تازگی پرسکون ماحول کو جنم دیتی ہے اور زندگی کی قدر و منزلت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیاں ہوتی ہے۔ ربّ کریم دل گداز چاہتیں عطا کرتا ہے۔

تزکیۂ نفس

روزہ ڈھال ہے برائیوں کے خلاف اور عمل ہے عمل عظیم ۔جس نے روزہ رکھا تو اس نے اپنے بدن کی زکوٰۃ ادا کی اور سائنسی لحاظ سے اپنے جسم کو فاسد مادوں کی آلائش سے نجات دی۔ جو بات آپؐ نے پندرہ سو سال پہلے کہی تھی آج سائنس بہت سا وقت اور پیسہ خرچ کر کے اس بات کا اعتراف کرتی ہے مگر آپؐ نے چند جملوں میں اس کی وضاحت کر دی تھی کہ سارا سال کھانے کے بعد اگر ایک مہینہ حالتِ روزہ میں رہے تو بے شمار فوائد حاصل ہوں گے۔

رمضان بابرکت مہینہ ہے۔ نوافل، تلاوت قرآن اور روزے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو پسند فرمایا ہے۔ یہ بخشش اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے۔ اس لئے کوشش یہ کی جائے کہ اس میں صدقہ خیرات اور احسان جتنا ہو سکے کیا جائے۔ اس ماہِ مبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر نیکی کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت واسعہ کے ساتھ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے لوگوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔ جو بھول چوک اور غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں اللہ ان کو معاف فرماتا ہے۔

یہ وہ مہینہ ہے جس کو اسلام میں روزوں کے لئے اللہ کی طرف سے مستقل قرار دیا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ کا فرمان ہے جو شخص ثواب کی نیت سے ایمان کے ساتھ روزہ رکھے گا، اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اسی مہینہ میں ایک ایسی رات ہے کہ جس کی عبادت ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ کر ہے اور جو اس مبارک مہینہ کی مبارک رات سے محروم رہ گیا اور اس کی خیر و برکت سے گیا وہ نہایت ہی بدبخت و بدقسمت ہے، اسی لئے اس ماہ مبارک کو اتنی تعظیم حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے روزہ دار بندوں سے نہایت خوش ہوتا ہے۔ مگر ان روزہ دار نیک بندوں سے جو خلوصِ نیت کے ساتھ روزہ رکھیں اور خلوصِ نیت کے ساتھ ان کو نبھائیں۔

اللہ ہمیں اجر عظیم اور ثوابِ دارین سے نوازے اور ہمیں ان بندوں میں سے کر دے کہ جن پر اس نے اپنا انعام کیا۔ ہمیں ان صفات سے موصوف کر دے کہ جن سے تعمیر کردار ہوتی ہے۔

فوائد

ماہِ رمضان میں روزوں کے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، نفس پاک ہو جاتا ہے، اخلاق بہتر ہوتا ہے، قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے، بہترین کردار کی تعمیر ہوتی ہے، انسان میں صبر و بردباری، جود و سخاوت آتی ہے اور اس کا دماغ ایسی باتیں سوچتا ہے کہ جن سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ ایسے کام کرتا ہے کہ قربِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اللہ کو پہچان لیتا ہے کہ بندہ محتاج ہے اور اللہ آقا و مالک تمام جہانوں کا پالنے والا اور اس کی رحمت کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

احساسِ ہمدردی

انسان کو یعنی روزہ دار کو احساس ہوتا ہے کہ فقیر اور مساکین کی کیا ضرورتیں ہیں؟ ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے احساسِ رواداری پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی وجہ سے روزہ دار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کی ضروریات کو پیش نظر رکھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ پرہیز گاری کا وصف خود بخود مضبوط ہوتا ہے۔

حصولِ تقویٰ کا عظیم ذریعہ روزہ ہے!

اور اسی تقویٰ کی بدولت انسان اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے اور غضب سے بچاتا ہے اور واقعی روزہ ڈھال ہے گویا روزہ تقویٰ کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور اللہ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے۔

روزہ دار اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے جس کی وجہ سے ایمان کا غلبہ مضبوط اور شیطان کا تسلط کمزور پڑ جاتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے اور انسان کی پاکیزگی اور عفت کے لئے وسیلہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"کہ جب تمہارے پاس رمضان جیسا بابرکت مہینہ آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔"

رمضان کا بابرکت مہینہ آ رہا ہے اور اللہ ہمیں اپنی رحمت سے نوازے اور ہمارے لئے بھی لازمی ہے کہ جتنی ہو سکے اللہ کی رحمت کو سمیٹ لیں۔

افسوس

لوگ بیماری کی وجہ سے غذا چھوڑ دیتے ہیں لیکن عذاب الٰہی کی وجہ سے گناہ نہیں چھوڑتے۔ (حضرت علیؓ)

دانش مندی

جب تم یہ محسوس کرو کہ تمہاری عقل فانی چیزوں کو باقی رہنے والی چیزوں پر ترجیح دیتی ہے تو سمجھ لو کہ عقل کا توازن برقرار نہیں......

اور جب تمہارے دل سے حب الٰہی اور خدا سے ملنے کی تمنا رخصت ہو جائے اور اس کے بجائے مخلوق اور دنیا کی محبت گھر کر لے تو جان لو کہ اس کی موت واقع ہو گئی......

اور جب تمہاری آنکھ خدا کے خوف سے ایک قطرہ آنسو گرانے سے بھی انکار کر دے تو سمجھ لو قساوتِ قلبی کی انتہا ہے

اور جب تمہارا نفس خدا کی یاد سے گھبرانے اور دنیا والوں کی باتوں میں دلچسپی لینے لگے تو یہ جان لو کہ اب تمہارا اور اس کا راستہ الگ ہو چکا ہے،

کیونکہ یہ باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ایمانی مزاج بیمار ہے اور خواہشات کی نبض زوروں پر ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر!

روبینہ شاہین، طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر II ، سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کے زندہ رہنے کے لئے مختلف اسباب پیدا کئے ۔ پھر اس کی ہدایت اور تعلیم و تربیت کے لئے ہر دور میں نبی بھیجے۔ ان پر کتابیں اور صحیفے اتارے گئے۔ جن کا مقصد انسان کو اس کی تخلیق کا مقصد بتانا اور ان کی مثبت راستے کی طرف رہنمائی کرنا تھا تاکہ وہ جان لیں کہ کائنات کس مقصد کے تحت بنائی گئی ہے اور انسان کی زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟

انہی کتابوں میں سب سے آخری کتاب قرآنِ مجید ہے جو نبی آخر الزماں ﷺ پر اتاری گئی جو تمام پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور تمام کتابوں کا اصل ماخذ ہے۔ اس کتاب کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب جس نبیؐ پر اتاری گئی وہ نبی سب سے بلند مقام پر فائز ہوا۔ جس مہینے میں نازل ہوئی وہ مہینہ سب سے عظیم ٹھہرا اور جس رات میں نازل ہوئی ، وہ رات سب سے عظیم ٹھہری اور جن دو شہروں میں نازل ہوئی ، وہ شہر سب سے عظیم ٹھہرے اور جس امت پر نازل ہوئی، وہ امت سب امتوں سے عظیم ٹھہری۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”اگر ہم اس کتاب کو پہاڑوں پر نازل کردیتے تو تم دیکھتے کہ وہ خوف سے دبے جاتے ہیں یہ مثالیں ہیں۔ جو ہم بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے ،شاید کہ وہ غور وفکر کریں“

قرآنِ مجید کی حقیقی قدر و منزلت اور واقعی مقام و مرتبے کا ادراک عام انسانی ادراک کی سطح سے اس قدر ماورا ہے کہ فکرِ انسانی کی رسائی اس تک نہیں ہوسکتی۔

قرآنِ حکیم کے اصل مقام و مرتبہ کا علم صرف اس شاہِ ارض وسماوات کو ہے جس کا یہ کلام ہے اور اس کی حقیقی قدر و منزلت سے آگاہ صرف وہ ذاتِ بابرکت ہے۔ جس پر یہ نازل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم

ہم یہ دعویٰ تو بڑے فخر سے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ضابطۂ حیات اپنی آخری اور مکمل محفوظ ترین شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ لیکن اس ضابطۂ حیات کے اس دعویٰ کا ذکر اتنے ذوق وشوق سے نہیں کرتے جس کی صداقت پر یقین ایمان کہلاتا ہے۔ قرآن کا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حق پر مبنی دین اسلام اس لئے بھیجا تاکہ وہ انسانوں کے وضع کردہ ہر نظامِ حیات پر غالب آکر رہے۔ لیکن آج ہم نے قرآن کے اس دعوے کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ یہی ہماری ذلت وپستی کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس قرآنی دعوے کو مان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینے یا کہہ دینے سے ایمان کا تقاضا پورا ہو جاتا ہے؟ ایمان اندھے یقین کا نام نہیں۔ قرآنی صداقتوں کو علم و بصیرت کی رو سے سمجھنے اور غور و فکر کے بعد عمل پیرا ہونے کا نام ایمان ہے۔ بالفاظِ دیگر ایمان صرف چار حرف بول دینے کا نام نہیں، بلکہ یہ دل کی تبدیلی کا معاملہ ہے۔ اُمت مسلمہ کے زوال کی وجہ یہی ہے کہ تبدیلی ابھی ہمارے اندر پیدا نہیں ہوئی یعنی ایمان ہمارے دل کی گہرائیوں میں نہیں اترا۔ بقول اقبالؒ "ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلماں بھی ہو" قرآن کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

"یہ ایک (پرنور) کتاب ہے اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ تم لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے آؤ" (ابراہیم)

آج مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ اقوام عالم کی صف میں انہیں کوئی قابل عزت مقام حاصل نہیں۔ ان کی قسمت کے فیصلے غیروں (کفار) کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ ہم ذرا یہ نہیں سوچتے کہ قرآن تو کہتا ہے کہ مسلمانوں کا امتیازی نشان اعلون ہے۔ آج ہم مغلوب کیوں ہیں؟ آج کے مسلمانوں کو تو اپنے آپ کو اسلام کے ساتھ منسوب کرنے سے بھی شرم آنی چاہئے کہ ان کی وجہ سے اسلام جیسا مہر عالم تاب گہن میں آ رہا ہے۔ کس قدر الم انگیز ہے یہ حقیقت کہ جسے زبان و قلم کی بجائے خون کے آنسوؤں سے ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ قرآن کو نازل کرنے کا مقصد جہاں والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں کی طرف لے آنا تھا اور قرآن کو بطور "قرآنک ورلڈ آرڈر" تمام دنیا پر نافذ کرنا تھا۔ لیکن آج یہ قرآنک ورلڈ آرڈر کی بجائے امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر میں بدل چکا ہے۔ آج دنیا میں انہی کا حکم چلتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قوم جس کو ذمے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ وہ خود اس سے محروم ہو چکی ہے۔ خیر امت کا جو منصب اسے دیا گیا تھا وہ چھن چکا ہے۔ وہ اُمت جو دوسروں کی بھلائی کے لئے پیدا کی گئی تھی۔ خود جہالت کی تاریکیوں میں ڈوب چکی ہے۔ فرمان نبویؐ ہے:

"بے شک اللہ اس کتاب کے ذریعے بعض قوموں کو رفعت و بلندی عطا فرماتے ہیں اور اس کتاب کو چھوڑنے کی وجہ سے بعض قوموں کو نیچے گرا دیتے ہیں"

یاد رکھئے اس کتاب کو چھوڑ دینے کا مطلب قرآنی تعلیمات پر عمل نہ کرنا ہے۔ بقول اقبالؒ ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر
تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

اقبالؒ کے نزدیک مسلمانوں کی پستی و ابتری، غربت و افلاس، دولت یا وسائل کی کمی کے سبب نہیں بلکہ ایمان کی کمی ہے۔ قرآن مسلمان کی خودی کو ایمان سے تعبیر کرتا ہے۔ اور علامہ کا فلسفہ خودی ایمان کی تفسیر ہے۔ وہ قوم کو جھنجھوڑتے ہیں:

ترے دریا میں طوفان کیوں نہیں ہے؟
خودی تیری مسلمان کیوں نہیں ہے؟

ستم ظریفی تو یہ ہے۔ ہم نے قرآن پر ایمان صرف تعویذوں، ٹوٹکوں اور استخاروں کے لئے استعمال کرنے پر ہی کیا ہوا ہے۔ اس پر غور و فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو غور و فکر ہونا تھا، وہ ہو چکا ہے۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ اس کی ناظرہ تلاوت کرتے رہیں۔ درود و ختم شریف کی مجلس سجاتے رہیں۔ اسی سے آخرت میں بیڑا پار ہوگا۔ ہم یہی صدیوں سے کرتے چلے آ رہے ہیں لیکن ہماری حالت نہ بدلی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلے بھی تو کیسے۔ کسی بندہ خدا نے اس صاف اور واشگاف سبب پر توجہ نہیں دی کہ ہمارے معاشرے کا سارا بگاڑ، ہماری ذلت کا سبب اصل تو اللہ کی مقدس کتاب کے ساتھ مسلسل کھیل کھیلنے کی بنا پر ہوا ہے۔

سبب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندہ مؤمن کا بے زری سے نہیں

آج کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی حالت بدلنے کے لئے قرآن کے اٹل اصول: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ ''یہ حقیقت ہے کہ اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے'' کی روشنی میں اپنے موجودہ حالات کا جائزہ لیں۔ اپنے فریضۂ حیات کو پہچانیں۔ اسی کے حصول کی جدوجہد کریں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ''ہم قرآن سے دور کیوں ہیں! مسلمانوں کو یہ بات جان لینی چاہئے، برصغیر پاک و ہند میں ایک سازشی تحریک چلائی گئی۔ جس کا مقصد مسلمانوں کو صرف ناظرے تک محدود رکھنا تھا تاکہ نہ مسلمان اسے پڑھے اور نہ ہی ان پر اصل حقیقت واشگاف ہو اور اس میں دشمنان اسلام پوری طرح کامیاب ہوئے ہیں۔ انگریز جب برصغیر پر قابض ہونے کے بعد مصر میں گئے تو ان کے کسی سینئر افسر نے اپنی تقریر میں قرآن پکڑ کر کہا تھا کہ اگر مسلمانوں پر حکومت کرنی ہے تو انہیں اس کتاب سے دور رکھا جائے۔ ان پر پہرے بٹھائے جائیں۔ انہیں ڈش دی جائے، انہیں وی سی آر دیا جائے اور آج اسی کا نتیجہ ہے۔ ہماری نسل بے راہ روی کے سمندر میں بری طرح ڈوب چکی ہے۔ جو لوگ قرآن پڑھتے بھی ہیں تو اس طرح کہ ناظرہ، نہ وہ سمجھ کر پڑھیں، اور نہ عمل کریں۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ قرآن کو سمجھے بغیر اس پر ایمان نہیں لایا جاسکتا ہے۔ بلکہ اب تو متعدد علماء کرام کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ زبانی اقرار کرنے کے بعد ہم دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ قرآن پر بھی ایمان لے آئے ہیں۔ اس سے مسلمان تو ہوگئے لیکن ساری عمر بغیر قرآن پڑھے سمجھے اور اس پر عمل کئے بغیر مسلمان نہیں رہ سکتے کسی مفکر کا قول ہے۔'' کہ قرآن دنیا کی مظلوم ترین کتاب ہے۔ جسے مسلمان بے سوچے سمجھے پڑھتے ہیں''

انسان کا جسم دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ ایک بدن جو مٹی اور گارے کا بنا ہوا ہے اور دوسرا روح پر مشتمل ہے۔ ہم جسم پر تو خوب توجہ دیتے ہیں اور اس کی نشوونما زمینی وسائل سے کرتے ہیں لیکن روح کی پرورش نہیں کرتے۔ انسان کی روح خدا کی طرف سے انسان میں پھونکی گئی ہے۔ اس کو صرف اور صرف وحی الٰہی یعنی قرآن شریف سے ہی آراستہ کیا جاسکتا ہے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

فرمان الٰہی ہے:

''کہہ دیجئے! کیا ان لوگوں کی خبر نہ دوں۔ جو اعمال کے لحاظ سے انتہائی خسارے میں رہے وہ ایسے لوگ ہیں جن کی ساری کوشش حصول دنیا کے لئے وقف ہو کر رہ گئی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں''

جدید تعلیم یافتہ طبقہ دنیاوی علوم وفنون کے حصول کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتا ہے۔ لیکن قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا۔ آج کے انسان کی ساری تگ و دو دنیا اور اس کی چمک دمک حاصل کرنے کے لئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت اسے جان لینی چاہئے کہ جس رزق کی تلاش میں انسان سرگرداں ہے وہ تو خود اس کی تلاش میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے رزق کا ذمہ خود خدا نے اپنے ذمہ نہ لے رکھا ہو''

انسان کی تخلیق کا مقصد اطاعت الٰہی ہے، اطاعت الٰہی سے مراد صرف عبادات یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہی نہیں، بلکہ اطاعت کا مطلب اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا ہے۔ تمام زندگی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کے تابع کرنا ہے۔ اس دین اسلام کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کرنا ہے۔ خواہ وہ سیاست ہو یا اقتصادیات، عدالت ہو یا گھر، سکول ہو یا یونیورسٹی ہر جگہ قرآن کو نافذ کرنے کا نام ہی دین ہے۔ اس کے بغیر مسلمان ہونے کا کچھ مطلب نہیں۔

ارشاد الٰہی ہے:

''دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ''

امت مسلمہ کا منشائے مقصود بھی ہے کہ وہ جیتی ہے تو اسی کے لئے مرتی ہے تو اسی کی خاطر اور یہی زندگی کا مقصد ہونا چاہئے۔

اس سے قبل کہ موت کا آہنی پنجہ ہمیں دبوچ لے، ہمیں جان لینا چاہئے کہ مسلمان ہونے کے ناطے قرآن ہم سے کیا مطالبہ کرتا ہے۔ ہر مسلمان پر اس کے پانچ حقوق ہیں (۱) ایک یہ کہ اسے دل سے مانے، (۲) اس کو پڑھے، (۳) اسے سمجھے اور غور و فکر کرے، (۴) اس پر عمل کرے، (۵) اسے دوسروں تک پہنچائے۔

قرآن کی سفارش اسی کے لئے ہوگی جو ان پانچوں حقوق کو ادا کرے گا۔ ورنہ سفارش نہیں، قیامت کے دن یہ شکایت کرے گا۔ اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کی سفارش یا شکایت رد نہیں کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے نصیحت کے لئے قرآن کو انتہائی آسان بنا دیا ہے اور قرآن کی ایک ہی سورت میں چار دفعہ یہ فرمایا کہ:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾

''اور ہم نے قرآن کا سیکھنا نہایت آسان بنا دیا ہے کیا کوئی ہے جو نصیحت قبول کرے'' (سورۂ قمر)

ہر انسان پر حجت قائم کر دی ہے کہ خواہ وہ کتنا ہی کم پڑھا لکھا اور معمولی استعداد کا مالک ہو، قرآن سے تذکر کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی طبع سلیم اور فطرت درست ہو۔ وہ قرآن کو پڑھتے ہوئے اس کا ایک سادہ مفہوم روانی کے ساتھ سمجھتا چلا جائے کیونکہ اس کے اصل موضوع اور اساسی مضامین فطرت انسانی کے جانے پہچانے ہیں۔ اور اسے پڑھتے ہوئے ایک سلیم الطبع انسان خود اپنے باطن کی آواز سن رہا ہوتا ہے اور اس کے مضامین کو نہایت دلکش مثالوں کے ذریعے آسان بنا دیا گیا ہے۔ اس کی زبان ادب کا شاہکار اور فصاحت و بلاغت کی معراج ہے۔ ہر مسلمان کے لئے فرض عین ہے کہ وہ اتنی عربی ضرور سیکھے جس سے قرآن کو بغیر کسی ترجمے کے سمجھ سکے اور میں نہیں سمجھتی کہ ایک ایسا مسلمان جس نے کچھ بھی پڑھا لکھا ہوا کجا یہ کہ غیر ملکی زبان تک سیکھی ہو۔ بی اے، ایم اے تک پاس کیا ہو۔ ڈاکٹری اور انجینئرنگ جیسے مشکل مضامین میں اور علوم و فنون حاصل کئے ہوں۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت اتنی سی عربی بھی نہ سیکھ سکنے پر کیا عذر پیش کر سکے گا؟ جس سے وہ قرآن پاک کا بنیادی فہم حاصل کرتا۔ ہمارا یہ طرز عمل اللہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام کا تمسخر اور استہزاء ہی نہیں بلکہ اس کی تحقیر و تذلیل ہے اور ہمیں سوچ لینا چاہئے کہ اپنے اس طرز عمل سے ہم اپنے آپ کو کیسی شدید باز پرس اور کتنی سخت عقوبت کا مستحق بنا رہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾

''کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں'' (سورۂ محمد)

قرآن پر غور وفکر کے لئے صحابہ کرامؓ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے بارے میں آتا ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کتنے عرصے میں قرآن پڑھا؟ فرمایا کہ دس سال سورۃ بقرہ پڑھنے اور سمجھنے میں صرف کئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود پوری طرح سمجھ نہ سکا۔ ذرا غور فرمائیں یہ ان لوگوں کا حال تھا جن کی اپنی زبان اور اپنی آنکھوں کے سامنے قرآن نازل ہوا تھا۔ چنانچہ نہ تو انہیں عربی زبان اور اس کے قواعد کی تحصیل کی کوئی ضرورت تھی۔ نہ شان نزول اور سورۃ و آیات کے تاریخی پس منظر میں کھوج لگانے کی۔ اس کے باوجود ایک ایک سورت پر سالہا سال غور وفکر کرنا بتاتا ہے کہ قرآن حکیم کے علم و حکمت میں غوط زنی کوئی آسان کام نہیں بلکہ اس کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث ہے:

''علماء کبھی اس کتاب سے سیر نہ ہوسکیں گے اور نہ ہی اس کے عجائبات (یعنی نئے نئے علوم و تعارف) کا خزانہ کبھی ختم ہوسکے گا''

بلاشبہ یہ چودہ سو سال پرانی کتاب آج بھی ایسے لگتی ہے جیسے آج کے لئے ہی اتاری گئی ہو۔ آج جو سائنس بتا رہی ہے وہ چودہ سو سال پہلے اس عظیم کتاب میں بتا دیا گیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن خالصتاً عزوجل کا کلام ہے۔

ہمیں تاریکیوں سے نور کی طرف جانے کے لئے قرآن کو ہی نصب العین بنانا ہے۔ اس تباہی سے بچنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہوسکتی کہ ہم قوم کے نوجوانوں کی درست تعلیم کا انتظام کریں۔ پاکستان کی آئیڈیالوجی قرآن حکیم کی تعلیم اور نبی اکرم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے قرآنی تصور کے سوا اور کیا ہے؟ لہٰذا ہمارے نوجوانوں کی صحیح تعلیم کا مقصود بھی اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے؟ کہ ان کے قلب و دماغ کو اس سانچے میں ڈھالا جائے اور ان میں ایسی صلاحیت پیدا کردی جائے کہ دنیا کا کوئی معاملہ سامنے آئے وہ فیصلہ کرسکیں کہ اس باب میں قرآن ہماری کیا رہنمائی کرتا ہے؟

یہ بات کسی کو نہیں معلوم کہ مؤمن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

اس مشینی دور میں جہاں انسانوں کو فرصت نہیں۔ وہاں قرآنی آڈیو کیسٹس کا رواج ڈالا جائے تاکہ عورتیں، بچے، بوڑھے، نوجوان طبقہ بھی بسوں، ویگنوں میں فحش گانے سننے کی بجائے ان کیسٹس کو سننے کی عادت ڈالیں۔ اس امر کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ دینی ادارے قائم کئے جائیں۔ تاکہ ظلمت اور جہالت کے بادل چھٹ جائیں اور ایک پرنور سحر طلوع ہو۔

جہاں صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کی حکمرانی ہو۔ قرآن کی تعلیمات سے ہی سکون اور راحت نصیب ہوگی۔ منشیات، فحش گانوں، گولیوں سے سکون نہیں نصیب ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یادرکھو کہ اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں''

اس وقت دنیا فساد کا گھر بنی ہوئی ہے کسی کو سکون میسر نہیں، لہذا امت مسلمہ پر واجب ہے کہ وہ نہ صرف خود کو بلکہ دوسروں کو بھی اس کلام اور اس دین کے ذریعے سکون پہنچائیں۔ اس وقت دنیا نظام محمدی کی منتظر ہے۔ ہمیں نیو ورلڈ آرڈر کی جگہ پر قرآنک ورلڈ آرڈر کو نافذ کرنا ہے۔ ان شاء اللہ اور ایسا ہو کر رہے گا۔ اگر ہم کتاب وسنت کو تھام لیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا راستہ نہیں روک سکتی۔

کر سکتی ہے بے معرکہ جینے کی تلافی

اے پیر حرم تیری مناجاتِ سحر کیا !!

اُمتِ مسلمہ میں فکری اعتدال کا علمبردار علمی وتحقیقی مجلہ ..... محدثین کی علمی روایات کا امین اور فکری تحریک کا ترجمان

ماہنامہ محدث لاہور

علم وادب کے مرکز لاہور سے بتیس سال سے شائع ہونے والا پاکستان کا مقبول ترین علمی وتحقیقی مجلّہ

علماء، دانشور، وکلاء، خطباء، طلباء اور اَہل فکر ونظر کی اوّلین پسند

☆ ۳ سال سے نئی آب وتاب کے ساتھ ہر ماہ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے ☆

خوبصورت کمپوزنگ، معیاری سفید کاغذ، دیدہ زیب طباعت، ۸۰ صفحات

ہر شمارے میں ۵ سے زائد اہم مضامین جن میں سے ہر ایک اپنے موضوع پر مکمل کتابچہ ہے

قومی اُمور پر اسلامی نقطہ نظر، کتاب وسنت، فقہ واجتہاد، ایمان وعقائد اور دارالافتاء کے مستقل سلسلے

اسلام اور جدید مغربی اَفکار پر ہر ماہ اہم مضامین ...... نامور محققین، معروف علماء کی تحریریں

عالم اسلام کی علمی تحریکوں کا تعارف وتبصرہ اور منتخب عربی مضامین کے تراجم

محدث میں شائع ہونے والے مضامین اکثر دینی جرائد اور اخبارات دوبارہ شائع کرتے ہیں!

جدید سودی نظریات اور اسلام، جادو کے شرعی توڑ، اسلام کے لئے کمپیوٹر کے استعمالات،

مغربی تحریکِ نسواں وغیرہ کے موضوعات پر محدث کے مضامین منفرد اہمیت رکھتے ہیں!

اگر آپ غور وفکر کا رجحان اور نئے پڑھنے کا ذوق رکھتے ہیں تو محدث ہی آپ کی تشنگی کو دور کر سکتا ہے!

نمونہ کا پرچہ مفت منگوانے کیلئے صرف ایک فون کریں ..... گھر بیٹھے سال بھر وصول کرنے کیلئے ۲۰۰ روپے منی آرڈر کریں

ماہنامہ محدث: ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور 54700 فون: 5866476,5866396

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری ابراہیم میر محمدی پرنسپل کلیہ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ کی تحریر کا انتخاب

قرآنِ کریم کی محفوظیت تجوید کے ساتھ

AAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAA

تلخیص از نصرت پروین اسلامک انسٹیٹیوٹ

سمسٹر ۱۱، سیشن ۱۹۹۸ء/۱۹۹۹ء

Kitabosunnat.Com

﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ ’’بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں‘‘

الحمد لله القائل في كتابه الكريم ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ والصلاة والسلام على رسول الله الأمين، الذي رتّل القرآن بأجمل الأصوات وأحسن الألحان ، والقائل "اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْآنُ كَمَا اُنْزِلَ" ورضى الله عن أصحابه الكرام

قرآنِ حکیم اَقوامِ عالم کے لئے پیغامِ رحمت اور ایمان والوں کے لئے دستورِ عمل ہے۔ اس کی تعظیم و محبت جزوِ ایمان اور تلاوت موجبِ برکات اور اس پر عمل وسیلہ نجات ہے۔ مگر افسوس اس بات کا کہ کتاب اتنی شان والی مگر اس کو صحیح پڑھنے کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ قرآنِ مجید جیسی ذیشان کتاب اور کوئی نہیں، اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ پہلی آسمانی کتابیں منحرف ہو چکی ہیں مگر قرآن چودہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی اسی طرح محفوظ ہے، جیسے اپنے زمانے میں اُترا تھا اور ان شاء اللہ قیامت تک رہے گا۔

اللہ نے اس کتاب کو محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہے اور اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں میں سے ہی چناؤ کیا ہے۔ چنانچہ اَلفاظ کی حفاظت کی ذمہ داری تو حفاظِ کرام کے ذمہ لگائی اور ہر زمانہ میں ہزاروں حفاظ موجود رہے ہیں۔ اسی طرح ’’قراءاتِ متواترہ‘‘ کی حفاظت اگرچہ اَلفاظِ قرآن ہی کا ایک حصہ ہے۔ مگر یہ کام ’فن تجوید‘ کے ماہرین قرآءِ کرام سے لیا۔ قرآن کی وہ صحتِ اداء جو نبی ﷺ نے صحابہ کرام کو سکھائی تھی وہ بھی آج تک قرآء اور مجودین کرام کے ذریعے چلی آرہی ہے۔ قرآن کی کتابت کا وہ خاص انداز جسے ’’عہد عثمانی‘‘ میں اجماعِ صحابہ کے ساتھ اختیار کیا گیا تھا، اس کی حفاظت بھی قرآءِ کرام کے ذمہ لگائی۔ جبکہ قرآن کے ’’معانی کی حفاظت‘‘ علماءِ ربانیین کے ذمہ ٹھہری۔

قرآنِ مجید کی حیثیت قانون اور تاریخ کی عام کتابوں جیسی نہیں جن سے صرف مسائل و واقعات اَخذ کئے جاتے ہیں، بلکہ یہ محبوبِ حقیقی کا محبت نامہ ہے، جسے شوق اور تعظیم کے ساتھ نماز اور اس کے علاوہ بھی بار بار پڑھنے کا حکم ہے۔ اُمت کے لئے جس طرح قرآن مجید کے معنی سمجھنا اور اس کے احکام و حدود پر عمل کرنا ایک عبادت و فریضہ ہے۔ اس طرح اس کے الفاظ کا صحیح طور سے پڑھنا اور حروف کا منقول و ثابت طریق کے موافق اَدا کرنا بھی لازم و فرض ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کی زبان عربی تھی، اس لئے قرآن عربی میں نازل ہوا۔ اہل جنت کی بھی یہی زبان ہوگی، عربی زبان اتنی لطیف ہے کہ حرف کی تبدیلی تو بڑی بات، حرکت کی تبدیلی سے بھی معنی بدل جاتے ہیں مثلاً:

۱۔	اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ	تو نے انعام کیا ان پر
	اَنْعَمْتُ عَلَیْهِمْ	میں نے انعام کیا ان پر
۲۔	فَعَصٰی فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ	فرعون کی رسول نے نافرمانی کی
	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فرعون نے رسول کی نافرمانی کی
۳۔	خَلَقْنَا	ہم نے پیدا کیا
	خَلَقَنَا	اس نے ہمیں پیدا کیا

ملتی جلتی آوازوں والے حروف

عربی زبان میں ہر حرف کی اپنی جدا آواز ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتے ہیں۔ عام طور پر مشابہ (ملتی جلتی آواز والے) حروف کی غلط ادائیگی سے غیر مرادی معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔ وہ حروف یہ ہیں: ء اور ع ...... ت اور ط ...... ث، س، ص ...... ھ اور ح ...... ق اور ک ...... ذ، ز، ظ اور ض۔

☆ ہمزہ اور عین کی ادائیگی میں فرق یہ ہے کہ ہمزہ سخت اور جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے مثلاً یَاْلَمُوْنَ، جبکہ عین قدرے نرم اور بغیر جھٹکے کے، مثلاً یَعْلَمُوْنَ

تنبیہ: عین کو ادا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ اسے بلا تکلف ادا کیا جائے۔

عربی کے دو کلمے (اَلَمٌ اور عَلَمٌ) لیجیے

اَلَم: ہمزہ کے ساتھ ہو تو اس کے معنی: ''دکھ اور درد''

عَلَم: عین کے ساتھ ہو تو اس کے معنی: 'جھنڈا'

☆ تاء اور طاء کی ادائیگی میں فرق یہ ہے کہ ت باریک اور بغیر جھٹکے کے پڑھی جاتی ہے جیسے یَتْلُوْنَ

جبکہ ط موٹی اور جھٹکے کیساتھ جیسے مَطْلَعِ

عربی کے دو کلمے تَابَ اور طَابَ لیجئے:

تَابَ تاء کے ساتھ ہو تو اس کے معنی: اس نے توبہ کی

طَابَ طاء کے ساتھ ہو تو اسکے معنی: وہ پاک صاف ہوا

☆ ثاء، سین، صاد کی ادائیگی میں فرق یہ ہے کہ

ث: باریک اور نرم پڑھی جاتی ہے جیسے نَثَرَ

س: باریک اور سیٹی کے ساتھ جیسے نَسَرَ

ص: موٹی اور سیٹی کے ساتھ جیسے نَصَرَ

عربی کے تین کلمات ثَارَ، سَارَ، صَارَ لیجئے:

ثَارَ: ثاء کے ساتھ اس کے معنی: وہ ابھرا

سَارَ: سین کے اس کے معنی: وہ چلا

صَارَ: صاد کے ساتھ اس کے معنی: وہ ہوگیا

☆ حاء اور ہاء کی ادائیگی میں فرق یہ ہے کہ

ح: درمیانِ حلق سے رگڑ کھا کر نکلتی ہے جیسے بَحْرٌ

ھ: 'ہائے' کی ہا کی طرح ہوتی ہے جیسے شَهْرٌ

تنبیہ: حاء کو ادا کرتے وقت گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ اسے بلا تکلف ادا کیا جائے۔

عربی کے دو کلمات حَرَمٌ اور ہَرَمٌ لیجئے

حَرَمٌ: حاء کے ساتھ، اس کے معنی: محترم

ہَرَمٌ: ہاء کے ساتھ، اس کے معنی: بڑھاپا

☆ ذال، زاء، ظاء اور ضاد کی ادائیگی میں فرق یہ ہے کہ

ذ: باریک اور نرم ہوتی ہے جیسے یَذْکُرُوْنَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ز: باریک اور سیٹی والی جیسے عَزْمٌ

ظ: موٹی اور نرم جیسے یَظْلِمُوْنَ

ض: بہت موٹی اور نرم ہوتی ہے اور جماؤ سے ادا کی جاتی ہے جیسے یَضْرِبُوْنَ

عربی کے چار کلمات ذَلَّ، زَلَّ، ظَلَّ، ضَلَّ لیجئے

ذَلَّ: ذال کے ساتھ ہو تو ''وہ ذلیل ہوا''

زَلَّ: زاء کے ساتھ ہو تو ''وہ پھسلا''

ظَلَّ: ظاء کے ساتھ ہو تو ''وہ ہو گیا''

ضَلَّ: ضاد کے ساتھ ہو تو ''وہ گمراہ ہوا''

☆ قاف اور کاف کی ادائیگی میں فرق یہ ہے کہ

ق: موٹی اور جھٹکے سے پڑھی جاتی ہے جیسے اَلْفَلَقْ

ك: باریک اور بغیر جھٹکے کے جیسے یَکْفُرُوْنَ

عربی کے دو کلمات قَالَ، کَالَ لیجئے

قَالَ: قاف کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ''اس نے کہا''

کَالَ: کاف کے ساتھ ہو تو اس کے معنی ''اس نے ماپا''

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حرف کی تبدیلی سے معنی میں کتنا بڑا فرق پڑتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ عربی کے متشابہ آوازوں والے حروف کے مخارج کا اُردو میں لحاظ نہیں رکھا جاتا اور اہل پاکستان ان ملتی جلتی آوازوں والے حروف میں کافی مشق کئے بغیر فرق نہیں کرسکتے۔ مثال کے طور پر ہمزہ اور عین میں ہم تمیز نہیں کرسکتے اور ذ، ز، ظا اور ض سب کو 'ز' کے مخرج سے ادا کرتے ہیں۔ یہ بے توجہی عربی کے ضمن میں برتی جاتی ہے۔ انگریزی کی تدریس کے دوران اَلفاظ کی ادائیگی، تلفظ کی غلطی اور لہجہ کے معمولی فرق پر بھی یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ تم پنجابی یا اردو میں انگریزی پڑھتے یا بولتے ہو۔ لہٰذا ہمیں اپنے دین اور قرآن وحدیث کی زبان کے بارے میں بے توجہی اور غفلت نہیں برتنی چاہئے۔

قرآنِ مجید کے الفاظ کے لئے منتخب 'اندازِ تلاوت' وہ ہے جسے ''تجوید وتصحیح اور ترتیل'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ایک مستقل علم ہے۔ قرآن کو صحیح پڑھنے کے لئے 'علم تجوید' حاصل کرنا ضروری ہے جیسے معنی سمجھنے کیلئے گرامر کا علم حاصل کرنا ہے

قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کا حکم قرآن و حدیث اور ہر زمانے کے علماء نے دیا ہے: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا﴾ ''قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو''

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾

''جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسے تلاوت کا حق ہے''

حضرت علیؓ سے ترتیل کے معنی پوچھے گئے تو انہوں نے فرمایا: الترتيل هو تجويد الحروف ومعرفة الوقوف یعنی حروف کو تجوید کے ساتھ ادا کرنا اور اَوقاف میں ماہر ہونے کا نام ترتیل ہے...... اللہ کی رضا اسی میں ہے کہ قرآن کو تجوید اور حسن وقف و ابتداء کے مکمل دھیان کے ساتھ پڑھا اور پڑھایا جائے، اسی میں انسان کی کامیابی ہے۔

مذکورہ آیات سے 'ترتیل' کی عظمت اور اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ اس علم کی فضیلت کے لئے اتنا کافی ہے کہ اللہ نے اپنے نبیﷺ کو حکم دیا کہ قرآن ترتیل سے پڑھیں اور پڑھائیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کی زبانی ترتیل کے معنی کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے اسی طرح اس کے ''مرادی معانی'' سمجھنے کے لئے ''علم وقف وابتداء'' کا حاصل کرنا بھی ضروری ہے، حدیث میں ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُقْرَاَ الْقُرْآنُ كَمَا اُنْزِلَ

''اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کو اسی طرح پڑھا جائے جس طرح کہ وہ نازل کیا گیا''

قرآن خالص عربی میں نازل ہوا، اس لئے اس کا لب و لہجہ بھی خالص عربوں کی طرح ہونا چاہئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

اِقْرَءُوْا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا

''قرآن مجید کو عربوں کے لب ولہجہ کے مطابق پڑھو''

جس طرح قرآنِ کریم کے حروف وکلمات آج تک محفوظ ہیں۔ اسی طرح اس کا طریقہ ادائیگی بھی من وعن محفوظ ہے اور یہ طریقہ ''علم تجوید'' کی ضروری باتیں سیکھے بغیر حاصل کرنا ناممکن ہے۔

اس لئے علماءِ امت نے 'علم تجوید' حاصل کرنے کو لازمی قرار دیا ہے کہ ''جو شخص قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے، ہاں اگر ایک شخص تجوید سیکھتا ہے لیکن کوشش کے باوجود صحیح نہیں پڑھ سکتا تو ایسا شخص گنہگار نہیں''

قرآنِ مجید کے حروف کا اس حد تک پڑھنا کہ اس سے حروف میں گھٹاؤ، بڑھاؤ، تبدیلی اور اعراب کی غلطی پیدا نہ ہو اور قرآن کے معانی نہ بگڑیں، یہ ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے۔ اگر ایسی غلطی کردی جائے جس سے معنی میں تبدیلی پیدا ہوجائے تو یہ بلاشبہ گناہ ہے اور بعض دفعہ ایسی غلطی سے نماز بھی جاتی رہتی ہے۔

اس درجہ سے زائد تصحیح وتحسین حاصل کرنا، مثلاً 'را' اور لفظ ''اللہ'' کی لام کو موٹا پڑھنا اور غنہ ادا کرنا فرضِ کفایہ اور مسنون ہے نہ کہ فرضِ عین۔ اس درجہ کے خلاف کرنا مکروہ ہے نہ کہ حرام۔ اگرچہ اس سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن سزا اور وعید وگرفت کا اندیشہ ہے۔

آخر میں قراء کرام کی توجہ ایک چیز کی طرف مبذول کرواتا ہے کہ وقف وابتداء کی معرفت بھی 'ترتیل' کا ایک حصہ ہے جس کے بغیر ترتیل ممکن نہیں کیونکہ حضرت علیؓ نے تجوید الحروف اور معرفۃ الوقوف کو ترتیل کا ایک جزو ٹھہرایا ہے۔ لہٰذا ترتیل اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب قاری حرفوں کو صحیح مخارج سے ادا کرنے کے ساتھ قواعدِ وقف اور موانعِ وقف کی بھی رعایت کرے۔ پس جو شخص تجوید سے پڑھے لیکن قواعد وقف کا خیال نہ رکھے تو اس کی ترتیل کامل نہ ہوگی۔

اس سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ اہمیت کے لحاظ ''علم وقف'' کسی طرح ''علم تجوید'' سے کم نہیں۔ اگر ''علم تجوید'' سے قرآن کی صحت ہوتی ہے تو ''علم وقف'' سے قرآن کی تفہیم ہوتی ہے۔

امام ابوحاتم سہل بن محمد سجستانی کا ارشاد ہے: ''جس نے وقف کے مواقع نہ جانے، اس نے قرآن کی معنی نہیں سمجھے''

لیکن موجودہ زمانے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ''علم تجوید'' کو بہت اہمیت دیتے ہیں لیکن ''علم دقف'' سیکھنے پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ قاری کے لئے یہ بہت معیوب ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'ترتیل' کے ایک جز کا تو دھیان رکھے اور دوسرے جز میں بڑی غلطیاں کرے۔ لہٰذا قراء کرام کو چاہئے کہ قواعد تجوید کی طرح حسن وقف وابتداء کی رعایت کو بھی اپنا معمول بنائیں۔

اس کے ساتھ ہی اس طرف توجہ مبذول کروانا بھی مقصود ہے جو آواز کی خوبصورتی پر تو زور دیتے ہیں اور تمام صلاحیتیں تجوید الحروف ومعرفۃ الوقوف پر لگا دیتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اس کے ساتھ وہ تفقہ فی الدین اور فہم قرآن جیسی نعمت عظمیٰ سے بھی اپنے دلوں کو منور فرمائیں۔

آخر میں گذارش ہے کہ "علم تجوید" اس قدر بے توجہی کا مستحق نہیں جس قدر بعض لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ یہ علوم قرآنی کا ایک زرّیں باب ہے۔ قراء عظام نے اس کو خیر القرون سے صدی بصدی ایک دوسرے سے بالمشافہ روایۃً وتلاوۃً ہم تک پہنچانے میں بھرپور انداز سے محنت فرمائی لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو قرآن صحیح پڑھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور چوبیس گھنٹوں میں کچھ وقت اس علم کو حاصل کرنے میں ضرور لگانا چاہئے تاکہ قرآن کے الفاظ کی صحیح ادائیگی ہوسکے اور اس کے بدلے میں قرآن کی جتنی فضیلتیں ہیں وہ ہمیں حاصل ہوسکیں۔ اللہ ہمیں اس نورِ ہدایت سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین!

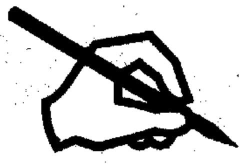

زبان

☆ جو شخص زبان کی حفاظت کا ذمہ لے لے، اس کے لئے میں اس بات کا ذمہ لیتا ہوں کہ اسے بہشت ملے گی۔ (حضور پاک ﷺ)

☆ یہ لوگوں کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں ہیں جو انہیں منہ کے بل یا ناک کے بل دوزخ میں ڈالیں گی۔ (رسول پاک ﷺ)

☆ زبان وہ درندہ ہے کہ چھوڑ دو تو کاٹ کھائے۔ (حضرت علیؓ)

☆ زبان کا حاوی ہونا نفس کی توہین ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ جس شخص کی زبان اس پر حکمران ہو تو وہی اس کی ہلاکت اور موت کا فیصلہ کرتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ زبان کی لغزش، قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

درگزر

☆ اگر تم زیادتی کرنے والے کو شرمندہ دیکھنا چاہتے ہو تو اس کی غلطی کو نظرانداز کردو۔

☆ اگر تم اس کی غلطی کو دہراؤ گے تو وہ شرمندہ ہونے کے بجائے ڈھیٹ ہوجائے گا۔

☆ اعلیٰ ظرف وہی ہیں جو ہر غلطی کو معاف کردیں۔

☆ معاف کردینے کا حوصلہ صلح جو اور احساسِ خودداری سے مزین لوگوں میں ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی زبان کی اہمیت و افادیت

مسز عطیہ انعام الٰہی رانا ، استاد اسلامک انسٹیٹیوٹ
گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی

اللہ نے انسان کو حیوانِ ناطق بنایا، قوتِ گویائی عطا کر کے اسے مختلف بولیاں بولنے اور زبانیں ترتیب دینے کا ملکہ بھی عطا فرمایا۔ اوّل روز سے ہی انسان مافی الضمیر ادا کرنے کیلئے مناسب الفاظ اور تراکیب سے کام لیتا رہتا ہے۔

حضرت آدم جب اپنے کئے پر بہت پچھتائے تو ان کا احساسِ ندامت اور پچھتاوا اللہ کے حکم سے ان بہترین الفاظ میں ڈھل گیا جو آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾

دنیا کی بے شمار زبانوں میں جو مقام و مرتبہ عربی زبان کو حاصل ہے وہ شائد کسی اور زبان کو نصیب نہیں ہوا کیونکہ یہ زبان اپنی وسعت و جامعیت، فصاحت و بلاغت، شیرینی و لطافت، اپنے منفرد مقام او دیگر بے شمار خوبیوں اور خواص کی حامل ہے۔

مگر مسلمانوں کے لئے اس کی اہمیت و افادیت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ قرآن و حدیث کی زبان بھی ہے۔ علاوہ ازیں علمائے سلف کا بیشتر مذہبی لٹریچر اسی زبان میں محفوظ ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جنتی لوگوں کی زبان عربی ہوگی۔

اس سارے علمی خزانے اور سرمایے سے فیض یاب ہونے کے لئے اس کو پڑھنے، سمجھنے، سیکھنے اور سکھانے کی ضرورت ہے۔ اسی پر اسلام کی تبلیغ کا انحصار ہے۔ ہر مسلمان جو براہِ راست دین کا مطالعہ کر رہا ہے اور کرنا چاہتا ہے، اس کو لازماً عربی زبان سیکھنی چاہئے کیونکہ عربی الفاظ و تراکیب اور عبارت کو سمجھے بغیر قرآن کے قاری کا قران کی روح تک پہنچنا مشکل ہے۔ حتیٰ کہ نماز جو کہ مؤمن کا وظیفہ ہے، وہ بھی عربی زبان ہی میں پڑھنا فرض ہے۔

عربی زبان کی اس اہمیت و حیثیت کے پیش نظر حق تو یہ ہے کہ اس زبان کو سکھانے کے لئے مسلمان بچوں کے نصاب میں ابتدا سے ہی شامل کیا جائے۔ قرآن و حدیث میں اس سے کورس مرتب کئے جائیں تاکہ زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے دین سے روشناس ہو سکیں اور عصری علوم کی تکمیل کے ساتھ بہرہ ور ہو کر اچھے اور باعمل و باکردار مسلمان بن کر ملک و ملت اور دین کے استحکام میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل ہوں۔

عربی جس قدر لائق توجہ تھی اور ہے، اس سے اتنی ہی بے اعتنائی اور لاتعلقی برتی گئی اور برتی جارہی ہے۔ اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف پروپیگنڈا یہ کیا جارہا ہے کہ یہ بڑی مشکل زبان ہے اور آج بھی پرائمری سکولوں میں اس کو نصاب میں شامل نہیں کیا گیا مگر انگریزی کو لازمی کیا گیا ہے اور یہ امر قابل تشویش ہے کہ اگر پہلے عربی زبان کو لازمی کیا جاتا تو موجودہ نسل قرآن و سنت سے اتنی بے بہرہ نہ ہوتی جتنی اب نظر آرہی ہے۔

کسی بھی زبان کو بہتر طور پر سیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اُصول وقواعد کو بھی سمجھا جائے۔ اس کے بغیر سیکھنے کی کوشش کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی اندھا لاٹھی ٹیک ٹیک کر چلنے کی کوشش کرے۔ اور پھر عربی جیسی زبان جسے ہم مسلمان قرآن فہمی اور دین فہمی کے لئے سیکھتے ہیں، اگر اس کے معاملے کے لئے کوتاہی ہو تو کلام الٰہی کا اصل مدعا اور قرآنی حکمت وبصیرت تو کجا اس کا سادہ ترجمہ بھی سمجھنا مشکل ہو جائے گا۔ اور اس طرح اس سے وہ فوائد بھی حاصل نہیں ہوتے جو عربی قواعد سمجھنے کی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں۔

انگریزی زبان جو دورِ غلامی کے ورثے کے طور پر ہمیں ملی ہے، پاکستانی بچے اسے بچپن سے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ سوجتن کرتے ہیں اور اکثر رَٹا بھی لگاتے ہیں۔ مگر ایف اے، بی اے تک کی سطح پر پہنچ کر بھی وہ پر اعتماد نہیں ہوتے۔ سوائے ان کے جن کی گرامر اچھی ہے تو قرآن جس سے ہم نے اپنے دین کا فہم حاصل کرنا ہے اور اللہ کے حکموں پر چل کر اس کی رضا حاصل کرنا ہے، اس کو بھی گرامر کے بغیر پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کریں تو بسا اوقات ہم غلط ترجمہ کر کے اصل مقصد تک پہنچنے کے بجائے خطرناک غلطیوں کا شکار ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے ہمارے عقیدے کا بھی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی فاعل مفعول کے سمجھنے میں غلطی لگ جائے تو اصل حکم قرآنی ہی بدل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں قرآن شائع ہوتے ہیں ان کے آخر یا شروع میں عموماً ایک فہرست دی ہوتی ہے کہ قرآنی آیات کے یہ حصے اگر اعراب کی غلطی سے پڑھے گئے تو نوبت کفر تک جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الشوریٰ میں یہ آیت ہے

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾

''اللہ سے اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں''

اس آیت میں اگر اللہ کی 'زبر' کے کے بجائے 'پیش' پڑھ دی تو مفہوم یہ بن جائے گا (نعوذ باللہ) ''اللہ اپنے عالم بندوں سے ڈرتا ہے'' ڈرنا ایک عیب کی بات ہے اور یہ اللہ کی ذات میں موجود نہیں ہے، اللہ بے عیب ہے۔

سورۃ فاتحہ میں أَنْعَمْتَ کے بجائے أَنْعَمْتُ پڑھ دیا تو ''انعام کیا تُو نے'' کے بجائے ''انعام کیا میں نے'' کا مفہوم بن جاتا ہے اور نوبت شرک تک پہنچ جاتی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ عموماً قرآن باترجمہ سیکھنے کو تو تیار ہو جاتے ہیں جبکہ گرامر کے نام سے بھاگتے ہیں۔ عمومی تاثر یہی ہے کہ گرامر بہت مشکل ہے بلکہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ بے شک یہ حقیقت ہے کہ عربی زبان اُردو یا فارسی وغیرہ کے مقابلے میں مشکل ہے۔ تاہم اتنی پیچیدہ اور پر پیچ بھی نہیں ہے جتنا گمان کیا جاتا ہے۔ اس گمان کی میرے نزدیک ایک وجہ غالباً یہ بھی ہے کہ اس کو سکھانے والی کتابیں بھی مشکل ہیں اور پڑھانے والے تدریسی ماحول کو خشک انداز میں رکھتے ہوئے اسی تاثر کو پختہ کر دیتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری اہم بات کہ عربی اور اس کی گرامر کو غیر ضروری گردانا جاتا ہے کہ قرآن تو ہمیں ویسے بھی سمجھ میں آرہا ہے۔لیکن ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اس فرض سے سبکدوش ہونا ہے کہ جو میں سیکھوں ، اسے آگے بھی منتقل کروں۔اس ضمن میں بہت سے ایسے ادارے ہونے چاہئیں جو ایسے اَفراد تیار کریں جو مستقبل کے استاد ہوں تو ان کے لئے اس کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

دورِ حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ گرامر کے مشکل اور غیر اہم ہونے کے تاثر کو ختم کیا جائے۔قرآن کے تعلّم وتعلیم میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے اور اس کی افادیت کو واضح کیا جائے۔لوگوں کو اس بات کا شعور دیا جائے کہ دین سے دوری اللہ سے دوری ہے۔

اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا کرے، ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کرے اور ہمارا خاتمہ بالایمان ہو۔(آمین ثم آمین!)

دانائی کیا ہے؟

حضرت لقمان نے فرمایا:

''عقلمندی کے حصول کے لئے میں تین الفاظ استعمال کروں گا،ان میں سے دو کو یاد رکھنا ایک کو بھلا دینا۔

اپنے خدا اور اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اپنے اچھے اَعمال کو بھلا دینا چاہئے''

مقبول حج

ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا فرزند اپنے ماں باپ کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو خدا اس کے لئے ہر مرتبہ دیکھنے کے بدلے میں اس کے اَعمال نامے میں ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔

صحابہ کرامؓ نے سوال کیا: ''اگرچہ وہ دن میں سو مرتبہ دیکھے'' آپؐ نے فرمایا: ''ہاں، اللہ بہت بڑا اور پاکیزہ تر ہے''

دو شکرانے

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں:

''انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس پر دو شکر واجب ہوتے ہیں۔ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم کے اندر داخل ہوگئی اور دوسرا اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوگئی۔اگر تھوڑی دیر وہ جسم میں بند ہو جاتی تو انسان کا جینا محال ہو جاتا۔''

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادتِ حق

روبینہ شاہین اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ (سورۃ الصف:۴)

''یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں''

یہ دنیا خیر وشر کا مسکن ہے، یہاں بھلائی کی طاقتیں بھی موجود ہیں اور برائی کی بھی۔ دونوں اپنے طور پر ایک دوسرے کے خلاف ڈٹی ہوئی ہیں۔ طاغوتی قوتیں ہر وقت، لحہ بہ لحہ اسلام کو مٹا دینے کے درپے ہیں۔ یہ ہر وقت اس کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں کو زیر کیا جائے۔ یہ سازشیں دن بہ دن تیز سے تیز تر ہو رہی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کا ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اور اسلام کی سربلندی اور دین کی بقا کے لئے کیا رویہ ہونا چاہئے۔ یہ دیکھنے کے لئے ہمارے سامنے مسلمانوں کی تاریخ میں سے عمدہ سے عمدہ مثالیں موجود ہیں۔ آپؐ کی زندگی اور صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل جنہوں نے دین کی بلندی اور بقا کے لئے ہر قسم کی اذیتیں برداشت کیں اور جانوں کے نذرانے تک پیش کئے اور کسی قسم کی جانی ومالی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

آج کے مسلمانوں کے سامنے ہزاروں ماڈل موجود ہیں۔ جن کے نقش قدم پر چل کر وہ اپنے دین کی پیروی اور بقا کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ آج کے مسلمان کو خود اپنی اصلاح کرنا ہوگی۔ اپنی زندگیوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں ڈھالنا ہوگا۔ اپنی موجودہ روش سے یکسر ہٹ کر چلنا ہوگا۔ خود اسلامی معاشرے کے اندر جو برائیاں سر اٹھاتی نظر آئیں ان کے خلاف جنگ کرنا ہوگی۔ کیونکہ یہ اندر کی برائیاں شہادتِ حق کو روکنے میں بہت مدد ومعاون ہوتی ہیں جس دل میں برائی سے روکنے کا جذبہ ہی پیدا نہیں ہوتا، اس میں ایمان کی روشنی نہیں ہوسکتی بلکہ نفاق کا اندھیرا ہی ہوسکتا ہے۔ کسی برائی کو دیکھ کر اگر صاحبِ ایمان کچھ نہیں کرسکتا، حتیٰ کہ اس کے خلاف اس کی زبان بھی نہیں کھل سکتی تو کم از کم دل سے تو اسے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

ایک مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف خود برائی کو برائی سمجھے بلکہ اس کو اپنے ہاتھ سے، زبان سے ہر طرح سے مٹانے کی کوشش کرے اور یہی جہاد ہے۔ ایسی قوم کی اس زمین پر کوئی قیمت باقی نہیں رہ جاتی جس کے اندر کے نیک لوگ بس اپنی ہی بھلائی سے سروکار رکھتے ہوں۔ اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاروں طرف بدی کا سیلاب امنڈ رہا ہو اور انہیں اس کی کوئی پروا نہ ہو۔ جس طرح جنگل کی سوکھی گھاس جلا دی جاتی ہے، اسی طرح ایسی قوم بھی تباہ کر کے رکھ دی جاتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی راہ کو روکنے والوں کے خلاف مسلح جنگ کی جائے اور یہ جنگ اس وقت تک جاری رکھی جائے جب تک وہ اس راہ کو کھلا نہ چھوڑ دیں۔ عملی طور پر یہ جہاد کی سب سے مشکل اور صبر آزما قسم ہے۔ لیکن دین کی بقا کے لئے بہت ضروری ہے اور بہت بہتر ہے۔ یہ اسلام اور اہل اسلام کے حق میں بہتر کس طرح ہے۔ اس کی وضاحت ان آیتوں سے ملتی ہے مثلاً

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ (سورۃ البقرۃ:۱۹۳)

یعنی جہاد کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ اللہ کا نام لینے والے اور اس کے اَحکام کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کی راہ صاف ہو جائے۔

اب مسلح جہاد کا مرتبہ و مقام دیکھتے ہیں جن سے قرآنی آیات اور احادیث بھری پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے لئے جو اپنی جان، مال سے جہاد کرتے ہیں اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتے، کیسی عظمتیں اور بلند مرتبے رکھ چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ صرف ایک تیر کے طفیل تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ ایک وہ شخص جو ثواب کی نیت سے یہ تیر بناتا ہے اور دوسرا وہ جو اسے دشمن پر چلاتا ہے اور تیسرا وہ جو یہ تیر اسے مہیا کرتا ہے یعنی اس سلسلہ میں مالی تعاون کرتا ہے۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ جس جہاد کی خاطر ہتھیار بنانے اور مہیا کرنے والوں کو اتنی بڑی دولت ہاتھ آ جاتی ہو۔ تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کیا کچھ نہ عطا کریں گے جو اس کے لئے اپنے گھر سے نکلا ہوا اور میدانِ جنگ میں پہنچ کر زخمی ہوا ہو، خون میں نہایا ہو۔ یہاں تک کہ اپنی جان اپنے مالکِ حقیقی کے سپرد کر دی ہو...... اس حدیث سے جہاد کی فضیلت و اشگاف ہوتی ہے!

کوئی شخص بھی جو جنت میں داخل ہوگا، اس دنیا کی طرف پلٹنا نہ چاہے گا۔ خواہ زمین کی ایک ایک چیز اس کی ملکیت کیوں نہ ہو۔ شہید اپنی عظمت کو دیکھ کر جو اسے خدا کے حضور حاصل ہوگی تمنا کرے گا کہ کاش وہ دنیا میں دس بار واپس آ جائے اور دس بار راہِ خدا میں شہید کیا جائے۔ یہ تو آخرت کا مقام ہے۔ خود اس دنیا میں بھی راہِ خدا کے شہید امتیازی نشان کے مالک بنتے ہیں۔ ہر مرنے والے کو غسل دیا جاتا ہے لیکن شہید کے بارے میں یہ حکم ہے کہ انہیں نہ غسل دیا جائے نہ دوسرا کفن دیا جائے۔ بلکہ ان کے جسم کے انہی خون آلود کپڑوں میں جس میں وہ شہید ہوئے ہوں، دفنا دیا جائے۔ خون کو فقہ کی زبان میں ناپاک کہا جاتا ہے، لیکن شہداء کی فضیلت یہ ہے کہ شہداء کا خون وہ خون ہے جس سے پاک چیز شائد ہی کوئی اور ہو۔ اللہ کے نزدیک وہ زعفران جیسا خوش رنگ اور مشک جیسا خوشبودار ہوتا ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے کہ

''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی ایک وہ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی، دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو''

ان احادیث اور آیات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کس قدر افضل عمل ہے۔ اس کی وجہ بالکل صاف نظر آتی ہے۔ امت محمدیہ ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ مسلمان نام کا گروہ اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ دوسرے لوگوں کی طرح وہ بھی جس طرح زندگی گزارنا چاہے گزارتا رہے بلکہ وہ ایک خاص مقصد کے لئے ایک خاص کام کی خاطر پیدا کیا گیا ہے یہ کام اتنا بڑا اور اہم ہے کہ انسان کی ساری زندگی اس میں کھپ جاتی ہے اور اس فرض سے سبکدوش وہی شخص ہوتا ہے جو دنیا کی ہر خواہش حتیٰ کہ اپنی زندگی تک تیاگ دیتا ہے جیسا کہ آپؐ اور صحابہ کرامؓ نے کیا۔ دنیا میں وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتی ہیں۔

جئیں تو غازی، مرجائیں تو شہیدِ سحر
ہمیں قبول نہیں کوئی درمیان کی بات!

ظاہری بات ہے کہ جہاد کی شکل کب اور کیا ہوگی؟ اس کا تعین حالات کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں جہاں ہر قسم کی برائی عام ہو چکی ہے۔ یہاں تک لوگوں کے ذہنوں میں اچھائی اور برائی کا تصور بھی مٹاجارہا ہے۔ قولی و عملی ہر طرح سے جہاد کی ضرورت ہے۔

پاکستان کی نوجوان نسل جس تیزی سے فحاشی کے سمندر میں ڈوب رہی ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بے حیائی کا سیلاب ثقافت، فیشن شو اور شوبز کے نام پر ہمارے گھروں میں داخل ہو چکا ہے۔ چادر اور چار دیواری کا تصور جس قدر مجروح کیا جارہا ہے۔ عورتیں کپڑے پہن کر بھی عریاں ہیں اور جسموں کی نمائش نے ہمارا ہر گھر فلمی سٹوڈیو اور ہر بازار، بازارِ حسن بنا رکھا ہے اور ہم سارے خوش ہیں اور ان تمام عوامل کو اجاگر کرنے کے لئے ہمارا معاشرہ، میڈیا، اخبارات ہر طرح سے پیش پیش ہیں۔

اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ دینی تعلیم عام کی جائے۔ ہمارے تعلیمی اداروں کو دینی ادارے بنایا جائے۔ ہر قسم کی برائی اور فحاشی کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا جائے۔ ان تمام اُوامر کے خلاف جہاد کیا جائے جو ایک اسلامی معاشرے کو زہر آلود بنا رہے ہیں۔ والدین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کے اندر دین کی محبت، اسلام کی لگن کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ ان کی تربیت خالص اسلامی اصولوں کے مطابق کی جائے۔ انہیں جہاد کی تربیت دی جائے۔ ان کے اندر جہاد کا جذبہ اور لگن پیدا کی جائے۔ تاکہ وہ حقیقی طور پر شہادتِ حق کے پیروکار بن کر طاغوتی قوتوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں۔

ارشادِ ربانی ہے:

''کہ تم خیر امت ہو جو انسانوں کے لئے نکالی گئی ہے۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو، اور خدا پر کامل ایمان رکھتے ہو''

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تم لوگ لازماً نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، ورنہ عنقریب تم پر ایسا عذاب نازل ہوگا کہ تم پکارتے رہو گے اور کوئی شنوائی نہ ہوگی''

راہِ حق میں مصائب اور مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ ان آزمائشوں سے گزر کر ہی ایمان میں قوت آتی ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو بھی مشکلات آئیں وہ صبر اور شکر کے ساتھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرتے چلے جائیں۔ یعنی جب جہاد کا موقع آئے تو عزیز سے عزیز چیز کو پیش خدمت کرنے سے گریز نہ کریں اور جان ہاتھ پر رکھ کر میدان میں کود آئیں۔

مرادِ زندگی ملتی ہے مقتل میں ہی آنے سے
حیاتِ دائمی ملتی ہے گردن کٹانے سے

نبیؐ نے فرمایا:

”وہ شخص نفاق کی حالت میں مرا جس کے دل میں شہادت کی تمنا نہ ہو۔“

آیئے خدا کے حضور دست دعا دراز کریں کہ

اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلك

استقامت

استقامت کوئی معمولی بات نہیں جو فوراً پیدا ہو جائے جس کے نتیجے میں فرشتے نازل ہوں اور دولتِ اطمینان دیں جب اس کے لئے کوشش کی جاتی ہے تو سب سے پہلے نفس آگے بڑھتا ہے، علائق دنیا گھیر لیتے ہیں۔ راہ کی مشکلات جلدی سے پیٹھ پھیر لینے کا مشورہ دیتی ہیں۔ لیکن داعی حق کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر ایسی استقامت پیدا کرے کہ آدمی اللہ کی راہ میں مستقل مزاجی سے چلے جب تک جسم کے اندر قوت ہے، ٹانگوں میں زور ہے تو پوری قوت سے چلے، ٹانگیں جواب دے جائیں تو گھسٹتا رہے۔ یہ بھی نہ ہو تو حسرت بھری نگاہوں سے دوسروں کو منزل کی طرف اشارہ دیتا رہے۔

اِسلامی اخوت

”تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو، نہ آپس میں حسد کرو نہ بغض وکینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ کے حکم کے مطابق بھائی بھائی بن کر رہو“ (بخاری و مسلم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود کی جدید اقسام اور ملکی معیشت و معاشرت پر اُسکے اثرات

صدف ریاض اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۱۹۹۸ء

رِبٰو کا مفہوم

عربی میں سود کے لئے رِبٰو کا لفظ استعمال ہوا ہے جسکے لفظی معنی 'زیادتی' یا 'اضافے' کے ہیں۔ اصطلاح میں اہل عرب 'ربا' کا لفظ اس زائد رقم کے لئے استعمال کرتے تھے جو ایک قرض خواہ اپنے قرض دار سے ایک طے شدہ شرح کے مطابق اصل کے علاوہ وصول کرتا تھا۔

سود فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی 'نفع' کے لئے جاتے ہیں، اس کی ضد 'زیاں' یعنی نقصان ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْا الرِّبٰو اَضْعَافًا مُضَاعَفَةً﴾

''اے ایمان والو! تم دگنا چوگنا (ہونیوالا) سود نہ کھاؤ''

سود کی جدید اقسام

سود اصل زر سے کچھ زیادہ لینے کا نام ہے۔ میں یہاں سود کی کچھ ایسی جدید اقسام ذکر کروں گی جو ہمارے معاشرے میں مروّج ہیں اور جن کی بابت عوام الناس بلکہ بیشتر خواص کا خیال بھی یہ ہے کہ یہ سود نہیں ہے، یہ اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

پرائز بانڈز (Prize Bond Schemes)

بیمہ پالیسی (Insurance Schemes)

قرعہ اندازی کی سکیمیں (Lucky Draw Schemes)

ماہانہ اقساط پر خریداری (Purchase on Installment bases)

مندرجہ بالا قسموں میں چار مشترک عناصر ایسے ہیں جو انہیں بیک وقت سود اور جوئے کے قریب کر دیتے ہیں:

۱۔ ان قسموں میں نفع معین ومقرر ہوتا ہے۔ انعامات کی تعداد ومقدار مقرر ہوتی ہے۔

۲۔ ان میں نفع ہی نفع ملنے کا امکان ہوتا ہے جبکہ نقصان کا کوئی احتمال نہیں ہوتا۔

۳۔ ان میں قسمت کا چکر یعنی جوا شامل ہوتا ہے جبکہ شریعت اس کے بجائے فرد کی محنت اور خلوص کی بنا پر کمائے جانے والے مال کو حلال قرار دیتی ہے۔

۴۔ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ کا اطلاق ہوتا ہے۔ سرمایہ سب افراد یکساں طور پر برابر لگاتے ہیں لیکن جب انعامات تقسیم کیے جاتے ہیں یا بیمہ کی رقم دی جاتی ہے تو صرف ایک فرد حقدار ٹھہرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) پرائز بانڈز سکیمیں

پرائز بانڈز کا کاروبار آج کل بہت رواج پا چکا ہے۔ ہر چھی دکان پرائز بانڈز کی ہوتی ہے جہاں چند نمبرز کی فروخت ہوتی ہے اور بعض اوقات سٹے بازی بھی ہوتی ہے۔

(۲) بیمہ پالیسی

بیمہ پالیسی آج کل کی معیشت میں امر لازم سمجھی جاتی ہے۔ بیمہ پالیسی میں بیمہ کروانے والا ایک رقم اقساط میں جمع کرواتا ہے مثلاً ۳۰ ہزار لیکن بیمہ پالیسی وصول کرنے پر ۵۰ ہزار روپے وصول کرتا ہے۔ اس صورت میں ۳۰ ہزار اس کی اصل رقم اور ۲۰ ہزار سود ہے کیونکہ یہ ایک معین شرح نفع ہے جس میں نقصان کا اندیشہ ناپید تھا۔ اس میں جوا بھی موجود ہے کیونکہ اگر ایک شخص بیمہ پالیسی خرید کر صرف پانچ قسطیں مثلاً ۵ ہزار ادا کرتا ہے اور اس دوران کمپیوٹر یا افراد کے بجائے قدرت اس کی پرچی نکال دیتی ہے اور اس کی موت واقع ہو جاتی ہے تو اس کے ورثاء کو یکمشت ۵۰ ہزار مل جاتے ہیں اور دوسرے فریق کو استحصال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس میں باطل طریقہ سے مال کھایا جاتا ہے۔ بیمہ پالیسی کی وصولی پر جو رقم موصول ہوتی ہے وہ سب کا اجتماعی مال ہوتا ہے لیکن صرف ایک شخص کو دے دیا جاتا ہے۔

(۳) قرعہ اندازی کی سکیمیں

قرعہ اندازی کی سکیموں میں بھی وہ تمام احتمالات موجود ہیں جو دیگر قسموں میں موجود ہیں۔ کروڑ پتی سکیم، زرآمد چیک سکیم، کار آمد سکیم، مالا مال سکیم، پلاٹ ہاؤسنگ سکیم وغیرہ ...... ان تمام سکیموں میں ایک مقررہ رقم کا سرٹیفکیٹ خریدا جاتا ہے جس پر ایک معین منافع مثلاً ۱۵ فیصد شرح منافع مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک مقررہ مدت کے بعد قرعہ اندازی کے بعد انعام ایک شخص کو دے دیا جاتا ہے۔ انعام حاصل کرنے والے اس امر کو قطعاً نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ انعام ان تمام لوگوں کے مشترک سرمائے کا حاصل ہے جو انہوں نے لگایا تھا لہٰذا تجارتی اصول کے مطابق منافع یا Output میں سب کا برابر کا حصہ ہونا چاہئے تھا لیکن یہ تجارت نہیں بلکہ سود ہی ہے۔

(۴) ماہانہ اقساط پر خریداری

جب کوئی نیا جوڑا اپنا گھر بساتا ہے تو ایک گھر کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اقساط پر اشیاء خرید لیتا ہے۔ اس میں بھی سود شامل ہے۔ مثلاً دوکاندار نے خریدار کو ایک چیز ۱۵۰ روپے (قیمت خرید+ذاتی منافع) پر بیچی، اگر خریدار ۱۵۰ روپے یکمشت ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتا تو دوکاندار اس کو دو ماہ میں نصف نصف ادائیگی کی سہولت دے دیتا ہے۔ لیکن ماہانہ اقساط کی سہولت دینے کے صلے میں وہ اس سے ہر ماہ ۸۵ روپے یعنی ۱۰ روپے فی ماہ زائد وصول کرتا ہے۔ دیکھیے، اس صورت میں دوکاندار صرف ۷۵ روپے وصول کرنے کا مجاز تھا اور جو ۱۰ روپے اس نے ہر ماہ زائد وصول کیے، وہ سود کے زمرے میں شامل ہیں۔

سود کے معیشت پر منفی اثرات

ہمارے ملکی معیشت میں سودی لین دین ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ کمرشل انٹرسٹ اور بنک انٹرسٹ سرمایہ دارانہ نظام کی زندگی کے لئے امر لازم کی صورت اختیار کر گیا ہے لیکن اس سودی نظام کے جو منفی اثرات معاشی نظام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مرتب ہو رہے ہیں، ان سے مکمل پہلوتہی کی جارہی ہے اور ان معاشی مسائل کا ذمہ دار اضافہ آبادی کو قرار دیا جارہا ہے۔

۱۔ گردشِ سرمایہ

بنک انٹرسٹ کے ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سودی قرض لینے کا اہل وہی شخص ہے جو اس کے مقابل کوئی اور اسی قیمت کا اثاثہ رہن رکھوا سکے لہٰذا قرضے کی گردش امراء تک محدود رہتی ہے جبکہ علم معاشیات کا مسلمہ اصول ہے کہ گردشِ دولت کی رفتار جتنی تیز اور جتنے وسیع دائرہ کار ہوگی، معاشرہ کی معیشت بھی اسی رفتار سے ترقی کرے گی۔

سودی نظام کا ایک اور نتیجہ بے روزگاری کی صورت نکلتا ہے۔ ملک میں جتنی بھی صنعت کاری کی جائے گی یا تجارتی معاملات میں جو روپیہ استعمال ہوگا، صنعت کار یا تاجر اس پر بنکوں کو سود ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ صنعت کار یا تاجر سود کی اس رقم کو اپنی جیب سے نہیں دیتا بلکہ اس سود کو بھی اپنی Product کی قیمت میں شامل کر دیتا ہے لہٰذا اس اضافی رقم کے باعث قیمتِ خرید میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کا اثر براہِ راست صارف کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ سود کی شرح کے تناسب سے ہی قیمت خرید میں اضافہ ہوگا اور گرانی اشیاء کا تناسب بھی معاشی مشکلات کا باعث بنے گا۔ جس تناسب سے اشیاء کی قیمتِ خرید میں اضافہ ہوگا، اسی تناسب سے صارفین کی تعداد میں کمی واقع ہوگی جس کے باعث طلب ورسد میں کمی واقع ہوگی جس کے نتیجے میں صنعت وتجارت نقصان کا سامنا کرنے کے بعد بند ہو جائے گی اور اس کا منفی اثر ملکی معیشت پر پڑے گا۔

اس کا دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ افراطِ زر جو اس وقت ہماری ملکی معیشت کا سنگین ترین مسئلہ ہے، کا بنیادی تعلق بھی شرحِ سود سے ہے۔ بنک جس قدر زیادہ شرحِ سود پر قرض دیں گے، اس سے ایک طرف پیسہ لینے والے اپنی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے وہ اضافہ صارف سے وصول کرلیں گے اور دوسری طرف یہ بنک جب خود رقم ڈپازٹ کرانے والوں کو زیادہ شرح سود کی پیشکش کریں گے تو اپنا ذاتی خسارہ پورا کرنے کے لئے سٹیٹ بنک سے تقاضا کریں گے۔ بنکوں کے خسارے سے سٹیٹ بنک اور اس کے بعد حکومت لازماً متاثر ہوتی ہے، چنانچہ اس خسارے کو کرنسی کی قیمت گرا کر، دوسرے لفظوں میں زیادہ نوٹ چھاپ کر حکومت پورا کرلیتی ہے۔

معاشی ماہرین یہ بات بخوبی سمجھتے ہیں کہ زیادہ شرح سود ایک ناکام معیشت کی علامت ہوا کرتی ہے۔ وہ حکومتیں جو مالی مشکلات کا شکار ہوں، عوام کو بنکوں کے ذریعے زیادہ شرح سود کا لالچ دے کر فوری طور پر تو سٹیٹ بنک کے دائرہ اختیار میں کافی رقم جمع کرلیتی ہیں لیکن یہ صورتحال دراصل ناکام معیشت کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہے۔ عین یہی صورتحال ان دنوں وطن عزیز میں بھی حکومت نے آمدن جمع کرنے کے لئے اپنا رکھی ہے۔

یورپی ممالک میں یہی وجہ ہے کہ کچھ برسوں سے بہت کم شرح سود متعارف کرائی جارہی ہے۔ ہمارے ہاں اگر یہ شرح سود ۱۵ فی صد کے لگ بھگ ہے تو جاپان اور یورپ میں بعض بنک ایک فیصد شرح سود پر بھی قرضے دے رہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اس سے بھی زیادہ کم کرنا چاہتے ہیں۔ جدید دنیا آج معیشت کی کامیابی کے لئے شرح سود کو ختم کرنے یا بالکل کم کرنے کے درپے ہے، اسے تجربات کے بعد کامیاب معیشت کی ضمانت قرار دے رہے ہیں اور ہم اسلام کے نام لیوا، اللہ کے واضح فرمانات کے باوجود سود میں گھٹنے گھٹنے دھنسے ہوئے ہیں، ہمارے لئے یہ مقامِ فکر ہے!!

سودی لین دین کے نتیجے میں بے روزگاری دو طرح سے پیدا ہوتی ہے:

اوّل یہ کہ افراطِ زر اور گرانیٔ اشیاء کے باعث لوگوں کی قوتِ خرید (Purchasing Power) میں نمایاں کمی آتی ہے۔

Demand کی اس کمی کے باعث صنعت کاری کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں اور ان تمام لوگوں کا روزگار جو اس صنعت وتجارت سے وابستہ تھا، اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔

دوم یہ کہ سودی لین دین کا ایک بنیادی عنصر بچت ہے جو سرمایہ دارانہ نظام میں حیات بخش خون کہلاتی ہے، سود کی جو صورتیں ہمارے معاشرے میں مروّج ہیں، ان میں لوگ اپنی بچتیں بنکوں میں جمع کروا دیتے ہیں۔ اس طرح صنعت کاری وتجارت کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ جب معیشت میں نئی صنعت کاری کا آغاز نہیں ہوگا تو ملازمت کے اہل افراد کی تعداد میں تو اضافہ ہوگا لیکن تعدادِ روزگار کا معاملہ جوں کا توں رہے گا۔

کاروباری معیشت کی بنیاد ایک ایسے اُصول پر ہے جہاں ایک کی ضرورت دوسرے کے لئے رسد کی فراہمی کا ذریعہ اور ایک کی آمدنی دوسرے کا خرچ ہے۔ اگر یہ دائرہ کار درست گردش کرتا ہے تو معیشت کی ترقی اور فروغ یقینی ہے لیکن اگر گردشِ سرمایہ محدود ہو اور طلب ورسد میں رکاوٹ حائل ہو تو بے روزگاری، مہنگائی، قرض وغیرہ کو رواج ملتا ہے۔

یہ تمام معاشی مصائب معاشرے میں ان اخلاقی وتمدنی خرابیوں کا باعث بنتے ہیں جن کی اسلام مذمت کرتا ہے، زر پرستی، خود غرضی، مفت خوری، سنگدلی اور بخل کی نشوونما ہوتی ہے اور انسانیت کے بجائے شیکسپیئر کے کردار شائی لاک (Shylock) کی زندہ تصویر بن جاتا ہے جس نے اپنے قرض دار سے قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں رقم کے برابر گوشت کاٹنے کی شرط رکھی تھی۔

ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اس سودی نظام کو سرے سے غلط سمجھتے ہی نہیں ہیں جبکہ بعض ایسے ہیں جن کے نزدیک سود غلط ہے لیکن یہ وقت کی ضرورت بھی ہے ان کے خیال میں آج کا معاشی نظام سود کے بغیر چلانا ممکن نہیں ہے۔ ان کا یہ خیال اسلام کی حقانیت کے تصور سے براہِ راست متصادم ہوتا ہے کیونکہ اگر اسلام آج کا معاشی نظام نہیں چلا سکتا تو پھر یہ دعویٰ کیونکر کر سکتا ہے کہ اسلام قیامت تک قابل عمل ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان کے قیام سے لے کر آج ۵۲ سال گزر جانے کے بعد سودی لین دین کو اپنا کر ہم نے اپنے معاشی مسائل کا حل تلاش کر لیا ہے۔ کیا وقت کی اس اہم ضرورت نے ہمارے معاشی مسائل میں ایک فیصد بھی کمی کی ہے، جواب یقیناً نفی میں ہوگا کیونکہ اس سود کے شیطانی چکر نے ہمارے نوجوانوں کو بجائے محنت اور قابلیت استعمال

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے''عیش کرو'' اور ''مالا مال'' ہونے میں مبتلا کر دیا ہے۔

آج ہمارے ملک کے ہر بچے پر ایک محتاط اندازے کے مطابق ۳ لاکھ قرض ہے یعنی اگر ملک کا یہ قرض اتارنا ہو تو ہر بچے کو ۳ لاکھ کمانا ہونگے جبکہ ہمارا یہ حال ہے کہ ہم ہر سال IMF کا قرضہ اتارنے کے لئے نیا قرضہ (بشمول سود) حاصل کرتے ہیں۔ جون ۹۹ء سے شروع ہونے والے نئے مالی سال کے قومی بجٹ کے اعداد و شمار ہی قرض کی لعنت اور ہماری قومی بے بسی کی واضح تصویر ہیں۔ رواں بجٹ کی کل مالیت ۶ کھرب روپے سے کچھ زیادہ ہے جبکہ فقط قرضوں کے سود کی مد میں ادائیگی کل بجٹ کا ۴۰ فیصد سے زیادہ ہے یعنی اڑھائی کھرب روپے پھر اس پر ہوشربا دفاعی بجٹ جو ہمارے مخصوص ملکی حالات کے تحت بڑا بھاری بھرکم ہوتا ہے...... باقی معاشی مشکلات تو ایک طرف رہیں، جس حکومت کے مثبت مصارف میں اتنے بڑے حصہ کی پہلے ہی کٹوتی ہو جائے، وہ کس طرح عوامی فلاح کے بنیادی منصوبوں کی تکمیل کرے گی۔ ان چیزوں پر غور و فکر کرکے ہمیں اور ہماری حکومتوں کو اپنی راہیں نئے سرے سے شروع کرنا چاہئیں، کہ ایک طرف ہم اس قدر معاشی تنگدستی کا بھی شکار ہیں اور ساتھ ہی اللہ کی صریح نافرمانی بلکہ قرآن کی زبان میں اللہ سے جنگ بھی ہم نے مول لے رکھی ہے۔ یہاں ہمیں اب کچھ انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے۔

یہ وبالِ قرض درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کا نتیجہ ہے۔ جس نظام کی بنیاد ہی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرنے پر رکھی جائے وہ امتِ مسلمہ کے لئے کس طرح نجات و ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔؟

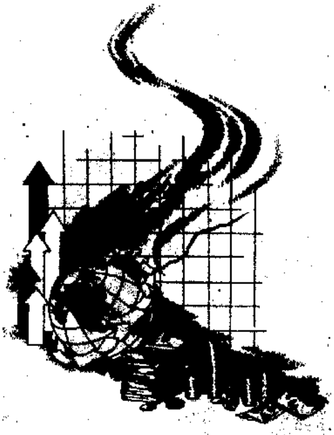

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزنامہ جنگ (۱۳ جنوری ۲۰۰۶ء) میں شائع ہونے والی تحریر

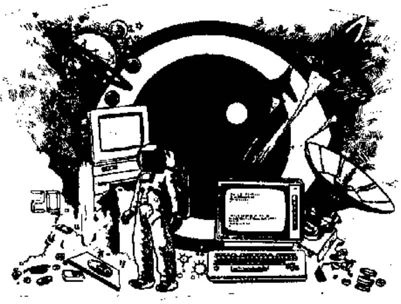

ذرائع ابلاغ

میڈیا کو آج دنیا نے جو اہمیت دے رکھی ہے یقیناً میڈیا اس اہمیت کا حامل ہے۔ میڈیا وہ طاقتور ذریعہ ہے جسے ہم صحیح طور پر استعمال کر کے اعلیٰ ترین مقاصد پا سکتے ہیں۔ ایک شخص اگر انفرادی طور پر ایک اچھی بات لوگوں کو پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ ایک گروہ پر اثر انداز ہو سکتا ہے جبکہ یہی کام میڈیا کو استعمال کر کے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔

بنیادی طور پر ہم میڈیا کو غلط نہیں کہہ سکتے۔ ذرائع ابلاغ دراصل انسان کی سہولت ہی کا نام ہے جبکہ اس کا غلط استعمال نہ صرف لوگوں بلکہ نسلوں کی تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ اگر آج ہم صرف اس بات کا خیال کریں کہ تبلیغ کے لئے ہمیں ذرائع ابلاغ کا صحیح اور بروقت استعمال کرنا ہے تو نہ صرف یہ کام شروع میں مشکل نظر آتا ہے بلکہ ناممکن لگتا ہے۔ مگر اسی قدر آسان ہے کہ ڈھیروں لوگوں تک اپنی بات آسانی سے پہنچا سکیں گی۔

میڈیا آج جو کچھ ہمارے سامنے پیش کر رہا ہے وہ اسلامی اقدار کے منافی ہے لیکن اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ آج کل ٹی وی اور ریڈیو قرآن کی باقاعدہ تلاوت کا وقت مقرر کرتے ہیں بلکہ ساتھ ترجمہ بھی پڑھا جاتا ہے۔ اگر پہلا قدم یوں اٹھایا گیا ہے تو آگے کا سفر ہمیں بڑھ کر خود طے کرنا ہے۔ اگر ہم کچھ مضامین اور پروگرام میڈیا سے نشر کرنے کی کوشش کریں تو ہم لوگوں میں کم از کم یہ شعور جگا سکتے ہیں کہ وہ بڑھیں اور قرآن کو سمجھنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اگر ہم قرآن کو ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے مؤثر طریقے سے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش میں کامیاب ہو جائیں تو یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔

آج کے جدید دور میں اگر ہم کمپیوٹر کی مثال لیں تو آج ایک سی ڈی CD میں ہمیں لاتعداد معلومات ملتی ہیں۔ یہی سی ڈی CD ہمیں ایک وقت میں چھ تفاسیر سے مستفید ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے اور یہی سی ڈی CD غلط استعمال سے ہماری تباہی کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ وہی ریڈیو استعمال کرتے ہوئے ہم تلاوتِ قرآن سے مستفید ہوتے ہیں اور یہی ریڈیو ہمیں شیطان کا اصل ہتھیار بھی نظر آتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں میں اس شعور کو اجاگر کیا جائے کہ کون سی چیز کس طرح کے استعمال سے ان کے لئے گہری کھائی یا تباہی کا سبب بنے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

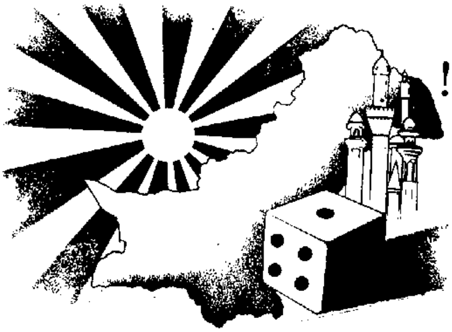

بسنت کا تہوار...... اسلام کی نظر میں!

روبینہ شاہین اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

حال ہی میں پاکستان کی غیرت مند قوم سرکاری سطح پر پورے پاکستان اور خاص طور پر ''زندہ دلوں کے شہر لاہور میں'' اپنی تمام عزتِ نفس، انا کو بالائے طاق رکھ کر بسنت کا تہوار بھرپور انداز سے منا کر فارغ ہوئی۔ اس موقع پر پاکستان کے غریب عوام جس بے دردی سے اپنے خون پسینے کی کمائی اپنے ہاتھوں سے لٹاتے ہیں۔ یہ ایک افسوسناک پہلو ہے۔ مسلمانوں کی سرزمین میں کافروں کے تہوار منانا اپنی ذات کے ساتھ منافقت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ غداری اور وطن عزیز کے ساتھ ناانصافی ہے۔ وہ نوجوان نسل جس سے قوم کی تمام تر توقعات وابستہ ہیں۔ کشمیر اور کشمیری بھائیوں کے لئے کیا جذبات رکھتی ہے، اس کی وضاحت بسنت کی گہما گہمی سے ہر خاص و عام کو ہو جاتی ہے۔ یہ دن ثابت کر دیتا ہے کہ کشمیر اب تک دشمن کے نرغے میں کیوں ہے؟ وہاں اب تک آزادی کا سورج کیوں طلوع نہیں ہو پایا؟

کاش بسنت اس طرح وطن عزیز میں نہ منائی جاتی۔ کاش بحیثیت مسلمان ایک لمحے کے لئے ہم سوچتے کہ ہندوانہ تہوار منانے کی ہمارا مذہب ہمیں اجازت دیتا ہے کہ نہیں؟ ارشادِ رسول مقبول ﷺ ہے:

''جو جس قوم کی نقل کرے گا، وہ انہی میں سے ہے''

ایک پل کے لئے ذرا اس حدیث کی روشنی میں سوچئے۔ کیا ہم بسنت جیسے غیر اسلامی تہوار منا کر اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے حق دار ہیں؟ کاش! مسلمان جانتے کہ جس ہندو کی یاد میں یہ تہوار منایا جاتا ہے، اس کا نام حقیقت رائے تھا۔ وہی حقیقت رائے جس نے نبی ﷺ اور حضرت فاطمہ الزہراؓ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے۔ جس کی پاداش میں اسے پہلے ایک ستون سے باندھ کر کوڑے لگائے گئے اور پھر اسے سزائے موت دے دی گئی۔ حقیقت رائے کی یادگار کوٹ خواجہ سعید لاہور میں ہے۔ اب یہ جگہ ''باوے دے مڑہی'' کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں ہندو رئیس کالو رام نے بسنت میلے کا آغاز کیا۔ پنجاب کا بسنت میلہ اسی حقیقت رائے کی یاد میں منایا جاتا ہے جو مسلمان قوم کے لئے انتہائی بے غیرتی ہے۔ کہاں گیا، وہ ہمارا ایمان اور محبتِ رسولؐ کے دعوے؟ کیا ہم لوگوں کے مردہ ضمیر ہمیں ملامت نہیں کرتے۔ سوچیں اگر قیامت کے دن ہمارے نبی اکرم ﷺ جن کے امتی ہونے کا دعویٰ ہم لوگ کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنے خدا کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا۔ اے اللہ! یہ ہیں وہ بدبخت جو مجھے اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری پیاری بیٹی کو گالیاں دینے والے کی یاد مناتے رہے تو اس وقت ہمارا کیا حشر ہوگا۔ ایک طرف پورا ملک اس پر سراپا احتجاج ہے کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہونی چاہئے۔ دوسری طرف پورا ملک ایک ہندو گستاخ حقیقت رائے کی یاد کتنے زور و شور سے مناتا ہے۔ کیا یہ منافقت نہیں ہے؟ سچ کہا ہے کسی نے

کچھ بھی پیغام محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں!

ہم وہ قوم ہیں جن کا ایک ایک بال قرض سے جکڑا ہوا ہے، ہمیں اس قسم کی خرافات قطعاً زیب نہیں دیتی جو کروڑوں روپیہ پانی کی طرح ان عیاشیوں پر بہا دیتی ہے۔ جتنی دھوم دھام سے یہ تہوار ہم لوگ مناتے ہیں۔ اتنا تو ہندو بھی نہیں مناتے ہوں گے۔ یہ نہ صرف پیسے کا ضیاع ہے بلکہ وقت کا بھی اور جانوں کا بھی۔ یہ ایک ہندوانہ رسم ہی نہیں بلکہ ایک خطرناک کھیل ہے۔ جس میں ہر سال سینکڑوں لوگ جاں سے جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی لوگ عبرت نہیں پکڑتے بلکہ ہر سال پہلے سے جوش وخروش زیادہ ہوتا ہے۔ اور تو اور اب گڈے اور گڈیوں کی شادیاں بھی ہونے لگی ہیں۔ جن کے لئے باقاعدہ دعوت نامے ارسال کئے جاتے ہیں۔ سوٹ سلوائے جاتے ہیں۔ اونچی اونچی آواز سے لچر میوزک اور فائرنگ کی جاتی ہے۔ واپڈا والوں کا اس سے نقصان الگ ہوتا ہے۔ بلاشبہ مردہ ضمیر قومیں ایسے ہی کیا کرتی ہیں۔

ہمیں اپنے پاک وطن کو ان الائشوں سے پاک کرنا ہے۔ جو اس میں رچ بس گئی ہیں۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے، اگر ہم لوگ اپنے ضمیر جو مرچکے ہیں زندہ کرلیں۔ خدا اور آخرت کے خوف سے ڈرتے ہوئے اپنی اصلاح کرلیں۔ اللہ ہمیں اپنے اسلامی اقدار پر قائم رکھتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

اس ضمن میں ایک واقعہ سبق آموز ہے کہ ایک دفعہ قائداعظم پتنگ اڑا رہے تھے۔ ان کی نظریں پتنگ پر تھی اور وہ ڈور دیئے چلے جارہے تھے۔ آخرکار ڈور کا آخری سرا بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور انہوں نے اسی وقت یہ عہد کیا کہ میں آئندہ کبھی بھی ایسے کھیل نہیں کھیلوں گا جس میں ہماری نظریں آسمان کی وسعتوں میں اس قدر کھو جائیں کہ زمین ہماری نظروں سے اوجھل ہوجائے۔

آج پاکستانی قوم بھی اسی صورتحال سے دوچار ہے کہ آسمان کی بلندیوں (دولت کے اونچے مینار) میں گم ہوکر اپنے ہی مسلمان بھائی جو ہماری مدد کے حقدار ہیں، سے غافل ہیں لیکن افسوس قائداعظمؒ سا حساس دل اور باریک بین ذہن آج ہم میں ناپید ہے۔

اے لاإلٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتار دلبرانہ، کردار قاہرانہ!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Grannitto
PORCELAIN TILES
From: Al Khaleej Ceramics U.A.E.

Sole Distributors for Pakistan:
H. M. Engineering (Pvt) Ltd.
1st Floor, Inam Centre, Opp. P. M. A. Bldg.,
Shahrah-e-Liaquat, Karachi-74000.
Tel: 2422167, 2438799, 2438588
Fax: (92-21) 2412048
Mobile: 0300-246702, 246703

Display Center, Karachi:
Grannitto Tiles
125-C/II, Jami Commercial, St. No. 14,
Main Khayaban-e-Ittehad, Phase VII,
Near Tung Fong Chinese Restaurant,
D. H. A., Karachi-75500.
Tel: 5893518

Display Center, Lahore:
Grannitto Tiles
2, Rasool Arcade, Ground Floor,
Main Boulevard, Defence Road,
Lahore Cantt.
Tel: 6667990, Mobile: 0342-7555771

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا سیکشن

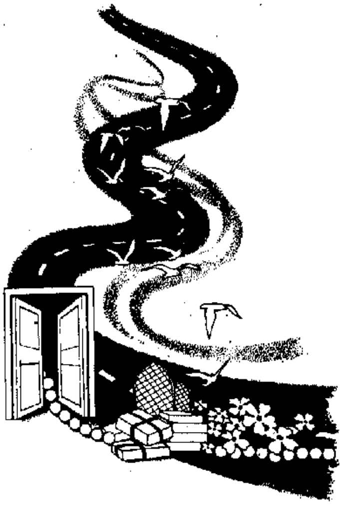

انٹرویوز / ملاقاتیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو بیگم حافظ عبدالرحمٰن مدنی

پرنسپل اسلامک انسٹیٹیوٹ ، جنرل سیکرٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ

انٹرویو پینل: شہزادی جویریہ، رافعہ مبشرہ، صدف ریاض

مؤرخہ ۹/ مارچ ۲۰۰۰ء کو صبح دس بجے انٹرویو پینل کی تین طالبات نے محترمہ رضیہ مدنی سے گفتگو کا آغاز کیا۔ محترمہ رضیہ مدنی گذشتہ پندرہ سالوں سے دینی تبلیغ و تعلیم میں مصروف ہیں۔ بلاشبہ ان کا شمار ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین ربانی کی نشر و اشاعت اور تبلیغ کے لئے وقف ہوتا ہے۔ دنیا میں بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی اولاد بھی ان کی طرح مقصدِ حیاتِ انسانی یعنی رضائے الٰہی اور پیرویٔ رسالت کے لئے کوشاں ہو۔ محترمہ رضیہ مدنی بھی ان چند خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں جن کی ساری اولاد یعنی دس بچے حفاظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ عملی میدان میں بھی اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کی جنرل سیکرٹری ہیں۔ اسلامک انسٹیٹیوٹ کی پرنسپل ہیں۔ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت چلنے والے ۴۰ سے زائد دینی مراکز کی نگرانی کر رہی ہیں، اس کے علاوہ طالبات کی ایک کثیر تعداد ان کی تدریس سے فیض یاب ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی جلائی ہوئی شمع کو ہمیشہ روشن اور تابناک رکھے اور ان کی جملہ مساعی کو قبول کرے اور انہیں تادیر انسانیت اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

س: آپ کا نام کیا ہے؟

ج: مسز رضیہ ازہر

س: آپ کی تعلیم کتنی ہے؟

ج: لاہور کالج سے ۱۹۶۹ء میں فرسٹ ڈویژن میں گریجویشن کی۔

س: کیا آپ نے کوئی دینی تعلیم حاصل کی ہے؟

ج: وفاق المدارس سے شہادۃ العالمیہ کا کورس کیا جو ایم۔اے عربی و اسلامیات کے مساوی ہے۔

س: آپ کی شادی کس سال ہوئی؟

ج: ۲۰/ اپریل ۱۹۶۹ء

س: آپ کی تربیت میں والدین کا کیا کردار رہا؟

ج: میری شخصیت کی تعمیر میں سر سے پاؤں تک والدین کا کردار ہے۔

س: کیا شادی سے قبل بھی آپ کی دینی و تبلیغی مصروفیات تھیں؟

ج: میں اپنے والدین کے گھر میں قائم مدرسہ میں خواتین کو قرآن اور حدیث پڑھایا کرتی تھی۔

س: شادی کے بعد کس طرح کا ماحول میسر آیا؟

ج: شادی کے بعد بھی والدین کے گھر بلکہ اس سے بہتر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینی وعلمی ماحول پایا۔

س: شادی کے بعد آپ کی کیا مصروفیات رہیں۔ یعنی دینی خدمات کا آغاز کب کیا؟

ج: شادی کے بعد سے بچوں کے ہوش سنبھالنے تک مکمل وقت بچوں کی پرورش میں صرف کیا۔ ۱۹۸۳ء میں میں نے دینی وعلمی مصروفیات کا باقاعدہ آغاز کیا لیکن بہت معمولی سطح پر مثلاً درس وتدریس کی مصروفیات کے لئے ہفتے میں ابتداءً (کیونکہ بچے بہت چھوٹے تھے اور ان کی پرورش اور تربیت کی ذمہ داری بھی تھی) ایک یا دو دن وقف کیے۔

س: دین کی تبلیغ واشاعت اور بچوں کی تربیت میں آپ کے شوہر آپ کے کتنے معاون ثابت ہوئے؟

ج: جہاں تک دین کی تبلیغ واشاعت کا سوال ہے تو اس میں ان کا بھرپور تعاون اور مدد حاصل رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے مقصد کو ممکنہ حد تک پورا کرنے میں کامیاب ہوسکے ہیں۔ باقی رہی اولاد کی تعلیم وتربیت تو اس ضمن میں پلاننگ اور وسائل مدنی صاحب نے فراہم کئے اور میں نے ان کی تائید وہمراہی اختیار کی۔

س: دینی مصروفیات کے لئے گھریلو مصروفیات کی کتنی قربانی دینی پڑتی ہے؟ آپ نے ان دو زندگیوں میں توازن کیسے پیدا کیا؟

ج: ان دو زندگیوں میں توازن پیدا کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ گھریلو مصروفیات اور ذمہ داریوں کی قربانی دے کر دیگر ذمہ داریوں سے نبٹنا پڑتا ہے۔ میں نے گھر میں تمام جگہ سادگی اختیار کرکے اور ضروری نوعیت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ عملی زندگی کے لئے وقت نکالا۔

س: آپ کی زندگی کا کوئی یادگار واقعہ؟

ج: ۱۹۸۱ء میں جب میرے پہلے بچے نے قرآن پاک حفظ کیا۔

س: اسلامک انسٹیٹیوٹ کا قیام کب عمل میں آیا؟

ج: ۱۰ رجون ۱۹۹۷ء کو جب یہاں سمرکیمپ کی کلاسز کا ابتداء کی گئی؟

س: اسلامک انسٹیٹیوٹ کے قیام کے بنیادی مقاصد کیا تھے؟

ج: بنیادی طور پر پڑھے لکھے طبقے خصوصاً طالبات میں دینی شعور بیدار کرنا۔

س: اس ضمن میں آپ کو کیا مشکلات پیش آئیں؟

ج: (۱) ایسی جگہ کا حصول جہاں طالبات آزادی اور حجاب کی حدود کی پاسداری کے ساتھ تعلیم حاصل کرسکیں، (۲) انتظامیہ اور ایسے افراد کا انتخاب جنہیں تربیت دے کر کام لیا جاسکے، (۳) فنڈز کا حصول۔

س: ان مسائل کے حل میں آپ کی سب سے زیادہ مدد کس نے کی؟

ج: میرے شوہر اور میرے بچوں کے علاوہ مجھے بہت سے ایسے مخلص معاونین کا تعاون میسر رہا جن کی میرے ساتھ دیرینہ رفاقت تھی۔

س: اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ ایک رفاہی ادارہ ہے یا اسے بھی ایک عام این جی او کہنا چاہئے؟

ج: اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ اور موجودہ دور کی این جی اوز میں بہت فرق ہے۔ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ بنیادی طور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ایک رفاہی، دینی اور تعلیمی ادارہ ہے۔

س: فرقہ واریت سے آج ہماری مساجد بھی پاک نہیں رہیں آپ کے خیال میں اس سے کس طرح بچا جاسکتا ہے اور آپ نے اس کے لئے کیا اقدامات کئے؟

ج: آج امتِ مسلمہ میں اتحاد کا فقدان، اس کے آدھے مسائل کا سبب ہے، یہ زہر قاتل ہے اور ان چیزوں سے شعوری کوشش کر کے اجتناب کرنا چاہئے۔ اس سے بچنے کا بہترین حل یہ ہے کہ قرآن وسنت کی سادہ تعلیم پر عمل کیا جائے۔

س: اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کی جنرل سیکرٹری کا عہدہ کب سنبھالا؟

ج: اس کے قیام کے ساتھ ہی یعنی یکم دسمبر ۱۹۸۹ء میں۔

س: موجودہ سیاست کے ذریعے ملک میں اسلامی نظام لایا جاسکتا ہے؟

ج: نہیں! موجودہ سیاست کے ذریعے ملک میں اسلامی نظام لانا بہت مشکل ہے۔

س: تو پھر ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ کس طرح ممکن بنایا جاسکتا ہے؟

ج: امام مالکؒ کا قول ہے: ''اس قوم کے آخر کی اصلاح بھی اسی طرح ہوگی جس طرح اس کے اوّل کی اصلاح ہوئی، یعنی توحید اور منہج نبوی کا علم'' اور پھر اس پر عمل ہی ملک میں اسلامی شریعت کے قیام کا ذریعہ ہے۔

س: موجودہ دور میں سود معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، جبکہ احکامِ الٰہی کے مطابق یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ ہے، اس کے خاتمہ میں ہمارے علماء نے کیا کردار ادا کیا ہے؟

ج: سود کی ممانعت کے سلسلے میں پہلی' قانونی جنگ کی شکل میں کامیابی علماء نے حاصل کی ہے جس کے بعد سپریم کورٹ نے حکومت کو عملی اقدام کرنے کا پابند کیا ہے۔ اس کا اہم ترین نتیجہ یہ نکلا ہے کہ روز افزوں بڑھتی ہوئی سکیمیں مثلاً درآمد، مالا مال، کارآمد وغیرہ بند کروا دی گئی ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ کامیابی کے سفر کا آغاز ہو چکا ہے۔

س: اسلامی نظام کے قیام میں خواتین کیا کردار ادا کرسکتی ہیں؟ کیا عورت سیاست میں حصہ لے سکتی ہے؟

ج: اسلامی نظام کے قیام میں خواتین کے کردار کا سوال ہے تو خواتین معاشرے کی تشکیل وتعمیر میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ معاشرہ افراد سے بنتا ہے اور افراد کی تعلیم وتعمیر میں خواتین ہی مصروفِ عمل ہوتی ہیں لہٰذا جب خواتین زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوں گی وہ ہمیں ایسے افراد مہیا کرسکتی ہیں جو اسلامی نظام کی داغ بیل ڈالنے کے لئے کام کریں گے۔ عورت کا اس سے بڑھ کر تعمیری کردار کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔

س: ہمارے علماء سیاست میں ناکام کیوں ہو جاتے ہیں؟

ج: بنیادی طور پر پورا معاشرہ اخلاقی گراوٹ اور پسماندگی کا شکار ہے۔ اس کے اثرات علماء پر بھی ہیں سیاست میں ناکامی کی سب سے بڑی وجہ علماءِ کرام میں اتحاد کی کمی اور دین وسیاست کی تفریق کے فلسفہ کی قبولیت ہے۔

س: خواتین کی شرح خواندگی میں اضافے کے لئے دینی ادارے کیا کرسکتے ہیں؟

ج: ہمارا دین علم کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر میں انگریز کے نظامِ تعلیم سے قبل مسلمانوں کی خواندگی کی شرح ۱۰۰ فیصد تھی۔ شرح خواندگی میں اضافے کے لئے ضروری ہے کہ دین سے قربت استوار کر کے علمی شعور پیدا کیا جائے۔

س: تعددِ ازواج کی اہمیت وضرورت کیا ہے؟

ج: سب سے پہلے میں ایک بات کی وضاحت کردوں کہ یہ امر اجازت ہے، فرض نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس اجازت کو mis-use کرنے کی وجہ سے کراہت پیدا ہوچکی ہے اور اس کے علاوہ دین سے دوری کا بھی نتیجہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بعض دفعہ سیاسی، معاشرتی و تعلیمی حکمتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ ایک مرد ایک سے زیادہ عورتوں کی ذمہ داری اٹھالے لیکن اس میں دنیاوی معاملات میں عدل کی شرط امر لازم ہے۔

س: موجودہ دور میں توحیدِ عملی کی جھلک بہت کم نظر آتی ہے، کیوں؟

ج: یہ مسئلہ تو علامہ اقبالؒ نے بھی یوں بیان کیا تھا:

؎ رہ گئی رسم اذاں، روحِ بلالی نہ رہی!

مذہب سے دور ہونے کے باعث ہمارے اعمال وافکار میں عقیدۂ توحید کی روح کی کمی ہے جب ربّ تعالیٰ کے ساتھ قربت کا تعلق قائم ہوجائے گا تو توحیدِ عملی کے نشان خود بخود ہماری زندگیوں پر ثبت ہوجائیں گے۔

س: تزکیہ نفس، تعلق باللہ اور ذاتی تربیت میں سب سے زیادہ اہمیت کس چیز کی ہے؟

ج: فکر وعقیدے کا تعلق قرآنِ مجید سے استوار کرنا سب سے زیادہ اہم ہے۔ حبِ الٰہی، تزکیہ نفس اور تعلق باللہ کے لئے اس کلامِ الٰہی سے رجوع کرنا ضروری ہے۔ بعد کے تربیتی مراحل از خود طے ہوجاتے ہیں۔

س: تہجد کی نماز کی آپ ذاتی زندگی میں کیا اہمیت ہے؟

ج: تہجد کے وقت کی اہمیت قرآن و حدیث سے تو بہت واضح ہے۔ میرے نزدیک یہ نفس کو مارنے والی ہے۔ کیونکہ اس وقت بیدار ہونا نفس اور شیطان کی مکمل شکست ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ﴾

س: آپکی کامیابی کی کوئی خاص وجہ آپکے خیال میں کیا ہے؟

ج: میری کامیابی کی وجہ اللہ کی مدد اور خالص اللہ کی رضا کی طلب ہی ہوسکتی ہے۔

س: اپنی اولاد کے لئے آپ نے کیا پلان کیا ہے، کیا وہ اس پر پورے اترے، کیا وہ آپ کے معاون ہیں؟

ج: اولاد کے لئے ہم نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ وہ ڈاکٹر یا انجینئر وغیرہ بنیں بلکہ ہماری ایک ہی خواہش تھی کہ وہ عالم دینِ الٰہی بنیں۔ الحمدللہ، اللہ کی رحمت سے میرے سب بچے حفاظِ قرآن ہیں اور اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ ہیں، گھریلو ذمہ داریاں تو میری بچیوں نے بہت پہلے سنبھال لی تھیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اب دیگر مصروفیات میں بھی میری اولاد میری معاون ومددگار ہے

س: طالبات کے لئے آپ کوئی پیغام دینا چاہئیں؟

ج: ہمارا خالق ومالک اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے، میرا پیغام یہ ہے کہ اس خالق کے قریب ہوجائیں، آپکے سارے مسائل حل ہوجائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو بیگم پروفیسر حافظ محمد سعید

امیر مرکز الدعوۃ والارشاد، مجاہدین لشکر طیبہ

انٹرویو پینل: رافعہ مبشرہ، صدف ریاض

مؤرخہ: ۲۹ر فروری ۲۰۰۰ء

تعارف: محترم پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب کی شخصیت اہل اسلام کے لئے تو شاید اجنبی ہو مگر اہل کفر کے لئے آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انڈین فورسز آپ کو مشرق کا صدام کہہ کر پکارتی ہیں اور انڈین میڈیا پر آپ کی شخصیت ایک دیو کی مانند چھائی ہوئی ہے۔

پروفیسر حافظ محمد سعید صاحب نے ۱۹۸۸ء میں ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جس کا مقصد محض مسلم مجاہدین تیار کرنا ہی نہیں تھا بلکہ معاشرے کو ایسے عظیم اور جری سپوت مہیا کرنا تھا جس کی تربیت منہج انقلاب نبویؐ کے عین مطابق کی جائے۔

محترم حافظ سعید صاحب کی اہلیہ تک ہماری رسائی کتنی مشکل سے ہوئی، یہ ایک الگ داستان ہے، لیکن جب ہم ان کے گھر پہنچے تو ہمیں ایک غیر متوقع صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں بے حد محبت اور عزت کے ساتھ وسیع لاؤنج (جس میں ٹی وی نہیں تھا) میں بٹھایا گیا۔ جب بیگم سعید صاحبہ سے ہم نے اپنے آنے کا مدعا بیان کیا تو ان کے چہرے پر بیگانگی کی ایک لہر سی دوڑ گئی اور مجھ سے فرمانے لگیں، بیٹا، آپ میرا انٹرویو کیوں چھاپنا چاہتی ہیں۔ میں نے کہا جی لوگ آپ کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔

اس سے کیا ہوگا، بیگم سعید صاحبہ

شاید کہ کسی کی ہدایت کا باعث بن جائے۔

بیٹا: ہدایت کے لئے قرآن کافی ہے۔ دیکھو، بیٹی انٹرویوز، شہرت سب بے کار کی باتیں ہیں۔ اس تمام بات چیت کے دوران بیگم سعید صاحبہ کا لہجہ متاثر کن حد تک نرم تھا۔

اس گفتگو کے دوران حافظ سعید صاحب کی بہو تشریف لائیں (ان کی نگاہیں بھی شہرت کی چمک سے خالی تھیں)۔ پھل فروٹ کے ساتھ ہماری تواضع کرتے ہوئے بولیں آپ کا انٹرویو لینے کا تقاضا تو درست ہے مگر یہ حافظ صاحب سے پوچھ کر ہی آپ کو انٹرویو دے سکتی ہیں۔ اس دوران میں نے اپنی ساتھی صدف کو چھوٹی ٹیپ ریکارڈر آن کرنے کا اشارہ کیا۔ جسے تھوڑی دیر بعد صدف نے اُخلاقی جرم سمجھتے ہوئے بند کر دیا۔ یوں ہم نے غیر رسمی انداز میں گفتگو شروع کر دی، جس کو بعد میں ترتیب دے کر اس انٹرویو کی شکل دی گئی۔

المسلمات: آپ کا نام......؟

ج: میمونہ سعید

س: آپ کے بچے کتنے ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: دو، ایک بیٹا، ایک بیٹی۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بیٹی کے گھر تو اولاد ہے، خدا تعالیٰ بیٹے کو بھی صالح اولاد سے نوازے۔ (آمین)

س: شادی کب ہوئی؟

ج: ۱۹۷۰ء میں ہوئی، ۱۸ سال کی عمر میں۔

س: گھر کی ضرورت کی اشیاء کون لاتا ہے؟

ج: شروع میں تو حافظ صاحب لاتے تھے، اب مصروفیات کے سبب انتظام کردیا ہے جس کی وجہ سے تمام اشیاء ضرورت مل جاتی ہیں۔ کیونکہ حافظ صاحب اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ اگر انہیں کوئی پیغام بھی پہنچانا ہو تو تنظیم کے افراد کے ذریعے پہنچاتے ہیں یا کسی ریلی ر اجتماع کے ذریعے ان کی آواز سن لیتے ہیں۔

س: کوئی شکوہ جو کبھی حافظ صاحب سے کیا ہو؟

ج: یہ کہ آپ گھر بہت کم آتے ہیں۔ ہم اب تک صرف ایک مرتبہ ۹ دن اکٹھے رہے یعنی اپنی شادی کے فوراً بعد اور یہ زیادہ سے زیادہ دن ہیں جو ہم ساتھ رہے۔ (اس سے ہم نے یہ نتیجہ اَخذ کیا کہ حافظ صاحب اپنے اہل و عیال سے زیادہ اپنے مجاہدین کے قریب ہیں، شاید کہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے:

﴿إِنَّ اللهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾

”یقیناً اللہ نے مؤمنین سے ان کے اَعمال و اموال جنت کے بدلے میں خرید لئے ہیں“

س: کوئی خواہش جو پوری نہ ہوئی ہو؟

ج: اللہ بہت کریم ہے، اُس نے سب کچھ عطا کیا ہے ایک اور بیٹے کی خواہش تھی مگر میں اس معاملے میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں۔

س: آپ کی تعلیم؟

ج: قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھا اور حفظ کیا ہے۔

س: کیا آپ درس و تدریس کا فریضہ انجام دیتی ہیں؟

ج: جی ہاں! ہمارے تنظیمی اجتماعات ہوتے ہیں جن میں نہ صرف دروس وغیرہ کی تربیت بھی دیتے ہیں بلکہ ہم طالبات کو اسلحہ وغیرہ کی تربیت بھی دیتے ہیں۔

س: کیا عورتیں گھروں سے باہر نکل سکتی ہیں؟

ج: جی ہاں! تمام حدود کی پاسداری کرتے ہوئے، عورتیں اِنقلاب کے لئے کوشش کرسکتی ہیں۔

س: آپ اپنی خواتین کو کس طرح تربیت دیتی ہیں؟

ج: ہر اس جگہ ہمارا سنٹر بن رہا ہے جہاں مردوں کا مرکز یا سنٹر ہے۔ ہمارے ان سینٹرز میں دینی تربیت کے علاوہ خواتین کو فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔ اسلحہ کی ٹریننگ اس طرح دی جاتی ہے کہ تمام طالبات کو اسلحہ کھولنے، بند کرنے، مرمت کرنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ یہ ٹریننگ فی الحال صرف ۲۱ دن کی ہے۔

س: تعلق باللہ کو مضبوط کیسے کیا جاتا ہے یا آپ اس کے لئے کیا کرتی ہیں؟

ج: اُٹھتے بیٹھے اللہ کو یاد کرتی ہوں۔

س: زیادہ تر کیا پڑھتی ہیں؟

ج: آیت کریمہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العظیم، حسبی اللہ وغیرہ پڑھتی رہتی ہوں۔ حفظ شدہ قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی ہوں۔

س: صبح کتنے بجے اٹھتی ہیں؟

ج: تین بجے

س: حافظ صاحب کی کوئی بات جو آپ کو بہت اچھی لگتی ہو؟

ج: تمام عادتیں بہت اچھی ہیں، یہ کہ أشدآ علی الکفار رحمآء بینھم "گھر والوں کیلئے متحمل مزاج ہیں"

س: بچوں کی تربیت کے لئے آپ کا اسلوب کیا رہا؟

ج: نرمی اور سختی کے درمیان درمیان رہی۔

س: آج ہم نام نہاد توحید کے علم بردار ہیں، توحید عملی کی جھلک کیوں نہیں نظر آتی؟

ج: توحید عملی اس لئے نہیں کہ ہر عالم عمل پر توجہ نہیں دیتا۔ عمل صالحہ سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ رضائے الٰہی، خلوص، سنت نبویؐ پر عمل، عمل صالح کی بنیادی شرائط ہیں۔ تعلق باللہ مضبوط ہو تو اللہ راہیں خود ہموار کرتا ہے۔ دس برس میں ہماری جہادی تحریک اتنی پھیلی ہے اس کا واحد سبب خالص رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ یہ ہمارے اللہ کی مہربانی اور حافظ صاحب کے بے لوث ہو کر اللہ کے لئے کام کرنا ہے۔ یہ بات میں اللہ سے ڈر کر کہہ رہی ہوں کہ اتنے کم عرصے میں خدا نے ہماری تحریک کو اتنی ترقی عطا کی ہے۔

پیغام: زندگی کو شریعت کے مطابق بنائیں پھر عمل پیرا ہونے میں مستقل مزاجی ہونی چاہیے۔

اہل ایمان کے اوصاف

☆ وہ بار بار اپنے ربّ سے صراطِ مستقیم پر استقامت کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ (الفاتحہ)

☆ وہ بار بار توبہ واستغفار کرنے والے، اپنے ربّ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے والے ہوتے ہیں۔ (التوبہ)

☆ وہ سب سے زیادہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔ (البقرۃ)

☆ وہ خدا کی نافرمانی سے بچنے والے اور پوری زندگی میں میانہ روش اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ (البقرۃ)

☆ وہ ہر معاملے میں صرف خدا کی رضا کے طلبگار ہوتے ہیں۔ (التوبہ)

☆ وہ شیطان کے اُکسانے پر خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ (الاعراف)

☆ ان کی راتیں خدا کے حضور سجدے اور قیام میں گزرتی ہیں۔ (الفرقان)

☆ وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ (الفاتحہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو بیگم ڈاکٹر اسرار احمد

صدر شعبہ خواتین تنظیم اسلامی، پاکستان

انٹرویو پینل: رافعہ مبشرہ، صدف ریاض

قرآن کالج، گارڈن ٹاؤن اور قرآن اکیڈیمی، ماڈل ٹاؤن ڈاکٹر اسرار احمد کی دعوت رجوع الی القرآن کی کامیابی کے دو عظیم شاہکار ہیں۔ آپ ملک کے معروف دینی سکالر ہی نہیں بلکہ تنظیم اسلامی کے بانی ہیں اور تحریکِ خلافت کے نام سے خلافت کے اِحیا کے لئے کوشاں ہیں۔ ان تمام امور میں ان کی بیگم بھی ان کی معاون و مددگار ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اِسلامی انقلاب کے لئے ان کی کوششوں کو بارآور کرے اور انہیں ہمیشہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سوال: آپ کا نام؟

جواب: طاہرہ خاتون

سوال: آپ نے کہاں تک تعلیم حاصل کی؟

جواب: میں نے مڈل تک تعلیم حاصل کی ہے اور بھرپور طریقے سے غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا ہے۔ میں اپنے سکول کی فٹ بال ٹیم کی کپتان ہوا کرتی تھی۔

سوال: آپ کی شادی کس سن میں ہوئی؟

جواب: ہماری شادی ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔

سوال: کیا آپ نے کوئی دینی تعلیم حاصل کی؟

جواب: قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ پڑھا۔ مدرسہ بنات الاسلام سے جہاں طالبات کی فکری صلاحیتوں کو اسلامی تعلیمات کے سائے تلے پروان چڑھایا جاتا ہے، مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے علاوہ دینی کتب کے ذریعے دینی تعلیم حاصل کی۔

سوال: کیا شادی سے قبل بھی آپ کی کوئی دینی، تبلیغی و تدریسی مصروفیات تھیں؟

جواب: جی ہاں! میں درسِ قرآن دیا کرتی تھی۔

سوال: آپ کی تربیت میں والدین کا کیا کردار رہا ہے؟

جواب: میرے والدین نیک اور دیندار تھے۔ میری کردار سازی میں ان کا بہت ہاتھ ہے۔

سوال: شادی کے بعد کس طرح کا ماحول میسر آیا؟

جواب: شادی کے بعد بھی الحمدللہ دینی ماحول ہی ملا۔

سوال: شادی کے بعد آپ کی کیا مصروفیات رہیں؟

جواب: شادی کے ابتدائی عرصے میں گھریلو ماحول کی تشکیل اور عورت کے اوّلین فریضے یعنی اولاد کی پرورش اور تربیت میں وقت صرف کیا۔

سوال: دین کی تبلیغ و اشاعت اور اولاد کی تربیت میں آپ کے شوہر آپ کے کتنے معاون ثابت ہوئے؟

جواب: دین کی تبلیغ کے ضمن میں بچوں کی تعلیم و تربیت میری اوّلین ترجیح رہی، مجھے میرے شوہر کی طرف سے کوئی پابندی نہیں تھی۔ اولاد کی تعلیم اور کردار سازی میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال انہوں نے اپنا کردار ادا کیا۔ لیکن تربیت کی بنیادی ذمہ داری عورت ہی کی ہوتی ہے۔ میرے شوہر کا تو مکمل وقت تبلیغ کے لئے وقف ہے مگر دروس وغیرہ میں بچیوں کو ساتھ لے جانے میں غافل نہیں رہے۔ بنیادی حقوق بہت اچھی طرح انہوں نے ادا کئے اور بچوں کے بڑے ہوجانے کے بعد میں نے بھی اپنی دینی مصروفیات کا آغاز کردیا ہے۔

سوال: دینی مصروفیات کے لئے گھریلو مصروفیات کی کتنی قربانی دینا پڑتی ہے؟ اور آپ نے ان دو زندگیوں میں توازن کیسے پیدا کیا؟

جواب: گھریلو مصروفیات و ذمہ داریاں بہرحال پہلی ترجیح ہیں لیکن بہتر طریقہ یہی ہے کہ دونوں کو برابر نبھایا جائے میں نے بھی گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ہی یہ فریضہ انجام دیا تاکہ کوئی زندگی بھی متاثر نہ ہونے پائے۔

سوال: آپ کی زندگی کا کوئی خوشگوار واقعہ؟

جواب: میری یہ خواہش تھی کہ جب میں حج پر جاؤں تو میرے بچے ساتھ ہوں۔ ربّ کریم نے میری یہ خواہش پوری کی۔ جب میں حج پر گئی تو میرے سب بچے تو میرے ہمراہ نہ تھے مگر باری باری یہ سعادت کم عمری میں ہی سب کے نصیب میں آئی۔ یہ میرے لئے نہایت خوشگوار واقعہ ہے۔

سوال: آپ کی کامیابی کی وجہ آپ کے خیال میں کیا ہے؟

جواب: کامیابی خلوص اور اللہ کی رضا کی خواہش رکھنے پر منحصر ہے

سوال: اپنی اولاد کے لئے آپ نے کیا پلان کیا تھا، کیا وہ اس پر پورے اترے اور کیا وہ آپ کے معاون ہیں؟

جواب: اولاد کے لئے یہ خواہش تھی کہ اللہ کے فرمانبردار ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ وہ اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ دنیاوی لحاظ سے جو پلان کیا تھا اس میں بھی کامیاب ہوئے اور ہماری مصروفیات میں بھی معاون ہیں۔

سوال: کیا عورت سیاست میں حصہ لے سکتی ہے؟

جواب: عورت کو مذہب، سیاست میں براہ راست حصہ لینے کی اجازت نہیں دیتا

سوال: پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے عورت کیا کردار ادا کرسکتی ہے؟

جواب: اسلامی نظام کے قیام کے لئے عورت پر لازم ہے کہ وہ اولاد کی صحیح تربیت کرے اور شوہر کی راہنمائی کا فرض انجام دے۔

سوال: پاکستان میں موجودہ سیاست کے ذریعے اسلامی نظام نافذ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اسلامی نفاذ اور نظام اسلام کے قیام کے لئے اسلامی انقلاب لازمی ہے۔

سوال: اسلامی انقلاب کس طرح ممکن ہوسکے گا؟

جواب: اس کے لئے اپنی ذاتیات میں انقلاب لانا ہوگا، اس کے بعد گھر و اولاد کی تربیت انقلابی طور پر کرنا ہوگی اس کے نتیجے میں معاشرے میں انقلاب آئے گا جو آگے چل کر افراد اور ملک میں انقلاب کا پیش خیمہ بنے گا۔

سوال: تنظیم اسلامی کا قیام کب عمل میں آیا؟

جواب: ۱۹۷۵ء میں

سوال: علماء سیاست میں آنے کے بعد ناکام ہوجاتے ہیں۔ انہیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: علماء کو انقلابی سیاست کے لئے کردار ادا کرنا چاہئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: اسلامی ممالک میں طلاق کی شرح کم ہے۔ اسلام نے اس شرح کو کم کرنے کی کیا تجاویز دی ہیں؟

جواب: جب عورت اور مرد اس دائرہ کار کو سمجھ لیں اور اپنا لیں جو مذہب نے مقرر کر دیا ہے تو یہ شرح نہ ہونے کے برابر رہ جائے گی۔

سوال: پاکستان میں سود کی لعنت ختم کرنے کے لئے علماء نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: علماء نے اس ضمن میں کئی متبادل نظام پیش کئے ہیں۔ لیکن ذمہ داروں نے بدنیتی سے اسے ناقابل عمل قرار دے کر ٹھکرا دیا۔

سوال: پاکستان کی شرح خواندگی میں اضافے کے لئے دینی جماعتیں کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟

جواب: پاکستان میں اس شرح میں اضافے کے لئے دینی جماعتیں خاطر خواہ خدمت انجام دے سکتی ہیں اور وہ اس کے لئے مصروفِ عمل بھی ہیں۔

سوال: تعددِ ازواج کی اجازت اسلام نے دی ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں اسے کراہت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے...... کیوں؟

جواب: جذبہ رقابت عورت کی فطرت کا حصہ ہے اور اس کی مثال ازواجِ مطہرات سے بھی ملتی ہے۔ لیکن اس کراہت کی وجہ سے ہی معاشرے میں خرافات پھیل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اجازت مرد کی فطرت کے مطابق دی ہے۔ لہٰذا ہمیں اس ضمن میں ازواجِ مطہرات ہی کی مثال سامنے رکھنی چاہئے۔

سوال: آج کل نام نہاد توحید کا چرچا تو ہے مگر توحید عملی کی جھلک کیوں نہیں نظر آتی؟

جواب: عمل سے فارغ ہوا انسان بنا کر تقدیر کا بہانہ لیکن توحید وہ عقیدہ ہے جس کا اثر پوری زندگی پر نظر آتا ہے یہ تو اقرار بالسان اور تصدیق بالقلب کا معاملہ ہے۔

سوال: پردے کے ضمن میں موجودہ دور کے لحاظ سے کتنی سختی درست ہے؟

جواب: شریعت کا حکم ہے کہ مکمل پردے کا اہتمام کیا جائے پردہ دل سے کیا جائے گا تو پھر تقویٰ کے ذریعے قابل عمل بنایا جائے گا۔ ہمارا کام شرعی پردے کے احکامات کو عام کرنا ہے، اس کا اہتمام کرنا اور اس پر عمل کرنا۔ یہ ہر فرد پر منحصر ہے، اپنے حالات کے مطابق۔

سوال: موجودہ دور میں عورت کو جو مسائل درپیش ہیں ان کی وجہ کیا ہے؟

جواب: عورت کا اصل مقام اس کا گھر ہے اور اس کے لئے حکم بھی یہی ہے جب وہ بلاضرورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو احکامِ نبی ﷺ کی خلاف ورزی کے نتیجے میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

سوال: حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ضمن میں پہلی ترجیح کیا ہے

جواب: فرائض عبادت کی ادائیگی کے بعد حقوق العباد کی ادائیگی ضروری ہے، کیونکہ اللہ نے تو اپنے حقوق معاف کر دینے کا اعلان کیا ہے جبکہ حقوق العباد میں کوتاہی کی معافی نہیں ہے۔

سوال: المسلمات کے توسط سے آپ خواتین کو کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

جواب: قرآن کا علم حاصل کرنا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنا بے حد ضروری ہے۔ اپنی نیتوں میں اخلاص پیدا کریں اور سب سے پہلے اپنی ذات کی اصلاح کریں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو بیگم حافظ ثناء اللہ مدنی

اہلیہ سربراہ سعودی اسلامک مشن، پاکستان

انٹرویو پینل: رافعہ مبشرہ، شمائلہ حفیظ

محترم حافظ ثناء اللہ مدنی قانون وشریعت کورس کے پاکستان کی طرف سے ساٹھ کے عشرے میں مدینہ یونیورسٹی جانے والے پہلے گروپ کے طالب علم ہیں۔ سعودی حکومت کے شعبہ دعوت وارشاد کی طرف سے پاکستان بھر کے مبعوثین کے انچارج ہیں، جامعہ لاہور الاسلامیہ میں عرصہ سے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں۔ اس وقت ملک کے بے شمار جرائد (جن میں اسلامک انسٹیٹیوٹ سے منسلکہ ماہنامہ محدث بھی شامل ہے) میں لوگوں کے سوالات کے شرعی جوابات اور فتاویٰ شائع ہوتے ہیں' اس وقت متعدد مقامات پر تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ ان کی اہلیہ انتہائی سادہ مگر ملنسار اور خوش اخلاق خاتون ہیں۔ ہمیں دوران انٹرویو بعض سوالات کے جوابات کے لئے ہمیں محترم حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب کو بھی زحمت دینا پڑی۔

سوال: مسز حافظ ثناء اللہ مدنی صاحبہ آپ کا نام؟

جواب: صدیقہ بیگم

سوال: آپ نے دنیاوی تعلیم حاصل کی؟

جواب: نہیں۔

سوال: دینی تعلیم حاصل کی؟

جواب: قرآن پاک پڑھا تھا بغیر ترجمہ کے۔

سوال: شادی کے وقت آپ کی عمر ؟

جواب: ۳۰ سال

سوال: دینی کام کرتی ہیں یا گھر داری؟

جواب: گھر داری۔

سوال: بچوں کی تربیت کون کرتا ہے آپ یا مدنی صاحب؟

جواب: مدنی صاحب کرتے ہیں، میں صرف گھر داری کرتی ہوں۔

سوال: بچوں کی تربیت کیسے کی، نرمی کے ساتھ یا سختی کے ساتھ؟

جواب: نرم کی۔ مدنی صاحب مزاجاً نرم ہیں ، میں تھوڑی سخت ہوں۔

سوال: مدنی صاحب کی تعلیم کیا ہے؟

جواب: ایم۔ اے اسلامیات اور مدینہ یونیورسٹی سے قانون وشریعت کی ڈگری لی ہوئی ہے۔

سوال: آپ کے کتنے بچے ہیں؟

جواب: میرے سات بچے ہیں: تین بیٹے، چار بیٹیاں

سوال: کتنے بچے شادی شدہ ہیں؟

جواب: تین شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا

سوال: کیا آپ کی بہو پڑھی لکھی ہے؟

جواب: نہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: آپ کے بیٹے کتنا پڑھے ہوئے ہیں؟

جواب: بڑا بیٹا حافظ ہے، ایم۔اے عربی کیا ہوا ہے۔ دوسرا بی اے کے پیپرز دے رہا ہے اور تیسرے نے جامعہ لاہور الاسلامیہ سے سات سالہ کورس کیا ہوا ہے

سوال: بیٹیاں کتنا پڑھی ہوئی ہیں؟

جواب: بڑی بیٹی نے ایم۔اے عربی کیا ۔ منجھلی نے ایف۔ اے کیا ہے۔ تیسری حافظِ قرآن ہے اور فرسٹ ایئر میں ہے اور سب سے چھوٹی بیٹی بھی فرسٹ ایئر میں ہے۔

سوال: گھر کی بیرونی ذمہ داریاں کون ادا کرتا ہے؟

جواب: مدنی صاحب، میں گھر میں رہتی ہوں، زیادہ باہر نہیں جاتی۔

سوال: مدنی صاحب آپ کے لئے کیسے شخص ہیں؟

جواب: بہت اچھے ہیں۔

سوال: ان کی کوئی بات جو آپ کو بہت اچھی لگتی ہے؟

جواب: گھر آتے ہیں تو خوش طبیعت کے ساتھ آتے ہیں، کبھی اونچی آواز سے نہیں بلایا۔ نرمی سے بات کرتے ہیں اور بچوں کی ہر جائز خواہش پوری کرتے ہیں۔

سوال: اولاد کے لئے کیا پلاننگ کی ہے؟

جواب: اولاد کو دین کی طرف راغب کرنا ہے۔

(اسی دوران ثناء اللہ مدنی صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ تعاون کی غرض سے تشریف لے آئے)

حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب

سوال: آپ نے مدینہ یونیورسٹی سے کیا تعلیم حاصل کی؟

جواب: "قانون وشریعت کی ڈگری" جس کو "لیسانس" کہتے ہیں۔

سوال: کتنے عرصے میں مکمل کی؟

جواب: چار سال میں۔

سوال: آپ کی زندگی کی اہم بات جو اکثر یاد آتی ہے؟

جواب: اساتذہ اور والدین کی یاد تازہ رہتی ہے۔

سوال: آپ نے بچوں کی تربیت کس طرز پر کی ہے؟ کس چیز کو مدنظر رکھا؟

جواب: قرآن وسنت کی تعلیمات کے ساتھ

سوال: بچوں کی تربیت کے لئے آپ نے کون سا طریقہ اختیار کیا، رعب یا نرمی؟

جواب: دونوں طریقے اختیار کئے۔ اکثر و بیشتر نرمی لیکن جہاں ضرورت پڑی، سختی بھی کی۔

سوال: آپ نے اپنی اولاد کے لئے کیا پلان کیا کہ ان کو کیا بنائیں گے اور پڑھائیں گے؟

جواب: دین کے خادم بنائیں گے، دین اور دنیا دونوں کی تعلیم دلوائیں گے۔

سوال: فرقہ واریت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کم علمی اور جہالت اور علماء بھی اکثر و بیشتر علم حقیقی سے نابلد ہیں۔

سوال: فرقہ واریت کو کس طرح کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس کے لئے صحیح تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔

سوال: علماء تو علم سے ہی کہلاتے ہیں؟

جواب: نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ جو بھی داڑھی رکھ لیتا ہے وہ عالم کہلاتا اور جو مصلی پر کھڑا ہوجاتا ہے وہ امام بن جاتا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ حالانکہ اس کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں وہ کچھ اور ہیں۔

سوال: خواتین کے اہم مسائل کیا ہیں؟

جواب: طلاق کے مسائل، وراثت کے مسائل، زیادہ تر یہ دونوں ہیں اور اقتصادیات کے مسائل بھی ہیں لیکن یہ ان کی نسبت کم ہیں۔

سوال: آپ کے نزدیک ایک عورت سیاست میں حصہ لے سکتی ہے؟

جواب: تحفظات کی صورت میں لے سکتی ہے اگر عورت کا حصہ لینا یہ ہو کہ مردوں کے سامنے وہ سٹیج پر آئے گی تو یہ صحیح نہیں لیکن جہاں تک عورتوں کی مجالس میں بیانات کیلئے جانا ہے تو وہ ٹھیک ہے لیکن اختلاط نہ ہو۔

سوال: پاکستان کے موجودہ نظام کے ذریعے کیا اسلامی نظام نافذ ہوسکتا ہے؟

جواب: ناممکن ہے، یہ سیاست غیر شرعی ہے۔

سوال: پاکستان میں اسلامی نظام کیسے نافذ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: معاشرہ شرعی بنے تو پھر ہی ہوسکتا ہے۔ شرعی تب بنے گا جب کتاب وسنت کی حکومت ہوگی، حکمران اچھے ہوں اور کتاب وسنت کے داعی ہوں۔

سوال: بعض لوگ خونی انقلاب کی بات بھی کرتے ہیں؟

جواب: اس کا حل خونی انقلاب نہیں ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ اچھے افراد آگے آئیں۔

سوال: اتنی جلدی اچھے افراد کیسے تیار ہوں گے، اتنی دیر میں بدلتے بدلتے زمانہ بدل جائے گا؟

جواب: وہ تب بدلے گا جب ہماری نیتیں درست ہوں گی۔ اگر افراد اچھے فرد کا انتخاب کرلیں تو جلد ہی انقلاب بھی آجائے گا لیکن ہماری سوچ وفکر مغربی جمہوریت کی ہے اور یہ اسلام کے خلاف ہے۔

سوال: سود کی ممانعت کے سلسلے میں علماء نے کیا کردار ادا کیا اور کتنی کامیابی ہوئی؟

جواب: علماء نے معاشرے کے لوگوں کے دلوں میں یہ بات راسخ کردی ہے کہ یہ حرام شے ہے اور اس کو استعمال نہیں کرنا لیکن بعض لوگ ایسے ہیں جو حرمت کو جاننے کے باوجود اس پر بضد ہیں۔ اس میں کامیابی یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے سود کے معاملات ترک کردیئے ہیں۔

سوال: اس ضمن میں علماءِ کرام کسی بھی حکومت سے یہ مطالبہ پورا نہیں کراسکے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس لئے کہ حکومت بے دین ہے۔ دین دار حکومت سے مطالبہ کرسکتے ہیں۔ لیکن ایسی حکومت سے جو بذات خود ہی کتاب وسنت سے ناواقف ہو تو اس سے مطالبہ کیا کریں۔

سوال: علماء نے بھی بڑے تختے الٹے ہیں اور ریلیاں کی ہیں۔ بڑا کچھ کیا ہے، پھر اس معاملے میں کامیاب کیوں نہ ہوئے؟

جواب: احتجاج کا یہ مغربی طریقہ کار ہے۔ اسلامی طریقہ کار یہ ہے کہ اہل انسان کو منتخب کرکے اس کی اطاعت کی جائے اور اس سے حق بات منوائی جائے۔

سوال: علماء سیاست میں ناکام کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: سیاست میں علماء کو داخل نہیں ہونا چاہئے، میری مراد آج کل کی سیاست سے ہے۔ مگر سیاست وہی شرعی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست ہے جس طرح دورِ خلافت راشدہ کی تھی۔ وہ پسندیدہ ہے۔ ہماری سیاست گندی ہے، اس سے دور رہنا چاہئے۔

سوال: آج کل پھر نظامِ خلافت کا بڑا زور ہے۔ لوگ تحریک خلافت کے بارے میں بات کرتے ہیں؟

جواب: نظام وہی ہے جو خلفائے راشدین نے نافذ کیا تھا۔

سوال: یہ جو تحریک شروع ہوئی ہے، اس کے کیا چانس ہیں؟

جواب: تحریک تو ابھی کمزور ہے۔

سوال: تحریک خلافت کس نے چلائی ہے؟

جواب: اس کے لئے مختلف جماعتوں کے کچھ لوگ جمع ہوئے تھے۔ انہوں نے اس بارے میں سوچا تھا کہ دوبارہ تحریک چلائی جائے۔ اس میں ابتداء میں جتنے لوگ شامل ہوئے تھے، ان میں سے کچھ پیچھے ہٹ گئے ہیں کچھ لوگ حق پر موجود ہیں۔

سوال: کیا تعددِ ازواج کا فائدہ عورتوں کو بھی ہے؟

جواب: اس میں تحفظ مقصود ہے ان کی عزت اور آبرو کا۔

سوال: عرب ممالک میں طلاق کی شرح کم ہے، دیگر ممالک میں زیادہ ہے؟

جواب: وہاں بھی ہوتی ہیں لیکن کم ہیں۔ کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے حق مہر زیادہ ہیں۔

سوال: اسلام طلاق کی شرح کو کم کرنے کے لئے کیا حل پیش کرتا ہے؟

جواب: حق مہر زیادہ ہوں۔ دین کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے، شادی سے قبل اور بعد میں۔

سوال: لیکن حق مہر ادا ہونے سے باقی حقوق ادا نہیں ہوتے؟

جواب: اس میں یہ ہوتا ہے کہ طلاق دینے والا بھی سوچتا ہے کہ میں نے سوچ سمجھ کر طلاق دینی ہے۔

سوال: کیا حق مہر زیادہ ہونا چاہئے؟

جواب: ہاں

سوال: کیا اس صورت میں وہ شرعی حق مہر رہ جاتا ہے؟

جواب: شرعی حق مہر مقرر نہیں ہے۔ لیکن کم نہیں ہونا چاہئے حیثیت کے مطابق ہونا چاہئے۔

سوال: پاکستان میں تعلیم نسواں کی شرح کم ہے، اسے کیسے زیادہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اہل علم آگے بڑھیں۔ طالبات کے لئے مدارس قائم کریں، ویسے آج کل طالبات کے مدارس کثرت سے قائم ہو رہے ہیں۔

سوال: علماء اس شرح کو کم کرنے کے لئے کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟

جواب: مدارس اور درس وتدریس کے عمل سے کوشش کر رہے ہیں

سوال: آپ خواتین کی تعلیم کے حق میں ہیں؟

جواب: ہاں، خواتین کو میں خود بھی تعلیم دیتا ہوں۔

سوال: کیا دینی اور دنیاوی دونوں تعلیمات ہونی چاہئیں؟

جواب: جی ہاں! دونوں تحفظ کے ساتھ۔

سوال: خواتین اسلامی نظام کے نفاذ میں کیسے مدد کرسکتی ہیں؟

جواب: اپنی حدود کے اندر ان کے لئے دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ اس کے اندر رہتے ہوئے اگر وہ کوشش کریں تو کامیابی کے امکانات ہیں۔

سوال: آج توحیدِ عملی کی جھلک نظر نہیں آتی، اسکا سبب کیا ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: سبب ہماری بد عملی ہے۔

سوال: علماء کی اس ضمن میں کیسے اصلاح کی جاسکتی ہیں؟

جواب: علماء کو ان کے فرض سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ لوگوں میں نمونہ بنیں، اس میں ہماری کوتاہی ہے۔

سوال: کیا آپکے بچے آپ کی مصروفیات میں ساتھ دیتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، دیتے ہیں۔

سوال: آپ نے اپنی کسی بیٹی کو تیار کیا کہ وہ خواتین کے مسائل کے بارے میں علم حاصل کریں۔

جواب: میری بڑی بیٹی یہی کام کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہمارا دائرہ وسیع ہے۔

سوال: شرعی پردے کے ضمن میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: ہونا چاہئے۔

سوال: جس طرح بے پردگی بڑھ گئی ہے، اب ہم ایک دم پردے کا حکم تو نافذ نہیں کر سکتے تو اس صورت میں شرعی پردے کا اطلاق کیونکر ممکن ہو سکے گا؟

جواب: شرعی پردے کے لئے سختی نہ کریں۔ مسئلے مسائل بیان کر دیا کریں۔

سوال: کوئی بات جو کہنا چاہئیں؟

جواب: دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سوال: تعلق باللہ میں سب سے معاون چیز کیا ہونی چاہئے؟

جواب: قرآن مجید، ذکر اللہ کیا جائے۔

سوال: ذکر اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو اذکار نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں ان کو کثرت سے کیا جائے۔ جیسے استغفار ہے۔

سوال: عورت کی تصویر کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب: تصویر چاہے عورت کی ہو یا مرد کی۔ اسلام میں حرام ہے۔ الا یہ کہ مجبوری ہو تو اس کا کوئی حرج نہیں۔

سوال: جب عورت انٹرویو دیتی ہے تو کیا پردے میں رہتے ہوئے تصویر اتروا سکتی ہے؟

جواب: ہاں گنجائش ہے لیکن یہ ہے کہ سر کی تصویر نہ آئے۔

سوال: عورت پردے میں ہوتی ہے پھر سر نہ آنے کی وجہ؟

جواب: پردے میں ہو تو تصویر کا فائدہ نہیں ہے۔

سوال: فائدہ تو ہو جاتا ہے کچھ لوگوں کو پتا چلتا ہے کہ پردہ بھی ایسا لباس ہے جس کو اختیار کیا جاسکتا ہے؟

جواب: یہ تصویر کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔ تصویر نہیں ہونی چاہئے۔

سوال: عورتوں کے عمومی مسائل زیادہ تر کیا ہوتے ہیں؟

جواب: عورتوں کے عمومی مسائل کئی قسم کے ہوتے ہیں

(۱) کچھ ذات کے متعلق، (۲) بچوں کے متعلق،
(۳) گھر کے متعلق،
(۴) آنے والے مہمانوں وغیرہ کے بارے میں

سوال: کیا ذکر کے لئے ضروری ہے کہ باوضو ہوں؟

جواب: ضروری نہیں ہے، اللہ کے رسول ﷺ ہر حالت میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔ مخصوص ایام میں قرآن پاک کو چھونا صحیح نہیں ہے لیکن بغیر وضو کے اٹھتے بیٹھتے پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: کوئی پیغام جو طالبات کو دینا چاہیں؟

جواب: دین و دنیا کی تعلیم دینی حدود میں رہ کر حاصل کریں۔ جس ماحول و معاشرے میں آپ رہ رہے ہیں اس میں رہ کر دین کی خدمت کریں۔ قلم کے ذریعے جیسے بھی ہو سکے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو بیگم محمد اکرم اعوان

اہلیہ امیر تحریک الاخوان — صدر شعبہ خواتین تحریک

انٹرویو پینل: شہزادی جویریہ، رافعہ مبشرہ

س: آپ کا نام اور تعلیم؟

ج: میرا نام امیر بیگم ہے میں نے صرف پرائمری تک سکول میں پڑھا ہے۔ ہمارے گاؤں میں صرف پرائمری سکول ہی تھا۔

س: کیا کوئی دینی تعلیم حاصل کی یا نہیں؟

ج: دینی تعلیم بھی انہی اساتذہ سے ملی جو پرائیویٹ طور پر ہمیں قرآنِ حکیم، ترجمہ اور ابتدائی دینی مسائل جو روز مرہ کی زندگی میں پیش آتے ہیں، پڑھایا کرتی تھیں۔ پھر شادی کے بعد مکمل علمی ماحول میسر آیا، جس سے بفضلہٖ تعالیٰ بہت کچھ سیکھا۔

س: اپنے والدین کی شخصیت اور ان کے فن پر روشنی ڈالیں؟

ج: میرے والد فوجی افسر تھے۔ دیہات میں ہمارا طرزِ زندگی سادہ تھا، جو دیہات کی خصوصیت ہے۔ میری والدہ بہت سمجھدار خاتون تھیں اور ہماری خاندانی روایات مکمل اسلامی تھیں۔ جن کے مطابق بڑے بھی عمل کرتے اور بچوں کو بھی ان میں ڈھالا جاتا تھا۔

س: آپ کی تربیت میں آپکے والدین کا کیا کردار رہا ہے؟

ج: میرے والدین نے بھی متذکرہ روایات کے مطابق میری تربیت کی، ہمارے ہاں زندگی میں اوّلیت اتباعِ دین کو تھی۔ اگرچہ ہمارا گھر بلکہ کنبہ بہت خوشحال تھا مگر روایات کی پاسداری ضروری تھی۔

س: شادی کس سن میں ہوئی؟

ج: میری شادی ۱۹۷۲ء میں ہوئی۔

س: کیا شادی سے قبل بھی آپ کی اپنی تبلیغی و تدریسی مصروفیات تھیں؟

ج: شادی سے قبل زیادہ سے زیادہ چند بچیوں کو جو گھر پر آجاتیں، قرآن حکیم اور ضروری مسائل سکھایا کرتی تھی

س: شادی کے بعد کس طرح کا ماحول میسر آیا اور آپ کی کیا مصروفیات رہیں؟

ج: شادی کے بعد ایک مکمل دینی، علمی اور عملی ماحول میسر آیا۔ ہمارے ہاں تعلیم و تعلّم اور ذکر الٰہی کا ایک معروف سلسلہ تھا۔ جس کے وقتاً فوقتاً اجتماعات ملکی اور بین الاقوامی سطح پر منعقد ہوتے۔ جس میں تعلیم بالغاں کا شعبہ اور محافل اذکار بھی تھیں۔ خواتین کا الگ اہتمام ہوتا تھا جو تا حال جاری ہے، لہٰذا وہاں کام کرنے کا بہت موقع ملا اور الحمدللہ ابھی تک جاری ہے، اللہ قائم رکھے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س: بچوں کی تربیت میں آپ کا کیا اسلوب رہا ہے؟

ج: بچوں کو بفضلہ تعالیٰ بہت اچھا ماحول نصیب ہوا۔ ان کے والد صقارہ سسٹم آف ایجوکیشن کے بانی ہیں اور صقارہ اکیڈمی کے نام سے گرلز، بوائز ہائی سکول اور کالج بنائے گئے ہیں۔ جن میں دینی اور دنیوی تعلیم کا خوبصورت امتزاج ہے۔

س: ایک عالم کی بیگم کو معاشرے کی عام خواتین کس نظر سے دیکھتی ہیں اور آپ کو اس حیثیت سے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

ج: معاشرہ عالم سے بہت اعلیٰ توقعات وابستہ رکھتا ہے اور ایسی امیدیں انہیں علماء کی بیگمات سے بھی ہوتی ہیں۔ جن کے لئے اکثر اوقات اپنے حقوق تک قربان کرنا پڑتے ہیں۔ وقت اپنا نہیں رہتا اور طرزِ زندگی اپنی پسند کا نہیں رہتا۔

س: گھریلو مصروفیات کے لئے کتنی قربانی دینا پڑتی ہے؟

ج: میرے خیال میں گھریلو مصروفیات ایک روٹین ورک ہے جو چلتا رہتا ہے اور گھر کو چھوڑ کر نہ مرد درست کام کرسکتا ہے نہ خاتون۔ گھریلو مصروفیات اور دینی خدمات میں ٹکراؤ درست نہیں کہ گھریلو مصروفیات بھی دینداری میں شامل ہیں۔

س: آپ کے خیال میں خواتین کے لئے ان مصروفیات کے ضمن میں کیا مشکلات درپیش ہوتی ہیں؟

ج: میں نہیں سمجھتی کہ ان میں کوئی تصادم ہے۔ ہاں نظامِ اوقات درست طور پر ترتیب دینا پڑتا ہے۔

س: آج کے دور میں کیا عورت کے لئے دینی تبلیغ کا فریضہ انجام دینا ضروری ہے یا صرف گھریلو ذمہ داریاں ہی باحسن پوری کرنی چاہئیں؟

ج: نہ صرف آج کے دور میں بلکہ ہمیشہ خواتین کو بھرپور کردار ہی ادا کرنا چاہئے۔ عہدِ نبویؐ میں خواتین بھی متحرک، مسائل سیکھتی اور آگے پہنچاتی نظر آتی ہیں اور گھریلو ذمہ داریاں بھی ساتھ نباہتی ہیں۔ مسلم خواتین کے لئے یہی مشعل راہ ہے کہ گھریلو اور تبلیغی ذمہ داریوں میں نظامِ اوقات کو مناسب انداز میں ترتیب دیا جائے۔

س: آپ کے نزدیک آپ کی اہم ذمہ داری کیا ہے؟

ج: شاید یہ بات بہت دفعہ دہرائی جاچکی ہے کہ کسی کی ذمہ داری کسی دوسرے سے کم نہیں، ہاں توازن شرط ہے۔

س: فلاحی کاموں میں آپ کس حد تک حصہ لیتی ہیں؟

ج: ہمارے ہاں فلاحی کاموں کے لئے ایک باقاعدہ تنظیم ہے جو شمالی علاقہ جات سے سندھ تک اور لاہور سے کوئٹہ اور چمن تک کام کرتی ہے "الفلاح فاؤنڈیشن"۔

س: کیا آپ دینی کاموں کے سلسلے میں گھر سے باہر نکلتی ہیں اور کیا یہ بہت ضروری ہے؟

ج: یقیناً مختلف اوقات میں باہر بھی جانا پڑتا ہے، جہاں خواتین کے اجتماعات کو خطاب کرنا ہوتا ہے اور محافل ذکر ہوتی ہیں۔

س: آپ مطالعہ کے لئے کتنا وقت نکالتی ہیں اور کن کتابوں کا انتخاب کرتی ہیں؟

ج: مطالعہ کیلئے تفسیر أسرار التنزیل اور دینی معلومات کیلئے ماہنامہ المرشد ہیں۔ مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالہ جات

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ سے بھی شائع ہوتے رہتے ہیں جو علمی پیاس بجھانے کا سبب بنتے ہیں۔

س: آپ کے کتنے بیٹے اور بیٹیاں ہیں؟

ج: میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

س: اپنی اولاد کے لئے آپ نے کیا پلان کیا تھا۔کیا وہ اس میں کامیاب ہوئے اور آپ کے معاون ہیں؟

ج: الحمدللہ بچے توقعات سے بڑھ کر اپنے مقصد کی طرف رواں ہیں۔

س: آپ کی کامیابی کی کوئی خاص وجہ؟

ج: کامیابی کی اصل وجہ ذکر الٰہی ہے اور میرے میاں کا ساتھ جن کے باعث یہ سعادت نصیب ہوئی۔

س: سیاست کے حوالے سے ایک مسلمان عورت کا کردار کیا ہونا چاہئے؟ کیا وہ سیاست میں حصہ لے سکتی ہے؟

ج: سیاست اسلام کی وہ شاخ ہے جس نے حکومت کو خاندانوں سے چھین کر عوام کے ہاتھ میں دیا اور اس میں خاتون کی رائے کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی مرد کی رائے کی مگر آج کل سیاست کے نام پر پھر وہی خاندانی اجارہ داریاں قائم ہو رہی ہیں جس کی مخالفت خواتین کو بھی ضرور کرنا چاہئے۔ خواتین کا بھی اسی دھارے میں بہہ جانا درست نہیں۔

س: ہمارے علماء نے سیاست میں اب تک کیا کردار ادا کیا؟

ج: علماء کی مساعی قابل قدر ہیں مگر کاش فروعی اختلافات کو اتنی اہمیت نہ دی جائے جتنی آج کل دی جا رہی ہے۔

س: کیا موجودہ سیٹ اپ یا سیاست کے ذریعے اسلامی نظام نافذ کیا جاسکتا ہے؟

ج: جو سیٹ اپ خود اسلامی نہ ہو، اس سے نفاذِ اسلام کی توقع پوری کیونکر ہو سکتی ہے۔

س: سود کی ممانعت کے ضمن میں اب تک علماء کا کردار کیا رہا اور ان کو کس حد تک کامیابی ہوئی؟

ج: سود کی ممانعت میں علماء کی جدوجہد سے شرعی عدالت اور عدالتِ عظمیٰ بھی اس پر فیصلہ دے چکی ہیں اب ضرورت ہے کہ اس کے نفاذ کیلئے دباؤ بڑھایا جائے۔

س: اسلامی ممالک میں طلاق کی شرح دیگر ممالک کی نسبت کیسی ہے؟

ج: اسلامی ممالک میں طلاق کی شرح بہت کم ہے بلکہ فطری ہے کہ اس طرح کے واقعات تو یقیناً ہوتے ہیں اور یہ شرح نہ ہونے کے برابر ہے۔

س: اسلام طلاق کی شرح کو کم کرنے کے لئے کیا حل پیش کرتا ہے؟

ج: اسلام مرد اور خاتون کے حقوق اور ذمہ داریوں کو خوبصورت توازن عطا کرتا ہے جس کے باعث ایک خوشگوار زندگی آسانی سے مل سکتی ہے۔

س: پاکستان میں خواتین میں شرح ناخواندگی کو کیسے کم کیا جاسکتا ہے؟

ج: پاکستان میں خواتین تو کجا، مردوں اور بچوں کی تعلیم کا بھی کماحقہ اہتمام نہیں اور شاید حکومت کافی عرصہ نہ کر سکے۔ پرائیویٹ سیکٹر کو چاہئے کہ تعلیم کے عام کرنے میں کردار ادا کریں اور دینی تعلیم کو مروجہ نصاب کے مساوی اہمیت دیں۔

س: تعددِ ازواج کی کیا مصلحتیں ہیں؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: تعددِ ازواج کی اجازت پہلی بیوی کے ساتھ مساوی حقوق کی شرط کے ساتھ ہے جو ایک مشکل کام ہے۔ اور ضروری بھی کہ اکثر اوقات قوموں میں خواتین کی تعداد زیادہ ہو کر محرومیوں اور خرابیوں کا سبب بنتی ہے۔ بعض اوقات ایک بیوی کی صحت بھی اس کی ضرورت پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا اسلام نے پوری پابندی اور احتیاط کے ساتھ یہ راستہ رکھا ہے۔

س: معاشرتی اصلاح کے ضمن میں پردہ کس قدر اثر انداز ہوسکتا ہے؟

ج: پردہ کبھی ترقی میں رکاوٹ نہیں بنتا بلکہ اسلام عورت اور مرد کے آزادانہ میل جول کی اجازت نہیں دیتا جو اجازت دے کر مغرب اپنے زخم چاٹ رہا ہے۔ لہٰذا خواتین کے الگ سے ادارے اور دفاتر ہوں تو سب کچھ آرام سے ہوسکتا ہے۔

س: آج ہم توحید کے علمبردار تو بہت ہیں، توحیدِ عملی کی جھلک کیوں نہیں نظر آتی؟

ج: ہم موروثی مسلمان ہیں، اور اپنے دلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار نہیں کرتے جس کے نتیجے میں زبانی توحید کا اقرار اور عملاً بیزاری ہے۔

س: گھر کے ذمہ دار کی حیثیت آپ نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟

ج: میرے شوہر الحمدللہ ایک عالم ہیں، اصلاح کا فریضہ انجام دے رہے، بھلا اپنے گھر سے کیسے بیگانہ رہ سکتے ہیں۔ وہ ایک محبت کرنے والے شوہر، شفیق باپ اور بہترین دوست ہیں۔ ایک ایسا انسان جو بولے بغیر سکھا دیتا ہے اور کچھ کہے بغیر بہت کچھ کرسکتا ہے۔

مطالعہ

☆ علم حاصل کرنے کے لئے مطالعہ اتنا ہی ضروری ہے، جتنا کنول کے لئے پانی۔

☆ جو لوگ مطالعہ نہیں کرتے، ان کے پاس سوچنے کے لئے بہت کم باتیں ہوتی ہیں اور بولنے کیلئے بالکل نہیں۔

☆ علم کے ساتھ صحیح ذوق ضروری ہے، علم کتنا ہی وسیع ہو، ذوق صحیح نہ ہو تو علم بے نتیجہ اور بے اثر ہے۔

☆ مطالعہ سے تمہیں دو فائدے ہوں گے: ایک تمہاری معلومات میں اضافہ ہوگا، دوسرے تمہاری شخصیت دلچسپ بن جائے گی۔

☆ دنیا کی کوئی تفریح اتنی سستی نہیں جتنی مطالعہ کی عادت ہے۔

☆ کتابوں کے اوراق کی نسبت انسانوں کے چہروں کا مطالعہ زیادہ دلچسپ ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہد مسلسل

خواتین کے مسائل پر ممتاز خواتین کی رہنما آراء

سوال: موجودہ دور میں خواتین کو عملی زندگی میں کیا مسائل درپیش ہیں اور انکا حل آپکے خیال میں کیا ہوسکتا ہے؟

محترمہ سائرہ ہاشمی (صحافی وادیب)

خواتین کے مسائل کے حوالے سے ہم اپنے معاشرے کی خواتین کو دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(۱) اَن پڑھ دیہاتی عورتیں (۲) تعلیم یافتہ شہری عورتیں

شہری و تعلیم یافتہ عورتیں آج کل سخت مشکل میں ہیں۔ چونکہ آج کا مرد ایسی عورت کا تقاضا کرتا ہے جو گھر کی گاڑی کھینچنے میں اس کا ساتھ دے سکے۔ دوسری جانب وہ عورت کا ہر طرح سے استحصال کر کے اپنا مقصد نکالنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ اگر عورت غیر شادی شدہ ہو تو اس کے لئے مختلف صورتوں میں تنہا رہنا مسئلہ بنتا ہے اور اگر شادی شدہ ہو تو پھر گھر اور باہر کی زندگی میں توازن پیدا کرنا پرابلم ہے۔ اس کے علاوہ بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میرٹ کے مطابق جاب نہیں ملتی۔ ایم اے پاس گولڈ میڈلسٹ کو آٹھ سو روپے مہینہ تنخواہ ملتی ہے۔

دوسری جانب اَن پڑھ دیہاتی عورتیں اپنی گھریلو مصروفیات میں ہمیشہ سے فعال تھیں لیکن اب یہ عورتیں شہر کے نزدیکی گاؤں سے آکر شہروں میں کام کرتی ہیں۔ غیر تعلیم یافتہ ہونے کے باعث غیر قانونی کاموں میں ملوث ہوتی ہیں۔ دوسری طرف ان کی اپنی اولاد مکمل طور پر نظر انداز ہوتی ہے۔ اس معاشرے میں عورت کو غلط استعمال کیا جاتا ہے۔

اس آزادی کا نتیجہ یہ ہے کہ اخلاقی طور پر عورت دیوالیہ ہو چکی ہے۔ معاشرہ محفوظ نہیں رہا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے مذہب سے دور کر کے روحانی روح کو غائب ہی کر دیا گیا ہے۔

دیہات میں بچوں کے لئے قانونی طور پر تعلیم کا انتظام کیا جائے، عورتوں کے لئے ان کے قریبی علاقے میں روزگار کا انتظام کیا جائے۔ دیہاتی عورت کے لئے حوائج ضروریہ سے فراغت کے لئے کھیت کی تنہائی میں جانے کی بجائے گھر میں ہی کوئی انتظام کیا جائے۔

(۲) عطیہ انعام الٰہی، استاد اسلامک انسٹیٹیوٹ

(گولڈ میڈلسٹ پنجاب یونیورسٹی)

عورت کے لئے سب سے بڑا مسئلہ گھر، شوہر اور بچوں کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ اگر وہ باحسن وخوبی ان سے عہدہ برآ ہو جاتی ہے تو باہر نکلنے پر شوہر کی اجازت حاصل کرنا، اس کے بعد پردے کا اہتمام اور ٹرانسپورٹ کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ مسائل مناسب طریقے سے حل ہو جائیں تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت تبلیغی و عملی زندگی میں اپنے فرائض انجام دے سکتی ہے۔

(۳) محترمہ رافعہ مریم صاحبہ

نائب مدیرہ مدرسۂ محمدیہ سلفیہ للبنات

موجودہ معاشرہ عورت کے لئے محفوظ نہیں ہے۔ تبلیغ کا فریضہ انجام دینا ضروری ہے لیکن اپنی عزت کی حفاظت اوّلین مسئلہ ہے۔ عورت کے لئے مخلوط سفر اور بے پردگی راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ عملی زندگی میں عورت کو مرد کے ساتھ مل کر کام کرنا پڑتا ہے اور کسی بھی معاملہ کی صورت میں اُنگلیاں عورت پر ہی اُٹھتی ہیں۔

اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ پردے کا اہتمام اعلیٰ پیمانے پر کیا جائے تا کہ غیر شرعی طریقوں تک رسائی کا کوئی جواز فراہم نہ ہو، عورت کی عزت محفوظ ہو۔ صرف اسی صورت میں عورت ہر شعبے اور طریقے پر اپنی خدمات انجام دے سکتی ہے۔

(۴) رافعہ مبشرہ استاد اسلامک انسٹیٹیوٹ

عورت کے عملی زندگی کے مسائل دو طرح کے ہیں:

(i) پہلی قسم کے مسائل کا تعلق عورت کی اپنی ذات سے ہے۔ ان کو ذاتی تربیت اور تعلق باللہ کی مضبوطی سے حل کیا جاسکتا ہے۔ (ii) دوسری طرح کے مسائل کا تعلق مرد سے ہے۔ جس طرح عورت، عورت کے لئے مسائل پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے اس سے زیادہ مرد عورت کے لئے مسائل پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ اس کے لئے مردوں کو عورتوں کے حقوق کی آگاہی دینے کی ضرورت ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان خیرکم خیرکم لأهله ''تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہے۔''

آج پھر مسلمانوں کو اسی حدیث کو مشعل راہ بنانا ہوگا تبھی گھر اور پھر معاشرے کا اَمن اور سکون میسر آسکے گا۔ نیز یہ حقیقت پیش نظر رکھنا ہوگی کہ تمام مسائل کا واحد حل خدا ناآشنا معاشرے کو خدا آشنا کرنے سے ہی حاصل ہوگا۔

(۵) محترمہ امت المعطی صاحبہ

ناظمہ تنظیم اسلامی (حلقہ خواتین)

عورت کا اصل دائرۂ کار اس کا گھر ہے۔ جہاں شوہر کی فرمانبرداری اور اولاد کی تربیت اس کا فرضِ اوّلین ہے۔ اگر وہ گھر سے نکلتی ہے تو عملی میدان کی مصروفیات کے باعث اس کا گھر نظر انداز ہوتا ہے جو نہیں ہونا چاہئے۔ بعض صورتوں میں مرد اجازت نہیں دیتے تو یہ اسراس کے پاؤں کی زنجیر بن جائے گا کیونکہ شوہر کا حکم (قرآن وسنت) کے اَحکامات کے مطابق ماننا بہرحال اس کا فرضِ اوّل ہے۔

جب عورت عملی میدان میں قدم رکھتی ہے تو سب سے بڑا مسئلہ پردے کی پاسداری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے ظاہر ہونے میں کشش اور فتنہ ہے۔ لہٰذا اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ستر وحجاب کی پابندیوں کا لحاظ رکھا جائے اور مخلوط ماحول سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے۔

(۶) ڈی ایس پی نیلما سرور

پرنسپل وومن پولیس ٹریننگ سکول

عورت کو عملی میدان میں کئی مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے اس کا پہلا فرض اس کا گھر اور بچے، اس کے بعد ٹرانسپورٹ کی سہولیات کی عدم دستیابی اور سب سے بڑھ کر رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کا رویہ اس کے لئے مشکلات پیدا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ ہمارے معاشرے پر ہندو معاشرت کے گہرے اثرات ہیں جس کے باعث ان کی طرح یہاں بھی عورت کو ملکیت تصور کیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی ثقافت نہیں ہے بلکہ اسلامی روایات کے مطابق تو ہمارے سامنے سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی مثال ہے جن سے رسولِ کریم ﷺ مشورہ لیا کرتے تھے۔ جن کی حمایت کا خوبی سے ذکر کیا کرتے تھے اور ان سے محبت فرماتے تھے۔ ان مسائل کا حل اسی صورت ممکن ہے اگر مرد و عورت اسلام کی روح کو سمجھیں اور اس پر خلوص کے ساتھ کاربند ہو جائیں۔

(۷) محترمہ پروفیسر ثریا علوی

صدر شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ کالج سمن آباد، لاہور

آج عورت کا سب سے بڑا مسئلہ جہالت اور اس کے بعد اس کی اپنے حقوق و فرائض اور دائرۂ کار سے غفلت ہے۔ جب عورت بے پردہ ہو کر عملی میدان میں نکلتی ہے تو مرد اس کا استحصال کرتا ہے اور اس کی پاکیزگی مجروح ہوتی ہے۔ عورت ترقی کے نام پر، مغرب کی تقلید میں پستی میں گرتی چلی جا رہی ہے۔ اسلام عورت کے عملی میدان میں کام کرنے کے خلاف نہیں لیکن مخلوط اور آزادانہ میل جول کی مذمت کرتا ہے۔ عورت کے یہ مسائل تب ہی حل ہو سکتے ہیں جب وہ اسلام کے اصول و قوانین کو سمجھے اور ان پر عمل پیرا ہو جائے۔

(۸) محترمہ ناصرہ اقبال، ایڈووکیٹ

یہ دنیا مردوں کی دنیا تصور کی جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں عورتوں کا باہر نکل کر کام کرنا ایک انوکھی اور عجیب بات سمجھی جاتی ہے لہٰذا اسی حساب سے عورتوں کو مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور محتاط رہ کر قدم اٹھانے پڑتے ہیں۔ بہرحال مرد چونکہ اس کا سربراہ ہے لہٰذا اسے اس کی اجازت اور تعاون کی ضرورت رہتی ہے۔ دوسری جانب اسے دوہری ذمہ داری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ بچے اس کی اوّلین ترجیح ہونے چاہئیں۔ ان تمام مسائل کا حل قرآن و سنت کی تعلیم کو عام کر کے ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

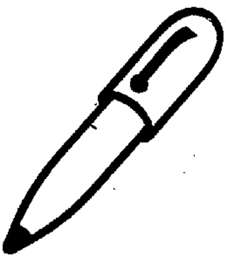

نصرت پروین

مذہب

لوگ مذہب کی خاطر لکھیں گے

مذہب کے لئے تقریریں کریں گے

مذہب کی خاطر لڑیں گے

حتیٰ کہ مر بھی جائیں گے

مگر

اس کے مطابق زندگی نہیں گزاریں گے!!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کی اہمیت اور ان کے معمولات کو جاننا اسلام پر عمل پیرا ہونے کے لئے بڑا معاون ثابت ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ایک عام انسان کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جو وہ اپنے ہیرو کے بارے میں جاننا چاہتا ہے مگر ایک عالم کا مداح ہمارے صحافیوں کی ستم ظریفیوں کا شکار رہتا ہے کہ انہیں اس کثیر طبقے کی خواہشات کا علم ہی نہیں ہوتا جو اپنے علماء کو نبی آخر الزماں ﷺ کے وارث سمجھتے ہیں۔

انہی علماءِ کرام کے حالاتِ زندگی جاننے اور انہیں مشعل راہ بنانے کے لئے ہم میں نے اپنے سال نامے کا ایک سیکشن صرف علماءِ کرام کے گھریلو معمولات جاننے کے لئے مختص کیا۔

مجھے یقین ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی رسالے میں علماءِ وقت کی بیگمات کے اتنی بڑی تعداد میں انٹرویوز کسی بھی ملکی یا بین الاقوامی رسالے میں شائع نہ ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں علماء کرام کے طرزِ زندگی سے بہت کچھ سیکھنے اور ان کی نیک عادات کو اپنانے کو توفیق دے۔ آمین!

ادارہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا سیکشن

افسانے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والا کل

نصف صدی ہونے کو آئی
میرا گھر اور میری بستی
ظلم کی اندھی آگ میں جل جل راکھ میں ڈھلتے جاتے ہیں
میرے لوگ اور میرے بچے
خوابوں اور سرابوں کے اک جال میں الجھے
کٹتے مرتے جاتے ہیں
چاروں جانب ایک لہو کی دلدل ہے
گلی گلی تعزیر کے پہرے، کوچہ کوچہ مقتل ہے
اور یہ دنیا......!
عالمگیر اُخوت کی تقدیس کی پہرے دار یہ دنیا
ہم کو جلتے، کٹتے، مرتے،
دیکھتی ہے اور چپ رہتی ہے
زور آور کے ظلم کا سایہ پل پل لمبا ہوتا ہے
وادی کی ہر شاخ کا چہرہ خون میں لتھڑا ہوتا ہے
لیکن یہ جو خونِ شہیداں کی شمعیں ہیں
جب تک ان کی لویں سلامت
جب تک ان کی آگ فروزاں
درد کی آخری حد پہ بھی یہ دل کو سہارا ہوتا ہے
ہر اک کالی رات کے پیچھے ایک سویرا ہوتا ہے

(امجد اسلام امجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توکّل

طاہرہ انجم ، طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر II ، سیشن ۱۹۹۹/۲۰۰۰ء

سارِب نے اسے الجھن اور سخت کوفت میں مبتلا کردیا تھا۔ وہ بھلا یہ سب کچھ اکیلی کس طرح کرسکتی تھی۔ اور وہ جانتی تھی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ وہ اکیلی یہ سب کچھ نہیں کر پائے گی، مگر وہ کیا کرسکتی تھی، یہ اس کا حکم تھا اور وہ بھی تو آج کل بہت مصروف اور مجبور تھا۔ ایک بڑے پروجیکٹ کے لئے وہ کافی عرصے سے جدوجہد کررہا تھا۔

"آج کل اس پروجیکٹ کو حاصل کرنے کے لئے ساری بزنس پارٹیوں میں مقابلہ جاری ہے۔ ظاہر ہے ہر کوئی چاہتا ہے کہ یہ بڑا پروجیکٹ اس کو ملے اور جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ وہ مختلف کمپنیوں کے Visit کررہا ہے۔ وہ وہاں کے انتظامی امور، کام کرنے کی صلاحیت اور لگن دیکھ کر ہی یہ پروجیکٹ اسے دے گا" سارب نے اسے بتایا۔

"مگر یہ تو سراسر کاروباری لین دین کا معاملہ ہے انہیں اپنے گھر پر مدعو کرنے کی کیا ضرورت تھی" تجلی نے کہا۔

"ارے پگلی! ان کاروباری امور میں ایسا کرنا پڑتا ہے، گھر پر مجھے اس شخص کو خصوصی توجہ دینے کے لئے مدعو کرنا ہے، اس کی خاطر مدارت کرنی ہے"

"یہ تو رشوت والا معاملہ ہوا"

"رشوت کیسے ہوئی، ہم تو اسے اپنے گھر مہمان بلا کر عزت دے رہے ہیں اور اس وجہ سے وہ خصوصی توجہ کے مستحق ہوں گے ہم جتنا اچھا پروٹوکول (Protocol) دیں گے، اتنا ہی اچھا رزلٹ ملنے کی توقع ہے۔

"کاروباری معاملات میں میں ان باتوں کی قائل نہیں ہوں۔ یہ معاملات آفس میں یا باہر کہیں طے ہونے چاہئیں"

"مجھے تم سے یہی امید تھی کہ تم یہی کہو گی مگر آگے بڑھنے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر میں تو انہیں ایک مہمان، ایک دوست کی طرح گھر پر مدعو کررہا ہوں اور مہمانوں کے لئے خصوصی انتظامات تو کرنے ہی پڑتے ہیں"

"آپ کے مقابلے پر آنے والی فرمز کے مالکان نے بھی اس طرح کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے؟" تجلی نے پوچھا۔

"ہاں، انہوں نے سب جگہ کا Visit کرلیا ہے" سارب نے بتایا۔

"آپ کا ٹینڈر سب سے آخر میں جارہا ہے"

"مجھے یہی تاریخ ملی ہے اور میرا خیال ہے، یہ ان کا آخری وزٹ ہے یہ اس لحاظ سے اچھا ہی ہوا کہ مجھے موقع مل گیا"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ گھریلو انتظامی امور میں سب پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں''

''ظاہر ہے، ہر کوئی اپنی ترقی کے لئے یہ سب کچھ کرتا ہے اور اگر خدا مجھے موقع دے رہا ہے تو میں اسے اپنی بھرپور کوشش سے حاصل کیوں نہ کروں۔ میری مدمقابل پارٹیوں نے ان کی خوب آؤ بھگت کی ہے۔ میں ان جیسا انتظام تو نہیں کر سکتا مگر اپنی حیثیت کے مطابق ضرور کرنے کی کوشش کروں گا اور تم اس میں میرا بھرپور ساتھ دوگی'' اس کے لہجے میں حکم بھی تھا اور اصرار بھی۔

''میں وعدہ نہیں کر سکتی مگر کوشش ضرور کروں گی۔ آپ جانتے ہیں، آج کل ملازم چھٹی پر ہے اور میں نے اپنے آفس سے چھٹی لی ہوئی ہے پھر بھی گھر مشکل سے سنبھلتا ہے''

''اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا تجلی! ہمارے مستقبل کا دارومدار اس پروجیکٹ پر ہے۔ اب معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میری چھوٹی سی کمپنی کے محنت کش لوگوں کا کام دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے تمہاری بہت تعریف کی ہے، اب تمہیں میری لاج رکھنی ہے'' سارب نے بڑے اصرار کے ساتھ کہا۔

سارب نے اسے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس نے ان سے وقت لے لیا ہے وہ سارا دن کی تھکی ہوئی ہوتی تھی اور رات کو اس میں ایک قدم بھی اٹھانے کی سکت نہ ہوتی تھی مگر پھر بھی شوہر کی خوشنودی اور کامیابی کی خاطر محنت کرتی رہتی تھی وہ سارب کی کامیابیوں کے لئے جسمانی مشقت بھی کرتی تھی اور روحانی بھی۔ دن میں پانچ مرتبہ اس کے ہاتھ اپنے شوہر کی کامیابیوں کے لئے رب العزت کے آگے اٹھتے تھے۔

یہ مصروفیات تو اسے تھیں ہی مگر اس وقت اچانک سارب کے فون نے اسے بے حد ڈسٹرب کر کے رکھ دیا تھا سارب نے نہایت گھبراہٹ اور پریشانی میں اسے فون کیا تھا۔

''تجلی میرے ساتھ دوپہر کے کھانے پر مسٹر فاروقی اور ان کی مسز آ رہی ہیں''

''مگر اتنی اچانک اور بغیر بتائے ہوئے'' تجلی نے کہا۔

''ہاں! اسی لئے تو میں بھی پریشان ہوں، وہ ابھی میرے آفس آ رہے ہیں اور میرے ساتھ ہی گھر آئیں گے تم جلدی جلدی کچھ نہ کچھ انتظام کرو'' سارب نے کہا۔

''اب گھر جیسا بھی ہو اور کھانے کو جو بھی ملے انہیں وہی کھانا ہوگا'' اس نے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا۔ اس کی سمجھ میں بالکل نہ آ رہا تھا کہ کیا کرے پہلے گھر کی صفائی کرے یا کچن کی طرف جائے۔ رات کو اس نے کوفتوں کا سالن بنایا تھا جو کافی بچ گیا تھا۔

''اب یہی گرم کر کے رکھ دوں گی اور دال چاول بنا لیتی ہوں، جوان کا نصیب'' اس نے سوچا اور دال چن کر بھگوئی۔

''یا خدا! مجھے ہمت دے میں نے جب بھی تجھے پکارا ہے تو نے میری پکار ضرور سنی ہے اب بھی میری مدد کر اور میرے شوہر کی عزت رکھ لے'' اس کے ہونٹ دعا کے لئے ہلنے لگے۔

جلدی جلدی میں اس نے صفائی کی۔ اسے نہایت کوفت اور الجھن ہو رہی تھی اور غصہ بھی آ رہا تھا۔ ''اب گھر جیسا بھی ہے۔ ایسا ہی رہے، وہ لوگ رشتہ لینے تھوڑی آ رہے ہیں۔ اگر خدا نے ہماری مشکلات آسان کرنا ہوں گی تو سب کچھ ٹھیک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا'' اس نے سب کچھ اپنے خدا پر چھوڑ دیا تھا اور مطمئن ہو گئی۔ دو بجے کے قریب پھر سارب کا فون آیا۔

''ہم لوگ چل رہے ہیں، تجلی! سب ٹھیک ٹھاک رکھنا'' سارب کے لہجے میں کچھ ناامیدی تھی۔ ''میں نے پوری کوشش کی ہے، آگے اللہ مالک ہے'' اس نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

کباب وہ ہمیشہ تیار رکھتی تھی اس نے کباب فرج سے نکالے اور فرائی کرنے لگی۔

ان کاموں میں اسے تیار ہونے کا موقع نہ مل سکا کچھ ہی دیر کے بعد بیل بجی وہ لپک کر دروازے پر آئی۔ دونوں بچے بھی بھاگ کر اس کے ساتھ ہی آ گئے۔ اس نے دروازہ کھولا، سامنے پریشان اور الجھا ہوا سارب نظر آیا۔ اسے بھی یہی الجھن تھی کہ جیسا اس نے چاہا، ویسا نہ ہو سکا۔ سارب کے پیچھے سوٹ میں ملبوس اسمارٹ سے مسٹر فاروقی اور نہایت خوبصورت اور اسمارٹ ان کی مسز تھیں۔ سارب انہیں اندر لے آیا اور تعارف کرانے لگا۔ اسے اس وقت نہایت شرمندگی ہو رہی تھی کیونکہ تجلی کا حلیہ ٹھیک نہیں تھا، اس نے تو فاروقی صاحب سے اس کی بہت تعریف کی تھی۔ وہ انہیں ڈرائنگ روم میں بیٹھا کر تجلی کے پیچھے چلا آیا۔

''میرا پہلے سے فون کرنے کا مقصد یہی تھا کہ تم پہلے سے سب ٹھیک کرلو۔ اپنا حلیہ دیکھ رہی ہو تم'' وہ غصے سے بولا۔

''تو کیا کروں؟ اب گھر دیکھوں، بچوں کو یا اپنے آپ کو'' اس نے کہا۔

''اچھا۔ اب زیادہ الجھو نہیں اور کھانا نکالو'' وہ جلدی سے کہہ کر چلا گیا۔

بچے بھی اس کے پیچھے اندر چلے گئے۔ فاروقی صاحب اور ان کی بیگم بچوں کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئے۔ کچھ ہی دیر بعد تجلی نے کھانا میز پر لگا دیا۔ میز پر دال چاول اور رات کا سالن دیکھ کر سارب کا موڈ آف ہو گیا۔ ''یہ کیا حماقت ہے تجلی کی، وہ اتنے اچھے اور بہترین ڈنر کرتے آئے ہیں اور اب میرے گھر میں دال چاول...... کیا امپریشن پڑے گا ان پر'' اس نے دل میں کوفت کے ساتھ سوچا۔

فاروق صاحب اور ان کی بیگم غالباً ہر بات کو نوٹ کر رہے تھے۔ ان کا سیدھا سادھا گھر، گھر کی بے ترتیبی، بچوں کی شرارتیں اور تجلی کا حلیہ۔

سارب سخت ذہنی الجھن میں گرفتار تھا مگر تجلی مطمئن تھی۔ ''جو ہماری قسمت میں ہوگا وہ ہمیں مل جائے گا'' وہ مصلحتِ خدا پر یقین رکھتی تھی۔

''آپ نے اتنے اچھے ڈنر کیے ہیں اور آج ہم آپ کو دال چاول کھلا رہے ہیں'' تجلی نے کہا۔

''ارے نہیں! ایسی تو کوئی بات نہیں ہمیں تو بہت اچھا لگ رہا ہے'' فاروقی صاحب نے کہا۔

''میں تو بس اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ جو خدا نے قسمت میں لکھا ہوتا ہے، وہ ملتا ہے۔ آج اس سادہ سے کھانے کے دانے پر آپ کی مہر تھی جو آپکو یہاں تک کھینچ لائی ہے'' تجلی نے کہا۔ سارب کو اس کی باتیں سن کر غصہ آنے لگا۔

''بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ'' مسز فاروقی بولیں۔

''کچھ دیر میں وہ لوگ کھانا ختم کر چکے تھے۔ تجلی نے برتن سمیٹے اور ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ گھر اور بچے ان کا موضوع گفتگو تھے۔ سارب کو اس کی عام سی باتیں سن کر غصہ آ رہا تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ سب کچھ اکیلی کرتی ہیں۔ ان کو آفس جانے کے لئے تیار کرنا، گھر اور بچوں کو سنبھالنا، بہت تھک جاتی ہوں گی آپ۔ پھر چھوٹے بچوں کے ساتھ رات کو جاگنا اور صبح جلدی اٹھنا ہوتا ہے تو کس طرح سب کچھ کرتی ہیں" مسز فاروقی اس سے پوچھ رہی تھیں۔

"سارے دن کے بعد جب تھک کر رات کو بستر پر جاتی ہوں تو یہی لگتا ہے کہ اب صبح کو نہ اٹھ سکوں گی مگر میں رات کو سونے سے قبل خدا کو یاد کر لیتی ہوں کچھ سورتیں پڑھ لیتی ہوں، تسبیح فاطمہؓ ضرور پڑھتی ہوں۔ ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر...... دن کی ساری تھکن دور ہو جاتی ہے اور صبح کو تازہ دم ہو کر بیدار ہوتی ہوں" اس نے عاجزانہ سے انداز میں کہا۔

"واہ! کیا بات کہی ہے آپ نے، خدا کے کلام میں بہت طاقت ہے سب سے بڑی طاقت" فاروقی صاحب اس کی بات پر نہال ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے جانے کی اجازت مانگی۔

"میرا خیال ہے آپ ہم لوگوں سے بہت مایوس ہوئے ہوں گے۔ ہم آپ کی خاطر مدارات نہ کر سکے اور نہ ہمارا گھر آپ کے شایان شان ہے" تجلی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں" مسز فاروقی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ سارب انہیں نیچے چھوڑ کر واپس آیا تو اس کا موڈ خاصا خراب تھا۔

"ایک تو انہوں نے بے وقت اور اچانک پروگرام بنا کر میرا موڈ خراب کر دیا اور اوپر سے تمہارا حلیہ اور پھر تمہاری باتیں سونے پر سہاگہ" وہ چڑ رہا تھا۔

"میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی جو انہیں بری لگے، اس نے کہا۔

"مگر کوئی اچھی بات بھی نہیں کی، اس لئے ایک فیصد بھی امید نہیں ہے کہ یہ پروجیکٹ ہمیں ملے گا" وہ سخت ناراض ہو رہا تھا۔

"بات سنو سارب، خدا نے ہمارے نصیب میں جو اور جتنا لکھا ہے، ہمیں اتنا ہی ملے گا اس سے زیادہ کے لئے اتنی بھاگ دوڑ نہ کرو کہ منہ کے بل گر جاؤ" تجلی نے اسے سمجھایا۔

مگر وہ ناراض ہو کر کمرے میں چلا گیا۔

رات کو کھانے کے بعد وہ کمرے میں ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ دونوں بچے سو چکے تھے اور تجلی سارے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھ رہی تھی۔

اچانک دروازے کی بیل سے سارب چونک گیا، اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حیران رہ گیا۔ سامنے فاروقی صاحب اپنی بیگم کے ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ ان کی بیگم کے ہاتھ میں تحائف تھے۔

"حیران کیوں ہو رہے ہو، کیا ہم اس وقت نہیں آ سکتے" فاروقی صاحب نے کہا تو اس نے انہیں اندر آنے کے لئے راستہ دے دیا۔

"بچے کہاں ہیں" مسز فاروقی نے پوچھا۔ "بچے تو سو گئے ہیں اور ان کی ماں نماز پڑھ رہی ہے" سارب نے بتایا۔

"سبحان اللہ" فاروقی صاحب نے کہا۔

"میں بچوں کے لئے یہ چیزیں لائی ہوں" مسز فاروقی نے وہ گفٹ اس کی طرف بڑھا دیئے۔

"مگر آپ نے اس وقت تکلیف کیوں کی" وہ بولا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں آپ لوگ پسند آئے ہیں، اس لئے دوبارہ آ گئے" مسز فاروقی نے کہا......"اچھا!!" وہ ہنس دیا۔

اتنے میں تجلی بھی نماز سے فارغ ہو کر آ گئی۔"السلام علیکم" تجلی نے کہا۔"وعلیکم السلام" ان دونوں نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے، کافی بنالاؤ" سارب نے تجلی سے کہا۔

"ہاں ضرور" فاروقی صاحب بے تکلفی اور اپنائیت سے بولے۔ جب وہ واپس آئی تو فاروقی صاحب کہہ رہے تھے۔

"ہم لوگوں کے اس وقت آنے کا ایک مقصد ہے ہم آپ کو ایک خوشخبری سنانے آئے ہیں" فاروق صاحب نے کہا۔

"سارب کا دل دھڑک کر رہ گیا......خوشخبری؟"

"اسی پروجیکٹ کے لئے ہم نے لوگوں کو آزمایا اور اسے حاصل کرنے کے لئے لوگوں نے بہت محنت کی، ہمیں بہت اچھا ڈنر کروایا۔ ہمارے لئے خصوصی انتظامات کئے اور ہمیں بہت عزت دی مگر وہ سب کچھ پروجیکٹ کی خاطر اور خلوص سے بے عاری تھا۔ صرف اسی لئے ہم پر توجہ دی گئی کہ ہم پروجیکٹ انہیں دے دیں مگر ان میں سے کوئی بھی ہمیں متاثر نہ کر سکا اور اگر متاثر کیا ہے تو صرف آپ نے" مسز فاروقی نے کہا۔

"جی!!" سارب حیرانی سے بولا مگر تجلی پرسکون تھی جیسے اسے یقین ہو۔

"آپ کا گھر بہت مختصر سہی لیکن اس میں سادگی ہے بناوٹ نہیں، آپ کی بیگم کی سادگی اور صاف گوئی نے بہت متاثر کیا ہے۔ جو کچھ گھر میں تھا، انہوں نے ہمارے آگے خلوص سے رکھ دیا اور بغیر کسی لالچ کے ہمیں وقت دیا، خواتین کے لئے واقعی گھر اور چھوٹے بچوں کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے اور یہ تو آپ کے ساتھ زندگی کے ہر قدم پر تعاون کر رہی ہیں اور یہی ان کی بہادری ہے کہ حالات کا مقابلہ کرنے میں آپ کا ساتھ دے رہی ہیں۔ واقعی آپ نے ان کی تعریف ٹھیک ہی کی تھی۔ یوں بھی ان کی زندگی سادہ، حقیقت سے بھرپور، جھوٹ فریب سے پاک ہے۔ ہم اس سے پہلے جہاں بھی گئے وہاں کے لوگوں، ان کے دلوں اور گھروں میں ملمع سازی کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ یہ واحد گھر ہے جہاں حقیقت نظر آئی اور اس حقیقت کو ہی لے کر ہمیں کام کرنا ہے۔ اس لئے یہ پروجیکٹ میں آپ کو دے رہا ہوں، ہمیں آپ جیسے لوگوں کی ہی ضرورت ہے، آپ کی مسز نے سب کچھ خدا پر چھوڑ دیا اور خدا توکل کرنے کا انعام دیتا ہے" فاروقی صاحب نے کہا۔

"آپ کو بہت مبارک ہو!" مسز فاروقی نے تجلی کا ہاتھ تھام کر کہا، تجلی نے مشکور نظروں سے انہیں دیکھا۔

"خدا کی طاقت بہت بڑی ہے" تجلی نے کہا۔

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ لوگ چلے گئے۔

تجلی نے خدا کے حضور شکرانے کے لئے سر جھکا دیا۔

سارب اس کے قریب آ گیا۔"مجھے معاف کر دینا! میں نے بہت غلط سوچا تھا، تمہارے رویے اور سادگی نے سب کچھ جیت لیا"

شکرانے کے آنسو آنکھوں میں لئے تجلی مسکرا دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنتِ حوّا جاگ ذرا......!

صدف ریاض، اسلامک انسٹیٹیوٹ
سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

زندگی کی حقیقتیں بہت تلخ ہیں۔ انسان دنیا میں آخرت کمانے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اسے رب کی محبت کے امتحان میں مبتلا کیا گیا تھا لیکن دنیا کی کشش نے اسے سر سے پاؤں تک جکڑ لیا ہے۔ وہ دنیاوی محبتوں کے حصول کے لئے تڑپتے تڑپتے اپنی حقیقی الفت یعنی محبتِ الٰہی سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔

مرد و عورت جہاں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں وہاں ایک دوسرے کے لئے سب سے بڑی آزمائش بھی ہیں۔ اس آزمائش سے احسن طریقے سے گزرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود متعین کیں۔ جب مرد و عورت ان حدود کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو بھٹک جاتے ہیں۔ آج جدید ٹیکنالوجی نے ہماری نوجوان نسل کو اسلام سے غافل کر کے جنس مخالف کی کشش میں اس طرح مبتلا کردیا ہے کہ بے راہ روی اور بے حیائی کا ایک طوفان برپا ہوگیا ہے۔ حوا کی بیٹی کی پاکیزگی کو اس طرح پامال ہوتے دیکھنا ایک صبر آزما کام ہے۔ آج ہماری بہنیں اور بیٹیاں بے راہ روی اور بے حیائی کے ارتکاب میں مصروف ہیں، اس کے ذمہ دار کون ہیں۔ اس کا فیصلہ میں قارئین پر چھوڑتی ہوں۔ آپ یہ واقعہ پڑھ کر خود فیصلہ کیجئے کہ اس روش اور انجام کے لئے قصوروار کسے ٹھہرائیں۔ خاندان، میڈیا، معاشرہ یا پھر عورت !

آج کہاں کا ارادہ ہے؟ عائشہ نے فرحین سے پوچھا جو پرس میں سے آئینہ نکال کر لیپا پوتی کرنے میں مگن تھی۔

ارے یار! کہاں جاؤں گی، ملا کی دوڑ مسجد تک۔ اصل میں آج علی مجھے لینے آئے گا، فرحین نے کہا۔

فرحین! تجھے میں نے اس دن بھی سمجھایا تھا کہ ایسے لڑکے مخلص نہیں ہوتے۔ وہ تم سے فلرٹ کر رہا ہے، عائشہ نے اسے سمجھایا۔

ارے وہ فلرٹ کر رہا ہے تو میں بھی تو ٹائم پاس کر رہی ہوں۔ We are just good friends تو تو خواہ مخواہ ہی سیریس ہو جاتی ہے۔ فرحین نے عائشہ کی بات پر کوئی توجہ نہ دی۔

مرد و عورت کبھی دوست نہیں ہوتے۔ خونی رشتے کے علاوہ تمام مرد غیر ہوتے ہیں اور غیروں پر اعتبار کرنا خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ پاگل لڑکی واپس آجاؤ، ابھی بھی وقت ہے۔

کیوں بھئی جب عورت کی دوست عورت ہوسکتی ہے تو بے چارے مرد نے کیا قصور کیا ہے، بلکہ میرے خیال میں تو مرد زیادہ مخلص ہوتا ہے۔ عورت تو عورت کی دشمن ہوتی ہے، فرحین نے ایک اور اُڑائی۔ اس کے علاوہ یار میں تو وقت گزار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہوں۔ ہم دونوں کا وقت ایک دوسرے کی کمپنی میں اچھا گزر جاتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کا ستایا ہوا ہے۔ مجھ سے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ لیتا ہے۔ اور میں بھی اپنی محرومیاں اس سے ڈسکس کر لیتی ہوں۔

''کیا......؟ اس کی شادی بھی ہو چکی ہے اور پھر بھی وہ تم میں Interested ہے'' عائشہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی،

''یار پھر وہی بات، وہ مجھ میں قطعاً Interested نہیں ہے، بس بے چارہ.....'' فرحین نے کہا۔

''کوئی بے چارہ نہیں ہے، یہ مرد انتہائی شاطر ہوتے ہیں۔ ان کی چالوں سے بچ کر رہنا۔ موقع پاتے ہی وہ تمہیں اپنی مکاری کا نشانہ بنا لے گا۔''

''یار! تم مجھے ڈراؤ مت۔ مجھے اپنی حفاظت کرنا اچھی طرح آتی ہے۔''

''عورت ہمیشہ مرد سے کمزور ہے۔ فرحین!'' عائشہ نے پھر سمجھایا۔

یار یہ سب پرانی باتیں ہیں۔ آج برابری کا زمانہ ہے اور مرد بھی ان حقوق اور برابری کو تسلیم کر چکے ہیں۔ آج مرد عورت کو ساتھ لے کر چلنے میں فخر محسوس کرتا ہے، فرحین نے کہا۔

''مرد کبھی عورت کی برابری کو تسلیم نہیں کرے گا۔ اس کی فطرت میں حاکمیت ہے اور وہ اپنی حاکمیت جتانے کے لئے ہر قسم کا ہتھکنڈا استعمال کرتا تھا، کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔

''عائشہ! تیری یہ باتیں اب پرانی ہو چکی ہیں۔ تو کس دنیا میں رہتی ہے۔ اب مرد عورت کا دوست بن چکا ہے اور وہ اس دوستی کا حقدار بھی ہے۔ اچھا، اب میں چلتی ہوں۔ علی آ گیا ہوگا۔

''میں تمہارے لئے ہدایت کی دعا کروں گی'' عائشہ نے تاسف سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔

فرحین اور عائشہ بچپن سے دوست تھیں۔ ساتھ ساتھ گھر ہونے کے علاوہ ایک ہی سکول اور اب ایک ہی کالج میں تعلیم حاصل کر رہی تھیں۔ مزاج میں بہت معمولی سا فرق تھا لیکن حالات میں زمین آسمان کا۔ اگرچہ دونوں کا تعلق کھاتے پیتے گھرانوں سے تھا لیکن خانگی حالات مختلف تھے۔ عائشہ کے والد ایک سرکاری آفیسر تھے۔ اس کے پانچ بہن بھائی تھے اور ان میں آپس میں بہت انڈرسٹینڈنگ تھی اور اس کا سارا کریڈٹ ان کے والدین کی تربیت کو جاتا تھا۔ وہ بہن بھائی آپس میں ہر بات شیئر کیا کرتے تھے۔ دوسری طرف فرحین کے بھی دو بھائی اور ایک بہن تھی لیکن محبت وسلوک کا نام نہ تھا۔ فرحین کے والد شہر کے مشہور بزنس مین اور والدہ معروف سوشل ورکر تھیں۔ ایسے گھرانوں کی روایت کے مطابق فرحین نے گورنس کے ہاتھوں میں پرورش پائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی طبیعت میں ضد، ہٹ دھرمی رچ بس گئی تھی۔ اس کے گھر میں ہر ایک کی اپنی مصروفیات تھیں۔ ابتدا میں فرحین سب کی توجہ کی متلاشی رہی لیکن رفتہ رفتہ اس نے دیگر دلچسپیاں تلاش کر لیں۔ جن میں سرفہرست لڑکوں سے دوستی کرنا تھی۔ اس کی دوست عائشہ اسے گاہے بگاہے سمجھاتی۔ لیکن وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے اڑا دیتی۔

''یار مجھے مشورہ دو نا، میں علی کو کیا دوں؟'' فرحین نے مشورہ مانگا۔

کیوں اب کیا پھر علی کی سالگرہ ہے؟ عائشہ نے فہمائشی انداز میں پوچھا تو فرحین نے عائشہ کو گھورا: ''یار، کنویں کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مینڈک! تو کس دنیا میں رہتی ہے، فروری کی پانچ تاریخ ہوگئی ہے"

فرحین نے عائشہ کا مذاق اڑایا: "جاہل لڑکی ۱۴ فروری کو Valentine Day ہے۔ اس دن محبت کرنے والے ایک دوسرے سے پیار کے اظہار کے لئے تحفوں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ فرحین نے عائشہ کو باخبر کیا۔

"جہاں تک میری معلومات ہیں تمہیں علی سے محبت نہیں ہے، پھر بے قراری کس بات کی ہے؟" عائشہ نے سوال کیا۔ یار دوستی اور محبت میں بہت معمولی سا فرق ہوتا ہے، فرحین نے کہا۔

فرحین! Are you in your Senses? وہ شادی شدہ ہے؟ عائشہ نے کہا۔

"تو کیا ہوا محبت ان تمام بندشوں سے بالا ہوتی ہے" فرحین نے کہا۔ "فرحین! جو شخص اپنی بیوی سے بے وفائی کر سکتا ہے، وہ کسی غیر لڑکی سے مخلص کس طرح ہو سکتا ہے۔ خدا کے لئے ہوش کے ناخن لو۔"

اچھا یار! چھوڑو یہ بتاؤ میں اس کے لئے Wrist Watch اور پھول لے جاؤں؟، کیسا رہے گا اور یہ دیکھو یہ کارڈ کیسا ہے؟" فرحین نے کارڈ بڑھاتے ہوئے کہا، عائشہ نے بادلِ نخواستہ کارڈ لے کر اسے پڑھا، لیکن جب تحریر پر نظر پڑی تو اس کی آنکھیں شرم سے جھک گئیں۔

"اچھا ہے نا" فرحین نے پوچھا۔

"فرحین! تمہیں شرم آنی چاہئے، اپنے ماں باپ کی آنکھوں میں دھول جھونک کر یوں غیر مردوں کے ساتھ تعلقات بڑھاتے ہوئے" عائشہ نے فرحین کو ملامت کی۔

"عائشہ! کون سے والدین؟ جو مجھے صرف جنم دینے کے سزاوار ہیں، جو ہر مہینے پاکٹ منی میرے ہاتھ پر رکھ کر سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور وہ یہ نہیں جانتے میں رات کو گھر ہوتی ہوں یا نہیں۔ کیونکہ وہ خود رات کو ایک بجے گھر لوٹتے ہیں۔ اور صبح ۹ بجے گھر سے نکل جاتے ہیں اور میرے بہن بھائی جن کے بارے میں مجھے آج تک یہ علم نہیں ہو سکا کہ ان کی تعداد واقعی تین ہے یا نہیں؟"

"عائشہ! محبت کے چند بول اور رفاقت کے چند لمحوں کے لئے میں ترس گئی ہوں۔ جب کسی کو میری پرواہ نہیں تو میں کسی کی پرواہ کیوں کروں۔ علی کو مجھ سے سچی محبت ہے۔ وہ میرے لئے وقت نکالتا ہے۔ تو میں کیوں نہ اس کی فکر کروں" فرحین کے لہجے میں محرومیاں بول رہی تھیں۔

"لیکن فرحین اپنی محرومی کا بدلہ علی کی بیوی سے کیوں لے رہی ہو؟" عائشہ نے اسے سمجھایا۔

"اسے علی کی کوئی فکر نہیں ہے اور مجھے علی کی بہت فکر ہے۔ اسے میری ضرورت ہے۔" فرحین نے کہا۔

"پھر بھی فرحین محتاط رہو۔ کسی اور کو تمہارا خیال ہو نہ ہو مجھے بہت خوف آتا ہے۔" عائشہ نے کہا۔

"معلوم ہے مجھے" فرحین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

....

فرحین علی کے ساتھ کسی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر سناٹے میں آ گئی۔ "علی! مجھے تم سے یہ امید نہ تھی۔ مجھے کہا کہ تمہاری والدہ کی طبیعت خراب ہے۔ لہٰذا تم مجھے نہیں مل سکتے اور یہاں اس کے ساتھ گلچھرے اڑا رہے ہو۔ کیا نیا شکار ڈھونڈ لیا ہے۔ یہی اصلیت تھی تمہاری" فرحین نے چلا کر علی سے کہا۔

علی اس صورتحال پر گھبرایا۔ لیکن پھر کہا: "دیکھئے مس!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی حدود میں رہیے، یہ میری بیوی ہیں اور میں نے آپ سے کب محبت کے دعوے اور وعدے وعید کئے تھے۔ آپ لڑکیاں تو ہوتی ہی خوش فہم ہیں۔ ذرا سی لفٹ کروانے پر پکے ہوئے آم کی طرح جھولی میں آ گرتی ہیں۔ کیا میں نے تم سے کہا تھا، مجھ سے دوستی اور پھر محبت کرو۔ اپنی خوش فہمی کا ذمہ دار مجھے مت ٹھہراؤ۔ ذرا سی تعریف کرو تو تم جیسی لڑکیاں اپنی اوقات بھول جاتی ہیں۔" فرحین کے ہاتھ سے علی کے لئے خریدا ہوا گفٹ اور پھول گر گئے۔ علی اپنی بیوی کے ساتھ پھولوں کو روندتا ہوا چلا گیا۔ فرحین چکرا گئی تو عائشہ نے اسے تھام لیا اور پھر اسے اس کے گھر چھوڑنے آئی۔

"پلیز عائشہ مجھے تنہا چھوڑ دو۔"

"لیکن فرحین" عائشہ نے پس وپیش کی۔

"پلیز عائشہ، پلیز" فرحین نے پھر کہا۔

....

"کیا؟ اچھا میں ابھی آتی ہوں" عائشہ نے کہہ کر فون رکھا اور بھائی کے ساتھ ہاسپٹل بھاگی۔

ریسپشنسٹ سے پوچھ کر وہ کمرے میں داخل ہوئی تو فرحین بیڈ پر تکیوں سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور اس کی امی اسے سوپ پلا رہی تھیں۔

"احمق لڑکی! یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔ جان نکال کر رکھ دی میری، بدتمیز" عائشہ فرحین پر چڑھ دوڑی۔

"یار، کیا ہوا اگر کچھ توجہ میں نے بھی حاصل کر لی۔ اس میں اتنا جیلس ہونے کی کیا بات ہے۔" فرحین نے مسکینی طاری کرتے ہوئے کہا۔

"آنٹی! میں اس کے پاس ہوں آپ نے گھر جانا ہو تو چلی جائیں" عائشہ نے فرحین کی امی سے کہا۔

"ہاں امی! آپ پچھلے دو دنوں سے دن رات جاگی ہیں، اب گھر جا کر آرام کریں۔" فرحین نے بھی اصرار کیا۔

"ارے بیٹا! میری جان کی طبیعت خراب تھی تو میں آرام تو نہیں کر سکتی ناں۔ مجھے احساس ہے پہلے ہی میں آپ کو کم وقت دے پائی ہوں"۔

عائشہ نے حیرت سے ان کی شکل دیکھی۔ جنہیں بیٹی کے کھو جانے کے ڈر نے شاید ان کی کھوئی ہوئی محبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

"اچھا بیٹا زیادہ باتیں نہیں کرنا اور عائشہ کو تنگ نہیں کرنا"۔ فرحین کی امی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"ہاں بھئی کیا ہوا" عائشہ نے پوچھا، یہ انقلاب کیسے؟

"یار پتہ نہیں مجھے سمجھ نہیں آتی، علی کو اپنا محسن کہوں یا مجرم۔ ایک طرف تو اس کے دیئے ہوئے دھوکے نے مجھے دکھ دیا اور میرا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا۔ دوسری جانب مجھے اپنے گھر والوں کی گمشدہ محبت مل گئی۔ مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ ہم واقعی چار بہن بھائی ہیں کیونکہ میرے آنکھ کھولنے پر میں نے زندگی میں پہلی بار انہیں ایک ساتھ ایک ہی جگہ پر دیکھا" فرحین نے مسکراتے ہوئے شوخی سے جواب دیا۔

"فرحین! اب تو تمہیں یہ احساس بھی ہو چکا ہوگا کہ مرد اور عورت کبھی دوست نہیں ہو سکتے" عائشہ نے مسکراتے ہوئے طنز کیا۔

"ہاں عائشہ مجھے واقعی معلوم ہو گیا کہ مرد و عورت کسی بھی جائز رشتے کے بغیر ایک دوسرے کے کچھ نہیں ہو سکتے۔ مغرب کی تقلید میں ان کے نظریات اپناتے ہوئے ہم یہ بھول جاتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ہمارے مذہب نے جو حدود و قیود مقرر کی ہیں، ان کی حکمت کیا ہے۔ جب بھی مرد و عورت ان کی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہیں، سزا ملتی ہے اور مجھے بھی مل گئی۔ الحمدللہ تمہاری دعاؤں نے مجھے مزید گمراہی اور بربادی سے بچا لیا۔ ورنہ علی تو میری معصومیت کو پامال کر چکا ہوتا۔ آخری ملاقات میں، میں نے اس سے اکیلے گھر میں ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے Valentine's day پر مجھ سے بہانہ تراشا۔ شاید اسے علم ہو چکا تھا کہ میں اس کے مذموم مقاصد کی تکمیل میں اس کا ساتھ نہیں دوں گا۔ لہٰذا اس نے مجھ سے پیچھا چھڑا لیا''۔

'اچھا چلو، دیر آید درست آید...... اللہ کا شکر ہے کہ اس نے کسی بھی بڑے نقصان سے قبل تمہیں ہدایت بخش دی۔ اللہ کرے، ہماری تمام مسلمان بہنیں اپنے تقدس اور عزت کی چادروں کی حفاظت کرنے کا تہیہ کر لیں اور مردوں کی تسکین کا سامان بننا ترک کر دیں۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب جدید میڈیا کی لعنتیں ہمارے معاشرے سے ختم کر دی جائے اور والدین اور استاد بچوں کی درست رہنمائی کریں۔''

عاصمہ منور

بلاعنوان

یہ واقعہ جو میں بیان کرنے جا رہی ہوں، میرے کزن کے ساتھ چند سال پہلے پیش آیا...... انہی کی زبانی سنئے:

۱۹ رمئی کی بات ہے کہ میرے بھائی کی شادی تھی چونکہ میری طبیعت خراب تھی، چنانچہ میں برات کے ساتھ نہ جا سکا۔ ابھی ان کی واپسی میں کافی دیر تھی لہٰذا میں لیٹ گیا عین جس چارپائی پر میں لیٹا ہوا تھا، اس کے اوپر پنکھا چل رہا تھا جو مسلسل آواز پیدا کر رہا تھا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ عصر کی اذان ہوگئی مگر میں لیٹا ہی رہا۔ اچانک میرے دل میں خیال آیا یا نیک فطرت نے اس طرف مائل کیا اور میں نماز پڑھنے کے لئے چلا گیا اور جب میں واپس آیا تو کمرے کا منظر میرے رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی تھا۔ جس چارپائی پر میں لیٹا تھا، اس کے اوپر چھت والا پنکھا گرا پڑا تھا۔ فوراً دل میں خیال پیدا ہوا کہ اگر میں نماز کے لئے نہ اٹھتا تو یقیناً میں اس کے نیچے ہوتا۔ یہ واقعہ میری کایا پلٹنے کے لئے کافی تھا، آج تک میں اس واقعے کو نہ بھول سکا اور نہ ہی اس سے حاصل ہونے والا سبق!!!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشنی کا سفر

AAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAA

فائزہ مسعود اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۸ء/۱۹۹۹ء

"ہر تنگی آسانی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور روشنی اپنا راستہ خود تلاش کرتی ہے اگر کسی کو روشنی کی پہچان ہو جائے تو پھر دل و دماغ کے دریچے کھلتے چلے جاتے ہیں، یکے بعد دیگرے۔ مسلمان اپنے اصل راستے سے بھٹک تو سکتا ہے لیکن اپنی منزل کو چھوڑ نہیں سکتا، وقت اور حالات سدا ایک جیسے نہیں رہتے محنت اور کوشش کا پھل ضرور ملتا ہے"

حرملہ کی سماعت میں اپنی اُستاد کے کہے الفاظ گونج رہے تھے اور تھکن کے باوجود اس کے ذہن پر ایک آسودگی سی طاری ہوگئی، مجھے روشنی بننا ہے اور ان شاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ہے۔ گھڑی کی بیل کے ساتھ ہی اس نے چونک کر وقت دیکھا، ٹائم پیس پر ۱۲ کا ہندسہ جگمگا رہا تھا" اوہ! بہت دیر ہوگئی صبح باجی کے سسرالیوں نے آنا ہے، اس سوچ کو ذہن میں لئے اس نے آنکھیں موند لیں اور نیند کی آغوش نے جلد ہی اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔

صبح اپنی تمام تر مصروفیات اور ہنگاموں سمیت حرملہ پر حاوی ہوگئی۔ وہ بھاگ بھاگ کر گھر کے سارے کام نمٹا رہی تھی۔ اس کا ذہن اور دل ایک ہی سوچ پر گامزن تھا اور ہونٹ اپنی بجیا کے حق میں دعا گو تھے کہ اللہ تعالیٰ زندگی کے اس سفر میں اسے ہر آزمائش سے دور رکھے۔ دن آہستہ آہستہ اپنی روشنی کو سمیٹ رہا تھا اور شام کے سائے اپنے پر پھیلا رہے تھے، حرملہ کے گھر میں مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی اور وہ آنے والے مہمانوں سے بہن کی شادی کی مبارکبادیں وصول کر رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ ان کی ہر ممکن حد تک خاطر مدارت کر رہی تھی۔ کچن سے باہر نکلتے ہوئے حرملہ نے سوچا کہ مجھے ابھی اپنے کپڑے استری کرنے ہیں۔ وہ بھاگم بھاگ استری سٹینڈ پر پہنچی، اس کا پھوپھو زاد کھڑے اپنے کپڑے استری کر رہا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنی چادر ٹھیک کی اور اپنے چہرے کا رخ قدرے دوسری طرف موڑ کر احساس سے عاری آواز میں اس سے کہا کہ جب آپ کپڑے استری کرلیں تو مجھے بتا دیں"...... حرملہ کبھی اپنے بولنے کے انداز پر غور کرلیا کرو اگر ہو سکے تو کبھی مسکرا کر ہی بول لیا کرو"

"تابش بھائی! میرے پاس آپ کی بات کا کوئی جواب نہیں" تابش نے کندھے اُچکائے اور بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے چل دیا کہ "پتا نہیں خود کو سمجھتی کیا ہے"۔ حرملہ نے اس کے جاتے ہی استری سٹینڈ سے کپڑے نکالے اور استری کرنا شروع کر دیئے۔ اس کی چچا زاد اور پھوپھی زاد کزنز اس کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردگرد آن کھڑی ہوئیں۔ حرملہ تمہارا سوٹ کتنا پیارا ہے، اس کی ایک کزن نے کہا۔ اس کی پھوپھو زاد چہک کر بولی: اس سے کیا فرق پڑتا ہے، اس کے کپڑے کون دیکھے گا ویسے بھی حرملہ نے مائیوں کی طرح خود پر چادر ہی لپیٹ لینی ہے'' اس کی تمام کزنز قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔

قریب تھا کہ حرملہ ان کو کوئی چبھتی ہوئی بات کہہ جاتی، اس کی بھتیجی نے آ کر یہ کہا کہ ''پھوپھو آپ کو ابو بلا رہے ہیں'' حرملہ نے اپنا استری کیا ہوا جوڑا پاس پڑی الماری میں لٹکایا اور بھتیجی کے پیچھے چل پڑی۔ برآمدے سے گزرنے کے بعد باہر کا دروازہ نظر آنا شروع ہوگیا اور دروازے کے پاس کافی مرد تھے۔ حرملہ نے اپنے گرد چادر کو اچھی طرح لپیٹا اور اپنے منہ کو اچھی طرح ڈھانپ لیا۔ راستے میں اس کے کزنز گھوم پھر رہے تھے اور عجیب طنزیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ صحن سے گزرتے ہوئے اس نے اپنے پھوپھو زاد شہاب کی بات سنی جو اس کی بھتیجی سے کہہ رہا تھا ''عینی بے بی! میں نے آج سب سے مہنگا پرفیوم لگایا ہوا ہے لیکن تمہاری پھوپھو کو مجھ سے بو آ رہی ہے جو انہوں نے اپنی ناک لپیٹی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کئی قہقہے اس کے تعاقب میں آئے۔ بھائی تک پہنچی تو ان کے ہاتھ میں ڈھولک دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے ''لو بھئی حرملہ! یہ لڑکیوں نے ڈھولک منگوائی ہے، خوشی کا موقع ہے تم بھی ساتھ مل کر گا بجا لو'' اسے پتا تھا کہ بھائی اسے چڑانے کے لئے خاص طور پر ڈھولک اس کے ہاتھ تھما رہے ہیں۔

''بھائی جس گاڑی کی کوئی منزل ہی نہ ہو، میں اس کا ٹکٹ آپ سے کیوں وصول کروں۔ ٹھہریں میں بھابھی کو بھیجتی ہوں'' بھابھی کو بھائی کے پاس جانے کا کہہ کر خود وہ کچن میں آ گئی اور مہمانوں کے لئے چائے بنانے لگی۔ ''پھوپھو عائشہ باجی آئی ہیں'' ننھی علیزا نے آ کر اپنی توتلی زبان میں اسے بتایا، اتنی دیر میں عائشہ اسے تلاش کرتی ہوئی کچن میں پہنچ چکی تھی۔ عائشہ کو دیکھ کر حرملہ کے چہرے پر بہت ڈھیر سارے خوشیوں کے رنگ بکھر گئے۔ ایک عائشہ ہی تو تھی جس سے اس کا مزاج ملتا تھا اور اسی سے وہ اپنے دل کی بات کہہ دیا کرتی تھی۔ دونوں ایک ہی محلے میں رہتی تھیں اور بچپن سے لے کر اب تک ساتھ رہی تھیں۔

''حرملہ، حرملہ! کہاں ہو تم...... سب لڑکیاں ڈھولک لے کر بیٹھ گئیں ہیں تم بھی آ جاؤ'' بھابھی نے اس کو ڈھونڈتے ہوئے دور سے آواز لگائی۔ عائشہ نے مسکراتی نظروں کے ساتھ حرملہ کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو: چلو بھئی میدان سنبھالو تمہارا مدمقابل مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ تمہارے سامنے آ رہا ہے۔ اتنے میں بھابھی کا چہرہ کچن کے دروازے سے نمودار ہوا ''بھابھی جب آپ کو پتا ہے کہ میں ان باتوں کو پسند نہیں کرتی تو پھر آپ کیوں اپنا اور میرا وقت ضائع کرتی ہیں۔''

''حرملہ مذہب صرف نماز روزے کا نام تو نہیں وہ ہمیں دوسروں کی خوشیوں میں بھی شریک ہونے کی تلقین کرتا ہے''

ایک منٹ بھابھی! آپ نے ابھی کہا کہ نماز روزہ ہی مذہب نہیں تو طے ہوا کہ مذہب کے اندر کچھ اور بھی شامل ہے۔ مذہب عبادت کا نام ہے اور دنیاوی معاملات میں ہر کام کو اللہ کے فرمان کے مطابق کرنا مسلمان کی عبادت کہلائے گا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ یہ کیوں بھول رہی ہیں کہ دین اور دنیا دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ ایک ہی ہیں اور دین کے لئے آپ کو ایک الگ دنیا نہیں ملے گی جس میں آپ اسلامی اَحکامات کو اپنی زندگیوں پر منطبق کر سکیں۔ زندگی ایک ہی بار ملتی ہے اور یہ دنیا مسلمان کی نظر میں دارالعمل ہے۔ آخر آپ کیوں نہیں سوچتیں وہ وقت زیادہ دور نہیں جب ہمارے پاس عملوں کا وقت ختم ہو جائے گا''

بھابھی سے جب کوئی جواب بن نہ پڑا تو ان کے ماتھے کی لکیروں میں اضافہ ہو گیا اور کہنے لگیں: ''حرملہ تم بہت بدتمیز ہوتی جا رہی ہو، تعلیم کے چار لفظوں نے تمہیں اپنے بزرگوں سے بات کرنے کا سلیقہ بھلا دیا ہے''۔ یہ کہہ کر بھابھی باہر چلی گئیں۔ عائشہ کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی اور حرملہ کی اذیت میں دو چند اضافہ ہو گیا۔

بارات کے روز اس کی نظر یونہی کام کرنے کے دوران بھابھی پر پڑی، حرملہ لڑکی ہو کر اپنی بھابھی کے لباس کو زیادہ دیر نہ دیکھ سکی۔ Half Sleeve بلاؤز میں اس کی بھابھی کی کمر آدھی سے زیادہ ننگی ہو رہی تھی، تیل مہندی سے لے کر ولیمے تک حرملہ نے اپنے آپ کو کاموں میں مصروف رکھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی باتوں اور نظروں سے بچا جا سکے اور اس کا پردہ بھی ہوتا رہے۔

احسان صاحب کی دو بیٹیاں حرملہ اور تحریم اور ایک بیٹا احسن تھا۔ حرملہ کے والد نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو اچھی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ اسلام کی بنیادی اَقدار سے بھی روشناس کروایا تھا۔ خاندان کے باقی گھرانوں کی نسبت ان کے گھر کا ماحول خاصا مذہب پسند تھا۔ احسان صاحب اپنی زندگی میں شرعی احکامات کی پابندی خود بھی کرتے تھے اور اولاد کو بھی کرواتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے نے پسند کی شادی کر لی، بیوی کے ناز اُٹھاتے ہوئے وہ اپنی اصل کو بھول چکا تھا ۔ گھر میں ڈش اور وی سی آر اپنی پوری عریانی اور فحاشی کے ساتھ براجمان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بیٹی سے نوازا تھا جس کی تعلیم و تربیت کے لئے امریکن سکول سسٹم کو چنا گیا تھا۔ حرملہ کی بھابھی کروڑوں کی جائیداد کی مالک تھی خود حرملہ کا گھرانہ بھی مالی لحاظ سے خاصا مستحکم تھا۔ اس کی بھابھی کے منہ بولے بھائی جب چاہے منہ اٹھائے ان کے گھر چلے آتے۔ جس کی وجہ سے حرملہ کو مشکل کا سامنا کرنا پڑتا اور اکثر اوقات سزا کا باعث بھی ہوتا۔ بھابھی کے دیکھا دیکھی تحریم نے بھی اسی جیسی خوبی اپنا لی تھی۔ تحریم کی شادی بھابھی نے اپنے خاندان میں کی تھی۔ حرملہ کی والدہ شوہر کی وفات کے بعد جوڑوں کی بیماری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے قاصر تھیں اور وہ بیٹے کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتیں تھیں کیونکہ باپ کی لاکھوں کی جائیداد اور کاروبار کو اسی نے چلایا تھا اور اپنی ذہانت کے ساتھ ان کے بزنس کو دوسرے ملکوں تک پہنچایا تھا۔ وہ اس کے احسان تلے دبی ہوئی تھیں۔ اپنے والد کی زندگی میں حرملہ نے ایک دینی ادارے میں داخلہ لے لیا تھا جس کی وجہ سے جو بنیاد اس کے والد نے رکھی تھی وہ مزید مضبوط ہو گئی۔ پردے کے احکامات کو سمجھنے کے ساتھ ہی اس نے شرعی پردے کا اہتمام کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خاندان کے بچوں سے لے کر بڑوں تک نے اس کو باتیں کرنا شروع کر دیں، کسی کا یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض کہ ہم نے تمہیں گود میں کھلایا ہے اور کسی کا یہ کہ اپنے آپ کو سمجھنے کیا لگی ہے، سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتی، بھابھی کا کہنا تو یہ تھا کہ اگر اس کے یہی طور اطوار رہے تو کوئی اسے بیاہ کر نہیں لے جائے گا۔

شادی کے ہنگامے سرد پڑ چکے تھے۔ شادی کے چند روز بعد حرملہ نے محسوس کیا کہ اس کو چند دن سے مسلسل ہلکا ہلکا بخار ہے۔ ایک شام حرملہ سو کر اٹھی تو بخار سے تپ رہی تھی وہ لڑکھڑاتی ہوئی جیسے تیسے کر کے اپنے کمرے سے نکل کر بھائی کے کمرے کی طرف آئی۔ بھائی اور بھابھی کسی پارٹی میں جانے کے لئے تیار کھڑے تھے وہ یہ دیکھ کر مڑنے کو تھی کہ اس کے بھائی کی نظر حرملہ کے بخار سے تپتے ہوئے چہرے پر پڑی۔ حرملہ کیا بات ہے مجھے لگتا ہے کہ تمہیں بخار ہے ''جی احسن بھائی'' تم ایسا کرو میں تو تمہاری بھابھی کے ساتھ جا رہا ہوں۔ کمال لاؤنج میں علیزا کو پڑھا رہا ہے تم کمال کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤ، کمال اس کی بھابھی کا منہ بولا بھائی تھا اور Highly Educated تھا۔ بھابھی نے علیزا کو پڑھانے کے لئے اسے منت سماجت کر کے راضی کیا تھا۔ کچھ تو بخار کا اثر اور کچھ احسن کی اس بات کا حرملہ چیخ پڑی: ''میرے محرم آپ ہیں اور میری ضروریات کا کفیل اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنایا ہے، اس کو نہیں'' بھابھی اس کی یہ بات سن کر مڑیں اور یہ کہا کہ ''جس ڈاکٹر کے پاس جاؤ گی وہ تمہارا محرم نہیں ہوگا''

''شریعت نے......'' الفاظ ابھی حرملہ کی زبان سے ادا نہیں ہوئے تھے کہ بھابھی نے اپنے شوہر کو بازو سے پکڑ کر کہا چلیں احسن، دیر ہو رہی ہے۔

حرملہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ بے بسی کی تصویر بنی اپنی ماں کے کمرے میں آ گئی۔ ماں تو ماں ہوتی ہے اولاد کے چہرے تک پڑھ لیتی ہے...... ''حرملہ! کیا بات ہے تمہیں بخار ہے؟ جی امی! بس تھوڑا سا ہے، ٹھیک ہو جائے گا اور صوفے پر آنکھیں موند کر لیٹ گئی اور صفیہ بیگم بے بسی کی آگ میں جھلس کر رہ گئیں۔

رات تو جس اذیت میں کٹی سو کٹی، صبح حرملہ اپنی والدہ سے اجازت لے کر عائشہ کے ساتھ گلی کی نکڑ پر موجود کلینک سے دوائی لے آئی۔ شام تک وہ اپنے آپ کو خاصا بہتر محسوس کر رہی تھی۔ مغرب سے ذرا پہلے وہ اپنے کمرے سے باہر آئی تو لابی سے گزرتے ہوئے اس کی سماعت سے علیزا کے ٹیچر کمال کی آواز ٹکرائی۔ چلو بھئی علیزا کا کام تو ختم ہوا اب آپ چھٹی کریں۔ ٹیبل پر غیر ملکی فیشن میگزین بکھرے پڑے تھے۔ علیزا نے ایک گرین آنکھوں والی لڑکی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر کہا: انکل آپ کو پتا ہے میری مما کی آنکھیں اس جیسی ہیں۔ آپ کی مما بہت خوبصورت ہیں اور ان کا فگر بالکل اس ماڈل جیسا ہے کمال نے ایک نیم برہنہ لڑکی کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ حرملہ ڈرائنگ روم کے ادھ کھلے دروازے سے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔

ڈرائنگ روم کے مین دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے احسن نے کمال اور علیزا کی گفتگو سننے کے ساتھ ساتھ فیشن میگزین کے سرورق پر نیم برہنہ لڑکی کی تصویر بھی دیکھ لی تھی ''علیزا، اپنے کمرے میں جاؤ'' احسن نے چیخ کر کہا، غصے سے احسن کے چہرے کی رگیں تنی ہوئی تھیں۔ مسٹر کمال آپ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بچی کو پڑھانے آتے ہیں Model Girls کو ڈسکس کرنے نہیں۔"سر میری بات تو سنیں میں تو......

Get out from here and nevetry to enter my house

حرملہ دروازے کی اوٹ میں ہوگئی، احسن تیزی سے لاؤنج میں سے ہوتا ہوا اپنے بیڈروم کی طرف گیا۔ رمشا! احسن دھاڑا۔ کیا بات ہے، احسن؟ رمشا نے جواب دیا" آئندہ سے کمال علیزا کو پڑھانے نہیں آئے گا اور نہ ہی وہ آئندہ اس گھر میں قدم رکھے گا۔ علیزا کو حرملہ پڑھایا کرے گی اور تم آئندہ حرملہ کی طرح تمام غیر محرموں سے پردہ کیا کرو گی" احسن! آخر ہوا کیا ہے؟......اب تک جو کچھ ہوتا رہا وہ قصہ پارینہ بن جانا چاہیئے۔ اب اس گھر میں وہی ہوگا جیسا میں چاہوں گا ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہوگی احسن نے چلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ حرملہ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ لرزتی ہوئی انگلیوں سے عائشہ کا نمبر ڈائل کر رہی تھی کہ اسے بتا سکے کہ روشنی کا سفر شروع ہو چکا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

تین چیزیں

تین چیزوں کے کرنے والا نادان ہوتا ہے:

☆ ایک وہ جو احسان کر کے جتائے۔

☆ دوسرا وہ جو بھلائی کرنے سے روکے اور شکریہ کا طلبگار ہو۔

☆ تیسرا وہ جو برائیاں کر کے بھلائیوں کی اُمید رکھے۔

شہزادی جویریہ

میری ڈائری کا ایک ورق

ایک گورکھ دھندا ہر طرف پھیلا ہوا ہے کہ جتنا ہو سکے اپنے لئے جمع کر لیا جائے اور کسی کو حصہ دار نہ بنایا جائے۔ حتیٰ کہ خوشیاں جو کہ سانجھی ہوتیں ہیں، وہ بھی جمع تفریق میں پہنچنے لگی ہیں۔ ہم اپنے اِحساسات و جذبات کو اپنے تک محدود رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ اچھی بات بھی صدقہ ہے۔ ہم سوچے سمجھے بغیر غلط عقائد کی تقلید میں لگے ہوئے ہیں۔

اِسلام تو معاملات میں رواداری، مساوات اور بھلائی کا درس دیتا ہے۔ مگر ہم لوگ تو اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی روایات نظریات اور اَقدار کا گلہ گھونٹ رہے ہیں۔

اپنے گھر کا روتا ہوا شریر بچہ تو ہمیں نظر آتا ہے مگر وہ معصوم بے گھر بچہ جو نا کردہ گناہوں کی بھینٹ چڑھ گیا، وہ بے گھر بچہ جو جنگ میں کسی اور کی جلائی ہوئی آگ میں جھلس گیا، ہماری مادّہ پرست نگاہوں کو نظر نہیں آتا۔

اِسلام کہاں ہے! کاش عالم اسلام متحد ہو جائے اور ہماری آنکھوں پر جو خود غرضی کی دھول جمی ہوئی ہے، کاش وہ بہہ جائے اور ہمیں سب کچھ صاف شفاف نظر آنا شروع ہو جائے۔

ہمیں اسلام کے اصولوں پر عمل کر کے شیطان کی چالوں کو ناکام بنانا ہے اور دکھی ہوئی انسانیت کی خدمت کرنی ہے۔ مگر اخلاصِ خدا کی نیت کے ساتھ مشروط کیونکہ کام جتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو، اگر نیت نہ ہو تو اس کا اس کا اجر اکارت، اگر نیت اچھی ہے تو دنیا میں بھی اس کا فائدہ اور آخرت میں بھی سرخروئی نصیب ہوگی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی کہانی

شہزادی جویریہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر II سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات انسانوں کی آزمائش کے لئے بنائی ہے مگر انسان انسان کے لئے ہی باعثِ آزمائش بنا ہوا ہے۔ ہم لوگوں نے پاکستان کو اسلام کے نام پر حاصل کر تو لیا ہے مگر ہماری سوچ میں ابھی تک کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہم آج بھی ہندوؤں کے اور انگریزوں کے دورِ غلامی سے نہیں نکلے۔ آج بھی ہم ان فرسودہ روایات کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ خواہش کے پجاری اپنے ضمیروں کو خوشامد سے میٹھی نیند سلا چکے ہیں۔ مطلب کی دھن میں خلوص کی راہیں مسدود ہوگئی ہیں اور ہر کوئی اس کوشش میں رواں دواں ہے کہ کس طرح کافروں کی نقالی میں وہ آگے بڑھ جائے، چاہے اس کا خمیازہ اپنے چاہنے والوں کو ان روایات کی بھینٹ چڑھا کر ہی بھگتنا پڑے۔

حنا اور ہما دونوں بہنیں تھیں۔ کھاتے پیتے گھرانے سے ان کا تعلق تھا۔ شہر کے اچھے سکول میں پڑھتی تھیں۔ حنا بڑی تھی اور نہایت خوبصورت ہونے کے ساتھ بلا کی ذہین تھی۔ ہما واجبی شکل وصورت کی مالک جبکہ سیرت کے لحاظ سے اعلیٰ اور سمجھدار تھی۔

والدین کی اچھی تربیت کے باعث دولت مند ہونے کے باوجود ان کی زندگی میں غرور وتکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ ہما کا رجحان دین کی طرف زیادہ تھا، اس کی دوستی اللہ کے ساتھ اور اسلام کے ساتھ تھی۔ وہ جو کام کرتی اس کی نیت ہمیشہ یہی ہوتی کہ میرا اللہ مجھ سے راضی ہوجائے اور اسی چیز نے اس کو پروقار بنا دیا۔

حنا کی سہیلیاں ماڈرن طبقے کی پیداوار تھیں۔ حنا اکثر لوگوں کی مدد بھی کر دیا کرتی تھی اور فنڈز وغیرہ بھی دیتی رہتی تھی مگر اس کی نیت رضا باللہ کی نہیں تھی۔ حنا کی سہیلیوں نے کچھ کچھ حنا کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا تھا اور آہستہ آہستہ ہما اس کو کسی اور جگہ کی مخلوق لگنے لگی۔ کیونکہ وہ اپنی بہن کو ہر وقت سمجھاتی تھی کہ کہیں وہ وقت کی بھول بھلیوں میں بھٹک ہی نہ جائے۔ مگر جیسے جیسے ہما کے سمجھانے میں تیزی آتی جارہی تھی ویسے ویسے حنا کے بگڑنے میں تیزی آرہی تھی۔

ہما کو حنا کے انداز دیکھ کر بہت ڈر لگتا تھا۔ وہ اللہ سے رو رو کر حنا کے سدھرنے کی دعائیں مانگتی تھی۔ اپریل کی آمد آمد تھی۔ حنا کی تمام سہیلیاں اپریل فول منانے کے لئے سر جوڑے بیٹھیں تھیں کہ کیا شرارت کی جائے۔ اچانک شیزا چہک کر بولی کہ کہ.........!

رملہ نے کہا: اب کہہ بھی چکو، کہیں تمہاری کہ کہ میں کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہ تمام ہوجائے۔

شیزا چڑ کر بولی" تمہاری ٹانگ سنبھلتی نہیں، میں یہ فرما رہی تھی کہ مابدولت کے ذہن خاص میں ترکیب کی آمد ہوگئی ہے"

حنا نے کہا: "جلدی سے بتاؤ کہیں میں سننے سے پہلے ہی فوت نہ ہوجاؤں"

شیزا نے کہا: "میری جان! تم اتنی جلدی جان چھوڑنے والی نہیں ہو۔ ویسے ترکیب یہ ہے کہ ہم فون پر رانگ کالز کریں گی اور لوگوں کو بیوقوف بنائیں گی"۔

حنا نے چہک کر کہا: "اور خوب تنگ کریں گے اور مزے اڑائیں گے اور آپ سب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس کارِ خیر میں میں اپنا فون پیش کرتی ہوں"۔

سب نے باجماعت نعرہ لگایا 'یاہو!'

تمام سہیلیاں طے شدہ وقت پر حنا کے گھر پر جمع ہوگئیں۔ حنا بہت خوش تھی کیونکہ اس کی امی آج بازار گئیں ہوئی تھیں۔

ساری سہیلیاں فون کے اردگرد گھیرا ڈال کر بیٹھ گئیں اور سب سے پہلے شیزا نے فون کرنے کے لئے ریسور اٹھایا۔ اچانک حنا کو کچھ یاد آیا اور وہ کچن میں بوا کو ہدایات دینے کے لئے چلی گئی۔ ٹیلی فون کے پاس ہی حنا کے ابو کا آفس کارڈ پڑا تھا اور اس پر ان کے آفس کا نمبر لکھا ہوا تھا۔ شیزا نے جلدی سے نمبر ملایا اور اور حنا کے ابو سے کہا کہ آپ کی بیگم کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے جلدی سے آیئے اور یہ کہہ کر فون بند کردیا۔

حنا کی امی بازار جانے سے پہلے حنا کے ابو کو فون کرکے اجازت لے چکی تھیں اور یہ کارڈ بھی فون کے پاس انہوں نے رکھا تھا اور جلدی میں وہ اسے وہیں رکھ کر چلی گئیں۔ حنا کے ابو سمجھے کہ شائد سچ مچ ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے اور جلدی سے وہ حواس باختہ ہوکر گاڑی فل سپیڈ پر لے گئے وہ جلد از جلد گھر جانا چاہتے تھے کیونکہ فون پر صرف ایکسیڈنٹ کی اطلاع ملی تھی۔ جلد بازی میں ان کا سامنے سے آنے والی ٹیکسی سے ایکسیڈنٹ ہوگیا اور اسی ٹیکسی میں حنا کی والدہ تھیں۔

ایکسیڈنٹ اتنا خطرناک تھا کہ کوئی بھی زندہ نہ بچا۔ ادھر گھر میں حنا اور اس کی سہیلیوں نے طوفان مچایا ہوا تھا۔ کبھی کہیں فون، کبھی کہیں فون اور پھر خوش ہوکر ایک دوسری سے داد وصول کرتیں۔ ہسپتال والے نمبر ملا ملا کر ہلکان ہوئے جارہے تھے۔ آخرکار ڈھائی گھنٹے کی لگاتار کوشش کے بعد رابطہ ہوگیا۔ ٹیلی فون حنا نے ریسو کیا جب فون پر یہ آواز اس کی کانوں سے ٹکرائی کے یہ مسٹر اور مسز بخاری کا گھر ہے اس نے کہا: جی ہاں۔ دوسری طرف سے آواز آئی میں سی ایم ایچ ہسپتال، ایمرجنسی روم سے بات کررہا ہوں، ایک حادثے میں وہ دونوں خالق حقیقی سے جاملے ہیں۔

حنا نے کہا: مجھے پتہ ہے آج یکم اپریل ہے اور آپ کے لئے اتنا کافی ہے کہ میرے ابو آفس میں ہیں اور میری امی بازار گئی ہوئی ہیں اور ساتھ ہی اس نے فون بند کردیا۔ ہما پاس ہی کھڑی سب کارروائی دیکھ رہی تھی۔ حنا نے ہنستے ہوئے ہما کو ساری روداد بتائی اور ہنستے ہوئے کہنے لگی: بڑے آئے ہمیں بیوقوف بنانے والے۔ ہما نے جلدی سے اپنے ابو کے آفس کا نمبر ملایا۔ حنا نے ریسور چھین کر کہا کہ میں بڑی ہوں پہلے میں بات کروں گی۔

آفس میں اس کے ابو کے اسسٹنٹ نے بتایا کہ کسی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایکسیڈنٹ کی اطلاع آئی تھی ۔ ایک بجے کے قریب اور صاحب بغیر کچھ بتائے چلے گئے۔ حنا پر تو جیسے قیامت ہی ٹوٹ پڑی۔ جلدی سے بہن کو لے کر ہسپتال گئی۔ وہاں جا کر دیکھا تو اس کے والدین کی مردہ لاشیں اس سے سوال کر رہی تھیں کہ بیٹی ہم نے تمہیں جنم دے کر کیا گناہ کیا تھا جس کی تم نے اتنی بڑی سزا دی اور خود بھی سائبان سے محروم ہوگئی۔

اس ناگہانی آفت سے حنا کو اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا اور وہ کومے میں چلی گئی ۔حنا کا ددھیال تو تھا ہی نہیں ، ننھیال والوں نے کفن دفن سے لے کر حنا کے علاج تک تمام کام کئے آج حنا پابندِ صوم وصلاۃ ہے مگر اپنے کئے پر پچھتاوے کی کسک اس کی روح کو جس گھاؤ سے دوچار کرتی رہتی ہے، یہ صرف وہی جانتی ہے!!

میری اپنی بہنوں سے گزارش ہے کہ خدارا باطل کی غلامی کو چھوڑ دیجئے۔ ان فرسودہ روایات کا گلا گھونٹ دیجئے نجانے کتنے نا سمجھ اپنی غلطیوں سے دوسروں کے گھر اجاڑ چکے ہیں اور اگر یہ سلسلہ بند نہ ہوا تو کہیں ہم اللہ کی طرف سے کسی آفت کا شکار نہ ہو جائیں۔

کرنیں

☆ انسان جب تک اپنا مول نہیں لگاتا، انمول کہلاتا ہے۔

☆ خاموشی کو بولنے پر اس لئے فوقیت دی جاتی ہے کہ بولنا جسم کا عمل ہے اور خاموشی روح کا عمل۔

☆ دنیا صرف اسے تکلیف دیتی ہے، جو اسکی پرستش کرتا ہے

☆ دوست جوانی میں اس قدر تیز نہ چلو، آگے بڑھاپا ہے۔

☆ میں نے زمین پر جھکنے والوں کو آسمانوں پر بلند ہوتے دیکھا ہے۔

☆ دولت کی نمائش صرف وہ لوگ کرتے ہیں ، جن کے پاس دولت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسانہ

تبادلہ

طاہرہ انجم اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

آج وہ بے حد غمگین تھی۔ اس کے ابو کا تبادلہ لاہور سے کراچی ہوگیا تھا۔ اور اس کے لئے اتنی ساری مخلص اور ہم راز سہیلیوں کا چھوڑنا طبیعت پر بہت گراں گزر رہا تھا۔ اکٹھے سکول جانا، ہنسی مذاق، مل کر کھانا پینا، ایک جیسے کپڑے بنا کر پہننا اور پھر کسی محفل میں مل کر خوش گپیاں کرنا، یہ وہ باتیں تھیں جن کی وجہ سے وہ بے حد پریشان تھی۔ اس کی ہم جولیاں بھی اس سے کچھ کم مغموم نہ تھیں۔ لیکن سرکاری مجبوریاں اور ذمہ داریاں کب ان باتوں کو خیال میں لاتی ہیں۔

عطیہ کے ابو نے گھر میں اعلان کردیا کہ اگلے ہفتے ہر صورت لاہور کو خیرآباد کہنا ہے، کہتے ہیں کہ اوکھلی میں دیا سر تو دھمکوں کا کیا ڈر۔ اس کی امی نے تو رختِ سفر باندھنا شروع کیا اور عطیہ کی سہیلیوں نے دعوتوں، پارٹیوں اور تحفوں کا ایک لمبا سلسلہ شروع کردیا۔ آخر وہ دن آگیا جو اس پر بہت بھاری تھا۔ پریشان دماغ اور بجھے دل کے ساتھ اس نے لاہور کی تمام تر رنگینیوں اور سہیلیوں کی ساری دلربائیوں کو الوداع کہا اور گاڑی میں بیٹھتے ہی اس کی آنکھوں نے ساون بھادوں کا سا سماں باندھ دیا۔

باقی بہن بھائی اور گھر والے بھی کچھ کم اُداس نہ تھے لیکن عطیہ کی حالت سب سے غیر تھی۔ وہ روتے روتے ایک منٹ کے لئے رکی اور سوچنے لگی اور سوچتے سوچتے خدا جانے وہ کن وادیوں میں کھوگئی، اس کے ذہن میں اس کی سہیلی عائشہ آگئی جو کچھ عرصہ پہلے اتنی کم عمری ہی میں اپنے گھر والوں اور سکھیوں کو داغِ مفارقت دے گئی تھی، جس سے ملنے اور اس سے باتیں کرسکنے کی اس کو کوئی آس نہ تھی۔

وہ ایسے ملک کو سدھار چکی تھی جہاں سے جانے والے واپس نہیں آتے اور نہ اپنی خیریت کی اطلاع دے سکتے ہیں، اس کے دل میں روشنی کی ایک کرن پیدا ہوئی۔ میں تو دوسرے شہر ہی جارہی ہوں اور کبھی نہ کبھی اپنی سہیلیوں سے ملتی رہوں گی اور خط و کتابت کے ذریعے آدھی ملاقات تو جب چاہوں کرسکتی ہوں۔ اس کی کچھ ڈھارس بندھی، اس کے دل کو قدرے اطمینان سا ہوا۔ گاڑی پوری رفتار سے سٹیشن پر سٹیشن طے کرتی جارہی تھی۔ درخت اور دیہات یوں پیچھے رہ رہے تھے کہ وہ پوری طرح ان کو دیکھ بھی نہ سکتی تھی۔

اس کو دیہاتی مناظر بہت پسند تھے، کچے مکان، لہلہاتے کھیت، چھپن چھپائی کھیلتے بچے، سروں پر مٹکے رکھے پانی بھر کر جاتی ہوئی لڑکیاں، تنور اور بھٹیوں کی خوشبو...... خدا جانے اس کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چیزیں اتنی پسند کیوں تھیں۔ اسی تانے بانے میں گاڑی ایک دم رکی۔ قلیوں، خوانچہ فروشوں کے شور نے، کبابوں اور پکوڑوں کی خوشبوؤں نے یہ سارا سلسلہ منقطع کر دیا۔ اس کے چھوٹے بہن بھائی بھی کچھ نہ کچھ کھانے میں مصروف ہو گئے۔

اتنے میں گارڈ نے سیٹی بجا کر گاڑی کے دوبارہ چلنے کا اعلان کیا۔ تو اس نے دوبارہ اپنی سوچ کا تانا بانا وہیں سے شروع کر دیا جہاں سے ختم کیا تھا، اس نے سوچنا شروع کیا، موت تو یقینی ہے اور دیر یا سویر، بہرصورت ہر ایک نے یہاں سے رختِ سفر باندھ کر دوسری دنیا کو سدھارنا ہی ہے پھر ہم اس موت سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں۔ یہ بھی تو ایک سفر ہے۔ ہمیں زادِ راہ کی فکر کیوں نہیں، ہمیں اس گھر کی فکر کیوں نہیں، جہاں ہم نے مستقل اور ابد تک رہنا ہے۔ اس دنیا میں جو ہمارا عارضی ٹھکانہ ہے، اس کو ہم آسائشوں سے لیس کرتے ہیں۔ بنک بیلنس بناتے ہیں تاکہ ہمارے بچے عیش و آرام سے زندگی گزار سکیں۔ یہ ہمارے بچے جو ہمارے ہوتے ہوئے بھی ہمارے کچھ کام نہ آ سکیں گے، ہمیں ان کا اتنا غم کیوں دامن گیر ہے اور پھر موت تو ایک حقیقت ہے۔ اس حقیقت سے فرار کیوں؟ اور یہ موت بھی تو ایک تبادلہ ہے ایک شہر سے دوسرے شہر تک نہیں، بلکہ ایک دنیا سے دوسری دنیا میں!!

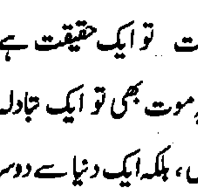

تو رازِ کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا رازداں ہو جا، خدا کا ترجماں ہو جا
ہوس نے کر دیا ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا
یہ ہندی، وہ خراسانی، یہ افغانی، وہ تورانی
تو اے شرمندۂ ساحل اُچھل کر بیکراں ہو جا
غبار آلودہ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے
تو اے مرغِ حرم پر فشاں ہو جا
خودی میں ڈوب جا غافل! یہ سرِ زندگانی ہے
نکل کر حلقۂ شام و سحر سے جاوداں ہو جا!
مصافِ زندگی میں سیرتِ فولاد پیدا کر
شبستانِ محبت میں حریر و پرنیاں ہو جا
گزر جا بن کے سیلِ تند رو کوہ و بیاباں سے
گلستاں راہ میں آئے تو جوئے نغمہ خواں ہو جا

علامہ اقبالؒ (بانگِ درا سے انتخاب)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُکافاتِ عمل

صدف ریاض، اسلامک انسٹیٹیوٹ
سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

''منحوس عورت! بند کرو رونا، ہروقت نحوست پھیلائے رکھتی ہو'' ظہیر نے راشدہ کو کوسا۔

''میرا کیا قصور ہے، میری زندگی کیوں عذاب کی ہوئی ہے'' راشدہ نے روتے ہوئے جواب دیا۔

''تمہارا قصور یہ ہے منحوس عورت! کہ تم نے بیٹیوں کا بوجھ میرے کندھوں پر لاد دیا ہے اور ابھی تک مجھے ایک وارث بھی دے نہیں سکی، زندگی میری عذاب بن گئی ہے۔ دفتر سے تھکا ہارا آتا ہوں تو یہ جونکیں مجھے چمٹ جاتی ہیں۔ میرا خون پی رہی ہیں'' ظہیر نے پھر زہرافشانی کی۔

''ہائے کتنا ارمان تھا مجھے کہ میں اپنے پوتے کو گود میں کھلاؤں۔ ہائے! میرے معصوم بچے کو ترسا دیا خوشیوں کے لئے۔ جانے کب اس کم بخت ماری کی نحوست اس گھر سے دور ہوگی۔ کان کھول کر سن لے، اگر اب کی بار میرے بیٹے کو وارث نہ ملا تو میں اپنے بیٹے کی دوسری شادی کردوں گی'' راشدہ کی ساس نے بھی حصہ لینا ضروری سمجھا۔

گذشتہ پانچ سالوں سے راشدہ کی زندگی کی یہی کہانی تھی۔ اس کا شوہر ظہیر، ایم اے پاس تھا اور اپنا کاروبار کرتا تھا لیکن اس کی پرورش دقیانوسی ماحول میں ہوئی تھی۔ اس کی ماں پرانے خیالات کی دینی تعلیم سے بے بہرہ عورت تھی۔ دنیاوی تعلیم بھی ظہیر کے ذہن سے ماں کی تربیت کے نقوش کو مدھم نہ کرسکی۔ ظہیر چھ بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اور اس نے اپنے باپ کو ہمیشہ بیٹیوں کو کوسنے اور صلواتیں سناتے ہی سنا تھا، یہی وجہ تھی کہ اس کے ذہن میں بیٹیوں کے خلاف بغض اور نفرت کے سوا کچھ نہ تھا۔ اللہ کی قدرت کہ شادی کے بعد اللہ نے اسے اوپر تلے تین بیٹیوں سے نوازا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ ظہیر عورت ذات سے نفرت کرتا تھا۔ ماں اور بہنوں میں اس کی جان اٹکی رہتی تھی۔ ان کی ذرا سی تکلیف پر وہ تڑپ اٹھتا تھا لیکن بیوی اس کے لئے زرخرید باندی اور بیٹیاں وبالِ جان تھیں۔ راشدہ نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ ظہیر گویا ہوا ''اب اگر ایک لفظ بھی کہا تو تمہاری زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ تم میری ماں بہنوں سے گستاخی کرو'' ظہیر نے چیخ کر کہا۔

''کیوں نہ کہوں وہ میری بیٹیوں کو کوسنے دیں گی تو میں کیوں برداشت کروں'' راشدہ نے جواب دیا۔

''وہ اپنے بیٹے اور بھائی کے گھر پر حق رکھتی ہیں اپنی منحوس بیٹیوں کا مقابلہ ان سے مت کرو اور تمہاری اوقات ہی کیا ہے، زیادہ بک بک کروگی تو گھر سے نکال باہر کروں گا'' ظہیر نے دھمکی دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خدا کے قہر سے ڈرو، ظہیر! بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں''

''رحمت نہیں ڈائنیں ہیں یہ، ارے وارث ہوتا تو میرے بڑھاپے کا سہارا ہوتا، یہ ڈائنیں تو میرا خون پی رہی ہیں''

''کیا بگاڑا ہے ان معصوموں نے تمہارا؟ کبھی غور کرو تو تمہیں اندازہ ہوگا۔ پہلی بیٹی حمنٰی کی پیدائش سے لے کر تیسری بیٹی جویریہ تک تمہارے کاروبار کو کتنی وسعت ملی ہے''

''یہ ان منحوسوں کی وجہ سے نہیں بلکہ میری محنت ہے، ہونہہ 'معصوم'!...... اور کان کھول کر سن لو اگر اب کی بار بیٹا نہ ہوا تو پھر اس گھر کے دروازے تمہارے اور تمہاری بیٹیوں پر ہمیشہ کے لئے بند ہوجائیں گے'' ظہیر کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر چلا گیا اور راشدہ اپنی قسمت پر نوحہ کناں اپنی بچیوں کو آغوش میں چھپائے سسکتی رہی۔

''جاؤ حمنٰی میرے لئے چائے بنا کر لاؤ''۔ دادی نے حکم صادر کیا۔''اچھا دادو!'' حمنٰی نے سعادت مندی سے کہا۔

اُمی! حمنٰی کے حلق سے ایک چیخ بلند ہوئی چولہے کو ماچس دکھاتے ہی شعلے بھڑک اٹھے۔''کیا ہوا منحوس جہاں جاتی ہو مصیبت ہی پیدا کرتی ہو، کیوں چیخ رہی ہو؟'' دادی نے اٹھنے کی زحمت کرنے کی بجائے باہر ہی سے آواز لگائی۔

''حمنٰی باجی کو آگ لگ گئی ہے'' حمنٰی سے چھوٹی پانچ سالہ ہاجرہ نے دادی کو بتایا۔

''ارے تم جنم جلیوں کو تو آگ لگی لگائی ہے'' یہ کہہ کر دادی اور ظہیر کی بہنیں ہنسنے لگ گئیں۔ ہاجرہ بھاگ کر پڑوس میں رہنے والی روشن آپا کو بلا کر لے آئی جنھوں نے پہلے حمنٰی کے گرد بھڑکتے ہوئے شعلے اپنی چادر سے بجھائے اور جب وہ دادی اور پھوپھیوں کو ملامت کرنے کے لئے آئیں تو وہ سب اوپر والے پورشن میں فرار ہوچکی تھیں۔ خوش قسمتی سے حمنٰی کے صرف بازو ہی جلے تھے۔ روشن آپا نے تینوں بچیوں کو ساتھ لگا کر تسلی دی اور پوچھا ''ماما کہاں ہیں؟''،''آنٹی وہ تو ہسپتال گئیں ہوئی ہیں''''آپ نے کھانا کھایا ہے؟'' روشن آپا نے کہا۔ آنٹی روشن آپا نے گھر لے جاکر حمنٰی کو دوا لگائی اور اس کے بعد ان تینوں کو کھانا کھلایا۔

امی! امی! ظہیر چیختا ہوا گھر میں داخل ہوا،''کیا ہوا کیوں واویلا مچایا ہوا ہے''ظہیر کی ماں نے کہا

''امی آپ کو مبارک ہو! آپ کی پوتے کی دیرینہ آرزو پوری ہوگئی ہے''ظہیر نے چہکتے ہوئے جواب دیا۔

''اچھا مبارک ہو، مٹھائی کہاں ہے؟'' ماں نے کہا۔

''وہ تو باہر ٹیبل پر پڑی ہے، بچیاں کہاں ہیں؟'' ظہیر نے پوچھا۔

پتا نہیں بیٹا، یہاں کسی کو کیا فکر ہے؟ صبح سے بھوکی پڑی ہوں، کسی نے پوچھا تک نہیں۔کوئی ایک کپ چائے بنا کر دینے کا روادار نہیں'' ماں نے اپنی بے بسی کا نام نہاد مظاہرہ کیا۔

''اچھا ان کی اتنی جرأت''،حمنٰی! ہاجرہ! کہاں مرگئی ہو تم؟'' ظہیر چلایا،''رہنے دو بیٹا! میری خیر ہے'' ظہیر کی ماں نے کہا۔''ارے اماں! یہ کلموہیاں کرتی کیا ہیں، آلے ان کی ماں، اس کے سامنے ان کا دماغ درست کروں گا'' ظہیر نے کہا۔

''اچھا بیٹا! پوتا کس پر گیا ہے، نام کیا رکھنا ہے؟'' ماں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ظہیر کا دھیان بٹایا۔

"اماں! بالکل اپنے باپ پر گیا ہے اور نام تو آپ ہی تجویز کریں گی" ظہیر نے خوش ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے، اسامہ نام ٹھیک رہے گا" ماں نے کہا،

"بالکل ٹھیک، اماں یہی ٹھیک ہے" ظہیر نے کہا،

اسی اثنا میں بیل ہوئی "کون ہے؟" ظہیر نے پوچھا،

"کھولئے" روشن آپا نے کہا: "السلام علیکم! ظہیر صاحب یہ معصوم بچیاں آپ کی توجہ کی نہ سہی، آپ کے رحم کی حقدار تو ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں آپ کا محتاج بنا ہی دیا ہے تو کم از کم انسانیت کے ناطے ہی اپنا فرض ادا کر دیں"

"ہوا کیا ہے، آخر آپ اس قدر ناراض کیوں ہیں؟" ظہیر نے پوچھا۔ "بے حسی کا جو مظاہرہ آج آپ کی ماں بہنوں نے کیا ہے، انتہائی شرمناک ہے۔ اس معصوم نے ان کا کیا بگاڑا تھا کہ انہوں نے اس کی زندگی داؤ پر لگا دی، اتنی ہی بھاری ہیں تو یتیم خانے میں داخل کروا آئیں"

"محترمہ اپنی حد میں رہیں۔ آپ کی ہمت کیسے ہوئے میری ماں بہنوں پر انگلی اٹھانے کی" ظہیر نے غصے کا اظہار کیا۔

"یقین نہیں آتا، ماں بہنوں کی اتنی فکر کرنے والا بیٹیوں سے اس قدر غافل ہے کہ بیٹی کی زندگی خطرے میں پڑ جانے کی چنداں پروا نہیں۔ آج اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو حمنٰی شعلوں کی نذر ہو گئی ہوتی اور آپ کی ماں بہنیں بے حسی سے ہنستی رہتیں" روشن آپا نے کہا۔

"دیکھئے آپ میری ماں بہنوں کو الزام مت دیں، یہ مرتی ہیں تو مر جائیں، یہ میرا نجی معاملہ ہے، چلو! ہاجرہ، جویریہ، حمنٰی اندر چلو" ظہیر نے حکم سنایا۔

"نہیں ظہیر صاحب! جب تک راشدہ نہیں آ جاتی میں انہیں آپ لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتی۔ خدا حافظ چلو بیٹا" روشن آپا نے کہا۔

"سنئے روشن صاحبہ! میرا بیٹا پیدا ہوا ہے اور راشدہ پرسوں گھر آئے گی، آپ بچیوں کو یہاں چھوڑ جائیں"

"مبارک ہو، ظہیر صاحب! اب آپ کو ان کی کیا ضرورت ہے۔ خدا حافظ!

"امی! آپ کا کیا حال ہے؟ حمنٰی نے پوچھا۔

"میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں" راشدہ نے حمنٰی کی پیشانی چومتے ہوئے کہا۔

"امی آپ کو پتا ہے حمنٰی آپی جل رہی تھیں، تب روشن آنٹی نے بچایا تھا" ہاجرہ نے ماں کو اطلاع دی۔

"کیا ہوا تھا حمنٰی؟" راشدہ نے پوچھا۔

کچھ نہیں امی گیس کھلی ہوئی تھی۔ میں نے چولہا جلایا تو آگ بھڑک اٹھی۔ روشن آپا نے اپنی چادر سے آگ بجھا دی تھی، دادی اور پھوپھو وغیرہ تو ہنستی رہی تھیں"

"اری منحوسو! پھر تم اسامہ کے گرد کھڑی ہو، ارے جان لو گی میرے پوتے کی۔ چلو ہٹو یہاں سے" ظہیر کی ماں نے ہاجرہ کو دھکا دیا۔ کرسی کے کونے سے اس کا سر پھٹ گیا۔

"امی جان اپنے ہاتھ سنبھالئے، میری بچیوں نے آپ کا بگاڑا کیا ہے" راشدہ نے کہا۔

اری منحوس ان جنم جلیوں کا سایہ بھی میرے پوتے پر نہ پڑے"

خبردار اگر آپ نے میری بیٹیوں کو منحوس کہا تو انہیں کے نصیب اور دعاؤں سے مجھے یہ بیٹا ملا ہے" راشدہ نے کہا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''زبان سنبھال کر بات کرو راشدہ! خبردار میری ماں کے ساتھ بدتمیزی کی''، ظہیر نے دخل اندازی کی۔

''کیوں نہ کروں جو بھی میری بیٹیوں کو کچھ کہے گا میں اس کے بارے میں سب کچھ کہوں گی'' راشدہ نے کہا۔ ''میں کہتا ہوں زبان بند کرو'' ظہیر نے راشدہ کو تھپڑ مارا۔ ''چلو نکل جاؤ اس گھر سے اور اپنی ان منحوس بیٹیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ'' ظہیر نے راشدہ کو دھکا دیا۔ ''بابا مت ماریں مما کو'' تین سالہ جویریہ باپ کے قدموں سے لپٹ گئی۔ ظہیر اسے بھی ٹھوکر لگا کر کمرے سے نکلنے لگا تو راشدہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور کہا: ''سنو ظہیر! آج میں اپنے گھر اور اپنے بیٹے کو تمہیں دیتی ہوں لیکن یاد رکھنا تم نے مجھے اس گناہ کی سزا دی ہے جو میں نے نہیں کیا۔ بیٹے اور بیٹی میں فرق کرنے والا اللہ کا ناشکرا ہے اور اس ناشکری کی سزا تمہیں ضرور ملے گی۔ ظہیر! دنیا مکافاتِ عمل ہے، میری بات یاد رکھنا'' راشدہ نے یہ کہا اور بچیوں کا ہاتھ تھام کر گھر کی دہلیز پار کر گئی۔

''امی! آج ہاسپٹل میں ایک بوڑھا مریض آیا اور حیرت یہ ہے کہ اس کا بیٹا اسے خیراتی فنڈ میں لکھوا کر چلا گیا ہے اور رات تک واپس نہیں آیا، اولاد اتنی بے حس بھی ہو سکتی ہے'' ہاجرہ نے ماں سے کہا۔ ''بیٹا دھن دولت نے انسان کو اندھا کر دیا ہے اولاد بھی ماں باپ کو بوجھ سمجھتی ہے'' راشدہ نے کہا۔

''امی! ہم تو ایسا نہیں سمجھتے آپ کی پرورش اور تربیت تو ہم پر وہ احسان ہے جو ہم سو زندگیوں میں بھی نہیں چکا سکتے۔ ابو کے بعد آپ نے ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔ بھلا آج ایک عورت سے کون یہ توقع کر سکتا ہے''

ہاجرہ نے کہا ''بیٹا! عورت اگر ہمت کرے تو سب کچھ ممکن ہے۔ مرد اور عورت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی فرق ضرور رکھا ہے لیکن ذہنی صلاحیتیں تو یکساں عطا کی ہیں جب مرد عورت کو دھتکار دیتا ہے تو وہ اپنے جسمانی زور پر غرور کرتا ہے اور اس غرور کی سزا ضرور ملتی ہے۔ خیر اب باتیں بند کرو۔ حمنیٰ صبح سے آئی ہوئی ہے تمہارا انتظار کرتے کرتے سو گئی ہے اب اسے اٹھا کر کھانا کھا لو'' راشدہ نے کہا۔ ''حمنی آپی آئی ہیں'' ہاجرہ نے خوشی سے چلا کر کہا۔

''ارے کیا مصیبت ہے یار! سارے کپڑے گندے کر دیئے'' ہاجرہ نے جویریہ کو ڈانٹا جو اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے ہاجرہ سے ٹکرا گئی اور اس کے ہاتھ میں موجود کلر بورڈ سے ہاجرہ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ ''سوری آپی'' جویریہ نے معصوم شکل بنا کر کہا۔ ''چلو جاؤ معاف کیا، حمنیٰ آپی کو اٹھایا ہے'' ہاجرہ نے پوچھا...... ''ہاں وہ تو اب کچن میں آپ کے لئے حلوہ بنا رہی ہیں'' جویریہ نے کہا۔

راشدہ نے اپنے آنگن میں چہکتی بیٹیوں کو دیکھا اور تاسف سے سوچا۔ ظہیر تم نے ان پھولوں کی قدر نہیں کی۔ آج یہ بیٹوں سے بڑھ کر میرا سہارا بن چکی ہیں۔ ہم پتہ نہیں، کیوں یہ بھول جاتے ہیں کہ ہر ذی روح اپنا رزق اور قسمت لکھوا کر لاتا ہے اور اس کا حصہ عطا کرنے کی ذمہ داری اللہ نے لے لی ہے۔ جانے میرا بیٹا کیسا ہوگا؟

گھر چھوڑنے کے بعد راشدہ کی پڑوسن روشن آپا نے اسے ایک سرکاری کالج میں لیکچرر کی نوکری دلوا دی اور اس کی ہر طرح سے مدد کی۔ تین سال قبل راشدہ نے جاب سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ حمنیٰ کی بی اے کے بعد روشن آپا کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی توسط سے شادی ہوگئی۔ ہاجرہ ڈاکٹر بن کر ہسپتال میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی تھی اور جویریہ فائن آرٹس کے فائنل ایئر میں تھی۔

''ڈاکٹر ہاجرہ! آپ کی والدہ آپ کو ڈھونڈ رہی ہیں'' نرس نے پیغام دیا۔''امی! آپ؟ خیریت ہے'' ہاجرہ نے کہا۔

''ارے بیٹا! میں حمنٰی کو لے کر آئی ہوں، اس کی طبیعت کچھ خراب ہے'' راشدہ کی نظر بیڈ پر پڑے مریض پر پڑی تو وہ چونک گئی۔''بیٹا! وہ کون ہے؟'' راشدہ نے پوچھا''امی یہ وہی بابا جی ہیں جن کا اکلوتا بیٹا ان کو خیراتی فنڈ میں داخل کروا کے چھوڑ گیا، ان کا نام بھی بابا کی طرح ظہیر ہے۔ شاید اسی وجہ سے ان کے پاس سے اپنی خوشبو آتی ہے''

ہاجرہ نے کہا۔ بیٹا میں حمنٰی کو تمہارے کمرے میں بٹھا کر آئی ہوں، اسے چیک کرلو، اس کی طبیعت ٹھیک نہیں'' راشدہ نے کہا

''اچھا امی! آپ نہیں آئیں گی'' ہاجرہ نے کہا۔

''میں آتی ہوں تم چلو'' راشدہ نے کہا۔ ہاجرہ کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر پڑے لاغر وجود سے مخاطب ہوئی''ظہیر پہچانا اسے یہ تمہاری دوسری بیٹی، ارے معاف کرنا بقول تمہارے دوسری ڈائن ہے، ارے تمہارا یہ حال کس طرح ہوا؟ تمہارا بیٹا کہاں ہے؟ تمہارے بڑھاپے کا سہارا؟؟'' راشدہ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

''راشدہ مجھے معاف کردو'' ظہیر نے کہا۔

''ظہیر! معافی مجھ سے نہیں اللہ میاں سے مانگو، جس کے مقابل تم نے تکبر کا مظاہرہ کیا اور ان بیٹیوں سے مانگو جن کا معصوم بچپن تم نے برباد کیا'' راشدہ نے ظہیر سے کہا۔

''تم مرد یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ اولاد بیٹا ہو یا بیٹی اللہ کی دین ہے، لڑکی ہو یا لڑکا ماں تو دونوں کو ایک ہی مدت اور ایک ہی تکلیف اٹھا کر جنم دیتی ہے اور پھر اگر لڑکی ہو تو تم Unwanted کہہ کر دھتکار دیتے ہو۔ کہاں ہے تمہارا من چاہا بیٹا جو آج تمہیں خیرات فنڈ میں پھینک گیا۔ راشدہ نے پھر کہا۔

''اسامہ آج کل میرے ہی دفتر میں ہوتا ہے۔ شادی کے بعد اس کی بیوی کو میرا وجود برداشت نہ تھا اور اس کے بچوں کو مجھ سے ٹی بی کے جراثیم لگنے کا خطرہ تھا۔ لہٰذا وہ مجھے یہاں داخل کروا گیا'' ظہیر نے روتے ہوئے جواب دیا۔

''اب روتے کیوں ہو؟ ظہیر یہ تو تمہارا اپنا عمل ہے۔ جس کا پھل تمہیں مل رہا ہے۔ تمہیں تو خوشیاں منانی چاہئے'' راشدہ نے کہا اور جانے لگی کہ ظہیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

''خدارا! مجھے اس عذاب سے نجات دلاؤ مجھے معاف کردو'' ظہیر گڑگڑایا۔

''نہیں ظہیر! تم قابل معافی نہیں ہو۔ تمہیں اللہ نے معاف نہیں کیا، تو میں کیا معاف کروں گی'' راشدہ یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی اس بات سے بے خبر کہ واپس آتی ہاجرہ نے تمام باتیں سن لی ہیں۔

ہاجرہ نے اس معاملے میں حمنٰی اور جویریہ سے مشورہ کیا اور مطمئن ہوگئی۔

تین ماہ بعد دروازے پر بیل ہوئی تو راشدہ نے جا کر کھولا۔ سامنے تندرست ظہیر کھڑا تھا۔''تم پھر آگئے ہو کیا لینے آئے ہو، ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں'' راشدہ نے منہ پھیر کر جواب دیا۔''راشدہ! میری صحت یابی اس بات کا ثبوت ہے کہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے اور میری بچیاں تو مجھے پہلے ہی معاف کر چکی ہیں بلکہ اپنی بیٹیوں کی بدولت ہی میں صحت مند ہوا ہوں۔ خدارا! اب تم بھی مجھے معاف کر دو۔"

"بیٹیاں، ان سے کب ملے تم؟" راشدہ نے کہا "میں نہیں وہ ملیں تھیں اور مجھے شملہ سینیٹوریم بھیجا اور آج مجھے کہا کہ میں تم سے مل لوں" ظہیر نے کہا۔

"ہاں ای جی میں نے ہی حمنیٰ اور جویریہ کے مشورے سے ان کا علاج کروایا اور آج گھر پر بلایا تھا۔ اس دن ہسپتال میں، میں نے ساری بات سن لی تھی اور آپ کی فکر اور پریشانی بھی بھانپ لی تھی۔ امی جب کسی کو ندامت کا احساس ہو جائے تو معاف کر دینا چاہئے اور اس سے بڑا بدلہ کیا ہوگا کہ بدلے کی قوت ہوتے ہوئے بھی بدلہ نہ لیا جائے لہٰذا ہم نے ابو کو معاف کیا۔ ڈاکٹر ہاجرہ نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"اور میں نے بھی بیٹا" راشدہ نے سر جھکا کر جواب دیا

"امی زندہ باد، چلو جویریہ اسی خوشی میں ہم چائے بنا کر لاتے ہیں" ہاجرہ نے کہا۔

ظہیر نے ندامت سے کہا "انسان واقعی بہت ناشکرا ہے جو اپنی جنت اپنے ہاتھوں تباہ کرتا رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اس کی زیادتی کی سزا اس کی جھولی میں ضرور ڈالتا ہے۔ اگر ہم یہ جان لیں کہ رزق بیٹے سے نہیں، قسمت سے ملتا ہے تو پھر ہم اس ناشکری کے مرتکب نہیں ہوں گے۔

ماہنامہ محدث لاہور

اُمت مسلمہ میں فکری اعتدال کا علم بردار علمی و تحقیقی مجلہ

محدثین کی علمی روایات کا امین اور فکری تحریک کا ترجمان

- حالات حاضرہ، قومی سیاست و معاشرت میں دینی رہنمائی اور اسلامی نقطہ نظر سے بے لاگ تجزیے
- مسلکی تعصبات اور فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر اُمت کے مسائل کا شرعی حل
- قرآن و سنت کی بنیاد پر تمام مسالک فکر میں اتحاد و یگانگت اور فکری یکجہتی کا پرچارک
- قدیم علوم کے ساتھ عصری علوم سے استفادہ کرتے ہوئے جدید مسائل میں اجتہاد کا علمبردار
- معارف قرآن...... علوم سبعہ عشرہ قرآءات اور تفسیری مناہج کی توضیح
- حدیث نبوی کی حجیت...... فتنہ انکار حدیث کی بیخ کنی اور شبہات کا علمی جائزہ
- جہاد فی سبیل اللہ، اسلامی سیاست اور دعوت کے نبوی منہاج وغیرہ پر معتدل روش کا امین
- پیش آمدہ مسائل میں نامور علماء پر مشتمل فتویٰ کونسل کی رہنمائی اور جوابات
- اسلامی اور مغربی تہذیب کا تقابل اور دور جدید میں اسلام کی حقانیت کا ترجمان
- مسلم دنیا بالخصوص عالم عرب کی علمی تحریکوں کا تعارف، مفید کتب اور مضامین کے تراجم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازک آبگینے

فائزہ مسعود اسلامک انسٹیٹیوٹ

فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۸ء/۱۹۹۹ء

عمارہ، جلدی کرو تم ہمیشہ لیٹ ہوتی ہو اور ساتھ میں مجھے بھی لیٹ کرتی ہو، مس اسماء کا لیکچر آدھے سے زیادہ گزر چکا ہے اور پھر دوسروں سے لیکچر کے نوٹس لینے کے لئے تم مجھے آگے کر دیتی ہو، زرناب نے کوریڈور سے گزرتے ہوئے اپنی دوست کو ڈانٹا اور کلاس روم کی جانب قدم بڑھائے۔

دروازے کے باہر رک کر زرناب نے سانس بحال کی اور آئندہ پیش آنے والی صورتحال کے لئے اپنے آپ کو تیار کیا۔ زرناب نے ابھی تھوڑا سا دروازہ کھولا تھا کہ پیچھے سے عمارہ نے زرناب کو اندر دھکیل دیا، زرناب اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور لڑکھڑا گئی۔ مس اسماء نے آدھ کھلے دروازے سے عمارہ کی حرکت دیکھ لی تھی، کلاس روم میں موجود لڑکیوں کو صورتحال کا صحیح اندازہ نہ ہو سکا اور زرناب جلدی سے پچھلی لائن میں موجود خالی کرسی پر بیٹھ گئی اس کے ساتھ والی میز پر عمارہ جلدی سے بیٹھ گئی۔ مس اسماء کی ہدایت تھی کہ جو بھی کوئی لڑکی لیٹ کلاس میں آئے وہ خاموشی سے آ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ جائے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مس اسماء لیٹ آنے والی لڑکی کا رول نمبر ذہن میں رکھتیں اور مناسب موقع دیکھ کر اس کی گوشمالی کر ڈالتیں۔ آج وہ دونوں کینٹین سے اٹھتے اٹھتے دس منٹ لیٹ ہو چکی تھیں۔ لیکچر کے ختم ہو جانے کے بعد زرناب نے عمارہ کو کان سے پکڑ لیا "کیوں بھئی عمارہ، کیا ہوا تھا" زرناب نے اپنی مسکراہٹ دبا کو پوچھا: "کچھ بھی نہیں وہ مجھے چھینک آ گئی تھی، نتیجے میں تم اندر" عمارہ تم میرے ہاتھوں کسی دن پٹ جاؤ گی" زرناب نے مسکراتے ہوئے کان چھوڑ دیا اور وہ دونوں اگلی کلاس لینے کے لئے باہر نکل آئیں۔

عمارہ اور زرناب کی دوستی چار سال پرانی تھی اب وہ کالج کے آخری سال میں تھیں۔ دونوں کے خیالات تو ملتے تھے لیکن طبیعتوں میں تھوڑا بہت اختلاف پایا جاتا تھا۔ زرناب جتنی زیادہ سنجیدہ تھی، عمارہ اتنی ہی شوخ و چنچل۔ عمارہ ہمیشہ شرارتی موڈ میں رہتی لیکن اس کی شرارتیں ایسی ہوتیں کہ کسی کو اس سے نقصان نہ پہنچتا۔ جہاں شرارتوں میں کوئی اُس سے محفوظ نہ رہ سکتا تھا وہاں پڑھائی کے میدان میں بھی وہ سب سے آگے ہوتی۔ جو بھی کوئی کلاس مس کرتی اپنی کلاس فیلوز سے زرناب کے ذریعے نوٹس لے لیتی کیونکہ اس کا خیال یہ تھا کہ جس کسی کا احسان لیا ہو، اس کو تنگ نہیں کرنا چاہئے اور اس کی شرارتوں سے بھلا کون محفوظ رہ سکتا تھا۔ احسان سارے زرناب کے کھاتے میں اور نوٹس عمارہ کی فائل میں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی اور زرناب کے دو بھائی تھے۔ دونوں کا تعلق متوسط گھرانے سے تھا۔ زرناب نے اپنی دادی جان سے قرآن پاک کو مکمل تفسیر کے ساتھ سمجھا تھا اور عمارہ کا ارادہ بی اے کے پیپرز کے بعد قرآن پاک کو سمجھنے کا تھا۔

Free Priod میں عمارہ اور زرناب دونوں کالج کی گراؤنڈ میں چکر لگا رہی تھیں۔ ان کے پاس سے ایک لڑکی گزری۔ عمارہ نے سرگوشی میں زرناب سے کہا، زرناب تمہیں پتہ ہے اس لڑکی کا کس کے ساتھ افیر ہے اور یہ لڑکی غلط کردار کی ہے، اس کا نام یہ ہے۔ عمارہ ! پلیز تمہیں کیا ہوگیا ہے، کیسی باتیں کرنے لگی ہو، بری بات...... کسی کے بارے میں ایسے نہیں کہتے۔

میں کب کہہ رہی ہوں، ساری لڑکیاں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ سارا کالج یہ بات کر رہا ہے۔

عمارہ، بعض اوقات حقیقت وہ نہیں ہوتی جو ہم دیکھتے ہیں۔ ہمیں دوسروں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے، چلو کلاس میں چلیں، دیر ہو رہی ہے۔

زرناب کچھ دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ جب وہ اپنے سبجیکٹ کے پیریڈ لینے کے لئے چلی جاتی تو عمارہ ایسی لڑکیوں کے ساتھ اٹھتی بیٹھتی تھی جن کا زیادہ تر وقت کالج آنے کے بعد گراؤنڈ میں گزرتا تھا۔ زرناب نے اسے منع کرنا چاہا لیکن یہ سوچ کر رک گئی کہ آخر عمارہ کو بھی اپنا Free Priod کسی نہ کسی کے ساتھ گزارنا ہے۔ ایک دن کالج سے باہر نکلتے ہوئے زرناب نے اور عمارہ نے اسی لڑکی کو ایک لڑکے کے ساتھ بائیک پر بیٹھے دیکھا اور وہ لڑکا اس کے ساتھ مسکرا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔ عمارہ نے زرناب سے کہا: یہ دیکھو، اب تو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ بتاؤ یہ جھوٹ ہے......!!

زرناب نے اپنا سر پیٹ لیا، ”عمارہ وہ اس کا بھائی بھی ہوسکتا ہے تمہیں کیا ہوگیا“ ...... جی نہیں اس کی حرکتیں بھائیوں والی نہیں ہیں، عمارہ نے مسکرا کر کہا۔ ”عمارہ تم بہت بدتمیز ہوتی جارہی ہو، کسی دن واقعی میرے ہاتھوں تمہاری پٹائی ہوجائے گی، چلو گھر چلیں، دیر ہو رہی ہے۔

کالج میں سپورٹس ڈے کے سلسلے میں طالبات ان دنوں ریہرسل کر رہی تھیں۔ پڑھائی برائے نام تھی، عمارہ کالج سے ایک ہفتہ کی چھٹیاں لے کر اپنی خالہ کی طرف چلی گئی اور زرناب نے اپنے سبجیکٹ کے نوٹس بنانے کے لئے ان دنوں لائبریری کا رخ کر لیا، ایک دن زرناب لائبریری سے کتابیں ایشو کروا کر باہر نکل رہی تھی کہ بے دھیانی میں اس کی ٹکر ایک لڑکی سے ہوگئی اور اس کی کتابیں زمین پر گر پڑیں۔ ”میں معذرت خواہ ہوں“ زرناب نے شرمندگی سے کہا اور اپنی کتابیں اٹھانے لگی۔

اس لڑکی نے زمین پر گری ہوئی کتابوں کو دیکھ کر سوال کیا، ”کیا آپ سائیکالوجی کی سٹوڈنٹ ہیں“ جی میں یہ تمام کتابیں سائیکالوجی کے نوٹس بنانے کے لئے لے جارہی ہوں۔ ”کیا آپ میری مدد کرسکتی ہیں اس لڑکی نے کہا۔ میری ملتان سے مائیگریشن اس کالج میں ہوئی ہے اب میں پڑھائی کے دوران کچھ مشکل محسوس کر رہی ہوں“ زرناب نے کچھ سوچ کر حامی بھرلی۔ ”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو کل اسی وقت لائبریری میں ملوں گی“

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا نام کیا ہے؟ زرناب نے پوچھا: ''مجھے انیسہ کہتے ہیں'' زرناب نے محسوس کیا کہ انیسہ ایک اچھی لڑکی ہے اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہ یقیناً غلط ہے۔ زرناب نے حسبِ وعدہ اس لڑکی کی پڑھائی میں مدد کی۔ ان چند دنوں میں زرناب کی اس لڑکی سے اچھی خاصی بے تکلفی ہوگئی۔ زرناب نے محسوس کیا کہ انیسہ کے ہونٹ تو مسکراتے ہیں لیکن اس کی آنکھوں میں اداسی کا ایک سمندر ٹھہرا ہوا ہے۔

Sports Week کے فوراً بعد کالج میں پیپرز شروع ہوگئے تمام لڑکیاں امتحانوں میں مصروف ہوگئیں۔ امتحانات ختم ہونے کے بعد ابھی کچھ مضامین کے پریکٹیکل باقی تھے۔ زرناب بیٹھی سائیکالوجی کے پریکٹیکل کی تیاری کر رہی تھی کہ عمارہ زرناب کو کھینچ کر پرنسپل کے آفس کے سامنے لے کر آئی ''عمارہ کیا بات ہے'' دیکھو میڈم نے انیسہ اور اس لڑکے کو اندر بلایا ہے * اب تو پرنسپل کو بھی پتا چل گیا ہے، بس اب اس لڑکی کو کالج سے باہر نکال دیں گی، تھوڑی دیر بعد زرناب نے دیکھا کہ انیسہ روتی ہوئی باہر نکل رہی ہے اور وہ لڑکا بھی سر جھکائے اس کے ساتھ ہی باہر نکلا اور مین گیٹ کی طرف چل دیا اور انیسہ روتے روتے گراؤنڈ کی طرف چل دی۔ قریب تھا کہ عمارہ اور اس کی فارغ دوستوں کا گروپ اسے اپنے گھیرے میں لیتا، زرناب انیسہ کو پانی پلانے کے لئے بازو سے پکڑ کر لے گئی۔ انیسہ، کچھ تو بتاؤ کیا ہوا؟ لیکن وہ مسلسل روئے جا رہی تھی، اتنے میں چھٹی کا ٹائم ہوگیا اور سب لڑکیاں اپنے گھروں کو چل دیں۔ آج انیسہ رکشے پر گھر جا رہی تھی۔ اس دن کے بعد انیسہ کسی کو کالج نظر نہ آئی اور زرناب کو ہمیشہ یہ دکھ رہا کہ کاش وہ مجھے کچھ بتا جاتی جس کو دلیل بنا کر وہ عمارہ اور اس کے ساتھیوں کے منہ بند کر دیتی۔

وقت آہستہ آہستہ گزرتا گیا۔ اس بات کو پورے دو ماہ گزر گئے، ایک دن زرناب اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ باہر سے اس کی بھتیجی نے کہا: پھوپھو! آپ کی کوئی دوست ملنے آئی ہے۔ زرناب کا خیال تھا کہ شاید محلے کی کوئی لڑکی ہے، سپارہ پڑھنے کے لئے آئی ہے، جب وہ باہر نکلی تو انیسہ کھڑی تھی وہ حیران رہ گئی

''آئیں، اندر آجائیں آپ کو میرے گھر کا ایڈریس کس نے دیا، آپ کس کے ساتھ آئیں۔ زرناب نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔ بس جن دنوں لائبریری میں بیٹھ کر اکٹھے پڑھا کرتے تھے میں نے آپ کی کاپی سے دیکھ کر یاد کر لیا تھا اور رہی یہ بات کہ کس کے ساتھ آئی ہوں تو جناب میں اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہوں'' اوہ آپ کی شادی ہوگئی، زرناب نے اسے پرجوش انداز میں مبارک باد دی۔ میرے نکاح کو دو سال ہو چکے ہیں اور کالج میں میرے شوہر ہی مجھے لینے آیا کرتے تھے، ان دنوں میری رخصتی نہیں ہوئی تھی جس دن میں نے آخر کلان کالج چھوڑا تھا اس دن آپ کی آنکھوں میں بہت سے سوال تھے اور میں چاہتے ہوئے بھی ان کا جواب نہ دے سکی تھی۔ سبط الحسن میرے خالہ زاد ہیں جن دنوں ہمارا نکاح ہوا، میں ایف اے کی سٹوڈنٹ تھی اور یہ نکاح دونوں خاندانوں کی باہم رضامندی سے طے پایا تھا لیکن پھر کچھ حاسدوں اور خاندانی جھگڑوں کی وجہ سے میرے خالو ہم لوگوں سے بہت بدظن ہوگئے۔ میری خالہ ان کے اس رویے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے بیمار رہنے لگیں۔ سبط الحسن مجھے روز خالو کی غیر موجودگی میں اپنی امی کے پاس لے جاتے تھے جس سے انہیں تھوڑی بہت تسلی رہتی تھی۔ آخری دن جس دن سبط الحسن کالج آفس میں آئے تھے انہوں نے اپنے نکاح نامے کی فوٹو کاپی اور میرے اور اپنے شناختی کارڈز کی فوٹو کاپی دکھا کر پرنسپل کو مجھے بلانے کے لئے کہا جب میں آفس پہنچی تو سبط نے مجھے بتایا کہ اس کی امی کی وفات ہو چکی ہے اور میں تمہیں اطلاع دینے آیا تھا"

تو پھر آپ نے اس حقیقت کو کیوں چھپایا کہ آپ شادی شدہ ہیں، زرناب نے بے چینی سے سوال کیا۔

"زرناب ہم پاکستانی معاشرے میں رہتے ہیں یہاں بعض اوقات نکاح کے بندھن اور رشتوں کے زنجیر کو توڑنا ایک کھیل سمجھا جاتا ہے۔ میرے خاندان میں رنجشیں اس قدر بڑھ چکی تھیں کہ قریب تھا کہ سبط الحسن اپنے والد کے دباؤ میں آ کر مجھے طلاق دے دیتے پھر مجھ پر طلاق یافتہ ہونے کا لیبل لگ جاتا، میں چاہتی تھی کہ جب تک بات مصالحت سے طے نہیں ہو جاتی میں اپنے اور سبط الحسن کے تعلق کو ظاہر نہ کروں، اسی وجہ سے میں لڑکیوں سے کم سے کم بات چیت کرتی تا کہ وہ مجھ سے ذاتی نوعیت کے سوال نہ پوچھیں۔ بس اتنی سی بات تھی جس کا افسانہ بن گیا۔

"اب میرے گھر اور خاندان کے حالات کافی حد تک ٹھیک ہو چکے ہیں اور میری رخصتی ہو چکی ہے، اب میں چند روز بعد دوبارہ کالج جوائن کر لوں گی۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ سے ملنے آجایا کروں" انیسہ نے زرناب سے پوچھا۔

"کیوں نہیں جب آپ چاہیں آسکتی ہیں"، زرناب نے خلوص کے ساتھ کہا۔

چند دنوں بعد انیسہ دوبارہ زرناب کے پاس آئی، اسی دوران عمارہ بھی زرناب سے کچھ کتابیں لینے اس کے پاس موجود تھی۔ انیسہ کو وہاں بیٹھے دیکھ کر عمارہ کے ماتھے پر شکنیں اُبھر آئیں "تم نے ابھی تک اس آوارہ لڑکی سے تعلق کو ختم نہیں کیا جبکہ حقیقت تم پر کھل چکی ہے"......

"عمارہ زبان سنبھال کر بات کیا کرو، کسی بھی لڑکی کا کردار نازک پھول کی طرح ہوتا ہے، رویوں اور غلط فہمی کی دھوپ اسے جھلسا کر رکھ دیتی ہے۔ بات کرنے کا کیا ہے، لوگوں کی تو زبان ہی ہلتی ہے، اصل خمیازہ تو اسی کو بھگتنا پڑتا ہے جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہوتی ہے" دیکھو زرناب آخر کچھ تو ہوتا ہے جس کی بنا پر لوگ کچھ نہ کچھ کہتے ہیں۔

اس کی حقیقت یہ ہے زرناب نے ایک لفافہ عمارہ کے آگے پھینکا جس میں انیسہ کی شادی کی تصویریں تھیں۔ (عمارہ نے دیکھا کہ تصویروں میں وہی لڑکا نمایاں ہے جو انیسہ کو کالج لینے آتا تھا اور ان تصویروں پر دو سال پہلے کی تاریخ Print تھی)، عمارہ اِدراک غلط بھی ہوسکتا ہے۔ حقیقت کبھی کبھی وقتی مصلحت کے تحت آنکھوں سے پوشیدہ رہتی ہے، اس طرح بہت سے لوگوں کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ ذرا سوچو چند دن پہلے تم نے مس اسماء کی کلاس میں **واقعۂ اِفك** کو موضوع سخن بنایا تھا۔ حقیقت کیا تھی کچھ مؤمن لوگ بھی غلط فہمی کا شکار ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کے چھٹے رکوع میں فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب تم نے وہ بات سنی تو مؤمن مردوں اور عورتوں نے
کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا اور (کیوں نہ) کہا
کہ یہ صریح بہتان ہے''

عمارہ میری محبت اور رفاقت میں کوئی کمی رہ گئی تھی جو تم نے یہ سب کچھ کہا۔ تمہیں پتا ہے گناہ کرنے والا تو جو بوجھ اٹھاتا ہے وہ تو اس کے گناہ کا بوجھ ہے، لیکن اس گناہ کی تشہیر کرنے والا بھی اس میں برابر کا حصہ دار ہوتا ہے۔ عمارہ لوٹ آؤ مجھے ڈر ہے کہ تباہی اور حسرت تمہارا مقدر نہ بن جائے'' عمارہ کی آنکھوں میں ندامت کے آنسوؤں کا ایک سمندر رواں تھا، انیسہ نے آگے بڑھ کر عمارہ کو گلے لگا لیا۔

''عمارہ، جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا''

عمارہ نے بھیگی ہوئی آنکھوں کے ساتھ زرناب کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو زرناب تم واقعی زرناب ہو......!

☆ ☆ ☆

شہزادی جویریہ

ایک آرزو

میں اکثر سوچتی ہوں کہ!
درختوں پر
خزاں کی اوڑھنی
آ کر!
جب ظلم ڈھاتی ہے
مجھے تڑپا کے جاتی ہے
تو پھر بھی!
ہے آفرین ان پر
کہ نہ فریاد کرتے ہیں
نہ وہ انکار کرتے ہیں
بچھے جاتے ہیں
سب کے سب
خزاں کی زرد راہوں میں
اگر میں اپنی سوچوں میں
سمیٹوں ان کے
دکھ اور درد
تو شائد!
بہار آئے
مگر یہ آرزو دل میں
ٹھہرتی ہے اور اس کے بعد
پھر واپس نہیں آتی
خزاں موسم کے جانے تک
دعا ہے میری میرے ربّ
میرے دل پر
گلستان پر
اُمنگوں پر
بہار آئے، بہار آئے
بہار آئے، بہار آئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب وخیال ......ایک حقیقت

طاہرہ انجم ، طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر ۱۱ ، سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

Kitabosunnat.com

اندھیری رات ہے، دور تک سناٹا چھایا ہوا ہے، ہوا کان کے نزدیک سے سائیں سائیں کر کے گزر رہی ہے۔ گیدڑ کی آوازیں ماحول کو مزید ہولناک بنا رہی ہیں۔ مجھے چونکہ اس طرح کے ماحول سے بہت خوف آتا ہے، اسی لئے میں تیزی سے قدم بڑھاتا چلا جارہا ہوں۔ اچانک مجھے محسوس ہوا کہ اس قبرستان میں میرے علاوہ بھی کوئی اور ہے جو میری آواز سن رہا ہے۔ جو مجھے دیکھ رہا ہے، میں نے اپنی رفتار تیز کردی۔ یہ کوئی پکا راستہ نہیں تھا بلکہ ایک تنگ سی پگڈنڈی تھی جو قبروں کے درمیان سے ہو کر گزرتی تھی۔ میری چھٹی حس مجھے بار بار آگاہ کر رہی تھی کہ ضرور میرے علاوہ کوئی اور شخص بھی یہاں موجود ہے۔ ابھی میں پیچھے مڑ کر دیکھ ہی رہا تھا کہ خود کو اندھیرے میں بالکل نیچے جاتا ہوا محسوس کیا مجھے اپنے گھٹنے میں شدید درد محسوس ہوا مجھے اپنے چہرے اور بازؤں پر بھی خراشوں کے نشان محسوس ہوئے۔

میں نے اپنی قوت مدافعت کے زور پر کھڑا ہونا چاہا لیکن دوبارہ گر پڑا۔ اگلے ہی لمحے میری چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی میں ایک پرانی قبر میں گر پڑا تھا اور میرے چاروں طرف ہڈیاں بکھری پڑی تھیں، میں نے دوبارہ کھڑے ہو کر قبر سے نکلنے کی کوشش کی اور بالآخر میں اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو گیا مگر باہر نکلتے ہی میں نے ایک بڑا ڈراؤنا منظر دیکھا۔ ایک کفن پوش لاش آہستہ آہستہ میری طرف چلی آرہی ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں کو مل کر دیکھا مگر وہ میرے قریب آتی جارہی تھی یہ قطعاً میرا وہم نہیں تھا۔ اس کے ہر قدم پر ہڈیوں کے چٹخنے کی آوازیں ماحول پر خوف کا عالم طاری کر رہی تھیں۔ میں آخرکار کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا مگر چند قدم چل کر جھاڑیوں میں الجھ کر گر پڑا اور خوف کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لیں بالکل اس کبوتر کی طرح جو اپنے شکاری کی آمد پر آنکھیں بند کر لیتا ہے اور یہی سمجھتا ہے کہ شاید میں محفوظ ہوں کچھ دیر گزر گئی اور لاش کی ہڈیاں چٹخنے کی آوازیں آنا بھی بند ہو گئی تھیں۔

میں نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور یہ دیکھ کر مجھے کچھ سکون محسوس ہوا کہ وہاں اب کوئی نہیں تھا۔ گیدڑوں کی آوازیں بھی اب سنائی نہ دیتی تھیں کہ اچانک کہیں دور سے الو کے چیخنے کی آواز آئی اور میں سہم گیا، پھر ایک آواز سنائی دی۔

”ڈرو نہیں! میں بھی تمہاری طرح ایک جیتا جاگتا انسان تھا، میرے نفس نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا“

میں نے چاروں طرف گھوم کر دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ ابھی میں نے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھایا تھا کہ وہی آواز مجھے پھر سنائی دی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمہیں میرے وجود سے خوف آرہا ہے۔ ڈرو نہیں، کبھی میں بھی اس قسم کی صورتحال سے خوف کھاتا تھا مگر کبھی ان گناہوں سے باز نہ آیا جنہیں میں ترک کرنے کا ارادہ کرنے کے باوجود ترک نہ کرسکا اور گناہوں کی دلدل میں پھنستا چلا گیا''

میں نے اس آواز کو نظر انداز کرکے اپنے کپڑوں پر لگی مٹی کو جھاڑنا شروع کردیا تو اسی آواز نے مجھے مخاطب کرکے کہا ''اس مٹی سے اتنی نفرت نہ کر!...... بالآخر تجھے اسی مٹی میں جانا ہے۔ کیا تو نے میرے وجود کو نہیں دیکھا کبھی میرے جسم پر بھی گوشت ہوا کرتا تھا اور اس گوشت کو بنانے کے لئے میں نے اپنی حقیقی زندگی میں کیا کچھ نہیں کیا مگر آج اس گوشت کو ان زمینی کیڑوں نے ختم کردیا۔ یہی زمینی کیڑے جو ہر روز نجانے کتنی تعداد میں میرے پاؤں تلے کچلے جاتے تھے میرے وہ ماتحت جن کی میری نظر میں کوئی اہمیت نہیں تھی انہیں میں ان کیڑوں کی طرح نظر انداز کردیتا تھا۔ دوسروں کے منہ میں جاتا ہوا لقمہ مجھے ایک نظر نہ بھاتا تھا مگر اپنی جائیداد کو کئی گنا کرنے کے لئے میں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ مجھے غریب کے دل سے نکلتی ہوئی آہ کی قیمت معلوم نہ تھی۔ یہ زمین جس پر میں کل خوب اکڑ کر چلا کرتا تھا، آج جب یہی زمین میرے وجود کو قبر میں چکی کے دو پاٹوں کے مانند پیستی ہے تو مجھے جو تکلیف ہوتی ہے اس کا اندازہ تم کسی صورت نہیں کرسکتے''

یہ سب کچھ سن کر مجھ میں ذرا ہمت آئی تو میں نے اس روح سے سوال کیا: ''تم نے ایسا کیوں کیا؟''

یہ سن کر اس نے جواب دیا:

''میں نے جان بوجھ نہیں کیا، میں بہت نیک دل اور صاف گو شخص تھا مگر جب خدا نے مجھے رتبہ اور دولت دونوں چیزیں عطا کیں تو میں نے ان نعمتوں کا منفی استعمال شروع کردیا۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا، لعنت ہے میرے نفس پر جو شیطان کے آگے جھک گیا اور پاکیزگی سے دور ہوتا چلا گیا''

وہ آواز رک گئی تو میں نے ایک اور سوال کر ڈالا کہ ''کیا تم نے کبھی گناہوں سے بچنے کی کوشش کی؟''

اس نے جواب دیا: ''ہاں! ضرور میرے دل میں یہ خیال کئی بار آیا لیکن میرا نفس میرے خیال پر غالب آگیا اور مجھے اپنے نفس کے آگے مجبور ہونا پڑا اور جب میں نے اپنے دل سے یہ خیال نکال دیا تو میری ہر نیکی مجھ سے دور ہوتی چلی گئی۔ میرا ہر اچھا عمل برے عمل میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ میں جو پانچ وقت کا نمازی تھا، ایک ایک کرکے نماز چھوڑ دی۔ روزہ بھی دکھاوے تک محدود ہوگیا۔ قرآن کو بند کرنے کے بعد میں نے اسے کھول کر نہیں دیکھا تو برائیوں کی طرف اور ہر اس محفل کی طرف میرا دل کھنچتا چلا گیا جہاں گناہوں کے ڈھیر اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ میرا لہجہ، میرا برتاؤ اور میری طبیعت میں بہت حد تک کرختگی آگئی اور میں بدستور اپنے گناہوں میں اضافہ کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میری ان نیکیوں کا پلڑا بہت کمزور ہوتا گیا جنہیں میں اس سے قبل کرچکا تھا اور ان کی جگہ برائیوں نے لے لی میرا دل جو بظاہر خون اور گوشت کا لوتھڑا تھا۔ ایک سخت پتھر کی مانند ہوگیا اور مجھے ہر کسی کو سکھ دینے کی بجائے دکھ دینے میں مزا آنے لگا جب میں اپنے کسی ماتحت کی کسی خواہش کو ٹھکراتا تو مجھے بہت خوشی ہوتی مگر خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اگر اس دنیا میں غریب اور مجبور شخص کامیاب نہیں ہوتا، قیامت میں تو اس کا اجر باقی ہے۔ ایک دولت مند

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظالم کو اللہ تعالیٰ دنیا میں مزید دولت عطا کرتا ہے اور اگر وہ شخص پہلے ہی قدم پر سنبھل جائے تو ایسا شخص یہاں بھی اس کے کرم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور آخرت کو بھی سنوار لیتا ہے مگر تم خود دیکھو کہ مجھ جیسا ظالم شخص جنت کا حقدار کیونکر ہوسکتا ہے جس کی ذات سے دنیا میں کسی کو ذرہ برابر فائدہ نہ پہنچا ہو۔ ایسا شخص کسی قسم کی رعایت کا مستحق نہیں ہے" پھر آواز رک گئی تو میں نے پوچھا:

"کیا تم نے اپنی زندگی میں کوئی نیکی نہیں کی" اس آواز نے کہا:

"نیکی...... کاش میں واقعی کوئی نیکی کما لیتا مگر افسوس میری جھولی میں گناہوں کے سوا کچھ نہیں۔ میں نے دنیا میں شہرت کے لئے اور اپنا نام بنانے کے لئے نیکی کو سہارا بنایا۔ میں دنیا میں یہ سوچ کر بیٹھا تھا کہ گویا میں نے جنت خرید لی ہے مگر مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے مرنے کے بعد کس قسم کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا اور میدانِ حشر میں جب مجھے خدا کے حضور پیش کیا جائے گا تو میرے ہاتھ پاؤں، میری زبان، میری آنکھیں اور میرے ہونٹ میرے خلاف گواہی دیں گے اور میں جہنم کا حقدار ہوں گا" یہ سن کر میں نے ایک اور سوال کر ڈالا: "کیا تم نے دنیا میں کسی سے محبت بھی کی ہے"

اس بات پر اس نے جواب دیا: "ہاں! میں نے اپنے جیسے لوگوں سے محبت کی مگر میری محبت کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی غرض پوشیدہ تھی۔ بظاہر تو میں لوگوں سے انکساری سے ملتا تھا مگر میرا دل ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا تھا ہر وقت بغض وحسد کی آگ میں جلتا رہتا، میری آنکھیں کسی کو ہنستا بستا دیکھ کر خوش نہ ہوتی تھیں، اب میں قبر میں اپنی سزا کاٹ رہا ہوں۔ میری چیخ و پکار سننے کے لئے کوئی موجود نہیں اور جب مجھے جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا تو بھی میری تکلیف بانٹنے والا کوئی نہ ہوگا"

اس کے ساتھ ہی ہڈیاں چٹخنے کی آوازیں آنا شروع ہوگئی اور میری آنکھوں نے عجیب منظر دیکھا کہ سامنے والی قبر پھٹی اور وہ ڈھانچہ اسی قبر میں چلا گیا۔ اچانک اس خواب کا طلسم ٹوٹا اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں سر سے پاؤں تک پسینے میں شرابور تھا۔ کمرے میں نائٹ بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی پھر میں نے اس خواب سے اپنا موازنہ کیا، میرے حالات بھی اس روح سے قدرے مختلف نہ تھے، یہ سوچتے ہی میں نے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے:

"میرے خدا! میرے نفس کو شیطان کے ناپاک ارادوں سے محفوظ کردے اور مجھے نیک اعمال کی توفیق دے"

☆ ☆ ☆ ☆

غصہ

اگر تمہارے غصے کو خاموشی برداشت کرسکتی ہے تو تمہارا غصہ رُعب دار ہے۔ اگر تمہاری زبان برداشت کرسکتی ہے تو تمہارا غصہ وکیل ہے، اگر تمہاری جسمانی طاقت برداشت کرسکتی ہے تو پھر تمہارا غصہ جنگ وجدل ہے اور اگر تمہارا غصہ اس سے بھی بڑھ کر ہے تو ایک تماشا ہے!!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضبط کا بسوا

فائزہ مسعود اِسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۸ء/۱۹۹۹ء

بسنت کے دن جان اور مال کس طرح داؤ پر لگ جاتے ہیں، اس کی اذیت اور کرب سے وہی واقف ہو سکتے ہیں جو خود ان حادثات کا شکار ہوئے ہیں......

ابو جان! مجھے ۵ ہزار روپے چاہئیں، عامر نے کہا۔

کیوں بیٹا؟ قریشی صاحب نے سوال کیا۔

ابو جان! ۲۰ فروری کو بسنت ہے اور اس دفعہ ہم نے سیون سٹار ہوٹل کی چھت بسنت کے لئے بک کروائی ہے۔ ہم دوستوں نے مل کر بجٹ بنایا ہے، ہر دوست کے حصے میں ۵ ہزار آئے ہیں۔

بیٹا کیا ضرورت ہے اس فضول خرچی کی؟ عامر کی والدہ نے کہا۔

امی! آپ اپنے دقیانوسی خیالات اپنے پاس ہی رکھیں۔ بسنت ہمارا ثقافتی تہوار بھی ہے اور سٹیٹس سمبل بھی ہے۔ عامر نے کہا۔

بیٹا جی! آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ ہمارا نہیں، ہندوؤں کا ثقافتی تہوار ہے اور ہندو ہمارے جانی دشمن ہیں۔ کیا آپ بھول گئے ہیں کہ کشمیر میں ہندو ہمارے کشمیری بھائیوں سے کس قدر ظالمانہ اور غیر انسانی سلوک کر رہے ہیں، عامر کی والدہ نے کہا۔

امی جان! کشمیریوں سے برا سلوک ہندو کر رہے ہیں بسنت نہیں۔ لہٰذا میری خوشی کو غارت مت کریں پلیز؟ ابو مجھے ہر صورت پیسے چاہئے۔ یہ میری عزت کا سوال ہے، عامر نے ہٹ دھرمی سے کہا۔

بیگم! بچے کی خوشی برباد مت کرو۔ ہمیں کس چیز کی کمی ہے۔ ہماری اکلوتی اولاد ہے۔ جاؤ بیٹا کل آفس آ کر رقم لے جانا۔

عامر اپنے کمرے میں چلا گیا، تو اس کی والدہ رقیہ بیگم نے کہا: آپ کے بے جا لاڈ پیار نے ہی اسے بگاڑ ڈالا ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ فضول خرچی اور کفار کی تقلید ہے۔ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے اور اس کے بارے میں ہم قیامت کے روز اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ یہی رقم اگر ہم کشمیری مجاہدین اور مہاجرین کو دے دیں تو انسانیت کی مدد بھی ہو گی اور ہندو فوج کے خلاف ان کی قوت میں اضافہ بھی ہو گا اور ہم ہیں کہ انہی کے تہوار دھوم دھام سے منا رہے ہیں۔ کیا ملتا ہے؟ فقط ایک دن کے لئے لاکھوں روپے چند لمحوں کی خوشی کی نذر کر کے۔ ہندو تو ہماری شکل دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ آزادی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ۵۳ سالوں کے بعد بھی وہ اسی کوشش میں ہیں کہ پاکستان کو ہتھیا لیں اور ہم ان کے مذہبی تہوار پر باقاعدہ دعوت نامے بانٹ کر دعوتیں کرتے ہیں، خصوصی لباس پہنتے ہیں اور بسنت میلے مناتے ہیں، کیا کبھی ہندوؤں نے کوئی عید منائی ہے؟

ارے بیگم! آپ تو خواہ مخواہ قنوطی ہوجاتی ہیں۔ کشمیریوں کو آزادی چند روپوں سے نہیں، امریکہ کی اجازت سے ملے گی تو پھر خواہ مخواہ بچے کے لئے بدمزگی کیوں پیدا کرتی ہیں۔ ہم بھی تو جوانی میں یہی کچھ کرتے رہے ہیں۔ قریشی صاحب نے کہا۔

''گناہ کی آگہی نہ ہو اور ہم گناہ کر بیٹھیں تو بات اور ہے۔ لیکن اب میں یہ بات بہت اچھی طرح جان چکی ہوں کہ بسنت کا تہوار ایک ہندو حقیقت رائے گستاخ رسول کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ اور اُن کی بیٹی حضرت فاطمہ ؓ کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوا اور پھانسی کا حقدار ٹھہرا، آج وہی شخص ہمارا قومی ہیرو ہے جبھی تو اس کی یاد میں منایا جانے والا دن ہمارے لئے اہم ہوگیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے باپ، بیٹے اور باقی سب سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں''

کیا بیٹے کی ایک دن کی خوشی کے لئے آپ اتنی بڑی قربانی دینے پر آمادہ ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے: "المرء مع من أحب" آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرتا ہے'' کیا دنیاوی رسم و رواج کی خاطر آپ دائرۂ مسلمہ سے خارج ہونا پسند کرتے ہیں۔ آج کشمیریوں کی حالت زار چیخ چیخ کر ہم سے رحم کی خواستگار ہے لیکن بے حس بنے ہوئے ہیں۔ آخر ہمارا ضمیر کب جاگے گا؟ ہر بسنت پر کئی بچے پتنگیں لوٹتے ہوئے، کئی لوگ ڈور گردن پر پھرنے اور ہوائی فائرنگ سے جاں بحق ہوجاتے ہیں، کیا یہ سب ناحق قتل کے زمرے میں داخل نہیں ہے اور آپ کہتے ہیں میں بیٹے کو چند لمحوں کی خوشی پوری کرنے کی اجازت دے کر اپنے ایمان، دین اور اخلاق سب کی قربانی دے دوں، رقیہ بیگم نے اپنا نقطہ نظر قریشی صاحب پر واضح کیا۔

بیگم! آج کل اتنی باریکیوں میں کون جاتا ہے، قریشی صاحب نے لاجواب ہوتے ہوئے کہا اور کمرے سے نکل گئے

''ان باریکیوں سے غفلت نے ہی تو ہمیں گناہ کی اس کھائی میں دھکیل دیا ہے۔ ہماری اولاد اپنی اسلامی اقدار سے بے خبر، اندھا دھند کفار کی تقلید میں مصروف ہے اور ہم سر جھٹک کر نظر انداز کر جاتے ہیں۔ یا اللہ میرے بیٹے کو راہِ راست دکھا۔ بے شک تو بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھانے والا ہے۔ ہمیں نارِ جہنم سے بچا لے۔ اب تو میری ساری امید تیری ذات سے ہی وابستہ ہے۔ یارب ہم پر رحم فرما!!

رقیہ بیگم نے عصر کی نماز کے بعد خصوصی دعا کی۔

قریشی صاحب شہر کے مشہور بزنس مین تھے۔ عامران کی اکلوتی اولاد تھا۔ رقیہ بیگم بھی اس سیٹ اَپ کا حصہ تھیں جسے ہمارے معاشرے میں ہائی سوسائٹی میں موو کرنے کے لئے لازمی قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن رحمتِ خداوندی سے ان کے لئے راہِ ہدایت روشن ہوگئی۔ لیکن ان کا شوہر اور بیٹا اب بھی ویسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جس کے لئے وہ ہر وقت پریشان رہتی تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، ان کی فکر اور دعا میں شامل حال ہو گیا۔

قریشی صاحب! کیا ہوا آپ کو؟ رقیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو قریشی صاحب سکتے کی حالت میں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

میرا عامر تو ٹھیک ہے ناں، رقیہ بیگم نے گھبرا کر استفسار کیا

'ہاں بیگم، قریشی صاحب نے کہا۔

'پھر کیا ہوا ہے جلدی بتایئے، میرا دل گھبرا رہا ہے۔ رقیہ بیگم نے کہا۔

'عارف اور اس کی بیوی ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے ہیں، قریشی صاحب نے اپنے چچازاد بھائی کے بارے میں بتایا

کس طرح قریشی صاحب، رقیہ بیگم نے سوال کیا۔

وہ دونوں بائیک پر تھے، کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور سے عارف کی گردن زخمی ہوگئی اور وہ دونوں موٹر سائیکل سے گر گئے۔ پیچھے سے آنے والے تیز رفتار ٹرک نے ان کو کچل دیا۔ قریشی صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

إنا لله وإنا إليه راجعون۔ رقیہ بیگم نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے پڑھا۔

عامر کہاں ہے؟ قریشی صاحب نے دریافت کیا۔

'وہ تو کل رات سے ہی بسنت نائٹ منانے اپنے دوست مبین کے گھر گیا ہوا ہے، رقیہ بیگم نے بتایا۔

'چلو بیگم، عامر کے موبائل پر اطلاع کر کے عارف کے گھر چلیں۔

'نجانے کب تک ماؤں کے لعل اس قاتل ڈور کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے۔ جانے کب ہم لوگوں کو آگہی ملے گی۔ قریشی صاحب نے پرتاسف لہجے میں کہا۔

بسنت کا دن اپنی پوری آب و تاب اور دھوم دھام سے شروع ہوا۔ ہر جانب سے بوکاٹا، ڈھول بتاشوں، انڈین گانوں کی آوازیں آرہیں تھیں۔ ہر خاص و عام ایک ہنگامے میں مصروف تھا جس میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ ہر محلے میں گروپس بنے ہوئے تھے۔ جو گروپ دوسرے گروپ کی پتنگ کاٹتا وہ خصوصی طور پر ڈھول بجوا کر اور ہوائی فائرنگ کر کے دوسرے گروپ کو نیچا دکھانے کے لئے کوشاں ہوتا۔ فضا نعروں اور فائرنگ سے گونج اٹھتی۔ عامر بھی اس ہنگامے کا حصہ بنا ہوا تھا۔ عامر کے دوست مبین نے مخالف گروپ کی پتنگ کاٹی اور یہ سب لوگ بھنگڑا ڈالنے میں مصروف ہوگئے۔ مخالف گروپ نے اشتعال میں آ کر ہوائی فائرنگ کے بہانے عامر کے دوست مبین کو نشانہ بنا لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے مبین نے تڑپ تڑپ کر عامر کے ہاتھوں میں جان دے دی۔ عامر اس حادثے سے دم بخود رہ گیا۔ مستی بھرے ہنگامے جیسے پرسکوت ہوگئے۔ کب پولیس نے آ کر کارروائی کی اور کب مبین کا جنازہ اُٹھا، عامر کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ آخر کار اس کے دوست امتیاز نے اسے تھپڑ مار کر ہوش دلایا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ رات گیارہ بجے وہ گھر آیا تو گھر میں لائٹ نہیں تھی۔ وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گیا۔ اچانک لائٹ آ گئی اور ٹی وی آن ہو گیا جس پر خبرنامہ نشر کیا جا رہا تھا۔ جب عامر نے کشمیر کا نام سنا تو جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبرنامے میں اعلان کیا جارہا تھا کہ آج مقبوضہ کشمیر میں ۲۰ نہتے کشمیریوں کو شہید کر دیا گیا۔ ہندو فوجیوں نے خواتین کو گھروں سے نکال کر بے حرمت کیا۔ بچوں اور بزرگوں کو زدو کوب کیا گیا۔

عامر کو محسوس ہوا جیسے وہ ان تمام اموات میں شریک ہے۔ وہ بے چین ہو کر چھت پر آ گیا جہاں گذشتہ شب کے ہنگامے خاموش ہو چکے تھے، عامر چیخنے لگا۔

'بچو لوگو! چند لمحوں کی عیاشی اور خوشی کے لئے موت مت خریدو، آگ مت خریدو، زندگیاں مت بیچو۔

اچانک قریشی صاحب نے اسے پیچھے سے آ کر تھام لیا اور نیچے لے گئے۔ ٹی وی لاؤنج میں اسے بٹھا کر پانی پلایا اور اس سے پوچھا: کیا بات ہے بیٹا، اتنے جذباتی کیوں ہو رہے ہو؟

''ابو وہ مر گیا، میرا پیار دوست اللہ کو پیارا ہو گیا۔ محض چند گھنٹوں کی خوشی پر قربان ہو گیا۔ ابو، میرا ایک اور بھائی ہندوؤں کی سازش کا شکار ہو گیا۔ ابو ہم کس ڈگر پر جا رہے ہیں۔ ہم ہندوؤں کی اندھا دھند تقلید کر کے گناہ کی ولدل میں دھنس رہے ہیں، ہمیں بچالیں ابو ہمیں بچالیں، عامر پھر بے قابو ہونے لگا۔

عامر بیٹا خود کو سنبھالو، رقیہ! ڈاکٹر کو فون کرو، قریشی صاحب چلائے۔

عامر نے بے حال ہو کر صوفے کی پشت سے سر لگا لیا اور روتے ہوئے ساری روداد انہیں سنائی۔ رقیہ بیگم اور قریشی صاحب نے ساری بات سن کر افسوس کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر نے آ کر عامر کو سکون کا انجکشن لگا دیا۔

دو تین دن بعد عامر کی حالت سنبھل گئی۔ رقیہ بیگم عامر کے لئے سوپ لے کر کمرے میں داخل ہوئیں تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ عامر جائے نماز بچھائے نماز ادا کر رہا تھا۔ سلام پھیر کر رقیہ بیگم کے پاس آیا اور ان کے ہاتھ میں چیک دے کر کہا۔ ''امی جان'' یہ میرا ذاتی بینک بیلنس ہے۔ یہ تمام سرمایہ کشمیر فنڈ میں دے دیں۔

امی جان آپ واقعی ٹھیک کہتی تھیں۔ ہندوؤں کی تقلید کر کے ہم ان کو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف اسلحہ خریدنے کے لئے سرمایہ فراہم کر رہے ہیں۔ ہمیں فلاح کیا ملے گی ہم تو خود اپنے بھائیوں کے قتل کا سامان کرتے ہیں اور پھر نام نہاد احتجاج بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس منافقت سے نجات دلائے۔

امی! آپ دعا کریں ہم سب صراط مستقیم کو پالیں اور کشمیریوں کو آزادی دلوانے کے لئے جدوجہد کر سکیں۔' آمین'

رقیہ بیگم نے کہا اور عامر کی پیشانی چوم لی !!

☆ ☆ ☆ ☆

قیمتی تحفہ

پرخلوص دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں، یہ بہاروں کی رُت میں خوشبو بن کر ابر بہاراں میں بوندوں کی صورت میں، وقت کے ساگر میں سیپی کے اندر موتیوں کی طرح بالآخر ان تک جا پہنچتی ہیں جن کے لئے ہمارے دل میں جنم لیتی ہیں اور یہ تحفہ سب سے پیارا اور انمول ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پردہ ...... میری ضرورت!

صدف ریاض اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۱۹۹۸ء

امی! ساتھ والے گھر میں نئے پڑوسی آئے ہیں؟ عائشہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی سوال کیا۔

ہاں بیٹا! میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ میں نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ تم منہ ہاتھ دھو کر یہ ٹرے ان کو دے آؤ۔

ویسے امی کس قسم کے لوگ لگ رہے تھے؟ عائشہ نے پوچھا۔ میرا خیال ہے کافی مذہبی لوگ ہیں۔ ان کی تمام خواتین شرعی پردہ کرتی ہیں۔

اچھا! عائشہ نے مایوسی سے کہا، پھر تو کافی دقیانوسی لوگ ہوں گے۔

کسی سے ملے بغیر ہی فیصلہ نہ کر لیا کرو۔ جاؤ یہ ٹرے دے کر آؤ۔ عائشہ کی امی نے کہا۔

دو بار بیل بجانے کے بعد چادر میں لپٹی ایک لڑکی نے دروازہ کھولا۔ السلام علیکم! کیسی ہیں آپ، عائشہ نے کہا۔

الحمدللہ! آپ اندر آئیے نا، اس لڑکی نے جواب دیا۔

نہیں ابھی نہیں، میں کل دوپہر میں آؤں گی۔ یہ ٹرے آپ رکھ لیجئے، امی نے بھجوایا ہے۔ جزاک اللہ، اس لڑکی نے کہا

دوسرے دن عائشہ حسبِ ارادہ ان کے گھر میں موجود تھی۔ عائشہ جلد ہی اپنی باتونی فطرت کے باعث نئے پڑوسیوں سے متعارف ہو چکی تھی۔ وہ لوگ تین بہنیں اور دو بھائی تھے۔ بڑے بھائی چھ سالہ عالم کورس کے لئے ساہیوال میں مقیم تھے۔ جبکہ تین بہنیں عظمیٰ، میمونہ، اور طوبیٰ چھوٹے بھائی آصف کے ساتھ عائشہ کے ساتھ والے گھر میں شفٹ ہو گئے تھے۔

عائشہ کا خیال تھا کہ یہ لوگ نرے اَن پڑھ ہوں گے مگر یہ جان کر عائشہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ان کی بڑی بہن عظمیٰ نے ایم۔اے عربی، میمونہ نے بی۔اے اور طوبیٰ جو کہ عائشہ کی ہم عمر تھی، ایف۔اے کی طالبہ تھی۔ جبکہ ان کے چھوٹے بھائی بی سی ایس میں زیرِ تعلیم تھے۔ عائشہ نے ان لوگوں کو نہایت شائستہ اور سلجھا ہوا پایا۔ عائشہ کی اس سوچ میں قصور عائشہ کا نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کی روایتی سوچ کا تھا جو مذہب پسند گھرانوں پر انتہا پسندی، دقیانوسی اور ملازم کا لیبل چسپاں کر دیتی ہے۔ مذہبی گھرانوں کا نام سنتے ہی لوگوں کے ذہنوں میں داڑھی والے مرد جو آزادیٔ نسواں کے مخالف ہوتے ہیں اور پردے میں لپٹی جاہل عورتیں جو معاشرتی ترقی اور تعلیم سے بے بہرہ ہوتی ہیں، کا تصور ابھرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عائشہ نے طوبیٰ کے ساتھ جلد ہی گہری دوستی کر لی۔ اب ہر تیسرے دن وہ طوبیٰ سے ملنے کے لئے چلی جاتی۔

عائشہ ان کے گھرانے کی مذہبی پابندیوں سے سخت خائف تھی۔ اس کا خیال تھا کہ مذہبی گھرانوں کے مرد اپنی عورتوں کو چاردیواری میں مقید رکھنے کے قائل ہوتے ہیں

عائشہ کی اس طفلانہ سوچ پر طوبیٰ نے مسکرا کر کہا کہ یہ خواہش صرف مذہب پسند گھرانوں کے مردوں کی ہی نہیں بلکہ ہر غیرت مند مرد کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں کو لوگوں کی ناپاک نگاہوں سے حتیٰ الامکان دور رکھے۔

عائشہ نے اس کی بات رڈ کرتے ہوئے کہا، لیکن فرق ہوتا ہے۔ اب دیکھ لو، میں لوکل وین پر کالج جاتی ہوں جبکہ تم پرائیویٹ امتحان دینے پر مجبور ہو...... طوبیٰ نے کہا یہ میری مجبوری تو ہے مگر گھریلو نہیں، طبی مجبوری ہے کیونکہ مجھے ڈسٹ الرجی ہے۔ اطلاعاً عرض ہے کہ میں نے میٹرک تک انگلش میڈیم سکول میں تعلیم حاصل کی ہے۔ بالفرض اگر ہمارے مرد ایسی سوچ کے حامل ہوں بھی تو پھر بھی ہمارے ذہنوں میں ایسا کوئی خیال نہیں ہے۔ خود ہی سوچو کہ اگر کوئی وزیر حفاظتی دستے کے جلوس میں سفر کرتا ہے تو اسے اس کی بزدلی یا کمزوری نہیں سمجھا جاسکتا بلکہ اس کی حفاظت اور عزت و افتخار کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام نے عورت کے لئے پردے کا جو تصور دیا ہے وہ عورت کی قید کے لئے نہیں بلکہ حفاظت کے پیش نظر ہے۔

عائشہ نے کہا، لیکن شرم اگر آنکھوں میں نہ ہو تو پھر پَردہ کیا کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان متجسس فطرت کا مالک ہے۔ جو چیز چھپائی جاتی ہے اس کے بارے میں مزید جستجو کا شکار ہو جاتا ہے۔

طوبیٰ نے کہا۔ عائشہ! مجھے ایک بات بتاؤ۔ مغربی معاشرے میں دس سالہ بچے سے بھی کچھ مخفی نہیں ہے۔ جستجو کس قدر ختم ہوئی ہے۔ الٹا مرد و عورت کا اختلاط مزید جنسی بے راہ روی کا باعث بنا ہے۔ تمہارے گھر میں تو ڈش ہے، تم مجھ سے زیادہ باخبر ہو۔

عائشہ نے لاجواب ہوتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ کہوں گی کہ پردہ صرف اور صرف عورت کو پابند کرنے کے لئے مردوں کا ہتھکنڈا اور ہتھیار ہے۔

طوبیٰ نے کہا، پردے کی ترویج میں تو مرد کا سراسر نقصان ہے۔ ایک طرف تو اسے اپنے گھر کی عورتوں کی مکمل ذمہ داری اٹھانی پڑتی ہے اور دوسری جانب وہ غیر عورتوں کے دلفریب نظاروں سے محروم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا پردہ ہتھیار تو ہے۔ مگر مردوں کے لئے نہیں بلکہ عورت کے لئے، اس کے دفاع کی ڈھال ہے۔ لیکن آج کی عورت نے اس مضبوط ڈھال کو چھوڑ کر میک اپ اور فیشن کو ہتھیار بنا لیا ہے۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ ظاہر ہے جیسا ہتھیار ہوگا ویسا ہی دفاع بھی ہوگا۔

عائشہ کی نگاہ اچانک گھڑی پر پڑی تو کہنے لگی، ارے یار اس بحث میں تو وقت کا احساس ہی نہیں رہا، گھر پر امی کا پارہ چڑھ چکا ہوگا، اب میں چلتی ہوں، ورنہ میری خیر نہیں۔

....

عائشہ نے بیل بجانے کے بعد گیٹ کو بری طرح پیٹ ڈالا۔ طوبیٰ نے گھبرا کر پوچھا ''کون ہے؟'' اور پھر عائشہ کی کانپتی ہوئی آواز سن کر فوراً گیٹ کھول دیا۔ عائشہ پھولی ہوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانسوں کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوگئی۔

ارے عائشہ کیا ہوا ہے؟ عائشہ کوئی جواب دینے کے بجائے زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔ عائشہ! ہوا کیا ہے؟ بتاتی کیوں نہیں ہو، گھر میں تو سب خیریت ہے!

پ، پ، پانی............اچھا اندر تو چلو!

یہاں آرام سے بیٹھو، لو یہ پانی پی لو!

جب عائشہ کے اعصاب بحال ہوئے تو طوبیٰ نے پوچھا، اب بتاؤ، کیا ہوا ہے۔ امی تو ٹھیک ہیں؟

عائشہ کے آنسو پھر سے جاری ہوگئے اور کہنے لگی کہ امی تو نانو کے گھر گئی ہیں میں نے بھی ادھر ہی جانا تھا، کالج سے نکل کر سٹاپ پر آئی تو......آنسو کے ساتھ ساتھ عائشہ نے اپنی ساری روداد طوبیٰ سے بیان کردی۔

ساری روداد سننے کے بعد ایک گہرا سانس لیا اور پھر عائشہ کو بازو سے تھام کر اپنے کمرے کے قد آدم آئینے کے سامنے لے جا کر کھڑا کردیا اور کہنے لگی: عائشہ، تم سخت گرمی میں سٹاپ سے بھاگتی ہوئی یہاں تک پہنچی ہو اس کے باوجود تمہاری حالت اب بھی ایسی ہے کہ وہ لڑکے تو کیا اگر کسی لڑکی کی نظر بھی تم پر پڑے گی تو دوسری نظر بے اختیارانہ اٹھ جائے گی۔ اس میں قصور ان لڑکوں کا نہیں بلکہ تمہارا ہے۔ جب خوبصورت، نازک اور قیمتی اشیاء ہمیں سربازار نظر آتی ہیں تو ہم انہیں پسند کرتے ہیں اور حاصل کرنے کی خواہش بھی کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھنے والے کا ظرف اور فطرت ہے کہ وہ اسے دیکھ کر گزر جاتا ہے یا پھر اسے حاصل کرنے کے لئے چوری پر آمادہ ہوجاتا ہے۔ طوبیٰ کی بات کے زیر اثر جب عائشہ نے ایک نگاہ اپنے عکس پر ڈالی تو حقیقت نے اسے نظر چرانے پر مجبور کردیا۔ اسی خود احتسابی کے عمل کا شکار عائشہ خاموشی سے اپنے گھر لوٹ آئی۔

....

چار پانچ دن تک عائشہ کی جانب سے بالکل خاموشی محسوس کرکے طوبیٰ کو تشویش لاحق ہوئی اور وہ اپنی والدہ سے اجازت لے کر عائشہ کے گھر آگئی۔

عائشہ کی والدہ نے اسے ڈرائنگ روم میں بیٹھایا اور کہا کہ عائشہ ابھی کالج سے آتی ہی ہوگی۔

پانچ منٹ بعد بیل بجی۔ عائشہ اپنی امی سے طوبیٰ کی آمد کے بارے میں سن کر ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی اور سلام کیا۔ طوبیٰ نے جواب دیتے ہوئے نظر اٹھائی تو اس کی نظر پلٹنا بھول گئی۔ اس کے سامنے کالی چادر میں ملبوس عائشہ کھڑی تھی۔

طوبیٰ! آج تو میری حالت ایسی نہیں کہ تم مجھے ٹکٹکی باندھ کر دیکھو، عائشہ نے معصومیت سے استفسار کیا۔

عائشہ! میری حیرت اور خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے، اس انقلاب کا سبب؟

طوبیٰ! اس کا سبب یہ آگہی ہے کہ عورت اس رنگین دنیا کا سامانِ آرائش بننے کے لئے نہیں بلکہ تقدس اور پاکیزگی کی علمبردار بننے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

اور یہ کہ پردہ اس کی ضرورت ہے مجبوری نہیں، طوبیٰ نے کہا اللہ کرے ہماری دوسری مسلمان بہنوں کو بھی یہ بات سمجھ آجائے۔

آمین! عائشہ نے صدقِ دل سے کہا۔ ☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی کہانیاں

نٹنگ پیٹرن

AAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAAA

طاہرہ انجم اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

سردیوں کی آمد آمد تھی۔ اس کے بھائی نے فرمائش کردی کہ اس دفعہ ضرور کوئی اچھا سا سویٹر آپ کے ہاتھ کا بنا ہوا لوں گا۔ مرتی کیا نہ کرتی، والا معاملہ تھا۔ دوسرے بہنیں بھائیوں کی فرمائشیں پوری کرنے میں ویسے بھی دلی خوشی محسوس کرتی ہیں۔ ہما بھاگی بھاگی بازار گئی، اُون خریدی۔ رنگ کا مسئلہ تو یوں حل ہوگیا کہ اس کو بھائی کی پسند ناپسند کا اچھی طرح علم تھا۔ اب مسئلہ نمونہ ڈالنے کا تھا۔ نمونہ کوئی ایسا ہونا چاہیئے جو اس کے بھائی کو دیکھتے ہی پسند آ جائے۔

سو اپنی سہیلی میمونہ کے پاس پہنچی جو سویٹر بنانے میں بڑی ماہر تھی۔ ہما نے سوچا صرف وہ اس وقت میرے کام آ سکتی ہے۔ جب وہ اس کے پاس پہنچی تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب میمونہ بیٹھی اپنے ابو کا سویٹر بن رہی تھی جس کا ڈیزائن ہما کو بہت ہی اچھا لگا۔ اس نے یہ نمونہ سکھانے کو کہہ دیا۔ میمونہ سویٹر پر نمونہ ڈالنے لگی اور ساتھ ساتھ اس کی اونچ نیچ اور گر اس سمجھانے لگی۔ اتنے میں اسے کسی کام کی وجہ سے جانا پڑا اور ہما کو بتا گئی کہ میرے آنے تک اس کو بالکل اسی طرح بنتی جائے جس طرح اس نے سمجھایا تھا۔ واپس آئی تو میمونہ ٹپٹا کر رہ گئی اس نے ایک دو گھروں کی اُلٹ پھیر سے نمونے کا حلیہ بگاڑ دیا تھا۔ اب تو یہ اس پیارے سے نمونے کی بجائے کوئی اور ہی نمونہ بن گیا تھا جو یقیناً اس کے بھائی کو پسند نہیں بلکہ قبول ہی نہیں ہوگا۔ وہ سویٹر کو ایک طرف رکھ کر سوچنے لگی کہ اب کیا کیا جائے۔

سوچتے سوچتے وہ چودہ سو سال پہلے کی تاریخ میں الجھ کر رہ گئی۔ جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے ایک پیارا سا سیمپل ایک انوکھا سا ڈیزائن، ایک اچھوتا سا نمونہ دیا تھا اور اعلانِ عام کیا تھا کہ یہ ہمیں بہت عزیز ہے، بہت پسند ہے، ہمارا بہت چہیتا ہے، اگر میری فردوس کے حق دار بننا چاہتے ہو، اگر میرے من پسند بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اس سانچے میں ڈھل کر آنا ہو بہو اسی کی نقل بن کر آنا۔

اس نے سویٹر ہاتھ میں پکڑا تو دل میں سوچنے لگی، سویٹر میں تو میں نے صرف ایک دو گھروں کی غلطی کی لیکن اس سے نمونے کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا اور خدا جانے میرے بھائی کو یہ نمونہ پسند بھی آئے یا نہ آئے۔ اس نے جوش میں آ کر اپنا بنا ہوا سویٹر تو ادھیڑ دیا، لیکن میمونہ کے بنے ہوئے نمونہ کو رہنے دیا اس نے دل میں عزم کرلیا کہ اب میں پوری توجہ سے اپنی سہیلی والا ڈیزائن بنانے کی کوشش کروں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی اتنی سی غلطی نے اس کی سوچ کا رخ پھر سے موڑ دیا کہ سویٹر ادھیڑ کر دوبارہ صحیح بننے سے تلافی ہو جائے گی لیکن عمر کے اتنے سال جو میں زندگی میں غلطیاں، گناہ، تقصیریں کرتی رہی ہوں، ان کی تلافی کیسے ہوگی۔ اس نے سوچا میں اشرف المخلوقات ہوناں اور اللہ تعالیٰ میرا خالق ہونے کے ساتھ رحیم و کریم بھی ہے نا! اس کی رحمت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر بھی تو ہے نا! میں گنہگار ہوں تو کیا ہے "ڈھونڈ لیتی ہے بہانہ کوئی رحمت تیری"!!

اس نے اب نئے سرے زندگی کا آغاز کرنے کا پختہ ارادہ کیا اور اسی سانچے میں ڈھلنے کا عزمِ صمیم کرلیا جس کے بارے میں ربِ رحیم نے فرمایا:

"نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے" اور

"لوگو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے میری رحمت سے مایوس نہ ہو، میں تمام گناہ معاف کر دینے والا ہوں"

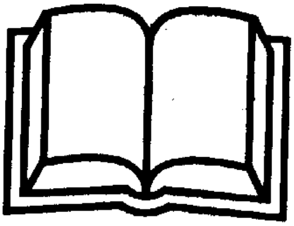

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے

مدرسہ فہم القرآن

183 بدر بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

معلمہ: مسز ریحانہ مظفر

مضامین: قرآن، حدیث، تجوید، سیرت النبیؐ، گرامر

علاوہ ازیں سلائی، کٹائی اور کوکنگ کی کلاسز کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

[redacted] : صبح 9 تا 11 بجے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹرسٹ سے ملحق جامعة لاهور الاسلامية دورِ حاضر کی مثالی درسگاہ

دین کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کا اِدارہ ہے جس میں پاکستان میں مروّجہ دینی اور دنیاوی نصاب ہائے تعلیم کا امتزاج کر کے ایک ایسا مثالی نصاب ونظام تشکیل دیا گیا ہے جو عالم عرب کی مشہور یونیورسٹیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ جامعہ ہذا کا مدینہ منورہ یونیورسٹی، اُمّ القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ اور امام محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض کے ساتھ معادلہ ہے۔ جامعہ کے شعبہ جات درج ذیل ہیں:

كلية الشريعة والعلوم العربية پاکستان میں عصری قانون سے اِسلامی قانون کی طرف پیش رفت کے لئے ۱۹۷۹ء میں قائم کیا گیا جس کے مقاصد یوں ہیں کہ

☆ یہاں سے فارغ التحصیل علماء پاکستان میں اسلامی شریعت کے نفاذ کی کوششوں میں شریک ہوں۔

☆ کلیہ ہذا عرب ممالک کی معروف اِسلامی جامعات کی طرز پر پاکستان میں اسلامی علوم ومعارف کی یونیورسٹی کے لئے سنگِ بنیاد بن سکے۔

کلیہ کے امتیازات: صبح کی شفٹ میں دینی اور عربی علوم کی تعلیم مدینہ یونیورسٹی کے معیار پر دی جاتی ہے اور شام کی شفٹ میں ایم اے تک عصری علوم پڑھائے جاتے ہیں تاکہ فارغ التحصیل طلبہ علومِ اسلامیہ کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیم و تحقیق جدید کی ضوفشانیوں سے بھی منور ہوں۔

اس کلیہ میں شریعت اور عربی علوم کے ساتھ ساتھ فقہ اسلامی کے تقابلی جائزہ کے علاوہ علم قانون کا تجزیاتی مطالعہ بھی کرایا جاتا ہے جس سے طلبہ میں دورِ حاضر کے جدید مسائل کے حل کیلئے اجتہادی صلاحیت پیدا کرنا مقصود ہے۔ نیز کلیہ ہذا میں فاضل عربی اور دیگر سرکاری امتحانات کی تیاری کا بھی انتظام ہے۔

كلية القرآن والعلوم الإسلامية مدارسِ دینیہ میں علومِ قرآن کی ترویج کیلئے ماہر قراء وعلماء کی زیرنگرانی ۱۹۹۱ء میں اس کلیہ کا اِجرا کیا گیا۔ جس میں وفاق المدارس السّلفیہ کے نصاب میں کچھ ترامیم کر کے مدینہ یونیورسٹی کے نصاب تجوید وقراءت سبعہ وعشرہ کا اِضافہ کیا گیا ہے تاکہ اِس کلیہ کا فارغ التحصیل:

☆ ماہر قاری ہونے کے ساتھ ساتھ مستند عالم دین بھی ہو، اور قرآن کو علومِ اسلامیہ میں مرکزی حیثیت ملے

☆ اُمت پر عائد خدمت 'قرآن وحدیث' کے فریضہ کو جامع شکل میں بجالا سکے کیونکہ المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں تجوید وقراءت کی مخصوص درسگاہوں کا فارغ التحصیل دیگر علومِ شرعیہ اور عربی زبان کی تعلیم سے ناواقف رہتا ہے...... دوسری طرف دینی مدارس کے فضلاء علومِ قرآن، تجوید وقراءت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔

☆ ایسے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لیے پیش خیمہ ثابت ہو جو مستشرقین کے غلط نظریات کے زیر اثر احادیث سے بدظنی کے باعث متنوع قراءات کے 'معجزۂ قرآنی' کے منکر ہیں۔

مدرسہ رحمانیہ کلیہ الشریعہ اور کلیہ القرآن سے ملحق ثانوی درجہ کی تعلیم کے لیے مخصوص ہے۔

جامعہ کے زیر اہتمام ہر طالبعلم کو کمپیوٹر ٹریننگ بھی مفت دی جاتی ہے

جامعہ لاہور الاسلامیہ ۹۱/ بابر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور فون: ۵۸۳۴۳۴۴، ۵۸۵۲۵۹۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں سیکشن

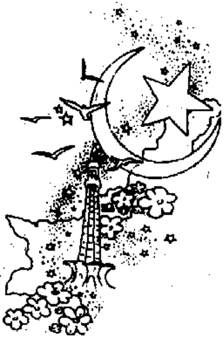

رپورتاژ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر و شاعری

بتا بتا مجھے خاتونِ زخم خوردہ بتا!

جناب نعیم صدیقی
معروف اسلامی شاعر

نعیم صدیقی ملک میں 'شاعر اسلام' کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ یہ نظم نعیم صدیقی صاحب نے بطورِ خاص **المسلمات** کے لئے عطا کی ہے۔ اِدارہ ان کی اس نوازش پر ان کا ممنون ہے ...... اِدارہ

بتا بتا مجھے خاتونِ زخم خوردہ بتا
مجھے بتا کہ گریبان سرخ چاک ہے کیوں؟
تیری جبین حیا پر یہ دھول خاک ہے کیوں
سر حشر یہ مژہ پہ تیرے اشک تابناک ہے کیوں
کسی کی ساری تقدیر ہی جیسے لٹ جائے
کوئی فریب کا خنجر جیسے لٹ جائے
تو اس طرح ہے کہ راہ گیر جیسے لٹ جائے
میری بہن تیری فریاد سن رہا ہوں میں
شب گذشتہ کی روداد سن رہا ہوں میں
خموش قصہ بیدار سن رہا ہوں میں
حیا کے مارے اٹک جاتی ہے زباں تیری
بس اکھڑی اکھڑی یہ سانسیں ہیں ترجمان تیری
ادھورے بولوں کی تکمیل ہچکیاں تیری
عیاں ہے فطرت خاتون! کوئی راز نہیں

کوئی بھی غم، غم فطرت سا جاں گداز نہیں
سر پہ آپڑے تو کوئی اس کا چارہ ساز نہیں
یہاں پر کون ہے دکھڑا کسے سناؤ گی؟
کہاں سے رحم و مروّت کی بھیک پاؤ گی؟
ہنسیں گے لوگ تم پر آنسو اگر بہاؤ گی
ہماری نگری میں قانون ست ہوتا ہے
عدالتوں میں خود انصاف بیٹھا روتا ہے
چراغ جلتے ہیں پھر بھی اندھیرا ہوتا ہے
یہاں بڑے بڑے لیڈر ہیں تیرا کوئی نہیں
بہت وزیر ہیں، افسر ہیں، تیرا کوئی نہیں
یہ سارے قیمتی پتھر ہیں، تیرا کوئی نہیں
تیری فغاں انہیں غیرت دلا نہیں سکتی
ہیں ایسے مست کہ اب ہوش آ نہیں سکتی
انہیں تو خود بھی قیامت جگا نہیں سکتی!
میں تیرے اشکوں سے کچھ مشعلیں جلاؤں گا
میں ان اندھیروں سے لڑ کر تجھے بچاؤں گا
تو ساتھ رہے تو یہاں انقلاب لاؤں گا
بتا بتا مجھے خاتونِ زخم خوردہ بتا!!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے سالانہ اجلاس کی رپورٹس

صدف ریاض.....اسلامک انسٹیٹیوٹ

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ہر مؤمن کا یہ یقین کامل ہے کہ جو کچھ وہ اس دنیا میں کرتا ہے بعد میں اس کا نتیجہ اسے ملنا ہے۔ گویا دنیوی زندگی ایک جائے امتحان ہے اور اخروی زندگی Result Period۔ لہٰذا انسان کو اس زندگی میں اسی طریقے سے چلنا چاہئے جو خالق کائنات کا پسندیدہ ہے تاکہ نتیجے کے دن ذلت و رسوائی اور پچھتاوے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کر کے ہی دنیا میں زندہ رہنے کا مقصد پورا کیا جا سکتا ہے۔ حقوق العباد کے ضمن میں اسلام کا نقطہ نظر نہایت وسیع ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے اسلامی معاشرے کو انفرادی کاوش کے ساتھ ساتھ اجتماعی کوششوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کر و بیاں

خدمت کا جذبہ لے کر بیماری و ناداری اور جہالت کے خلاف جہاد عملی کا عزم رکھتے ہوئے ۱۹۸۹ء میں ''اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ'' کی بنیاد رکھی گئی۔

ملک وملت کے خیر خواہ دانشوروں کی سربراہی میں یہ ادارہ اپنے سفر کے ۱۲ سال مکمل کر چکا ہے اور اس عرصے کے دوران درد دل رکھنے والے خواتین و حضرات کی مالی و عملی مدد سے اہداف کی تکمیل کے لئے متعدد ادارے منظم کئے جا چکے ہیں۔ ٹرسٹ کے حالیہ باقاعدہ ممبران کی تعداد 450 کے لگ بھگ ہے۔

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے اور مزید خدمات کے حصول کے لئے صلائے عام کرنے کے لئے ہر سال ایک پلیٹ فارم کے طور پر سالانہ اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔

رپورٹ سالانہ اجلاس ۱۹۹۸ء

مورخہ ۱۳/ مارچ ۱۹۹۸ء صبح دس بجے ''اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ'' کے سالانہ اجلاس کا آغاز محترمہ رافعہ مبشرہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نعت رسول مقبولؐ پیش کرنے کا شرف محترمہ شیریں صاحبہ نے حاصل کیا۔ اجلاس کی صدارت محترمہ بیگم جسٹس خلیل الرحمٰن خاں نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی محترمہ بیگم شاہد حامد (اہلیہ گورنر پنجاب) تھیں۔ یہ اجلاس ٹرسٹ کے مرکزی دفتر ماڈل ٹاؤن کے بالمقابل وسیع سبزہ زار پر ٹینٹ لگا کر منعقد کیا گیا۔

محترمہ قدسیہ بانو صاحبہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام دیتے ہوئے مہمانانِ گرامی محترمہ بیگم جسٹس خلیل الرحمٰن خاں (جج سپریم کورٹ آف پاکستان)، محترمہ بیگم شاہد حامد (گورنر پنجاب) محترمہ بیگم مظہر الٰہی (سابق صدر ٹرسٹ) اور ٹرسٹ کے عہدیداران کا تعارف کروایا۔

محترمہ غزالہ اسماعیل صاحبہ نے عہدۂ صدارت، محترمہ مسز رضیہ مدنی صاحبہ نے سیکرٹری جنرل، محترمہ مسز ناصرہ اعجاز نے خزانچی، محترمہ مسز راحت لطیف نے نائب صدر، محترمہ ڈاکٹر میمونہ مرزا نے انچارج شعبہ طب، محترمہ عائشہ چوہدری نے جوائنٹ سیکرٹری، محترمہ ریحانہ یونس نے انچارج شعبہ یتامیٰ، محترمہ غزالہ اسماعیل نے انچارج شعبہ تعلیم، محترمہ مسز رضیہ مدنی نے انچارج شعبہ تدریس، محترمہ مسز میجر رفیع، محترمہ مسز ثریا جمیل، محترمہ مسز رؤف نے پلاننگ کمیٹی کے ارکان اور محترمہ نگہت شجاع نے بطور فنڈز انچارج حلف اٹھایا۔

تقریب حلف برداری کے بعد اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کی جنرل سیکرٹری نے خطبہ استقبالیہ اور ٹرسٹ کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔

محترمہ فوزیہ ساجد جو مدرسۃ تدریس القرآن کی پرنسپل اور شادباغ کالج میں اسلامیات کی لیکچرار ہیں نے، دعوت الی القرآن پیش کیا۔

محترمہ ربیعہ لکھوی جن کا تعلق اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ سے ہے، نے دل نشین انداز میں نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی ایک سالہ فہم دین کورس کی طالبہ شیزانہ عبدالغفار نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین تک اپنے تاثرات پہنچائے کہ انہوں نے اسلامک انسٹیٹیوٹ سے کیا کچھ حاصل کیا۔

ڈاکٹر اُمّ کلثوم جو علامہ اقبال میڈیکل کالج میں پروفیسر اور اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن کی عہدیدار ہیں، نے خواتین کے حقوق پر اظہار خیال کرتے ہوئے اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت کی۔

بیگم شاہد حامد نے اسلامک انسٹیٹیوٹ کی فارغ التحصیل طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔

حجاب انٹرنیشنل موومنٹ کی چیئرمین، پائلٹ ایسوسی ایشن کی کنوینر' پاکستان کی پہلی باحجاب خاتون پائلٹ محترمہ شہناز لغاری صاحبہ نے قرار دادیں پیش کیں اور ان کی حمایت میں حاضرین نے ہاتھ بلند کئے۔ حاضرین کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد تھی۔

بعد ازاں محترمہ غزالہ اسماعیل صاحبہ صدر اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ اور محترمہ رضیہ مدنی جنرل سیکرٹری اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا..... تقریب کے اختتام پر محترمہ گل فرین صاحبہ نے پرسوز دعا کروائی۔

رپورٹ سالانہ اجلاس ۱۹۹۹ء

۲۰ر اپریل ۱۹۹۹ء بروز منگل صبح دس بجے اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے خواتین ونگ کے زیر اہتمام الحمرا ہال نمبر ا میں سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ یہ اجتماع بنیادی طور پر خواتین ونگ کی سال بھر کی کارکردگی، آئندہ منصوبوں کی منظوری اور مختلف تعلیمی کورسز سے فارغ ہونے والی طالبات میں تقسیم اسناد کے لئے منعقد کیا گیا۔

اجلاس کی مہمان خصوصی بیگم ڈاکٹر اسرار احمد (امیر تنظیم اسلامی) تھیں۔ دیگر اہم مہمانوں میں بیگم جسٹس خلیل الرحمٰن (وفاقی محتسب و جج سپریم کورٹ)، جنرل (ر) راحت لطیف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جسٹس ظفر پاشا چوہدری کی بیگمات، محترمہ شہناز لغاری (پہلی پاکستانی باپردہ خاتون پائلٹ) اور مسز شجاعت حسین (سابقہ وفاقی وزیر داخلہ) قابل ذکر ہیں۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ بیگم غزالہ اسماعیل صاحبہ نے کی۔

پروگرام کا آغاز محترمہ رافعہ مبشرہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی انہوں نے ادا کیے۔ انہوں نے محترمہ غزالہ اسماعیل صاحبہ (صدر خواتین ونگ)، محترمہ رضیہ مدنی (جنرل سیکرٹری خواتین ونگ) اور ٹرسٹ کی ایگزیکٹو باڈی (انتظامیہ) کی جانب سے تمام مہمانانِ گرامی اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔

محترمہ شازیہ عطاء نے نعتِ رسول مقبول ﷺ پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ محترمہ غزالہ اسماعیل صاحبہ نے ''سالانہ کارکردگی رپورٹ ۱۹۹۸ء'' پیش کی۔ محترمہ فوزیہ ساجد سلفی نے دعوت الی القرآن کے موضوع پر حاضرین کو درس دیا جس پر حاضرین نے نہایت جوش اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

محترمہ آصفہ اکرم (طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ) نے مختلف کورسز کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ حبیبہ نور (طالبہ انسٹیٹیوٹ) نے ''میں نے اسلامک انسٹیٹیوٹ سے کیا پایا اور میرے آئندہ عزائم'' کے موضوع پر اپنے خیالات کو خوبصورت پیرائے میں دلکش اسلوب کے ساتھ پیش کیا۔

محترمہ حفصہ بشیر نے دلکش نعت سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ نے 'حلال وحرام' کے موضوع پر درس دیا جس میں انہوں نے 'سود کی جدید اقسام' پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی۔

بیگم ڈاکٹر اسرار احمد نے مختلف کورسز سے فارغ ہونے والی طالبات میں اسناد تقسیم کیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے

- ☆ تین سالہ فہم دین کورس (۹۶ء تا ۹۹ء) کی ۹ خواتین
- ☆ ایک سالہ فہم دین کورس (۹۷ء تا ۹۸ء) کی ۲۳ طالبات
- ☆ سہ ماہی کورس (۹۸ء) کی ۳۴ طالبات
- ☆ دو ماہی فہم دین کورس (جولائی، اگست ۹۸ء) کی ۱۲۸ طالبات اور ان کے اساتذہ
- ☆ رمضان المبارک ریفریشر کورس (پانچ روزہ فہم دین کورس۔ ۴۰ طالبات نے ۶۵ مقامات پر ۴ ہزار طالبات کو کورس کروایا جن میں سے) ۲۱۴۱ طالبات کے سرٹیفکیٹ ان کے اساتذہ نے وصول کیے۔

تمام اخبارات کی خواتین رپورٹرز بہت دلچسپی سے ساری کارروائی میں شریک ہوئیں۔ جن سے تصاویر کے لئے معذرت کر لی گئی۔ اجتماع کا سارا اِنتظام و انصرام اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبات نے خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ہال کے باہر طالبات نے کتب، کیسٹس اور اسلامی حجاب کے ملبوسات کے سٹال لگائے، جن سے خواتین نے خریداری کی۔

محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ نے ''سود کی مذمت' اسلامی عدالتی نظام کی حمایت' قرآنی تعلیمات کے فروغ اور خواتین کی بے حرمتی کے واقعات کی روک تھام کے اقدامات'' کا مطالبہ کرتے ہوئے قرار دادیں پیش کیں اور ہال میں موجود خواتین کی کثیر تعداد نے ان کی حمایت کر کے یہ امر واضح کیا کہ وہ اسلام میں دیئے گئے اپنے حقوق وفرائض سے سو فیصد مطمئن ہیں اور ان الٰہی تعلیمات کی پیروی کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتی ہیں۔ ضرورت فقط اِس بات کی ہے کہ ان دیئے گئے حقوق وفرائض کے تقاضے پورے کیے جائیں۔

یہ اجلاس تین گھنٹے جاری رہا جس کا اختتام محترمہ عطیہ انعام الٰہی صاحبہ کی پرسوز دعا کے ساتھ ہوا۔ بعد میں آنے والے حاضرین کی ریفریشمنٹ سے تواضع کی گئی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک انسٹیٹیوٹ کے 3 سال

حافظہ ہاجرہ مدنی.....منتظمہ اسلامک انسٹیٹیوٹ

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان، میں اسی لئے نمازی

آیت مبارکہ ہے کہ

"تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے"

اسلامک انسٹیٹیوٹ کے قیام کا بنیادی مقصد معاشرے میں پھیلی ابتری کو دور کرنا اور اس کی اصلاح کی کوشش ہے۔ ہر ممکن ذرائع سے دین کی ترویج کا کام کیا جاتا ہے اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسٹیٹیوٹ میں ہر وقت نئے سے نئے کام جاری وساری رہتے ہیں۔

آج کی طالبات جو کل کا سرمایہ اور مستقبل کی معمار ہیں ان کی تربیت کا اسلامی اصولوں پر بندوبست کیا جانا انتہائی ضروری ہے تا کہ کل کو ان کی گودوں میں محمد بن قاسم، محمود غزنوی، ٹیپو سلطان جیسے فرزندانِ ملت پرورش پائیں۔ خواتین وطالبات کی تعلیم کی برسوں پر محیط منتشر کوششوں کو منظم کرنے کے لئے اس مستقل ادارے کا قیام ۱۰ ر جون ۱۹۹۷ء کو عمل میں لایا گیا۔ حدیث مبارکہ ہے کہ

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

اور یہ علم دین کا علم ہے، کیونکہ جب تک دین کے بارے میں مکمل آگاہی نہیں ہوگی تب تک ہمارے تمام معاملات متزلزل ہی رہیں گے۔ یہی درد اس ادارے کی بنا کا سبب ٹھہرا۔ یہ ادارہ مسز مدنی کی زیر نگرانی چل رہا ہے جن کا نصب العین موجودہ دور کی لادینیت کو اسلام کی تبلیغ وترویج سے شکست دینا ہے اور جو اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچانے کے لئے اور خواتین کی دینی تربیت کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہیں۔ انہوں نے اس کام کو سب سے پہلے خواتین کے حلقے میں شروع کیا اور آج الحمدللہ کثیر تعداد میں خواتین کے ساتھ ساتھ طلباء وطالبات بھی اس ادارے میں زیر تعلیم ہیں۔

مسز مدنی کی ہمہ وقت سوچوں کا مرکز نوجوان طبقہ کی دینی تربیت اور ان کی اصلاح ہے اور ان کے لئے ان کے دل میں ایک درد پایا جاتا ہے۔

اس ادارے کی اہم خوبی یہ ہے کہ اس کے اساتذہ تعلیم یافتہ، مخلص، ذہین، خوش اخلاق ہونے کے ساتھ ساتھ باعمل مسلمان بھی ہیں۔ دینی اور دنیاوی دونوں طرح کے تعلیمی زیور سے آراستہ ہیں اور اپنے علم سے دوسروں کو بھی مستفید کر رہے ہیں

۱۔ طالبات کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں خوب سے خوب تر طریقہ تعلیم مہیا کیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ زندگی کے میدان میں اعتماد سے قدم رکھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کلاسوں میں دوستانہ ماحول رکھا جاتا ہے اور طالبات کے نت نئے سوالات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ انہیں دینی ماحول کے ساتھ ساتھ جدید تعلیمی ذرائع سے فائدہ اٹھانا بھی سکھایا جاتا ہے۔ ان کے لئے کمپیوٹر، پروجیکٹر، آڈیو، ڈیڈیو وغیرہ کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ طالبات کو تمام فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر اور فرقہ دارانہ تعصب سے پاک خالص کتاب و سنت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۳۔ اس ادارے کی ابتدا ایک وسیع بلڈنگ کے ساتھ کی گئی ہے جس میں متعدد کمروں کے ساتھ تین خوبصورت کشادہ ہال بھی ہیں۔ جنہیں مختلف اجتماعی سرگرمیوں کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔

طالبات کو کمپیوٹر لیب، وسیع کتب لائبریری، کیسٹ لائبریری اور ساتھ پک اینڈ ڈراپ کی سہوت دی گئی۔ اس مقصد کے لئے لاہور کے مختلف علاقوں سے پانچ وینیں آتی ہیں۔ جبکہ کافی طالبات اپنی ذاتی سواریوں سے بھی انسٹیٹیوٹ پہنچتی ہیں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کا آغاز ۱۰ رجون ۱۹۹۷ء کو موسم گرما کی تعطیلات میں سمر کیمپ سے ہوا جس میں ۱۸۰ طالبات نے شرکت کی۔

انتظامیہ میں دس استاد شریکِ سفر رہے جنہوں نے محترمہ غزالہ اسماعیل اور محترمہ مسز مدنی کی زیرنگرانی کام کیا۔ ان میں حدیث کی استاد ڈاکٹر میمونہ مرزا، تجوید کی محترمہ مریم مدنی اور کمپیوٹر کی استاد مسز عائشہ چوہدری نے اس ادارے کو اپنی دلچسپیوں کا مرکز بنایا۔ میرے نزدیک یہ اپنی طرز کا واحد ادارہ ہے کہ جس میں تجوید کے لئے خاتون قاریہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ دفتری امور کے لئے خاتون آفس سیکرٹری کے ساتھ ساتھ مردوں کی خدمات بھی حاصل رہیں، مگر اس ضمن میں حدود اللہ کا خاص خیال رکھا گیا۔

اب تک ہونے والے سمر کیمپ میں فارغ ہونے والی طالبات کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہے۔ سمر کیمپ کے حوصلہ افزاء نتائج کے بعد وسیع منصوبوں کے تحت ایک سالہ فہم دین کورس شروع کیا گیا۔ اس میں اوقاتِ کار صبح ۸ تا دوپہر ڈیڑھ بجے اور اتوار کی چھٹی کے علاوہ ہر روز باقاعدہ کلاسز ہوتی ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہاں کے اساتذہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

ادارہ میں طالبات کی ذہنی نشوونما کے لئے ٹیلنٹ شوز منعقد کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے اور خصوصی طور پر دو ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

ادارے کی فارغ التحصیل طالبات نہ صرف گھروں میں بلکہ سکولوں کالجوں میں بھی دین کی تعلیم کی اشاعت کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں لڑکیوں کو گائیڈ لائن مہیا کرنے کے لئے ادارہ ان طالبات سے باقاعدہ کورسز کنڈکٹ کرواتا ہے۔ جس میں ایک پانچ روزہ فہم دین کورس ہے اور دوسرا فہم دین کورس (ایک ماہ) ہے۔ اس وقت ادارے میں ۹ مختلف کورسز کروائے جا رہے ہیں جن کی تفصیل کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر ۱۸۱

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی فارغ التحصیل طالبات کو اسلامک کلب کی صورت میں ایک پلیٹ فارم مہیا کیا گیا ہے۔ اسلامک کلب کے ذریعے اسلامک انسٹیٹیوٹ کے مقصدِ اول یعنی دین کی تبلیغ و ترویج کے لئے طالبات کو شہر کے مختلف علاقوں میں حلقہ جات کے قیام کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس کلب کی انچارج مسز عفت یوسف اور مسز ریحانہ مظفر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاون ہیں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی روح رواں محترمہ رضیہ مدنی نے طالبات کی ذہنی وتحریری صلاحیتوں کا اِدراک کرتے ہوئے رائٹنگ سیل کے قیام کی تجویز دی۔ ایک جانب اس کا مقصد طالبات کی تحریری صلاحیتوں کو اُجاگر کرنا تھا اور دوسری جانب موجودہ دور میں یورپی تہذیب کی یلغار کے مقابلے میں اسلام کے منشورِ حیات کو پیش کرنا تھا۔ اس کی انچارج محترمہ رضیہ مدنی اور سیکرٹری محترمہ رافعہ مبشرہ ہیں۔ اب تک طالبات کی بے شمار کاوشیں معروف رسائل و جرائد اور عوامی اخبارات کی زینت بن چکی ہیں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کے انتظام و انصرام کو چلانے کے لئے بے شمار مخلص افراد کی مالی اور عملی معاونت حاصل ہے۔ اس کے باوجود ذمہ دارانِ انسٹیٹیوٹ کو کئی مسائل کا سامنا ہے جن میں سرفہرست انسٹیٹیوٹ کی روز افزوں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو سرانجام دینے کے لئے مستقل اور وسیع عمارت کا حصول ہے۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی انتظامیہ حتی الامکان برسرپیکار ہے کہ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والی طالبات کے لئے بلامعاوضہ دینی تعلیم کی فراہمی ممکن بنائی جاسکے لیکن اس کے لئے خطیر مالی تعاون درکار ہے۔ اہل خیر حضرات کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔

اس نفسا نفسی کے دور میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلامک انسٹیٹیوٹ آبِ حیات بن کر پریشان حال انسانیت کو اسلام اور قرآن وسنت کے قریب لا رہا ہے۔ اللہ اس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین ثم آمین!

مقبول دُعا

انسان کی ہر دُعا رَدّ کی جاسکتی ہے ہر دُعا کے بدلے اسے کچھ اور عطا کیا جاسکتا ہے۔ ہر دعا آخرت میں اس کے درجات کی بلندی کے لئے ذخیرہ کی جاسکتی ہے۔ ماسوائے ایک دُعا کے۔ وہ دُعا اللہ نے اپنے اوپر لازم کر لی ہے کہ اگر انسان خلوص سے مانگے تو اسے اس دنیا میں ہی عطا کی جائے گی اور وہ قیمتی ترین دُعا ہے...... ہدایت کی دُعا!!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک انسٹیٹیوٹ میں طالبات کے لئے ٹیلنٹ شوز

کھے صدف ریاض......اسلامک انسٹیٹیوٹ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسے بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اپنی ذہنی استعداد کی مدد سے وہ مقاصد پورے کرتا ہے جو اس کی جسامت کے اعتبار سے ناقابل حصول ہوتے ہیں۔ ہر انسان میں کچھ فطری صلاحیتیں ایسی ہوتی ہیں جو روز مرہ زندگی میں استعمال ہونے سے نکھر جاتی ہیں جبکہ بعض صلاحیتیں خوابیدہ ہوتی ہیں جن سے استفادہ کرنے کے لئے تین عوامل کی اشد ضرورت ہوتی ہے اور وہ ہیں:

(۱) موافق حالات ومقابلے کی فضا

(۲) بہترین نگرانی وراہنمائی

(۳) حوصلہ افزائی

اسلامک انسٹیٹیوٹ کا دیگر دینی اداروں سے امتیاز

دینی اداروں کے بارے میں عام تاثر یہ ہے کہ ان کی تمام تر توجہ قرآن و حدیث کی تعلیم پر ہوتی ہے۔ اسلامک انسٹیٹیوٹ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس نے موجودہ دور کے تقاضوں کے پیش نظر اپنی طالبات کو جدید دور کے ہتھیاروں سے لیس کرنے کے انتظامات کئے ہیں۔ دینی تعلیم وتبلیغ میں کمپیوٹر اور پروجیکٹر وغیرہ کو استعمال میں لا کر یہ ثابت کیا ہے کہ یہ تمام آلات تبلیغ دین کے لئے استعمال کرنا دین و دنیا کا بہترین امتزاج ہے۔

انسٹیٹیوٹ میں طالبات کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے غیر نصابی سرگرمیوں کے ضمن میں ''ٹیلنٹ شوز'' (Talent Shows) کے نام سے ایک باقاعدہ سلسلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ طالبات کو ہر قسم کے مقابلوں میں قرآن و حدیث کی تعلیم وتبلیغ کرنے کے طریق کار اور فن کی تربیت دی جاتی ہے...... ان کا مقصد یہ ہے کہ طالبات میں شخصی اعتماد پیدا کیا جاسکے تاکہ طالبات عملی میدان میں اسلام کی ماڈل کی حیثیت سے مثبت اور فعال کردار ادا کرسکیں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ میں جب تین سال قبل ''ایک سالہ فہم دین کورس'' کا آغاز کیا گیا تو اس میں ٹیلنٹ شوز کو کورس کا باقاعدہ طور پر حصہ بنایا گیا۔ اب تک ایک سالہ فہم دین کورس کے تین Bages اپنی تعلیم مکمل کرچکے ہیں۔ پہلے Bage کا آغاز ۱۰ رستمبر ۱۹۹۷ء کو ہوا جو ۱۰ رجون ۱۹۹۸ء کو ختم ہوا۔ دوسرا Bage ۱۰ رستمبر ۱۹۹۸ء سے شروع ہوکر ۳۰ راگست ۱۹۹۹ء کو اختتام پذیر ہوا۔ تیسرا Bage ۱۰ رستمبر ۱۹۹۹ء کو شروع ہوا جس کا دوسرا سمسٹر ۲۲ راگست ۲۰۰۰ء کو مکمل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی چوتھے Bage کے داخلے مکمل کرکے ان کی تعلیم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ان تین سالوں میں بے شمار ٹیلنٹ شوز منعقد کئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا چکے ہیں اور ان کورسز سے مستفید ہونے والی طالبات اپنی اپنی فیلڈ میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

پہلے Bage میں ۹ ٹیلنٹ شوز منعقد کیے گئے جن کی نگران محترمہ حافظہ آسیہ مدنی اور محترمہ حافظہ عائشہ مدنی صاحبہ کو مقرر کیا گیا۔ دوسرے Bage میں آٹھ ٹیلنٹ شوز منعقد ہوئے جن کی ذمہ داری محترمہ عظمٰی عبدالقیوم اور محترمہ رافعہ مبشرہ کو سونپی گئی۔ تیسرے Bage میں آٹھ ٹیلنٹ شوز ہو چکے ہیں جن کی انچارج محترمہ فائزہ مسعود اور صدف ریاض صاحبہ تھیں۔

۱۔مقابلہ حسن قرآءت

روایتِ مبارکہ کے مطابق ہر Bage میں ان پروگرامز کا آغاز ''مقابلہ حسن قرآت'' سے کیا جاتا ہے کہ قرآن پاک ہی ہماری زندگیوں کا محور ومنبع ہے۔طالبات میں قرآن پاک عربی لہجہ میں پڑھنے کا ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے خصوصی انعامات دئے جاتے ہیں۔

۲۔مقابلہ نعت خوانی

حبِ رسول ﷺ کے اظہار کے لئے 'مقابلہ نعت خوانی' کا اہتمام کیا گیا۔ مدحِ رسول ؐاللہ میں طالبات کو ایسی شاعری کا انتخاب کرنے کا پابند کیا گیا جو شرکیہ الفاظ وخیالات سے پاک ہو اور عقیدۂ توحید کے قرانی معیارات پر پوری اترتی ہو۔

اس ضمن میں ہر Bage میں ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔

۳۔مقابلہ تقریر

طالبات میں ملی وشخصی اعتماد پیدا کرنے کے لئے بے شمار تقریری مقابلوں کا اہتمام کیا گیا۔موضوعات کا انتخاب کرتے ہوئے حالاتِ حاضرہ ،امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز، تبلیغ دین کے لئے جدید ذرائع کا استعمال اور وسعتِ نظر اور طالبات کی ذاتی دلچسپی کو مدِنظر رکھا گیا۔

۴۔کوئز پروگرامز

قرآن وحدیث کی مستند تعلیمات کو نصاب سے ہٹ کر پڑھنے کا ذوق پیدا کرنے کے لئے متعدد کوئز پروگرامز منعقد کئے گئے تا کہ طالبات کی معلومات اور دلچسپی میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔کچھ کوئز پروگرامز کے موضوعات مندرجہ ذیل تھے

غزواتِ نبوی

حدیث پبلی کیشنز کی کتاب الصلاۃ، کتاب الطہارت، کتاب الصیام، کتاب الزکاۃ، کتاب الحج پر مختلف سوالات

۵۔آرٹس اینڈ کرافٹس

واضح رہے کہ ہوم اکنامکس کی تدریس بھی نصاب کا حصہ ہے۔اس کے تحت طالبات کو جدید تکنیک کے استعمال، رڈی و فالتو اشیا کو کفایت شعاری کے ساتھ خوبصورت انداز میں پیش کرنے، اور طالبات کی فنکارانہ صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کے لئے ہر Bage میں آرٹس اینڈ کرافٹس کے مقابلوں کا انعقاد کروایا گیا۔گورنمنٹ کالج آف ہوم اکنامکس کی دو معزز اساتذہ بطورِ جج مقرر کی گئیں ۔ طالبات کی کارکردگی حیران کن حد تک معیاری تھی۔

۶۔مقابلہ مضمون نویسی

طالبات کی تحریری صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور طالبات کی سوچ کو وسعت دینے کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا اہتمام کیا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔تبلیغ دین کے لئے جدید ذرائع کا استعمال

اس موضوع پر طالبات سے پوسٹر بنوائے گئے۔کمپیوٹر پر مختلف قسم کے کارڈز بنوانے کا مقابلہ بھی کروایا گیا۔

علاوہ ازیں ہر بیج میں IQS کے تعاون سے پروجیکٹر پر قرآن سیشن بھی کروائے گئے۔اور ہر بیج کی دس طالبات کو یہ سیشن کروانے کی عملی تربیت بھی دی گئی۔

۸۔سیمینارز/لیکچرز

ان تمام مقابلوں کے علاوہ طالبات کی فکری و ذہنی صلاحیتوں اور معلومات کو وسعت دینے کے لئے مختلف مواقع کے لحاظ سے لیکچرز اور سیمینارز کا اہتمام کیا جاتا رہا تاکہ طالبات حالاتِ حاضرہ کے تمام عوامل اور تبدیلیوں سے آگاہ ہوسکیں۔چنانچہ برطانیہ کے معروف سکالر، متعدد کتابوں کے مصنف ڈاکٹر صہیب حسن (چیئرمین 'مسلم ایڈ، لندن') نے اسلامک انسٹیٹیوٹ میں تشریف آوری کے موقع پر تقدیر کے موضوع پر ایک جامع لیکچر دیا جس کے آخر میں طالبات کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

<u>عید الاضحیٰ کے موقع پر</u> پروفیسر مزمل احسن شیخ صاحب (جو ایجوکیشن کالج میں پروفیسر ہیں) نے ایک فصیح و بلیغ لیکچر دیا جس کا موضوع تھا ''عید الاضحیٰ اور فلسفہ قربانی''

<u>شریعت بل اور آئین کی پندرھویں ترمیم:</u> شریعت بل اور آئین کی پندرھویں ترمیم کے موضوع پر حافظ عبدالرحمٰن مدنی (ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف ہائر سٹڈیز ان شریعہ اینڈ جوڈیشری) نے بل کی تاریخ، نوعیت، اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔

ماہِ محرم میں محترمہ امت المعطی صاحبہ (ناظمہ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین) نے ''فلسفہ شہادت اور واقعہ کربلا'' کے موضوع پر طالبات کو لیکچر دیا جس میں انہوں نے واقعہ کربلا سے متعلق مستند اور صحیح معلومات دیں اور فلسفۂ شہادت پر روشنی ڈالی۔

<u>پیما کے زیر اہتمام ہونے والی ورکشاپ میں شرکت:</u>
موجودہ دور میں انسانی آبادی کے بڑھتے ہوئے مسائل کا ذمہ دار، بڑھتی ہوئی آبادی کو قرار دیا جارہا ہے اور یہ مطالبہ دن بدن زور پکڑتا جارہا ہے کہ انسانی و قدرتی محدود وسائل کے باعث آبادی کی بڑھتی ہوئی شرح کو روکا جائے۔اس ضمن میں غیر مسلم کے علاوہ مسلم اقوام بڑے پیمانے پر ان طریقوں کا استعمال کررہی ہیں جو اسلام کی نظر میں انسانیت کے قاتل ہیں۔صحیح نقطہ نظر کی وضاحت کے لئے پنجاب یونیورسٹی میں پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن نے ایک پانچ روزہ سیمینار کا اہتمام کیا، جس کا موضوع تھا۔''اضافہ آبادی...... ذریعہ ترقی'' اس سیمینار میں اسلامک انسٹیٹیوٹ کی ۱۴ طالبات نے شرکت کی۔بعد ازاں ان چودہ طالبات نے کلاس کی بقیہ طالبات تک یہ تمام معلومات مختصر لیکچرز کے ذریعے پہنچائیں۔

<u>نئی زندگی شروع کیجئے:</u> العصر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ڈاکٹر فائز سیال کے تمام اہم لیکچرز کو جمع کرکے ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈاکٹر فائز سیال (ماہر نفسیات) نے اسلام کے احکامات کے مطابق طالبات کو زندگی کو کامیاب طریقے سے گزارنے کے اصول و طریقے بتائے۔

حالاتِ حاضرہ پر گورنمنٹ سمن آباد کی صدر شعبۂ اسلامیات، اسلام اور تحریک نسواں کے موضوع پر اہم کتب کی مصنفہ پروفیسر ثریا بتول علوی نے ہر بیج کے لئے سات لیکچرز

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سیریز مکمل کی۔ آپ کے لیکچرز "امت مسلمہ کے دینی، تعلیمی سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل" جیسے موضوعات پر تھے۔
غرض کہ ان تین Bages کے دوران طالبات نے مختلف غیر نصابی پروگرامز سے بھرپور استفادہ کیا۔ دنیا میں وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جو وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو تبدیل کرتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں کے ذریعے دنیا میں اپنی علیحدہ پہچان بنانے کے لئے سرگرداں رہتی ہیں۔ مسلمان قوم جس پستی کا شکار ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے چند ناعاقبت اندیش افراد نے اسلام کو دقیانوسی اور محدود مذہب قرار دے کر مسلمانوں کے لئے ترقی اور وسعت نظر کی راہیں مسدود کر دی ہیں حالانکہ ہمیں جان لینا چاہئے کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو انسان کامل ہیں اور جن کی پیروی ہم پر فرض ہے، پر اعتماد مقرر، بہادر سپہ سالار، عادل حکمران، جدت پسند ناظم، بہترین قاری اور کامل عالم تھے۔

بقیہ ......قرآن پروجیکٹر شو......

اور اس سلسلے میں وہ خود پیش پیش ہیں۔ اگر ان کی معاونت نہ ہوتی تو آج اسلامک انسٹیٹیوٹ سے نکلنے والی طالبات عام اداروں کی طالبات جیسی ہی ہوتیں۔
یہ ان کی دین کے ساتھ محبت ہے کہ وہ طالبات کو ایسے دینی ماحول میں تعلیم دیتی ہیں کہ جس میں فروعی اختلافات سے بالاتر ہو کر قرآن و سنت کو اوّلیت دی جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ اس ادارے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ اللہ کرے یہ شجر سایہ دار دنیا کو دین کے ثمر سے فیضیاب کرے اور چار دانگ عالم دین کا چرچا ہو اور اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے۔ اسلامک انسٹیٹیوٹ سے جو کرن پھوٹی ہے اللہ کرے پورے دنیا اس نور سے معمور ہو جائے۔ آمین ثم آمین!

NFU INDUSTRIES (PVT) LTD.
Office: Cricket House, Jail Road, Lahore - Pakistan.
Tel. (92 42) 7587844 Fax. (92 42) 7584899.
Works: 24th K.M. Raiwind Road, Lahore.
Tel. (04951) 392060 - 62.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پروجیکٹر شوز کا انعقاد اور ان کی تربیت

کتبه شہزادی جویریہ.....اسلامک انسٹیٹیوٹ

اسلامک انسٹیٹیوٹ اس وقت دین کے لئے ایسی خدمت سرانجام دے رہا ہے کہ طالبات کی اسلامی تعلیم وتربیت میں اس کا نام سرفہرست ہے۔قرآن ہو یا حدیث، تجوید ہو یا گرامر، ہوم اکنامکس ہو یا کمپیوٹر...... ماہر اساتذہ کی نگرانی میں یہاں پر طالبات کو وہ کچھ دیا جاتا ہے جو کچھ کہیں اور سے نہیں ملتا۔ کمپیوٹر کے ذریعے عصر حاضر کے تقاضے پورے کرتے ہوئے طالبات کی ذہنی نشوونما اس نہج پر کی جاتی ہے کہ عملی زندگی میں ان کے اندر چیلنجز کا مقابلہ کرنے کا اعتماد پیدا ہو اور وہ دین کی ترویج کا کام سائنٹفک انداز سے کرسکیں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ نے گذشتہ سمسٹر میں "IQS" کے زیراہتمام ہونے والے''انٹرنیشنل قرآن سیشن'' کا انعقاد کیا۔

جس طرح کتابوں میں قاری کو لفظی تفصیل کے ساتھ تصویر کی مدد سے نقطہ نظر سمجھایا جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح کی تکنیک قرآن پروجیکٹر شو میں استعمال کی گئی ہے۔درس اور لیکچر میں معلم کا اندازِ بیان ہی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ قرآن پروجیکٹر شو میں طالبات کو پروجیکٹر پر تمام اعداد وشمار اور حقائق تصویری صورت میں دکھائے جاتے ہیں اور استاد ساتھ ساتھ سمجھاتا چلا جاتا ہے۔اس طرح تدریس اور حصول علم پرکشش اور آسان ہوجاتے ہیں۔

قرآن پروجیکٹر شوز کی اس کاوش کو طالبات نے سراہا۔ اور ان کا جوش وخروش دیکھتے ہوئے ادارے کی پرنسپل محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ نے اس کورس کی ٹریننگ کا اہتمام کیا اور ادارے کی طرف سے طالبات کو پک اینڈ ڈراپ سمیت ہر سہولت مہیا کی۔ تاآنکہ کل جب یہ طالبات عمل میدان میں اتریں تو ہر لحاظ سے دین کی خدمت احسن طریقے سے کرسکیں اور دیئے سے دیئے جلتے جائیں۔

تین ہفتوں کی اس ٹریننگ میں طالبات نے ایک ہفتہ میں ہوم ورک مکمل کیا اور دو ہفتے پیشکش **Presentation** اور لیکچرز کے لئے وقف کئے۔قرآن پروجیکٹر شو کے چار سیشن 'سمر کیمپ' کا حصہ ہیں اور ایک سالہ کورس میں بھی اس کی ٹریننگ نصاب کا حصہ ہے۔ بیچ نمبر ۱ اور ۲ کی دس طالبات کو اس کی تربیت دلوائی گئی تاکہ وہ تبلیغ دین کا کام جدید اپروچ کے ساتھ کرسکیں کہ دین کی روشنی ہے...... جہاں تک پہنچے!

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی پرنسپل ایک نیک دل خاتون ہیں اور ہر وقت اس جستجو میں مصروف عمل ہیں کہ بھلائی کا دور دورہ ہو۔دین کی ترویج کا کام ہو [بقیہ صفحہ ۱۸۲ پر]

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رپورٹ

تحریر: شہزادی جویریہ

ہوم اکنامکس

ہمیشہ کی طرح گذشتہ سال بھی Summer Camp منعقد ہوا اور باقی علوم کے ساتھ ساتھ ہوم اکنامکس کی کلاسز بھی ہوئیں۔ ہوم اکنامکس کی تربیت کا کام یہاں کی ایک فارغ التحصیل طالبہ ایم ایس سی ہوم اکنامکس محترمہ عائشہ خالد صاحبہ نے کیا۔

ہفتہ وار کلاسز میں طالبات کو گلاس پینٹنگ، فیبرک پینٹنگ، کوکنگ اور آرائش خانہ کی اشیا بنانا سکھایا گیا۔

ایک سالہ فہم دین کورس میں بھی ان کلاسز کا اجراء ہوتا ہے اور اس سال ہوم اکنامکس کی کلاسز محترمہ خدیجہ مدنی صاحبہ نے لیں اور ایک سالہ فہم دین کورس میں ہوم اکنامکس کی طالبات کو انٹیریئر ڈیکوریشن، پینٹنگ ،سٹین گلاس، فیبرک پینٹنگ، ردّی اور ناکارہ مواد سے آرائشی اشیاء بنانا سکھایا گیا۔

کوکنگ کی کلاسز کی ذمہ داری محترمہ عائشہ خالد نے اٹھائی۔

طالبات نے ان کلاسز میں بھرپور توجہ سے شرکت کی۔

طالبات کے جوش وخروش کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کروایا گیا۔

اساتذہ نے ان پر بھرپور محنت کی۔ بیکار سے کارآمد تک کے معاملے کو بخوبی ادا کیا گیا، ہر طرح سے ان کے شوق کی آبیاری کی گئی تاکہ وہ اس تربیت کا اپنی زندگیوں میں بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور گھریلو ذمہ داریوں سے بااحسن طریقے سے عہدہ برآ ہوسکیں۔ طالبات نے نہایت دوستانہ ماحول میں اپنا کورس مکمل کیا۔

گھر کی سجاوٹ ہو یا امور خانہ داری بغیر چارجز کے طالبات کو وہ کچھ دیا جاتا ہے جو کچھ کہیں اور سے نہیں ملتا، کوکنگ کیلئے ادارے کی اپنی شائع کردہ Recipe Book ہے جس سے طالبات بھرپور فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ مصالحہ جات کی صحیح اوزان و پیمائش بتائی جاتی ہے تاکہ وہ کھانوں کی لذت اور دیدہ زیب سجاوٹ سے داد حاصل کریں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ دورِ حاضر کے تقاضوں کو جدت پسندی کے ساتھ پورا کرتا ہے اور مصروف عمل ہے کہ قوم کا شاندار مستقبل یعنی آج کی طالبات جو کہ کل کی معمار ہیں جن کے ہاتھوں میں کل کے ٹیپو سلطان اور محمد بن قاسم ہوں گے۔ ان کو ہر لحاظ سے بہترین تربیت ملے تاکہ وہ کل کی قیادت میں بہتر انداز سے اسلام کے اصولوں کے مطابق راہنمائی کرسکیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ اسلامک انسٹیٹیوٹ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ (آمین)

☆ ☆

حسرت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”بندہ مومن کی کوئی دعا ایسی نہ ہوگی جس کے بارے میں خدا یہ بیان نہ فرمادے کہ یہ میں نے دنیا میں قبول کی اور یہ تمہاری آخرت کے لئے ذخیرہ کرکے رکھی۔ اس وقت بندۂ مومن یہ سوچے گا کہ کاش میری کوئی دُعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی!!“

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتھ صدف ریاض

کمپیوٹر لٹریسی پروگرام (خواتین وِنگ)

جس طرح دورِ جدید میں ملت کفر سے جہاد کے لئے جدید اسلحہ کا استعمال ضرورتِ وقت ہے، اسی طرح علمی وتہذیبی کشمکش میں کامیابی کے لئے کمپیوٹر جیسی مفید ایجاد کا استعمال بھی ناگزیر ہو چکا ہے۔ ٹیکنالوجی کی برق رفتاری نے عالمی، علاقائی اور مقامی تقاضوں کے خدوخال اور نقوش کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ مذہبی علوم وفنون کی ترویج و اشاعت اور تبلیغی مقاصد کے لئے کمپیوٹر کے فوائد کا اِدراک کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ بیسویں صدی کی اس اہم ترین ایجاد نے دنیا کو گلوبل ولیج بنا دیا ہے۔ مواصلات اور ذرائع ابلاغ کے ضمن میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ان عوامل کے پیش نظر اسلامک انسٹیٹیوٹ نے اپنی طالبات کو کمپیوٹر سے متعارف کروانے کا اہتمام کیا۔

جون ۱۹۹۷ء کے سمر کیمپ میں تقریباً ۶۰ طالبات نے تین ماہ میں 'کمپیوٹر سے تعارف' کا پروگرام مکمل کیا جس میں ان کو اس اُبھرتی ہوئی ٹیکنالوجی سے متعارف کروایا گیا۔

اس شعبے کی ابتدا ۱۴ کمپیوٹرز سے کی گئی۔ طالبات کی دلچسپی کے پیش نظر آئندہ پروگرام کو وسعت دینے کا ارادہ کیا گیا۔ لہٰذا اسلامک انسٹیٹیوٹ کی لیب میں چھ کمپیوٹرز کا اضافہ کر کے ۲۰ کمپیوٹرز کر دیئے گئے اور ایک باقاعدہ لیب وجود میں آ گئی۔

۱۹۹۷ء میں ایک سالہ فہم دین کورس کی طالبات نے بنیادی معلومات کے ساتھ کمپیوٹر کے اہم پروگرام MS Word کی عملی تربیت حاصل کی۔

جون ۱۹۹۸ء کے سمر کیمپ میں طالبات نے تعارف کے ساتھ MS Word پر عبور حاصل کیا۔ طالبات کی حوصلہ افزائی کے لئے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی طالبہ کو انعام سے بھی نوازا گیا۔

ایک سالہ فہم دین کورس ۱۹۹۸ء میں ۲۵ طالبات نے کمپیوٹر کا انتخاب کیا۔ اس سال طالبات نے MS Word+ MS Excel کی بنیادی اور عملی تربیت حاصل کی۔ بعد ازاں پانچ طالبات حبیبہ نور، زینب گل، نادیہ سحر، فائزہ مسعود اور صدف ریاض جن کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر کیا گیا تھا کو کمپیوٹر کے استعمال میں CD-ROM اور انٹرنیٹ کی اہمیت اور طریقۂ استعمال پر خصوصی لیکچرز دیئے گئے تاکہ ان طالبات کی صلاحیتوں سے انسٹیٹیوٹ استفادہ کر سکے۔

ایک سالہ فہم دین کورس کے نئے سیشن جس کا آغاز ستمبر ۱۹۹۹ء میں ہوا جس میں ۲۱ طالبات نے کمپیوٹر کا انتخاب کیا۔ اس سمسٹر میں طالبات کو MS Word, Instant Artist, Paint Brush, MS Excel کی ٹریننگ دی گئی۔

طالبات میں کمپیوٹر سے مزید شوق وشغف پیدا کرنے کے لئے سیشن کے اختتام پر Internet+Internet Services کے علاوہ CD ROM کے ذریعے قرآن کی تلاوت ترجمہ وتفسیر اور احادیث کی صحاح ستہ کی تعلیم دینے کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کے اس کمپیوٹر پروگرام کی نگرانی اور تعلیم وتدریس کی ذمہ داری کا بوجھ محترمہ عائشہ چوہدری پر تھا۔ جنہوں نے اپنی گھریلو اور تعلیمی ذمہ داریوں کے باوجود بدرجہ احسن اس ذمہ داری کو نبھایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر ایک دن کا (تفریحی ٹور)

صدف ریاض
طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ

انسانی فطرت میں تنوع پایا جاتا ہے۔ یکسانیت اور مسلسل بارِ ذمہ داری اس کی روز مرہ کارکردگی کی رفتار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ انسان ایک مشین کے برعکس لگی بندھی روٹین سے اُکتا جاتا ہے اور پھر زندگی کے مسلسل بہاؤ سے ہٹ کر کچھ ایسی مصروفیات تلاش کرتا ہے جو اس کو ذہنی وقلبی دباؤ سے نجات دلا سکیں جن میں دیگر مشاغل کے علاوہ ہم عمروں اور دوستوں سے میل ملاقات اور سیر وتفریح وغیرہ شامل ہیں۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبات مختصر عرصے میں ایک طویل کورس مکمل کرنے کی متحمل ہوتی ہیں۔ ان کی روزمرہ تعلیمی معمولات میں عام روایتی چھٹیوں کا کوئی تصور موجود نہیں۔ ان کی اس قربانی اور سعی مسلسل کا احساس کرتے ہوئے انتظامیہ نے دیگر ذیلی تقریبات کے علاوہ تفریحی ٹور کا اہتمام کیا ہے۔

گذشتہ تین سالوں میں چار مختلف مقامات پر ٹرپس جاچکے ہیں۔ پہلا ٹور واہگہ بارڈر گیا تاکہ طالبات رسم پرچم کشائی کا نظارہ کرسکیں۔ دوسرا ٹرپ مشہور تفریح گاہ جلو موڑ گیا جس سے طالبات نے کافی حظ اٹھایا اور تیسرا ٹور لاہور کی تاریخی تفریح گاہ شاہی قلعہ اور بادشاہی مسجد گیا۔

طالبات کے پرزور اصرار پر اس سال ان کو ہیڈ بلوکی کی سیر کروائی گئی جو بیک وقت تفریح بھی تھی اور تعلیم بھی۔

۲۰ راگست بروز اتوار صبح سات بجے طالبات انسٹیٹیوٹ پہنچ گئیں۔ روانگی سے قبل طالبات نے باجماعت دو نفل ادا کئے۔ ایک بس ٹھیک آٹھ بجے پہنچ گئی لیکن دوسری بس کے لیٹ ہونے کے باعث روانگی میں تاخیر ہوگئی۔ بعد ازاں گاڑیوں میں پیٹرول ڈلوایا گیا۔ ۸:۴۵ پر دونوں بسیں اور اسلامک انسٹیٹیوٹ کی وین میں ۳ رکورسز کی طالبات اور شعبۂ حفظ کی طالبات جن کی کل تعداد ۸۰ تھی، اپنے نگران اساتذہ کے ہمراہ ہیڈ بلوکی کی جانب محوسفر ہوئے۔ دو گھنٹے بعد حمایت اسلام کالج کی بس ایک سالہ فہم دین کورس اور حافظات کی طالبات اپنے اساتذہ اور نگران بزرگ حاجی عبدالغفار کے ہمراہ ہیڈ بلوکی پہنچ گئے۔ جبکہ دوسری بس جس میں سہ ماہی کورس کی طالبات محترمہ رضیہ مدنی کے ہمراہ تھیں، راستہ بھول گئی اور دو گھنٹے کا راستہ پونے تین گھنٹے میں طے کیا۔ جس کی وجہ سے انسٹیٹیوٹ کی وین بھی لیٹ ہوئی کیونکہ وہ فیصلہ کرنے سے قاصر تھے کہ آیا انہیں پہلی بس کے ساتھ جانا چاہئے یا دوسری بس کی ہمراہی اختیار کرنی چاہئے۔ دوسری بس نے ''ہم تو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے'' کے مصداق انسٹیٹیوٹ کی ویگن کو بھی بھٹکا دیا۔

دوسری بس کی حالت ہماری عام بسوں کی طرح تھی۔ ہر دس منٹ کے وقفے سے کنڈیکٹر ڈرائیور کی ہدایت پر بس کا کونہ، کوئی حصہ چیک کرتا تھا۔ چارو ناچار گیارہ بجے طالبات دعائیں مانگ مانگ کر ہیڈ بلوکی پہنچ گئیں جہاں طالبات پہلے سے ہیڈ بلوکی کے ریسٹ ہاؤس میں محوِ استراحت تھیں۔ تمام طالبات یوں ملیں گویا صدیوں کی بچھڑی ہوئی ملی ہوں۔ تمام بسوں کے پہنچنے پر تمام طالبات مختلف اطراف میں بکھر گئیں۔ تمام لوگ گرمی او روھوپ کی شدت کا شکار ہو رہے تھے لیکن جوش کے باعث کوئی بھی گرمی کو خاطر میں نہ لایا۔

طالبات کچھ دیر ہیڈ بلوکی کی ملحقہ نہر میں ٹھنڈے مگر گدلے پانی میں پاؤں ڈال کر بیٹھی رہیں، پانی میں کھڑی کشتیاں دیکھ کر طالبات کا دل للچایا۔ چھٹی کے باعث ملاح نہ تھے لہٰذا طالبات کی خواہش اُدھوری رہ گئی۔ یوں بھی ماہ اگست میں ہیڈ میں پانی زوروں پر تھا۔ مختلف اساتذہ نے اپنی معلومات کی حد تک طالبات کو مختصر معلومات فراہم کیں۔ طالبات نے ایک لمبا چکر لے کر تمام ہیڈز کا نظارا کیا۔ اس دورے میں گرمی کی شدت کو پانی کی روانی نے کم کر دیا۔

عام دنوں سے ہٹ کر اساتذہ اور طالبات کے درمیان تعلیمی و نصابی گفتگو کے بجائے ہلکی پھلکی بلکہ کھٹی میٹھی نوک جھونک جاری رہی۔ طالبات نے وسیع گراؤنڈ سے مکمل استفادہ کرتے ہوئے، بیڈمنٹن اور آنکھ مچولی کھیلی۔

ہیڈ بلوکی کے سایہ دار احاطے میں طالبات نے بھوک کی شدت سے بے تاب ہو کر کھانے پینے کا سلسلہ شروع کیا جس میں ان کے اساتذہ بھی شریک ہوئے۔ مریم باجی اور ہاجرہ باجی پہلے کھانے میں بطورِ مہمان شریک ہوئیں۔ طالبات سے خوب خاطریں کروانے کے بعد خود میزبانی کی ذمہ داری بھی انجام دی اور دیگر لوگوں کو بصد اصرار کھلانے پلانے لگیں۔ بے تکلفی اور مزاح کی یہ فضا آج سے قبل میں نے اپنی تعلیمی زندگی میں کبھی دیکھی، نہ سنی۔

ہماری محترم استاد رضیہ آپا نے انتہائی مشفق انداز میں اپنی طالبات کی تواضع کی۔ ہیڈز کے کنارے بنے احاطے میں زوروشور سے بہتے پانی کے نظارے کے ساتھ کھانے کا مزا دوبالا ہو گیا۔

کھانے کے بعد نمازِ ظہر اور نمازِ عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ نماز ادا کرنے کے بعد طالبات نے کینٹین سے ٹھنڈی کوک پی کر گرمی کے اثر کو زائل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ ۲:۱۵ پر یہ کارواں ہیڈ بلوکی سے واپس عازمِ سفر ہوا اور ساڑھے تین بجے بفضل خدا اسلامک انسٹیٹیوٹ واپس پہنچ گیا۔ اتوار کا دن تو گذرا، لیکن اس دن کا پرلطف اور یادگار سفر کئی دنوں تک طالبات کا موضوع گفتگو بنا رہا اور وہ طالبات جو ٹرپ میں شریک نہیں تھیں، کفِ افسوس ملتی رہ گئیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتھ ارمغانہ بٹ

رپورٹ شعبۂ حفظ

جب ۱۹۹۷ء میں ماڈل ٹاؤن سی بلاک میں حافظات کی کلاس کا اجرا کیا گیا تو اس وقت اس کلاس کی انچارج عائشہ مدنی اور فاطمہ مدنی صاحبہ تھیں۔ ابتدا میں چند طالبات تھیں اور کلاس کا دورانیہ بھی بہت تھوڑا تھا۔

کچھ عرصے بعد وہی مدرسۂ حفظ جو سی بلاک، ماڈل ٹاؤن میں قائم ہوا تھا۔ ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن میں منتقل ہو گیا اور اسلامک انسٹیٹیوٹ کا ایک شعبہ بن گیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حافظات کی یہ تعداد ۵۴ تک پہنچ گئی ہے۔

اس شعبہ میں بھی ہر طرح کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ مثلاً گرمیوں میں ایئر کنڈیشنر اور روم کولر کی سہولت دی جاتی ہے جبکہ سردیوں میں کمرے کو گرم رکھنے کے لئے روم ہیٹر لگایا جاتا ہے۔ طالبات کے آنے جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی میسر ہے۔

ان دنوں حافظات کی دو کلاسز ہیں جن کے لئے چار اساتذہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ سبق سننے کے لئے محترمہ رافعہ مبشرہ صاحبہ ہیں۔ سبقی اور منزل سننے کے لئے محترمہ حافظہ سمیرا صاحبہ ہیں۔ دوسری کلاس میں محترمہ حافظہ مہوش صاحبہ ہیں۔ اس کلاس کا طریقہ کار بھی پہلی کلاس کی مانند ہے۔ دونوں کلاسوں کی انچارج محترمہ ہاجرہ مدنی صاحبہ ہیں۔ کلاس میں تمام اساتذہ کا رویہ نرم اور مشفقانہ ہوتا ہے۔

اساتذہ نے کلاس میں ایسا ڈسپلن قائم کیا ہے جس سے سب طالبات مطمئن ہیں۔ ہر ایک کا فرداً فرداً سبق، سبقی اور منزل سنی جاتی ہے۔ بچوں کی اَخلاقی تربیت کے لئے ان کی بھرپور نگرانی کی جاتی ہے۔ حافظات کی کلاس میں ہفتہ وار درس دیا جاتا ہے جس سے کردار سازی کا عمل جاری و ساری رہتا ہے اور وہ آپس میں میل جول اور باہمی محبت کے معاملے میں مثبت فکر و عمل کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

شعبہ حفظ کا ایک خصوصی امتیاز یہ بھی ہے کہ یہاں ایک سال میں قرآن مجید حفظ کرا دیا جاتا ہے جو کہ خواتین اداروں میں ایک ریکارڈ ہے۔ اس ٹارگٹ کو حاصل کرنے کے لئے شدید محنت درکار ہوتی ہے، طالبات کی روزانہ رپورٹ لکھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ماہانہ رپورٹ فارم اور والدین سے رابطہ کے ذریعے اس مقصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔

شعبہ حفظ میں تجوید قرآن پر بھی بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ شعبہ حفظ کے اساتذہ کی تحقیق کی مدد سے تجوید سکھانے کا ایک نیا انداز وضع کیا گیا ہے جس کے تحت قواعد تجوید پڑھانے کے ساتھ ساتھ طالبات کو کلاس میں بذریعہ آڈیو کیسٹ مشق بھی کروائی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تحفۃ القاری کے نام سے ایک کتابچہ اور ۲۴ عدد تجوید سکھانے کے کیسٹ بھی تیار کئے گئے ہیں۔ اس پروگرام کو ہمارے فاضل استاذ، ملک کے مشہور قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی سرپرستی حاصل ہے۔

ہر دو ماہ کے بعد یہاں ٹسٹ بھی لیا جاتا ہے۔ حفظ کے شعبے میں ٹسٹ لینے کے لئے محترمہ ہاجرہ مدنی صاحبہ ہیں جو طالبات کے پاروں کے مطابق ہر ایک سے ٹسٹ لیتی ہیں اور آئندہ پلاننگ کے مطابق ٹسٹ کے لئے طالبات کی رہنمائی کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہر طالبہ جو ۱۵ پارے یا اس سے زائد حفظ کر چکی ہو، اس کیلئے رمضان میں تراویح پڑھانا لازمی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ روزہ فہم دین کورس کی رپورٹ

کھ عطرت بنت جعفر......اسلامک انسٹیٹیوٹ

ہمارے معاشرے میں جہاں اعلیٰ تعلیمی ادارے دنیاوی تعلیم عام کررہے ہیں وہاں الحمدللہ دین کی سربلندی کے لئے ہمارے علماء بھی اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ جہاں لوگ دنیاوی تعلیم کی خاطر تگ و دو کر رہے ہیں وہاں دینی تعلیم کے حصول کی لگن بھی پروان چڑھا رہے ہیں۔ دین اسلام کے شجر کی جڑیں صرف ملکی ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر پھیل رہی ہیں۔ اور لوگوں کے رجحان اور جذبے کے ساتھ اس کی شاخیں بلند سے بلندتر ہوتی جا رہی ہیں۔ اب وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیائے انسانیت میں اسلام کا جھنڈا سربلند ہوگا۔

دین اسلام کی سربلندی میں اہم کردار ادا کرنے والا ایک ادارہ اسلامک انسٹیٹیوٹ ہے، جسے اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے شعبۂ تدریس ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ لاہور کے ایک پرسکون علاقہ ماڈل ٹاؤن میں قائم یہ ادارہ دینی تبلیغ کا فریضہ انجام دینے میں دن رات کوشاں ہے۔ ٹرسٹ کی صدر مسز غزالہ اسماعیل صاحبہ ہیں جبکہ سیکرٹری جنرل محترمہ رضیہ ازہر صاحبہ ہیں۔ یہاں سال بھر فہم دین کے مختلف کورسز کا انعقاد اس معیاری انداز میں کیا جاتا ہے کہ ہر کوئی باوجود اپنی مصروفیات کے دینی تعلیم سے مستفید ہوسکتا ہے۔ فہم دین کی اشاعت کے لئے مختلف دورانئے کے نو کورسز کروائے جاتے ہیں جن میں سے ایک کورس رمضان المبارک میں کروایا جاتا ہے۔ اس نیک فریضہ کی ذمہ داری یہاں تعلیم حاصل کرنے والی اور فارغ التحصیل طالبات کو سونپی جاتی ہے، جس کو وہ بخوشی قبول کرتے ہوئے احسن طریقے سے انجام دینے کی کوشش کرتی ہیں اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے وہ سکولز، کالجز اور اپنے اردگرد رہنے والوں تک رسائی حاصل کرتی ہیں تاکہ جس دین نے ان کی رہنمائی کی، اسی دین سے یہ دوسروں کی رہنمائی کریں۔

۲۲/ جنوری ۲۰۰۰ء کا دن پانچ روزہ فہم دین کورس رمضان المبارک کے تقسیم انعامات کا دن تھا۔ جس میں مہمان خصوصی کے فرائض محترمہ رضیہ ازہر صاحبہ نے انجام دیئے (جو اس ٹرسٹ کی روح رواں اور بانی کی حیثیت رکھتی ہیں) پورا ہال بہت عمدہ طریقے سے ترتیب دیا گیا اور نظم وضبط کا مکمل نمونہ یہاں موجود تھا، یہ سب نظام طالبات کی ہی محنت و مشقت کا نتیجہ تھا۔ یہ کورس ۵۵ مختلف مقامات پر کروایا گیا۔ اس کورس کی انچارجز کی تعداد ۳۸ تھی جبکہ کورس کرنے والی طالبات کی تعداد ۲۵۰۰ تھی جن میں ۲۴۰۰ کامیاب قرار پائیں۔ اس تقریب میں ۳۸ مختلف سکولز نے شرکت کی۔

اس تقریب میں کمپیئرنگ کے فرائض اسلامک انسٹیٹیوٹ کی ہونہار طالبہ رافعہ مبشرہ نے انجام دیئے۔ تقریب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا آغاز قرآنِ پاک کی تلاوت سے کیا گیا اور یہ سعادت ایک طالبہ نصرت پروین نے حاصل کی۔ جبکہ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پڑھنے کا شرف رفعت ایوب نے حاصل کیا۔ پھر ایک اور طالبہ حبیبہ نور نے فہم دین کورس کے متعلق اپنی رپورٹ میں ۱۹۹۸ء اور ۱۹۹۹ء میں کروائے گئے رمضان المبارک کورسز کا تقابل پیش کیا۔ اس کے بعد وہ طالبات، جنہوں نے فہم دین کورس میں اوّل پوزیشن حاصل کی، انہوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں سے ہر ایک کا لبِ لباب یہ تھا کہ اتنی دینوی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود، اس مختصر کورس کے ذریعہ یہ احساس ہوا کہ وہ پہلے کچھ نہ جانتی تھیں اور یہ کہ اس مختصر عرصے نے ہی ان کا رشتہ دین سے جوڑ دیا جس کو ہم نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے کورس کے نصاب، ادارہ کی نیک خدمات اور انچارج طالبات کے اعلیٰ جذبوں کی تعریف بھی کی اور تجاویز بھی دیں کہ ایسے کورسز کا انعقاد رمضان کے علاوہ بھی کیا جائے اور ان کورسز کو مسلسل جاری رکھا جائے تاکہ لوگوں میں زیادہ سے زیادہ دینی شعور بیدار ہو۔ اس کے بعد ایک سالہ فہم دین کورس کی طالبات (نادیہ عباس، عطرت بانو، شہزادی جویریہ، صبا فاطمہ) جو کہ اس کورس کی معاونین بھی تھیں، انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ دورانِ کورس ان کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن پیغام حق کو پہنچانے کے فریضے سے منہ نہ موڑا اور اپنی تگ و دو سے اس کورس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ان کے بعد جن سکولوں میں یہ کورس کروایا گیا۔ ان کی طرف سے آنے والی ہیڈ مسٹریس اور اساتذہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے اسلامک انسٹیٹیوٹ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے اتنے نظم و ضبط کے ساتھ ان کے سکولوں کی طالبات کو دین کا شعور دیا۔ انہوں نے ادارہ سے مطالبہ کیا کہ وہ آئندہ بھی ان کے سکولوں کے ساتھ تعاون کرتے رہیں۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا طالبات کو انعامات اور سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ کچھ خصوصی انعامات کورس انچارجز کو ان کی اعلیٰ کارکردگی پر دیئے گئے۔ ان خصوصی انعامات کی حقدار نصرت پروین، صبا فاطمہ، راحیلہ بٹ اور تہمینہ یاسمین قرار پائیں۔ اس کے علاوہ تمام کورس انچارجز کو ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات دیئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ نے طالبات کو اتنی نفع بخش سعادت حاصل کرنے پر مبارکباد دی اور اپنے ادارے کے متعلق لوگوں کو آگاہ کیا اور کہا کہ میں نے طالبات کے ذوق اور جذبات کو دیکھتے ہوئے یہ محسوس کیا ہے کہ وہ وقت قریب ہی ہے جب ہر سو اسلام کا بول بالا ہوگا، ہر گھر میں نغمہ توحید گونجے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ سب لوگ اسی نیک جذبے کے ساتھ ہماری معاون رہیں تو ان شاء اللہ وہ وقت اسی صدی میں ہی آئے گا اور یہ کہ اللہ ہم سب کو ہمارے نیک مقاصد میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے اور ہمیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ نے تقریب کے تمام شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنی دنیاوی مصروفیات میں سے کچھ وقت نکال کر دین کے لیے وقف کیا۔

اس کے بعد محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ کی خوبصورت دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ خواتین میگزین، ستمبر ۱۹۹۹ء میں شائع ہونے والی تحریر

اسلامک انسٹیٹیوٹ سے میں نے کیا پایا؟

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبہ کے احساسات

عارفہ اقبال اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۱۹۹۸ء

اسلامک انسٹیٹیوٹ ایک عہد ساز ادارہ ،عصر حاضر کی جدید اسلامی درسگاہ اور خواتین کی شخصیت کو اسلامی رنگ سے ہم آہنگ کرنے کا بہترین مرکز ہے۔

لاہور کے جدید علاقے میں واقع اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام اسلامک انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کئی سالوں سے اسلام کے شیدائیوں کے لیے روشنی کی کرن بن کر چمک رہا ہے۔ میرا اس ادارے سے تعلق کچھ عرصہ قبل ہوا جب میں ابھی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئی تھی۔ خاندان میں اپنے آپ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ سمجھ کر تعریفیں سمیٹ رہی تھی لیکن جب اپنے اندر جھانکتی تو نجانے کیوں محسوس ہوتا کہ جدید سائنسی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود میں تشنہ علم ہوں۔

اسی دوران چند سہیلیوں کی دیکھا دیکھی قرآن کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو چکا تھا اور یہ اس قدر بڑھا کہ میں ایسی جگہ تلاش کرنے لگی جہاں قرآن وحدیث کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہو۔ اسلامک انسٹیٹیوٹ مجھے اپنے مقصد کا بہترین حل نظر آیا ؎

سفر ذات پر میں نکلی تھی
مل گئی کائنات رستے میں
مجھ کو منزل وصول کیا کرتی
خرچ کر دی حیات رستے میں

اس ادارے میں قدم رکھنے کے بعد میری زندگی اور میرے معمولات میں جو انقلاب رونما ہوا ہے، اس نمایاں تبدیلی کے احساس نے میرے گھر، عزیز واقارب اور ان سے بڑھ کر خود مجھے حیرت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ ایک کنڈر گارٹن ہے جہاں پیدائشی مسلمانوں کو ان کے آبائی دین سے متعارف کروایا جاتا ہے تو دوسری جانب یہ اسلامی یونیورسٹی بھی ہے جہاں تحقیق کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہاں آنے کے بعد مجھے پہلا تحفہ محترمہ رضیہ آپا کی صورت میں ملا جنہوں نے میرا قرآن سے تعلق قائم کر دیا جو اس سے قبل کبھی پڑھ چکنے کے بعد کھولا ہی نہ گیا تھا۔

دوسرا تحفہ اخلاق وکردار کی ان صفات کا حاصل ہونا تھا جو حدیث وسنت نے عطا کیں۔ تیسرا تحفہ زندگی میں مقصدیت کا حاصل ہونا اور اسے اسلام کی راہ میں لگا دینے کے شوق کی صورت میں ملا ...... یہ تھا میری زندگی میں انقلاب کی راہ پر پہلا قدم جہاں میری نظر نے ایک الگ ہی دنیا دیکھی کہاں وہ انگریزی نظام کی عطا کردہ بے مقصد تعلیم اور کہاں عالم دو جہاں کے خالق کی نازل کردہ کتاب کی تعلیم اور اللہ کی رحمت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوتا ہوا ماحول ۔اس روشنی کے بدلے تو تمام دنیاوی عہدے قربان

جس سے دل دریا متلاطم نہیں ہوتا
اے قطرہ نیساں وہ صدف کیا، وہ گوہر کیا

انسٹیٹیوٹ میں قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرنے سے وہ پہلوعیاں ہوئے جنھوں نے میرے دل ودماغ کو منور کردیا اور آج کے دور کے ہر مسئلے کا حل سامنے رکھ دیا۔

☆ وہ رضیہ مدنی صاحبہ کے قرآن کی تفسیر پر مشتمل دل افروز لیکچرز جیسے علم وحکمت کا ایک بے کراں سمندر بہا جارہا ہے یا اسرار ورموز کی پوشیدگیوں سے پردے اُٹھتے چلے جارہے ہوں

☆ وہ حدیث کی کلاس کا علمی ماحول جس کے سکوت کو چیرتے ہوئے نبی آخر الزماں ﷺ کے دلنشین اقوال جنھیں دل میں اتار لینے کو بے اختیار جی چاہے۔

☆ وہ روزانہ کے درسِ قرآن میں زندگیاں بدل دینے والے قرآن کے لافانی اصول واحکام سے آگاہی جس کو اپنانے میں شوق اتنا بڑھ جائے کہ عقل لبِ بام رہ جائے۔

☆ وہ اساتذہ کا پر اثر انداز اور دلکش اسلوب جن سے پڑھ کر ایسی تسلی ہو جو دس کتابیں پڑھ کر بھی نہ ہو پائے۔

☆ وہ منظم ماحول، انفرادی توجہ اور آزادیٔ اظہار جو شخصیت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ عالم اسلام کے مسائل کا شعور پیدا کرنے اور نئے دور کے تقاضوں پر اسلامی نقطہ نظر کے ضمن میں اسلامی سکالرز کے لیکچرز جو ذہن کو علمی جلا بخشتے ہیں۔

☆ ایک ٹھوس اور مربوط نصاب کے ذریعے قرآن کی محبت سینوں میں انڈیلنا اور سائنٹفک انداز میں نئے دور کی ڈیمانڈ کے مطابق اسلامی تعلیم سے روشناس کروانا۔

☆ وہ ہفتہ وار ٹیلنٹ شوز ،کوئز پروگرام ،ماہانہ ٹیسٹ اور پروجیکٹر شوز کی مدد سے طالبات کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور دین کے نفاذ کی لیے جدید ذرائع کا استعمال۔

غرض یہ سب اوصاف مل کر اسلامی انسٹیٹیوٹ کو ایک عظیم درسگاہ بنا دیتے ہیں جہاں ذہن تیار کیے جاتے ہیں، انسانیت کی تعمیر کی جاتی ہے ،طالبات میں اسلامی روح پھونکی جاتی ہے کہ انہیں ایسی بیٹیاں ،بہنیں اور مائیں بنا دیں جو مسلمان قوم کھو بیٹھی۔وہ مائیں جن کے بطن سے خالد بن ولید پیدا ہوئے تھے ، وہ مائیں جن کے سپوت صلاح الدین ایوبی اور طارق بن زیاد تھے۔آج وہ خاتون نظر نہیں آتی جس نے محمد بن قاسم جیسے فرزند کو جنم دیا ہو جن کی کوکھ سے امام تیمیہؒ اور امام زہریؒ جیسے علم کے پہاڑ پیدا ہوئے ہوں۔قوم کی تربیت ایسی ہی ماؤں کی گودوں سے ہوتی ہے اسلامک انسٹیٹیوٹ کا مقصد بھی ایسی ہی گود کی تیاری ہے ...... یہاں وہ علم دیا جاتا ہے جس کے بارے میں قرآن میں کہا گیا:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾

''تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا''

دلوں کے لیے علم میں اسی طرح زندگی ہے جس طرح زمین بارش سے زندہ ہوجاتی ہے۔حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ: ''خالص نیت سے صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کا علم حاصل کرنا دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے"

ایسے ہی انسٹیٹیوٹ کی تعلیم نے میرے سامنے حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کا ماڈل سامنے رکھا جو اسلامی علوم، قراءت، تفسیر، حدیث، فقہ اور علم وراثت میں کمال رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ باقاعدہ تعلیم دیتیں، نوٹس لکھواتیں اور املا کرواتیں۔ بڑے بڑے مفسرین اور محدثین ابوہریرہؓ، ابن عباس ان سے فیض حاصل کرتے، تابعین کے گروہ نے ان سے استفادہ کیا۔ حضرت عائشہؓ کی شاگرد عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی مثال لائق اتباع ہے جن کے علم وفیض کا یہ عالم تھا کہ امام زہریؒ نے علم حدیث کی تحصیل شروع کی تو ان سے عمرہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس جانے کو کہا گیا کہ انہوں نے ام المومنینؓ کی آغوش میں تربیت پائی ہے۔

امام زہریؒ کہتے ہیں کہ ان کے پاس گیا واقعی وہ علم کا بیکراں سمندر تھیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان خواتین میں علم کی پیاس کس قدر تھی اور کیوں نہ ہوتی قرآن خود کہہ رہا ہے:

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا......﴾

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں صرف علم رکھنے والے ہی اس سے ڈرتے ہیں"

علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال کفار کی......

سو اس ادارے میں آ کر مجھے سب سے بڑی خوشی اس بات سے محسوس ہوتی ہے کہ میں بھی اس ورثے کو حاصل کر رہی ہوں کہ ہمارے سلف صالحین کا بھی یہی دستور تھا اور ان میں اسلامی علوم کی طلب اتنی تھی کہ ان کا شوق انہیں بحر وبر میں لیے پھرتا۔ مسلمانوں کی علم دوستی کا اندازہ علمی مجالس میں طالبانِ حق کی حیرت انگیز تعداد سے ہی لگایا جا سکتا ہے جو ایک وقت میں لاکھوں تک پہنچ جاتی۔ امام عاصمؒ کی حدیث کی مجلس میں شامل طلباء کا اندازہ ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمیوں کا تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد عکرمہؒ جہاں سے گزرتے طالبانِ علم کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے۔ علامہ ذہبیؒ نے انہیں جبر العالم 'دنیا کا فقیہ' کا لقب دیا۔ یہ نمونہ ہے ایک مسلمان کی زندگی کا جس کی عظمتوں کی گواہی تاریخ کے آثار اب بھی دیتے ہیں۔ آج کا مسلمان غیر اقوام کے مسلط کئے ہوئے تعلیمی نظام میں آگے بڑھنے کو اپنی کامیابی کی دلیل سمجھ کر پوری زندگی اس دنیا میں لگا دیتے ہیں جب کہ ہمیں تو قرآن کہتا ہے: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ﴾ یہی کتاب دنیا کی زندگی گزارنے کے عالمگیر اصول سکھا رہی ہے۔ تہذیب کے نکات سمجھا رہی ہے۔

علم حدیث نے تو گویا میری زندگی سنوار دی ہے۔ اُٹھنے، بیٹھنے، ملنے جلنے، کھانے پینے کے اصول تو سنت اور سیرت سے ہی مل گئے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا حاصل ہوگا کہ عبادات کا صحیح طریقہ سیکھا اور نمازیں درست ہو گئیں اب میرے نزدیک منہ بگاڑ کے پرائی زبان بولنا مہذب ہونے کی کسوٹی نہیں بلکہ محمد عربی ﷺ کی میٹھی زبان میرے پیش نظر ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ انسان دنیاوی علوم کا جتنا چاہے ماہر ہو جائے۔ ایم۔ اے کر لے، میڈیکل یا انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر لے خواہ ڈاکٹریٹ بھی کر گزرے لیکن اس نے قرآن کو نہیں سمجھا تو گویا وہ جاہل ہے۔ میرا یہی عزم ہے کہ میں اس ادارے میں جو کچھ پڑھوں اسے اپنی زندگی کا حصہ بنالوں اور عمل سے ثابت کروں۔ میری دعا ہے کہ اسلامک انسٹیٹیوٹ سے قرآن کا فہم حاصل کرنے والوں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو یہ ایک یونیورسٹی کا روپ دھار لے جہاں دور دور سے علم کے پروانے کھنچے چلے آئیں......!! آمین!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحِ اُمم کی حیات کشمکش انقلاب

اسلامک انسٹی ٹیوٹ کی فارغ التحصیل طالبہ کے احساسات

صائمہ کوثر اسلامک انسٹیٹیوٹ

سیشن ۱۹۹۹ء/۱۹۹۸ء

Kitabosunnat.Com

یہ فطرتِ انسانی ہے کہ وہ کچھ پاکر ہی خوش اور مطمئن رہتا ہے، جبکہ کچھ کھودینے سے وہ دکھی ہوجاتا ہے۔ کچھ پالینے کا یہ احساس اس وقت اور بھی خوب صورت اور اہم ہوجاتا ہے جب سوال دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کا ہو۔

معاشرے میں اعلیٰ اور منفرد مقام حاصل کرنے کے لئے دنیا کی تعلیم تو ہر کوئی حاصل کرتا ہے، حالانکہ ارشادِ ربانی ہے:

''جو دنیا میں اپنا حصہ چاہتا ہے، میں اسے دنیا میں ہی دے دیتا ہوں''

جبکہ اصل تعلیم دینی تعلیم ہے، جو انسان کے زمین میں خلیفہ ہونے کا مقصد واضح کرتی ہے اور اس سے ایک ایسی زندگی کا مطالبہ کرتی ہے جو خالق کائنات کے اَحکامات کے مطابق ہو: ﴿قُوٓا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾

''بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو، دوزخ کی آگ سے''

بفضلہٖ تعالیٰ اس آیت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے میں نے سب سے پہلے خود اپنی اصلاح کی طرف توجہ دی کیونکہ

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾

''یقیناً وہ فلاح پاگیا جس نے اپنا تزکیہ کرلیا''

بی۔ اے کے بعد میرا ایک سال وقفہ دے کر مزید پڑھنے کا ارادہ تھا، مگر جب والدِ محترم نے اسلامک انسٹیٹیوٹ کے پروگرام کا ذکر کیا تو مجھے ایسا لگا جیسے میرے اندر ایک خلا تھا جس کے پر ہونے کے لئے مجھے کسی ایسے ہی روح پرور پروگرام کی طلب تھی۔

ظاہر ہے کہ واضح نصب العین کے بغیر سب کچھ ہی بیکار ہوتا ہے، جبکہ مؤمن بے کار کام نہیں کرتا

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾

''کیا تم نے یہ گمان کیا ہے کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہماری طرف نہ لوٹائے جاؤ گے''

معلم کائنات کا ارشاد ہے:

طلب العلم فريضة على كل مسلم

جبکہ قرآن مجید میں اللہ نے خود اپنے رسولؐ اور معلم کائنات کو یہ دعا سکھلائی ﴿قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾

''کہہ دیجئے! میرے ربّ! میرے علم میں اضافہ فرما!''

میڈیا! جس نے پورے معاشرے کو اپنے شکنجوں میں جکڑ لیا ہے، جس کے زہر آلود تیروں کا شکار ہر خاص وعام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرد و زن نظر آتے ہیں، جس کی جانگسل کڑیوں نے ہم سے آہ وفغاں کا حق بھی چھین لیا ہے جو ہماری اَقدار و روایات کی تباہی اور ہماری عزت و ناموس کی بربادی میں بجلی کی سی سرعت اور برق کی سی تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہا ہے اور ہمارے عوام اس جال میں پھنستے چلے جا رہے ہیں۔

سنگینی حالات کی اشد ضرورت اور وقت کا ایک اہم تقاضا تھا کہ کچھ دردِ دل رکھنے والے انسان آگے بڑھ کر آگ وخون کے اس دریا میں کود پڑیں، اور اصلاحِ امت کا فریضہ سرانجام دیں، چنانچہ اس ادارے کا قیام، اس نیک مقصد کو پانے کی طرف ایک انتہائی مؤثر قدم ہے۔

ہاں! تو میں ذکر کر رہی تھی کہ جونہی میں نے انسٹیٹیوٹ کا مفصل پروگرام دیکھا تو میرے دل کی کلی کھل اُٹھی، داخلہ ہوگیا، خوشی کے مارے پاؤں رکھتی کہیں تھی، پڑتے کہیں تھے۔ رات خوابوں میں قرآن و حدیث کی نورانی آوازیں دل و دماغ میں اُترتی محسوس ہوتی رہیں۔

صبح نمازِ فجر، تلاوت اور ناشتے کے بعد دین کے انتظار میں جو مزا تھا وہ چودہ سالہ عصری تعلیم میں کم کم ہی آیا تھا۔ اس لئے کہ اچانک ہی ہمارے علاقے کی فضا میں امامِ کعبہ کی پراثر نہایت میٹھی آواز میں تلاوت قرآن گونج رہی تھی، یہ دین کے اندر سے تلاوت کیسٹ سے نشر ہو رہی تھی، یوں لگ رہا تھا جیسے ہر طرف بہار چھا گئی ہو، جس سے مردہ دل جی اٹھے ہوں اور کلیجوں میں ٹھنڈ پڑ گئی ہو۔ اللہ اکبر!

مختلف علاقوں سے مختلف بہنیں پردے کی سنت کو زندہ کرتی ہوئی سوار ہوتی رہیں اور قرآن سماعت افروز ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم انسٹیٹیوٹ جا پہنچے۔

پہلا دن ہی ایک سال جتنا طویل تھا۔ تعمیر ہی تعمیر، تسکین ہی تسکین، نہ یبوست نہ خشکی، علم کے موتی تھے جو ہم چن رہے تھے۔

وہ بولا کئے، ہم دیکھا کئے، بلکہ لوحِ دل پر لکھا کئے، اور یوں دن ہفتوں میں اور ہفتے مہینوں میں بدلنے لگے۔ یہاں تک کہ تکمیل کے بعد یہ اعلان سننے والے ہیں کہ ہم نے تمہیں پہنچا دیا۔ اب آگے تم پہنچانا تاکہ دیئے سے دیا جلتا رہے!

میں جس مقصد کے لئے یہاں آئی وہ الحمدللہ پورا ہو رہا ہے۔ اور اللہ سے دعا ہے کہ تمام طالبات جو علم حاصل کر رہی ہیں وہ انہیں بہترین عمل کی صورت میں نفع دے۔

کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ایسے علم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دے

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں!

پہلے میں کتاب خواں تھی، مگر اب کتاب خواں بننے کے ساتھ ساتھ تحقیق کی عادی ہوتی جا رہی ہوں۔

مطالعہ کی عادت تھی مگر اب اصل مطالعہ کی، مقدس کتاب کا مطالعہ تفسیر کے ساتھ کرتی ہوں جو نورِ ہدایت ہے، شفا ہے، موعظت ہے، رحمت ہے، شافع روزِ جزا ہے اور آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے اور بفضلہ تعالیٰ اس سے ایمان وایقان بڑھ رہا ہے۔

طالبات کی تربیت کرتے ہوئے اس بات کو مدنظر رکھا جاتا ہے کہ خواتین نئی نسلوں اور منزلوں کی امین ہیں اور کسی بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے کی تشکیل میں ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتی ہیں، جن کی گودوں سے زمانے کے دھارے بدلتے اور قوموں کی تعمیر نو ہوتی ہے۔

آج اگر خواتین میں سیدہ خدیجہؓ کی سی اطاعت و فرمانبرداری، سیدہ عائشہؓ کی سی مجتہدانہ، سیدہ فاطمہؓ کی سی سخاوت، سیدہ اسماءؓ کی سی مجاہدانہ اور سیدہ صفیہؓ کی سی بہادرانہ صفات پیدا نہ ہوسکیں تو امتِ مسلمہ میں محمد بن قاسم، محمود غزنوی اور طارق بن زیاد جیسے سپوتوں کا پیدا ہونا محال ہی نہیں بلکہ ناممکنات میں سے ہے۔

۱۴ سال میں سکول اور کالج وہ کچھ نہ دے سکے جو یہاں ۱۴ ماہ کی بجائے ۷ ماہ نے دیا، کیونکہ اس میں قابل قدر معلّمات کا جذبہ، محبت اور ذوق شامل ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

قسمت نوعِ بشر تبدیل ہوتی ہے یہاں
اک مقدس فرض کی تکمیل ہوتی ہے یہاں

پڑھا کرتے تھے کہ استاد جانشین رسولِ امینؐ ہوتا ہے۔ معمارِ قوم ہوتا ہے، مسمارِ قوم نہیں، تعمیر کردار کرتا ہے، تخریب کاری نہیں، قسمت نوعِ بشر تبدیل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ معلّمہ کا بھی یہی مقام ہوا کہ وہ خواتین اوّل امہات المومنینؓ کی جانشین ہوئیں۔ سکول اور کالج میں ہر حال کہیں نہ کہیں بہار کا جھونکا موجود تھا اور وہ بھی انفرادی کردار کی وجہ سے۔ لیکن یہاں اللہ کا فضل ہے کہ قرآن وسنت اور فقہ وتاریخ سے لے کر کمپیوٹر اور امور خانہ داری تک، تجوید وقرأت سے لے کر تفسیر تک، دفتر کے عملے سے لے کر پرنسپل صاحبہ تک ہر ایک کا ہی عمدہ نمونہ تھا۔

باأخلاق، نہایت شفیق جیسے ہر طالبہ ان کی ہی بیٹی ہو۔ یقیناً ایک معلّمہ ماں ہی ہوتی ہے، روحانی ماں، ایمانی ماں! یہ امی جان محترمہ کا دوسرا عمدہ نقش نظر آ رہا تھا کہ ایک مشفق ہاتھ سے دوسرے مشفق ہاتھ میں چلی گئی ہوں۔

یوں لگتا تھا کہ ہر ایک کو مقدس فرض سونپا گیا ہے کہ جاؤ اور جا کر ملتِ اسلامیہ کی بناتِ صالحات کی قسمت بدل دو، کہ انہیں اپنی منزل آسمانوں پر نظر آنے لگے تاکہ وہ آنے والے دور میں گدھوں کی بجائے شاہین بچے تیار کریں، جن میں سے ہر فرد ملت کے مقدر کا ستارہ ہو اور پھر ہر طرف سے یہ آواز آئے

ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کردے
وطن کے ذرّے ذرّے کو شہید جستجو کردے

میرے آئندہ عزائم

﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾

عزائم کو سینوں میں بیدار کردے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کردے!

جب ہم نے یہ اعلان سن لیا، کورس کی تکمیل کے بعد کہ ہم نے تمہیں پہنچا دیا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے تاریخ پیچھے لوٹ گئی ہے اور چودہ صدی قبل میدانِ عرفات میں انسانِ اکمل جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی گواہی ڈلوائی تھی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار قدسی شخصیات نے اقرار کیا تھا کہ پہنچایا ہی نہیں بلکہ پہنچانے کا حق ادا کردیا۔ پھر ان کی ڈیوٹی لگ گئی تھی کہ اب آگے پہنچاؤ اور اب ہمیں یہ کہا جارہا تھا کہ کیا تم پہنچاؤ گی؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ میدانِ حشر میں امت کے والی نے بھی تو یہی سوال کرنا ہے۔لہٰذا سب سے بڑا عزم یہی ہے کہ جو علم یہاں سے حاصل کر رہی ہوں اسے اس فرمان کو مدنظر رکھ کر آگے پھیلانا ہے "بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"

کیونکہ امتوں کی سردار امت کا یہی فیض ہے کہ وہ پیاسی انسانیت کے منہ میں آبِ حیات ٹپکائے۔

کردار میں تبدیلی کے بعد ملنے جلنے والوں کی اِصلاح کروں گی کہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

میرے پختہ ارادے خود میری تقدیر بدلیں گے
میری قسمت نہیں محتاج ہاتھوں کی لکیروں کی

اللہ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اس علم کے ذریعے اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ ہمیں روحانی اور ایمانی انقلاب برپا کرنے کی توفیق بخشے۔آمین!

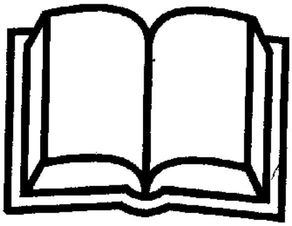

فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ
آپ کے لیے عذاب الٰہی سے بچاؤ کی دعاؤں کے ہمراہ

وقاص الیکٹرونکس

ڈیلرز: چائنہ سپیکرز، ٹیوٹر، میٹر، ڈیک کٹ،
والیم الیکٹرونکس پارٹس وغیرہ

G-17 الحیات سنٹر، 14، ہال روڈ، لاہور

: شیخ شاہد بشیر

☎7229832

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک انسٹیٹیوٹ میں کرائے جانے والے

اہم کورسز کے نصاب اور طریقۂ تدریس

(ا) ایک سالہ تعلیم دین کورس

☆ پہلا سمسٹر

ا۔قرآنِ مجید: سورۂ فاتحہ، سورۂ یونس سے ۲۵ پارہ تک تمام مکی سورتیں، ۲۹ اور ۳۰ واں پارہ

ترجمہ وتفسیر: علومِ قرآن اور تاریخ تدوین، (معاون کتابیں: تفہیم القرآن، تیسیر القرآن اور تفسیر ابن کثیر)

۲۔حدیث واُصولہ: اللؤلؤوالمرجان از فواد عبدالباقی...... تدوین حدیث و مصطلحاتِ حدیث

۳۔گرامر: تیسیر القرآن از عطاء الرحمٰن ثاقب

۴۔تجوید: تحفۃ القاری...... معین القاری فی کلام الباری از قاری محمد ابراہیم میری محمدی

۵۔سیرت وسنت: پیارے رسول کی پیاری دعائیں اور الرحیق المختوم از مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری

۶۔سٹڈی سرکل: شعورِ حیات، راہِ عمل، آدابِ زندگی (مطبوعہ اسلامک پبلی کیشنز، لاہور)

۷۔کمپیوٹر ٹریننگ: آپریٹنگ سسٹم (Windows) + ورڈ پروسیسنگ (Winword) + اکاؤنٹس وبیلنس شیٹ (Lotus/Excel)

۸۔Painting: Fabric Painting اور Stain Glass Painting اور بلاک پرنٹنگ (Block Printing)

۱۰۔Cooking: پچاس مختلف Continental ڈشز (انسٹیٹیوٹ کی تیار کردہ کتاب Recipe Book)

نوٹ: کمپیوٹر (Computer)، ہوم اکنامکس (Home Economics) کے مضامین Elective ہیں۔جن میں سے ایک اختیار کرنا ہوتا ہے۔ان مضامین کی تعلیم سارا سال جاری رہتی ہے اور ان کا ذریعہ تعلیم انگریزی ہوتا ہے۔

☆ دوسرا سمسٹر

ا۔قرآنِ مجید: سورۂ بقرہ سے سورۂ توبہ تک، سورۂ نور، سورۂ احزاب، ۲۶ ویں پارہ سے ۲۸ ویں پارے تک

۲۔حدیث: اللؤلؤ والمرجان از فواد عبدالباقی...... اصول حدیث اور تاریخ حدیث

۳۔گرامر: تیسیر القرآن از عطاء الرحمٰن ثاقب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔عقیدہ: عقیدہ اہل السنّت والجماعت از شیخ صالح العثیمین وعقیدۂ اسلامیہ از شیخ محمد بن جمیل زینو

۵۔اسلامی تاریخ:

۶۔فقہ واُصول فقہ: اسلامی فقہ از امام شوکانیؒ......'اصولِ فقہ پر ایک نظر' از مولانا عاصم حدادؒ

۷۔حالاتِ حاضرہ: متفرق موضوعات، اسلام میں خواتین کے حقوق، اسلام کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی نظام، امتِ مسلمہ کے مسائل اور اسلامی تحریکیں، تقابل اُدیان۔

۸۔تدریس: دوسرے سمسٹر میں طالبات کو درس وتدریس کی عملی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

(۲) سہ ماہی کورس برائے طالبات (سمر کیمپ)

نصاب

قرآن مجید اس کورس کا مرکز ومحور ہے۔ اس میں قرآنِ مجید کے منتخب حصے پڑھائے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعے عقیدہ اور ایمان بالآخرت مضبوط ہو۔ خاص طور پر اسلام میں عورتوں کے حقوق قرآنِ مجید کے ذریعے واضح کیے جاتے ہیں۔

قرآنِ مجید: سورۂ بقرہ کے منتخب حصے، سورۂ نساء کے پہلے ۸ رکوع، سورۂ نور، سورۂ احزاب مکمل، سورۂ ق، سورۂ حجرات، سورۂ طلاق اور تیسویں پارے کا نصف

حدیث: اربعین نووی از امام نووی + عمدۃ الاحکام از عبدالغنی مقدسی

تجوید: قرآنِ مجید کی تلاوت کے بنیادی قواعد (اسہل التجوید)

گرامر: قرآن فہمی کے بنیادی قواعد، آسان قاعدہ

سیرتِ نبوی: محمد عربی ﷺ، محمد عنایت اللہ سبحانی

کمپیوٹر ٹریننگ: آپریٹنگ سسٹم (Windows) + ورڈ پروسیسنگ (Windord) + اکاؤنٹس وبیلنس شیٹ (Lotus/Excel)

Painting: Fabric Painting اور Stain Glass painting اور بلاک پرنٹنگ (Block Printing)

Cooking: پچاس مختلف Continental ڈشز (انسٹیٹیوٹ کی تیار کردہ کتاب Recipe Book)

ہر ہفتے اپنے اپنے موضوع پر عبور رکھنے والی خواتین سکالرز سے حالاتِ حاضرہ پر لیکچرز ہوں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) تین سالہ کورس برائے خواتین کا نصاب

نصاب

☆ قرآن مجید (مکمل ترجمہ وتفسیر)

☆ حدیث اربعین نووی از امام نووی)

☆ تجوید اسہل التجوید

☆ عربی گرامر آسان قاعدہ

قواعد وضوابط

۱۔ رجسٹریشن فیس ۲۰۰ روپے ہے، جبکہ ٹیوشن فیس ۱۰۰ روپے ہے۔

۲۔ طالبات کے لئے علیحدہ باپردہ ایئر کنڈیشنڈ ماحول ہے۔

۳۔ طریقہ تعلیم معروضی (Objective) وموثر ہے۔

۴۔ کلاسوں کا ماحول دوستانہ ہوتا ہے، سوالات پوچھنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

۵۔ روزانہ حاضری لازمی ہوتی ہے، غیر حاضری پر ۲۰ روپے یومیہ جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔

۶۔ ہر مضمون کے ماہانہ ٹیسٹ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ جن کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

۷۔ کورس کے اختتام پر ایک سالہ ڈپلومہ وسرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

۸۔ فرقہ بندیوں کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اسی طرح سیاسی سرگرمیوں پر بھی پابندی ہے۔

۹۔ Drops Pick کی سہولت دی جاتی ہے جس کے لئے برائے نام چارجز وصول کئے جاتے ہیں۔

طریقہ تدریس

طریقہ تدریس نہایت دلچسپ اور سادہ ہے۔ ہر استاد اپنے مضمون کا ماہر ہے۔ قرآن مجید کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ کروایا جاتا ہے۔ قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے مستند احادیث کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ کلاس میں بار بار سبق کی تکرار ہوتی ہے جو طلباء و طالبات کے لئے سہولت کا باعث ہے۔ ہر سورۃ کے اختتام پر ٹیسٹ لیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ماہانہ ٹیسٹ بھی ہوتے ہیں۔ پھر انہی ٹیسٹوں کے ریکارڈ سے فائنل رزلٹ تیار کیا جاتا ہے لہٰذا ایک بھی ٹیسٹ سے غیر حاضری پر فائنل رزلٹ پر خاصا اثر پڑتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) سہ ماہی فہم دین کورس برائے طلبہ

زیر اہتمام: اسلامک انسٹیٹیوٹ، ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن، لاہور

☆ روزانہ عصر کی نماز سے مغرب کے بعد ایک گھنٹہ تک تین پیریڈز میں درج ذیل موضوعات پڑھائے جاتے ہیں
اسلامی روایات کے عین مطابق جمعرات اور جمعہ کو چھٹی جبکہ اتوار کے روز انسٹیٹیوٹ میں کلاسز جاری رہتی ہیں، ان شاء اللہ

پہلا پیریڈ

(i) نصابِ قرآن کریم

(الف) عقائد اور ایمان بالآخرة

سورۃ الملک، سورۃ الفرقان، سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ (پہلا و آخری رکوع)، سورۃ ق، سورۃ فاطر (رکوع ۳)
سورۃ القیامۃ، سورۃ المومنون آخری ۴ آیات، سورۃ عنکبوت رکوع ۱۰

(ب) اَحکام ومسائل

سورۃ الحجرات، سورۃ البقرہ: ۱۶۸ تا ۱۷۷، المومنون پہلی گیارہ آیات، تحریم ۶ تا ۱۲، سورۂ بنی اسرائیل (رکوع ۳، ۴)
سورۃ التوبہ ۲۳، ۲۴ اور ۳۸ تا ۴۱، سورۃ آل عمران ۱۱۴، ۱۴۵۔ آلِ عمران ۱۳۰ تا ۱۳۶، النساء ۶۴ تا ۶۵ اور ۱۱۶ تا ۱۲۲ اور ۱۴۷،
سورۃ المائدۃ ۴۵ اور آخری رکوع، الرعد ۱۱ تا ۱۳، نور ۲۷ تا ۳۱، قمر ۱۷، حدید ۱۶ تا ۲۱

(ii) نصاب عربی گرامر

علم الصرف، علم النحو میں سے منتخب موضوعات، تیسیر القرآن، آسان قاعدہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا پیریڈ

(i) حدیثِ نبوی ﷺ

موضوعات: اَحکام ومسائل، فضائل، عقائد

منتخب احادیث پر مشتمل انسٹیٹیوٹ کا تیارہ کردہ کتابچہ

(ii) سٹڈی سرکل

(الف) مختلف موضوعات پر طلبہ کے ذہن میں اُٹھنے والے سوالات کے جوابات

(ب) ماہر اساتذہ پروفیسرز کے جدید موضوعات پر لیکچرز

(ج) بعض موضوعات پر طلبہ میں آزادانہ تبادلہ خیال

(iii) نبوی ؐ دعائیں

کتاب: پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں از مولانا عطاء اللہ حنیف (ناشر: مکتبہ سلفیہ، اردو بازار، لاہور)

ہر پیریڈ میں ۳ دعاؤں کی تعلیم اور ۳ دعائیں یاد کروائی جاتی ہیں، ان شاء اللہ

تیسرا پیریڈ

(i) کمپیوٹر کورسز

ضروری استعمال کے سافٹ ویئرز:

Microsoft Windows, Microsoft Word, Instant Artist, The Nobel Quran

(ii) حفظِ قرآن وتجوید

تجوید (قرآن کریم پڑھنے کے قواعد) کا منتخب نصاب پر انسٹیٹیوٹ کا تیار کردہ کتابچہ از قاری محمد ابراہیم میر محمدی

تیسویں پارے کے آخری ۲۰ سورتیں حفظ کروائی جائیں گی، ان سورتوں کو حفظ کرواتے ہوئے تجوید کے قواعد کا استعمال ذہن نشین کروایا جائے گا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک انسٹیٹیوٹ میں کرائے جانے والے کورسز

کورس کا نام	ایام	دورانیہ	وقت
برائے خواتین			
تفہیم قرآن کورس (۲ سالہ)	بدھ، جمعرات، ہفتہ	دو گھنٹے	۱۱ تا ایک بجے صبح
تفہیم قرآن کورس (۳ سالہ)	ہفتہ، منگل	دو گھنٹے	۳ تا ۵ بجے شام
تفہیم حدیث (اللؤلؤ والمرجان)	پیر، منگل	دو گھنٹے	۱۱ تا ایک بجے صبح
تفہیم حدیث	بدھ	دو گھنٹے	۳ تا ۵ بجے شام
تجوید القرآن	پیر، بدھ	ایک گھنٹہ	۹ تا ۱۰ بجے صبح
ناظرۂ قرآن	ہفتہ	دو گھنٹے	۱۱ تا ایک بجے صبح
برائے طالبات			
ایک سالہ ڈپلومہ کورس	روزانہ کلاسز	ساڑھے پانچ گھنٹے روزانہ	۸ تا ڈیڑھ بجے
گرمیوں کی تعطیلات میں	روزانہ کلاسز	ایضاً	ایضاً
حفظِ قرآنِ کریم و تجوید	ایضاً	ایضاً	ایضاً
برائے طلباء			
سہ ماہی فہم قرآن کورس	روزانہ کلاسز	دو گھنٹے	۵ تا ۷ بجے شام

نوٹ: ۱۔ طلباء اور طالبات کی کلاسز میں کمپیوٹر کی لازمی تعلیم دی جاتی ہے۔

۲۔ طلباء کی کلاسز سارا سال جاری رہتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست حلقہ جات تدریس (مراکز تعلیم القرآن)، اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ

مراکز تدریس	انچارج مرکز	فون نمبر	ایام تدریس	اوقات تدریس
□ گلبرگ				
104-J فردوس مارکیٹ، گلبرگ III ☆	اسماء ظفر	5885460	روزانہ	7تا12
11-L منی مارکیٹ، گلبرگ	مسز اکرم	5755263	منگل	4تا5:30
St.5/A2 ۱۵ گلبرگ III	صبا ناصر	5759541	منگل	10تا12
St.5/A2 ۱۵ گلبرگ III	مسز شاہین	5759541	بدھ	10تا12
St.5/A2 ۱۵ گلبرگ III	مسز شاہین	5759541	جمعرات	9:30تا11
28-B2 گلبرگ III	نیلم اعجاز	5750512	جمعرات	10تا12
64-C-II گلبرگ III	ناصرہ اعجاز	5755732	جمعرات	11تا12:30
حسن ماڈل سکول، گلبرگ	مسز شاہین	5759541	جمعہ	11تا12
St.5/A2 ،۱۵ گلبرگ III	مسز شاہین	5759541	پیر	10تا12
□ گارڈن ٹاؤن				
140-A احمد بلاک	عطیہ انعام الٰہی	5863843	بدھ	10تا12
115-A احمد بلاک	عطیہ انعام الٰہی	5863815	جمعرات	11تا2:30
پی ٹی سی آفیسرز، کالونی کلمہ چوک	روبینہ شاہین	5884595	روزانہ	3تا5
112-A بابر بلاک	مسز عابدہ قمر	5835141	پیر	10تا12
199 شیر شاہ بلاک	مسز عفت عبدالستار	5833962	روزانہ	10تا12
55-C احمد بلاک	شمائل علی	5864053	جمعہ	3:30تا5
116 بابر بلاک	قرۃ العین	5832668	بدھ	4تا5
□ ماڈل ٹاؤن				
ماڈل ٹاؤن پارک ڈی، ایس، پی سکول والے دروازے کے پاس	حفصہ بشیر	5855868	روزانہ	بعد نماز فجر
اسلامک انسٹیٹیوٹ J-99 ماڈل ٹاؤن ☆	مسز مدنی	5866396	روزانہ	8تا1 بجے
13 ایڈن ولاز کیو بلاک	نادیہ عباس	5164425	جمعرات	بعد از عصر
56-N ماڈل ٹاؤن	مریم مدنی	5162901	ہر ماہ کی پہلی پیر	بعد نماز عصر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❑ ٹاؤن شپ / لیاقت آباد

گلی 7 مکان 53 محمدی محلہ پنڈی راجپوتاں کوٹ لکھپت	نجمہ نواز	5858048	روزانہ	2تا4
مسجد و مدرسہ علی بن ابی طالب، لیاقت آباد ☆	راحت حسین	5885256	روزانہ	7تا5 بجے
پرانی آبادی کوٹ لکھپت لاہور نزالبدر ہسپتال	نصرت پروین	5856120	روزانہ	2تا4 بجے
ہاؤس نمبر 2 بلاک نمبر 15-B ٹاؤن شپ، لاہور	حبیبہ نور	843826	روزانہ	3تا4 بجے
مدرسہ محمدیہ سلفیہ للبنات، کیرکلاں ☆	رافعہ مریم	5150612	روزانہ	8تا1 بجے

❑ ڈیفنس

12-A برج کالونی شیر پاؤ پل ڈیفنس	ریحانہ یونس	5722435	ہفتہ	11تا1
	شہزادی جویریہ	6675926	روزانہ	بعد از عصر
E29/8D غوثیہ کالونی گلی نمبر 5 والٹن روڈ				
E/6/2-F فاروق کالونی، والٹن روڈ	ریحانہ یونس	5821045	منگل	بعد از عصر
58 کیولری گراؤنڈ	مسز مدنی	6663695	آخری جمعرات	10تا12

❑ میو گارڈن

56-N میو گارڈن	مسز رخسانہ نسیم	5162901	ہفتہ	5تا7
92 کینال بینک ایکسٹینشن، لاہور	مریم مدنی	6822589	ہر ماہ تیسری پیر	4تا
92 کینال بینک ایکسٹینشن، لاہور	مسز کفیل	6822589	پیر	3تا5

❑ علامہ اقبال ٹاؤن

64 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن	شاہدہ ناز	7831599	پیر، منگل، بدھ	8تا10
289 ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن	مسز عفت	5415665	روزانہ	11تا1 بجے
183 بدر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن	ریحانہ مظفر	444183	روزانہ	9:30تا11
6 یونین پارک سمن آباد	شاہدہ ناز	757444	منگل	5تا6 بجے
مکان نمبر 4، 59 سوڈیوال کالونی ملتان روڈ	شبانہ کامل	7466203	روزانہ	3تا5 بجے
باغ گل بیگم گلی نمبر 19-A مکان 1-A فتح شیر روڈ	زینب گل	7568301	روزانہ	5تا6:30
42-B حسین ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور	اسماء طارق	5416610	پیر	عصر تا مغرب

نوٹ: ☆ سے مراد مستقل مدرسہ ہے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا سمیع و یا بصیر!

ہجومِ غم سے آدمی جس دم گھبرا سا جاتا ہے
تو اکیلے میں
اسے آواز پر قابو نہیں رہتا
وہ اتنے زور سے فریاد کرتا، چیختا اور بلبلاتا ہے
کہ جیسے وہ زمین پر اور خدا ہو آسمانوں میں
مگر ایسا بھی ہوتا ہے!
کہ اس کی چیخ کی آواز رکنے سے پہلے ہی

خدا کچھ اس قدر نزدیک سے اور اس قدر
رحمت بھری مسکان سے اسکو تھپکتا اور اسکی بات سنتا ہے
کہ فریادی کو اپنی چیخ کی شدت
صدا کی بے یقینی پر، ندامت ہونے لگتی ہے!!

(امجد اسلام امجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا سیکشن

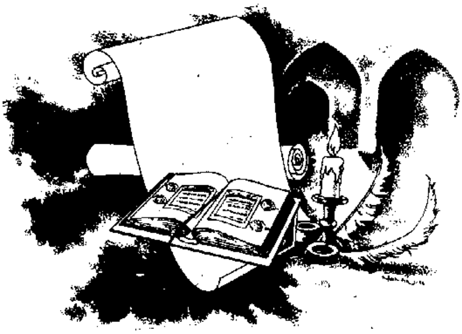

شعروشاعری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیاض کے آئینے میں

اساتذہ وطالبات کی پسندیدہ شاعری

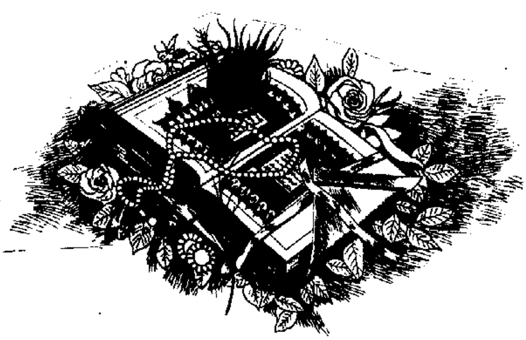

میری پسند

''قارئین کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے سالنامے میں پسندیدہ اشعار کے شامل کر رہے ہیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ تعمیری سوچ کو ابھاریں''

(۱) رافعہ مبشرہ

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

(۲) صدف ریاض

نابینا جنم لیتی ہے اولاد بھی اس کی
جو قوم دیا کرتی ہے تاوان میں آنکھیں

(۳) نورِ کائنات

کب دوست کسی کے ہوتے ہیں سب وقت کے ڈھلتے سائے ہیں
کچھ راہ میں ہوئے کچھ ساتھ چلے آخر کو بچھڑنا ہوتا ہے

اُجڑے ہوئے لوگوں سے گریزاں نہ ہوا کر
حالات کی قبروں کے کتبے بھی پڑھا کر
ہروقت کا ہنسنا تجھے برباد نہ کردے
تنہائی کے لمحوں میں کہیں رو بھی لیا کر

(۵) شعوانہ زاہرہ

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکس سروکنار وجو کا

(۶) نفیس خانم

اپنی منزل آپ ڈھونڈ لیتے ہیں
جن کو عادت نہ ہو سہاروں کی

(۷) زارا

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی!

(۸) ثمرہ

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

(۹) عمارہ نوید

نہ تیرا خدا کوئی اور ہے نہ میرا خدا کوئی اور ہے
یہ جو قسمتیں ہیں جدا جدا تو یہ معاملہ کوئی اور ہے!

(۱۰) جبین نیاز

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو سربسجدہ ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں!

(۱۱) مسز شوکت

کل ایک شوریدہ خوابگاہ نبیؐ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت منا رہے ہیں
یہ زائرانِ حریم مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے ناآشنا رہے ہیں
غضب ہیں یہ مرشدان خودبین خدا تیری قوم کو بچائے
بگاڑ کر تیرے مسلموں کو یہ اپنی عزت بنا رہے ہیں
سنے اِقبال کون ان کو یہ انجمن ہی بدل گئی ہے
نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنا رہے ہیں!

(۱۲) ازکی سلیم

انسان کی عظمت کو ترازو میں نہ تولو
انسان تو ہر دور میں انمول رہا ہے

(۱۳) معزہ نعیم

نہ ہو جس میں انقلاب موت ہے وہ زندگی
روحِ اُمم کی حیات کشمکش انقلاب

محترمہ رضیہ مدنی صاحبہ

یہ شہادت گاہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا!

مسز قریشی

شمع کی طرح جئے بزم گاہِ عالم میں
خود جلیں دیدۂ اغیار کو بینا کردیں

محترمہ رافعہ مبشرہ صاحبہ

مبتلائے درد ہو کوئی عضو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

محترمہ فائزہ مسعود

چوٹ کھا کے جو چومے پتھر کو
ایسے میں انسان پیغمبر لگتا ہے

شہزادی جویریہ

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحان ہمارا

عطرت بنت جعفر

رکھتے ہیں جو اوروں کے لئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے!

روبینہ شاہین

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

شبانہ کامل

یوں راز دل ہر اِک شخص پہ فشاں نہ کرو
ملو سب سے مگر سب پہ بھروسہ نہ کرو

صبا فاطمہ

اخلاصِ محبت، مہر و وفا سب رسمی رسمی باتیں ہیں
ہر شخص خودی کی مستی میں بس اپنی خاطر جیتا ہے

طاہرہ انجم

رکھو بلند نظر کہ یہی ہے رازِ حیات
رہو زمین پر مگر آسمان کی بات کرو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیز نوید

میرے کریم جھک کے بڑی عاجزی کے ساتھ
تیرے کرم کے سامنے پھیلا رہی ہوں ہاتھ
ناکامیوں کا غم نہ ہو میری زندگی
ہر وقت کامیاب رہے میری زندگی
وہ شوق دے کہ قوم کے کچھ کام آسکوں
ہر دلعزیز بن کے بڑا نام پاسکوں
میرے کریم جھک کے بڑی عاجزی کے ساتھ
تیرے کرم کے سامنے پھیلا رہی ہوں ہاتھ

سلمیٰ ثناء

مردوں کے اگر شانہ بشانہ رہے عورت
کچھ اور ہی بن جاتی ہے عورت نہیں رہتی

حمنہ محمود

ہم چھین لیں گے تم سے یہ شان بے نیازی
تم مانگتے پھرو گے اپنا غرور ہم سے!

صدف رحمٰن

عدل کریں تو تھر تھر کمنبن اُچیاں شاناں والے
فضل کریں تو بخشے جاون میں جئے منہ کالے

(۲) پسندیدہ اشعار

شہزادی جویریہ

دل افسردہ ہی سہی چہرے پہ تابانی ہو
ورنہ خودداری احساس پہ حرف آتا ہے

یہ کیا دست قضا کو کام سونپا ہے مشیت نے
چمن سے پھول چننا اور ویرانوں میں رکھ دینا

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی!

اگر تم سے کوئی پوچھے کہ میری زندگی کیا ہے
ہتھیلی پر ذرا سی خاک رکھنا اور اڑا دینا

میدان زندگی میں نہیں بیٹھنے سے کام
گر پاؤں ٹوٹ جائیں تو یہاں سر کے بل چلو

آسائش حیات تو مل جائے گی کبھی
لیکن سکونِ قلب مقدر کی بات ہے

نہ ہم خود تراشتے ہیں منازل کے سنگ راہ
ہم وہ نہیں ہیں جن کو زمانہ بنا گیا!

دریا کی دوستی ہے کسی روگ کی طرح
پیاسے دکھائی دیتے ہیں کشتی سوار بھی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسندیدہ اشعار

روبینہ شاہین اسلامک انسٹیٹیوٹ

شہزادی جویریہ اسلامک انسٹیٹیوٹ

فطرت افراد سے اغماض بھی کرلیتی ہے
کبھی کرتی نہیں ملت کے گناہوں کو معاف

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے نمازی!

یہ لوگ دیتے ہیں پردہ داریوں کو رواج
دل و نظر پہ حیا کا لباس ہی نہ رہا

ہم سوگئے تو کون جگائے گا شہر کو
برسوں اس احتمال نے سونے نہیں دیا

نئی نسل کا ذہن کٹ رہا ہے
اگلوں نے فقط کٹائے تھے سر!

نہ پوچھ کیسے ہوئے شہر شہر میں عریاں
جو لوگ اپنی حیا کا لباس کھو بیٹھے

ہر بلاول ہے اس ملک کا مقروض
پاؤں ننگے ہیں یہاں بینظیروں کے

کیوں مقبروں پر زر کی چڑھاتا ہے چادریں
دے زندگی کے ننگے بدن کو غلاف تو

یہ شہادت گہ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

قتیل اس سا منافق نہیں ہے کوئی
جو ظلم تو سہتا ہے بغاوت نہیں کرتا

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرمِ خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں!

دل بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری، نہ میری ضرب ہے کاری!

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مؤمن فقط اَحکام الٰہی کا ہے پابند

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتِ زعفران

مزاحیہ شاعری

گھرداری

اُدھ پکی کھچڑی رکھی ہے، شوق فرمائیں گے کیا؟
توبہ خالی پیٹ ہی دفتر چلے جائیں گے کیا
چائے میں لہسن کی بدبو آگئی تو کیا ہوا
اللہ اللہ، ماں بہن پر اترائیں گے کیا
دودھ میں مکھی تھی، چوہا تو نہ تھا، اے حضور!
ہاتھ دھو کر پیچھے ہی پڑ جائیں گے کیا
پیاز کا حلوہ بنا دوں اے ذرا، رک جایئے!
بھوکا رہ کر آپ میری ناک کٹوائیں گے کیا؟؟

جوتا

کہا اِک مولوی نے دیکھ کر جوتا میرے آگے
اگر ہو سامنے جوتا تو پھر سجدہ نہیں ہوتا
کہا میں نے، بجا ہے ارشاد آپ کا لیکن......
اگر پیچھے رکھیں جوتا تو پھر جوتا نہیں ہوتا!

نمازی

ہر صبح اذانِ فجری ہوئی اور ڈوب گئی خراٹوں میں
جو نیند پر غالب آجائے کوئی ایسا نمازی بن نہ سکا
ہر شب کو دکھائی فلم نئی ایماں کی حرارت والوں نے
اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کوئی بھی نمازی بن نہ سکا!

غم

اس قدر غم نہ کرو پیارے اَبا
ابھی مقامِ آہ و فغاں اور بھی ہیں۔
ایک اَمی ہماری مر گئی تو کیا ہوا
شریعت میں تین امیاں اور بھی ہیں

بے پردہ جو کل نظر آئی چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یونیورسٹی کے کسی سوٹ پوش سے
میں نے کہا : آپ ہیں کیا کوئی سارجنٹ؟
کہنے لگے کہ آپ سے مِس ٹیک ہوگئی
آئی ایم دی ہیڈ آف اُردو ڈیپارٹمنٹ

راحیلہ ناصر

غرور و سجود

اقبالؒ کا شعر

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

پر آج کے انسان کا عمل جنگِ صرف مطلب کا حصول بن گیا ہے اور خلوص کی راہیں مطلب کی اوورلوڈنگ سے اور خوشامد کی بے جا ٹریفک میں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔

خودی ہے مہر و وفا پیہم و غرور و سجود
مزا نماز کا کہاں یہاں دل کو ہے غم و رنجور

خدا بھی دیکھتا ہے پینترا بدلنے کا
کہ قبلہ رو ہو کر نماز مرد و زن

نماز ذہن میں گم ہے دعائیں لب پر ہیں
خدا بھی سوچتا ہے دیکھوں چلا ہے کتنی دور

سبحان تیرے کھیل

وطن میں نوجوان بے زار و بے کار بیٹھے ہیں
کماؤ پوت ہیں جتنے سمندر پار بیٹھے ہیں
ہزاروں ڈاکٹر ایسے ہیں جن کی مہربانی سے
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں
جوانی لے کر آئے تھے بڑھاپا لے کر جائیں گے
یہی جو سامنے بی بی کے رشتہ دار بیٹھے ہیں
بکنگ ایڈوانس عزرائیل کی جاری و ساری ہے
غنیمت ہے جو ہم صورت یہاں دو چار بیٹھے ہیں
نہ چھیڑ نازنین کو دل رُبا پہلے ہی مندا ہے
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں اور ہم بے زار بیٹھے ہیں
کوئی سہرا نہ پگڑی ہے پہن کر ہار نوٹوں کے
وہ گھوڑی کی جگہ کیسی سجا کر کار بیٹھے ہیں
پریشان ہیں بچے اور کہیں بیوی ہراساں ہے
میاں اپنے گھر میں بن کے تھانیدار بیٹھے ہیں
کچھ سمگلر ہیں کچھ غنڈے کچھ خرکار بیٹھے ہیں
ڈرو نہیں یہ سب اپنے ہی رشتہ دار بیٹھے ہیں!

....

خوش رہنا ہم نے مچھر سے سیکھا
کام کرے اور گائے بھی

ضمیر جعفری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاحیہ شاعری انتخاب: صدف ریاض طالبہ اسلامک انسٹیٹیوٹ

ایک سال کی کہانی

جنوری میں سرسری ملاقات ہم نے کی
فروری میں اس سے کچھ بات ہم نے کی
مارچ میں اشارے سے پیغام دیا اس نے
اپریل میں آنکھوں سے سلام کیا ہم نے
مئی میں آکر وہ آنکھوں میں بس گیا
جون میں آکر وہ دل میں اُتر گیا
جولائی میں کھائیں ہم نے جینے مرنے کی قسمیں
اگست میں کہا توڑ دیں گے زمانے کی رسمیں!
ستمبر میں اچانک اس نے ملاقاتیں کیں
اکتوبر میں اس کی یاد میں ہم نے آنکھیں نم کیں
نومبر میں جب اس کی شادی کا کارڈ آیا
دسمبر میں 'بھائی' کہہ کر دل کو بہلایا

....

مشک نامہ

کھڑے تھے ایک برخوردار کل نزدیک ریگل کے
میں سمجھا یہ کوئی سرسید یا اقبال ہیں کل کے
کہا میں نے تمہارا نام؟ بولے سرفراز اختر
کہا کالج میں پڑھتے ہو؟ فرمانے لگے لیس سر
کہا میں نے آئندہ بھی پڑھنے کا ارادہ ہے
تو فرمایا جو پڑھ لیا وہ بھی زیادہ ہے

نہ میں پیچھے کو ہٹتا ہوں نہ آگے کو بڑھتا ہوں
فقط دس سال سے صرف ایک ہی درجہ میں پڑھتا ہوں
میری صورت ہے نورانی میری فطرت ہے رومانی
میں پروانہ صبیحہ کا، صبیحہ میری پروانی!

....

سو اب بھی ہے

مریض غم کی لاچاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی شوگر کی بیماری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
شکم میں آنت ہے کوئی نہ منہ میں دانت باقی ہے
زبان کی تیز رفتاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے!
خوشامد کا جو چسکا تھا زبان کو ابھی باقی ہے
طبیعت اپنی درباری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
کہیں تانبے کا جھومر کہیں نائلون کے بندے
حسینوں میں ریا کاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی حالات ہیں وہی ظالم سماج اپنا!
اس سے ملنے کی دشواری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
روانہ دیر سے ہوچکے بنئے، مگر پھر بھی
نگر میں چور بازاری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے!

بولا ہے اگر جھوٹ تو قائم بھی رہو ظفر
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

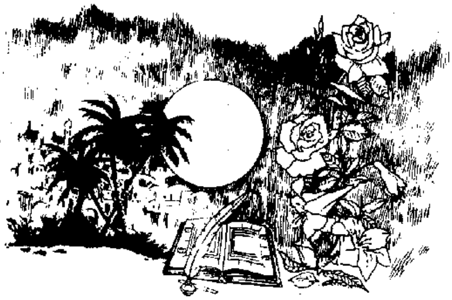

میرے آنگن کی نئی رُتیں

طالبات کی شعری کاوشیں

شہزادی جویریہ

دوستی تعلق دل کا نام ہے
تعلق دل، روح کا پیغام ہے
چاہت پیہم اگر آئے نظر
منزلِ جاں کا یہی انعام ہے
ہو اگر تجھ کو کبھی اے راز داں!
درد کے درماں کا یہ امام ہے
ہو یہی مقصود کہ تسلیم جاں
وقت کے دھاروں میں یہ گمنام ہے
میرا اگر ہوجائے اس سے واسطہ
واجب شوقِ سفر مقام ہے
جائز اس کی خواہش قلب و نظر
دستک نیل و مرام چاہت ابہام ہے
جو ملے اس کے فسوں میں گر خزاں
تعلق دل تعلق باللہ کا نام ہے
ہوچکے جب رابطہ استوار
نفس کی خواہش کا یہ انجام ہے !!

شہادت

شہادت اِک نعمت ہے
کہ جس نعمت کی خاطر
سینکڑوں گردن کٹاتے ہیں
ہزاروں گھر لٹاتے ہیں
کہیں بوسنیا کی سخت چٹانوں
کے جنگل میں
کہیں کشمیر کے جلتے چناروں
کے حصاروں میں
ہزاروں جان نثاروں کو
میری آنکھوں نے دیکھا
شہادت کے یہی نایاب موتی
ڈھونڈتے اکثر!
سبھی کو تو نہیں ملتے
چنیدہ لوگ پاتے ہیں
ستارہ بن کے گردوں میں
ہمیشہ مسکراتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستی

دوستی تعلق دل کا نام ہے
تعلق دل روح کا پیغام ہے
چاہت پیہم اگر آئے نظر
منزلِ جاں کا یہی انعام ہے
ہو اگر تجھ کو بھی اے راز داں
درد کے درماں کا یہ امام ہے
ہو یہی مقصود کہ تسلیم جاں
وقت کے دھاروں میں یہ گمنام ہے
پر اگر ہو جائے اس سے واسطہ
تو واجب شوقِ سفر مقام ہے
جائز اس کی خواہش قلب و نظر
دستک نیل و مرام چاہت ابہام ہے
جو ملے اسی کے قسوں میں گر خزاں
تعلق دل تعلق باللہ کا نام ہے
پھر ہو چکے جب رابطہ استوار
نفس کی خواہش کا یہ انجام ہے

☆☆☆☆

آنسو

ایک آنسو!
کہ جس میں تیرے
بچپن کے دن ٹھہرے ہوئے ہیں
جب میں ہر خواہش کی خاطر
آنسو آنسو بہہ جاتی تھی
درد ہزاروں سہہ جاتی تھی
کاغذ کی ایک کشتی بن کر
ان اشکوں میں بہہ جاتی تھی
بیتے ہوئے لمحوں کی نیّا
سوچ سراب کی لہروں میں
آنسو آنسو بہہ جاتی تھی
آنسو آنسو بہہ جاتی تھی

روبینہ شاہین

اے مردِ مسلماں جاگ
پھر باطل کی یلغار ہوئی
اِک ڈوبتی ناؤ میں بیٹھے
لوگوں کی نگاہیں تجھ پر ہیں
جاں دینا ہے مقصود تیرا
وہ خالق ہے معبود تیرا
تو اپنے جگر کا خون دے کر
ظلمت کی اندھیری راہوں میں
ہر سو نورِ سحر پیدا کر دے
سیپی میں گہر پیدا کر دے
اے مردِ مسلماں جاگ ذرا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں سیکشن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.Kitabosunnat.com

خواتین کے لیے
ہماری خوبصورت اور معیاری مطبوعات

تحفۃ العروس — قیمت -/150 — تالیف : محمود مہدی استنبولی

مسرور و مطمئن اور کامیاب زندگی کے لئے نادر اسلامی تحفہ

صنفِ نازک کے موضوع پر اردو میں پہلی جامع اور دلکش کتاب- اس کتاب میں منگنی سے لے کر تربیت اولاد تک ازدواجی زندگی کے تمام مراحل کو ایسے جامع' دلکش اور خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ اسے ایک مرتبہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا- سطحیت اور بازاری پن سے یکسر پاک- اضافہ شدہ جدید ایڈیشن-

صحابیات مبشرات — قیمت -/150 — تالیف : محمود احمد غضنفر

اس کتاب میں لسان رسالت سے جنت کی بشارت پانے والی خوش نصیب و خوش خصال صحابیات کا تذکرہ ایک نئے انداز' نئے اسلوب' اور دل ربا طرز نگارش میں کیا گیا ہے- خواتین اسلام کیلئے ایک انمول تحفہ' خوش نما زیور اور ہیرے جواہرات سے بڑھ کر قیمتی خزانہ ہے- ہر گھر کی ضرورت' ہر لائبریری کی زینت اور ہر دلہن کے جہیز کا ایک قیمتی اثاثہ ہے-

خاتون اسلام — قیمت -/90 — تالیف : ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری

اس کتاب میں قدیم و جدید تہذیبوں اور معاشروں میں عورت کے مقام و مرتبے کا اسلام کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے- اسلام میں عورت اور مرد کے ضابطہ کار میں امتیازات' اسلام کے نظام عفت و عصمت' نکاح' طلاق' تعدد ازواج اور ضبط تولید جیسے اہم مسائل کی قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے- اسلام کے عائلی نظام پر غیر مسلموں اور مغرب زدہ مسلمانوں کے شبہات کا ازالہ بھی کیا گیا ہے- آسان اور عام فہم اسلوب بیان-

اسلامی پردہ — قیمت -/27 — تالیف : مولانا عبدالسلام بستوی

مسلمان خواتین کی اکثریت پردہ ترک کر کے زیب و زینت سے آراستہ ہو کر بازاروں میں آچکی ہے- جبکہ بعض نام نہاد قسم کے دانش ور من پسند تشریحات سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں- اس کتاب میں بڑے احسن طریقے سے پردہ کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے اور مانعین پردہ کے اشکالات کا مدلل جواب دیا ہے-

شادی اور اس کے احکام و مسائل — تالیف : فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین

اس مختصر مگر جامع رسالے میں شادی کے متعلق تمام ضروری امور کا احاطہ کیا گیا ہے- جن میں نکاح کے لغوی اور شرعی معنیٰ' نکاح کی حکمت' شرائط' شادی کے لئے عورت میں مطلوبہ صفات' شادی کی جائز تعداد اور دیگر مسائل نکاح و طلاق بیان کیے گئے ہیں- قیمت -/15

مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی [illegible] — فون: 7351124 ، 7230585

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچن کارنر

صبا فاطمہ اِسلامک انسٹیٹیوٹ
سمسٹر II سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

سپرنگ چکن

اجزاء

مرغی: ایک عدد، وزن ڈیڑھ کلو، بارہ ٹکڑے کروالیں

کارن فلور: دو کھانے کے چمچے

میدہ: دو کھانے کے چمچے

انڈے: تین عدد، زردی الگ کر کے سفیدی لے لیں

کالی مرچ: پسی ہوئی، آدھا چائے کا چمچہ

اجینوموتو: آدھا چائے کا چمچہ

لہسن: پسا ہوا، ایک کھانے کا چمچہ

سرکہ: ایک کھانے کا چمچہ

سویا ساس: ایک کھانے کا چمچہ

نمک: حسبِ ذائقہ

ڈالڈا تیل: ڈھائی پیالی

ترکیب

سب سے پہلے مرغی کے ٹکڑوں میں لہسن، نمک اور سرکہ ملا کر آدھے گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ پھر ایک پیالے میں میدہ، کارن فلور، انڈے کی سفیدی اور سویا ساس وغیرہ اچھی طرح ملا لیں۔ ہر ایک ٹکڑے کو ڈبو کر مصالحہ اچھی طرح لگا لیں۔ ایک کڑھائی میں تیل گرم کر لیں۔ جب تیل خوب گرم ہو جائے تو ہلکی آنچ پر ٹکڑوں کو ڈیپ فرائی کریں۔ جب گولڈن براؤن ہو جائیں تو نکال کر کسی اخبار پر پھیلا دیں تاکہ تیل جذب ہو جائے۔

پورن پوری

اجزاء

میدہ: دو پیالی

سوجی: آدھی پیالی

گھی: ایک پیالی

میوہ: پوری میں بھرنے کے لئے

بادام: بیس عدد

پستہ: بیس عدد

دونوں چیزوں کو گرم پانی میں بھگو کر چھلکا اُتار لیں اور باریک کاٹ لیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھوپرا: پسا ہوا، ایک پیالی

چینی: ایک پیالی

کشمش: آدھی پیالی، گرم پانی میں بھگو کر صاف کر لیں

گھی: تلنے کے لئے چار پیالی

ترکیب

سوجی میں دودھ ڈال کر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے رکھ دیں۔ پھر اس میں میدہ اور گھی ملا کر اچھی طرح گوندھ لیں۔ گیلے کپڑے سے ڈھانک کر تھوڑی دیر کے لئے رکھ دیں۔ پھر ایک دیگچی میں دو کھانے کے چمچے گھی ڈال کر گرم کریں۔ اس میں پستہ، بادام تل لیں اور نکال کر ٹھنڈا کر لیں۔ پھر چینی، ناریل (کھوپرا) کی گری اور کشمش ملا دیں۔

اب میدہ اور سوجی کے چھوٹے چھوٹے پیڑے بنا لیں، پوری کے سائز کی روٹی بیل کر اس میں میوہ بھر کر دونوں کنارے ملا کر بند کر دیں، کناروں کو اچھی طرح سے بند کریں تا کہ میوہ باہر نہ نکلے۔ ایک کڑاہی میں تیز آنچ پر تیل گرم کریں، پھر آنچ ہلکی کر کے پوریاں تلنا شروع کریں۔ جب ہلکی سنہری مائل ہو جائیں تو نکال کر کسی کاغذ پر رکھ دیں تا کہ گھی کاغذ میں جذب ہو جائے۔

قیمہ کے کٹلس

اجزاء

قیمہ: ایک کلو (باریک)

آلو: ڈیڑھ کلو (ابلے ہوئے)

انڈے: دو عدد

ہرا دھنیا: ایک گٹھی (باریک کٹا ہوا)

ہری مرچ: پسی ہوئی، ایک چائے کا چمچہ

پیاز: بڑی، آملیٹ کی طرح کٹی ہوئی

ڈبل روٹی: کا چورا، ایک کپ

نمک: حسب ذائقہ

گھی یا آئل: فرائی کرنے کے لئے

ترکیب

سب سے پہلے آلو کو اُبالیں۔ جب آلو اچھی طرح گل جائیں تو ان کا چھلکا اُتار کر کانٹے کے ساتھ بھرتہ بنا لیں۔

ایک دیگچی میں ایک کھانے کا چمچ آئل ڈال کر قیمہ ڈال دیں، ساتھ سارا مصالحہ بھی ڈال دیں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو تھوڑا سا بھون کر اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے دیں۔ پھر تھوڑے سے آلو ہاتھ میں لے کر اس کو پھیلا لیں۔ اب اس میں تھوڑا تھوڑا قیمہ بھر کر کٹلس بنا لیں۔ انڈا لگا کر چورا لگا لیں اور ہلکی آنچ پر فرائی کریں۔

مچھلی کے کباب

اجزاء

مچھلی: ایک کلو، کھال اُتروا کر درمیان سے کانٹا نکلوا لیں

لیموں: دو یا تین عدد

ہرا دھنیا: ایک گٹھی، باریک کٹا ہوا

ہری مرچ: چار عدد، باریک کٹی ہوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفید زیرہ: بھنا ہوا ایک چائے کا چمچہ، پیس لیں

کالی مرچ: پسی ہوئی، ایک چائے کا چمچ

سرخ مرچ: پسی ہوئی، آدھا چائے کا چمچ

انڈے: دو عدد، ایک برتن میں پھینٹ لیں

ڈبل روٹی کا چورا: ایک کپ

سرکہ: ایک کھانے کا چمچ

نمک: حسبِ ذائقہ

ڈالڈا تیل: تلنے کے لئے

ترکیب

سب سے پہلے مچھلی کے ٹکڑے لہسن اور نمک کے ساتھ دھو کر ایک توے کے اوپر الگ الگ پھیلا کر ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔ سرکہ اور لیموں کا رس بھی ڈال دیں۔ جب مچھلی کا پانی خشک ہو جائے تو اس کو باریک پیس لیں۔ پھر اس میں سارا مصالحہ ڈال دیں اور اچھی طرح گوندھ لیں۔ گول گول کباب بنا لیں۔ دو انڈے ایک برتن میں پھینٹ کر رکھ لیں اور ڈبل روٹی کے چورے کو ایک کاغذ پر پھیلا کر رکھ دیں۔ پھر ایک ایک کباب کو انڈا اور چورا لگا کر ہلکی آنچ پر ڈیپ فرائی کریں۔

بھرے ہوئے کھٹے آلو

اجزاء

آلو: بڑے سائز کے چھ عدد

کلونجی: آدھا چائے کا چمچ

میتھی کے دانے: چھ عدد

پیاز درمیانہ: دو عدد، باریک پسا ہوا

سونف: آدھا چائے کا چمچ

ثابت دھنیا: ایک چائے کا چمچ

رائی: آدھی چائے کا چمچ

سونف، ثابت دھنیا اور رائی بارک پیس لیں!

سوکھی کھٹائی: پسی ہوئی تقریباً چار کھانے کے چمچ

ہلدی: آدھا چائے کا چمچ

سرخ مرچ: پسی ہوئی، آدھا چائے کا چمچ

لیموں: تین عدد

آئل: دو پیالی

نمک: حسبِ ذائقہ

ترکیب

آلو چھلکے سمیت پانچ منٹ کے لئے ابال لیں۔ پھر چھلکا اتار کر درمیان میں کٹ لگا لیں۔ مگر خیال رہے کہ آلو پورا نہ کٹ جائے۔ ایک دیگچی میں ایک کھانے کا چمچ تیل لے کر سارے مصالحوں کو ہلکا سا بھون لیں۔ پھر آلو میں تھوڑا مصالحہ بھر دیں اور ہلکا سا دبا کر بند کر دیں۔ سارے آلو اسی طرح سے بند کر کے رکھتے جائیں۔ ایک کڑاہی میں تیز آنچ پر آئل گرم کر لیں پھر دو، دو یا تین تین آلو ہلکی آنچ پر فرائی کر لیں۔ جب سرخ ہونے لگیں تو نکال کر دیگچی میں پھیلا کر رکھ دیں، اوپر سے لیموں کا رس نچوڑ کر ہلکی آنچ پر دم پر رکھ دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھری ہوئی بھنڈی

اجزاء

بھنڈی: آدھا کلو
سونف: بھنی ہوئی، ایک چائے کا چمچ
ثابت دھنیا: بھنا ہوا، ایک چائے کا چمچ
سفید زیرہ: بھنا ہوا، آدھا چائے کا چمچ
املی: آدھ پاؤ، ایک پیالی پانی میں بھگو دیں
ثابت سرخ مرچ: بھنی ہوئی، چھ عدد
نمک: حسب ذائقہ
آئل: ایک یا ڈیڑھ پیالی

ترکیب

سارا مصالحہ اچھی طرح پیس کر املی کے پانی میں ملا دیں۔ پانی گاڑھا ہونا چاہئے۔ نمک مرچ بھی ملا دیں۔ پھر بھنڈی میں چیرا لگا کر مصالحہ بھر دیں اور کم تیل پر فرائی کریں۔

حیدر آبادی مصالحے والی چکن بریانی

اجزاء

مرغی: ایک عدد، وزن ڈیڑھ کلو، بارہ پیس کروالیں
چاول باسمتی: ایک کلو
سرخ مرچ: پسی ہوئی، ایک چائے کا چمچ
ادرک، لہسن: پسا ہوا، ایک کھانے کا چمچ
لیموں: چار عدد
پودینہ: ایک گٹھی، پتے الگ کرلیں۔
ہری مرچ: چار عدد، باریک کٹی ہوئی
ثابت کالی مرچ: چھ عدد
چھوٹی الائچی: آٹھ عدد
پیاز: درمیانے سائز کی، دو عدد باریک کٹی ہوئی
گھی: ایک پیالی
زردہ رنگ: آدھ چائے کا چمچ، آدھی پیالی دودھ میں بھگو دیں
نمک: حسب ذائقہ

ترکیب

سب سے پہلے مرغی کو دھو کر سارے مصالحے دہی سمیت ملا دیں۔ تھوڑی دیر کے لئے ڈھکن ڈھانک کر رکھ دیں۔ پھر بغیر پانی ڈالے ہلکی آنچ پر چڑھا دیں۔ جب پانی سوکھ جائے تو اُتار لیں۔ پھر ایک دیگچی میں گھی ڈال کر پیاز کا بگھار بنالیں۔ جب پیاز براؤن ہونے لگے تو اس میں تھوڑے پودینے کے پتے تین چار الائچی اور تھوڑا سا لیموں کا رس ڈال کر اتار لیں۔

پھر ایک بڑی دیگچی میں چاول اُبالنے کے لئے رکھ دیں۔ چاولوں کے پانی میں بھی ایک دو ہری مرچیں، پودینے کے پتے، سیاہ زیرہ، چھوٹی الائچی، نمک اور کھانے کا چمچہ سرکہ ڈال دیں، جب چاول اُبل جائیں تو چاول چھان کر چھلنی میں رکھ دیں۔ پھر اسی دیگچی میں سب سے پہلے آدھے چاولوں کی تہہ بچھا دیں پھر ساری مرغی ڈال دیں پھر آدھا بگھار، پھر باقی بچے ہوئے چاول کی تہہ سب سے اوپر آدھا بگھار، زردہ رنگ اور ایک لیموں کا رس ڈال کر دم پر رکھ دیں، تھوڑی دیر توے کے نیچے تیز آنچ پھر ہلکی آنچ کر دیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹِپس کارنر

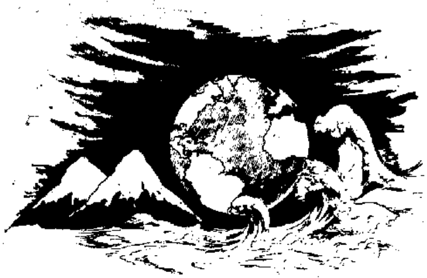

شہزادی جویریہ — اِسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر — سیشن ۱۹۹۹ء/۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرفُ المخلوقات اس لئے بنایا کہ اس کو عقل عطا کی ہے۔ انسان کو رہنے کے لئے طریقے وغیرہ بتائے۔ اس کو شعور دیا کہ کس طرح وہ چھوٹے چھوٹے کام کر کے بہتری کے مواقع پیدا کرسکتا ہے۔

عام طور پر ہمارے ساتھ اکثر چھوٹے چھوٹے مسائل ہوتے ہیں جن کا حل بہت آسان ہوتا ہے اور ہمارے پاس ہی ہوتا ہے لیکن بغیر آگاہی کے ہم کچھ نہیں کر سکتے ہم یہاں پر تمام مسائل کا احاطہ تو نہیں کر سکتے لیکن چند چھوٹے مگر مفید مشوروں کو ہم ایک جگہ اکٹھا کر دیتے ہیں آپ کی آسانی کے لئے:

کچن ٹپس

۱۔ کھانا پکاتے ہوئے اگر آپ کو شک گذرے کہ کھانے میں کوئی زہریلی چیز پڑ گئی ہے تو مشکوک کھانے کا ایک چمچ لے کر آگ میں ڈالیں۔ اگر اس میں سے نیلے رنگ کے شعلے نکلیں تو سمجھ لیں کہ کھانا زہریلا ہوگیا ہے اور کھانے کے قابل نہیں رہا۔

۲۔ چپاتیوں کو ڈبہ میں بند کرتے وقت اس میں تھوڑی سی اُدرک رکھ دیں، ان شاء اللہ چپاتیاں نرم اور تازہ رہیں گی۔

۳۔ اکثر ہم لوگ دہی منگواتے ہیں اور وہ بچ جاتا ہے اور دوسرے تیسرے دن تک یا تو خراب ہوجاتا ہے یا کھٹا ہوجاتا ہے۔ کئی دن تک اس کو قابل استعمال رکھنے کے لئے کچے ناریل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے دہی میں ڈال کر رکھ دیں تو دہی چار، پانچ دن تک ویسے ہی تازہ رہے گا۔

۴۔ پلاسٹک کے برتنوں میں کھانا رکھنے سے قبل اگر ان پر تھوڑا سا کوکنگ آئل لگا دیا جائے تو پھر ان پر کوئی نشان نہیں پڑے گا۔

۵۔ چاول پکاتے وقت اگر آپ کے چاول جل جائیں تو آپ برتن بدل کر اوپر ایک ڈبل روٹی کا ٹکڑا رکھ دیں، پھر ڈھکن بند کردیں، کچھ ہی دیر میں جلنے کی بو ختم ہوجائے گی۔

۶۔ اگر باورچی خانے میں پودینہ کی جڑیں پانی میں ڈبو کر رکھیں تو اس سے پودینہ بھی تازہ رہتا ہے اور باورچی خانے میں مکھیاں بھی نہیں آئیں گی۔

۷۔ فریز کئے ہوئے گوشت کو دس منٹ پہلے نکال لیں۔ پھر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں آدھی پیالی دودھ ڈال کر دس منٹ کے لئے رکھ دیں اور استعمال کریں تو بالکل تازہ گوشت کا مزا آئے گا۔

۸۔ آلوؤں کی مٹھاس ختم کرنے کے لئے انہیں کاٹ کر ان پر اچھی طرح نمک، لہسن اور سرکہ لگا دیا جائے ۔ پھر اسے رکھ دیں اور پون گھنٹہ بعد سالن پکائیں، اس طریقے سے آلو مزیدار ہو جائیں گے اور گلنے سے بھی محفوظ رہیں گے۔

۹۔ اگر گوشت پکاتے ہوئے جل جائے تو دیگچی بدل کر دودھ میں بھون لیں، بو دور ہو جائے گی۔

۱۰۔ اخروٹ کی گری ثابت نکالنے کے لئے اخروٹ کو پہلے فریز کرلیں۔ پھر اسے کھولتے ہوئے گرم پانی میں ڈالیں تو یہ آسانی سے ٹوٹ بھی جائے گا اور گری بھی ثابت نکلے گی۔

۱۱۔ سبزی تازہ رکھنے کے لئے پانی میں دو تین چمچے سرکہ ڈالیں، اس پانی میں سبزی کو اچھی طرح دھوئیں تو سبزی زیادہ عرصے تک تازہ رہے گی۔

۱۲۔ کیک بنانے کے لئے جب کیک پین میں گھی یا مکھن لگائیں تو بعد میں تھوڑی سی چینی چھڑک دیں اس سے کیک تیار ہونے پر آسانی سے اتر جائے گا اور اس کے نچلے حصے پر براؤن رنگ بھی اچھا لگے گا۔

۱۳۔ آٹا، میدہ، سوجی، بیسن، ان چیزوں کو نمی سے بچانے کے لئے اگر ان میں بلوٹنگ پیپر (جاذب کاغذ) رکھ دیں تو آٹا سیلا نہیں ہوگا اور اگر تیز پات کے پتے رکھ دیئے جائیں تو کیڑے نہیں آئیں گے یا آٹا چھان کر ایک دو گھنٹے کے لئے دھوپ میں رکھا جائے تو آٹا نمی اور کیڑوں سے پاک رہے گا۔

۱۴۔ دودھ گرم کرتے وقت دیگچی میں مکھن مل دینے سے دودھ اُبل کر گرے گا نہیں۔

۱۵۔ اکثر لوگوں کو شکایت ہوتی ہے کہ روٹی سخت ہو جاتی ہے۔ روٹی پکانے سے ایک گھنٹہ پہلے بیلن فریج میں رکھ دیں۔ بیلن فریج میں رکھنے سے روٹی بہت اچھی بیلی جاتی ہے اور آٹا نیم گرم پانی سے گوندھا کریں۔ بیلن کو زور سے دبا کر کبھی روٹی نہ بیلیں بلکہ ہلکے ہلکے ہاتھوں سے بیلیں روٹی خود بخود گھومے گی۔ روٹی پکا کر ایئر ٹائٹ ڈبے میں رکھیں، ساتھ ہی چھوٹا سا ٹکڑا ادرک کا رکھیں ان شاء اللہ روٹی مزیدار بھی ہوگی، نرم بھی اور پتلی پتلی پرت والی ہوگی۔

[illegible]

۱۔ اگر آپ کی جلد چکنی ہے یا آپ کے پاؤں پر بہت پسینہ آتا ہے تو گرم پانی میں سرکہ یا لیموں کا عرق ملا کر اس سے پاؤں دھوئیں، پسینہ آنا کم ہو جائے گا۔

۲۔ پیٹ میں مروڑ یا دست کی شکایت ہو تو سفید زیرہ اور سونف ہم وزن لے کر توے پر ہلکا سا گرم کر کے پیس لیں۔ روزانہ چائے کا چمچ تین مرتبہ صبح، دوپہر اور رات کو استعمال کریں۔

۳۔ اگر دانتوں میں کیڑے لگے ہوں ۔ٹیس اٹھتی ہو، خون

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلتا ہو، مسوڑھوں میں ورم ہو تو ایک چائے کا چمچہ کلونجی ایک گلاس پانی میں ابالئے، صبح و شام پندرہ منٹ تک اس پانی کی کلیاں کیجئے۔ ان شاء اللہ دانتوں کے امراض ختم ہوجائیں گے۔

۴۔ بعض اوقات چوٹ لگنے سے نیل پڑ جاتا ہے، جو بہت بدنما لگتا ہے۔ شہد میں تھوڑا سا نمک ملائیں اور نیل پر لیپ کریں اس سے یہ ٹھیک ہوجائے گا۔

۵۔ اگر کسی وجہ سے ناخن پر نیل پڑ جائے تو نیلاہٹ دور کرنے کے لئے ہلکا گرم پانی لیں اور اس میں دس منٹ تک انگلی ڈبوئے رکھیں تو نیلاہٹ دور ہوجائے گی۔

۶۔ ٹماٹر کے رس میں پانی ملا کر اس سے کلی کریں، منہ ہونٹ اور زبان کے چھالے دور ہوجائیں گے۔

۷۔ گندے اور بھدے دانت ہر کسی کو برے لگتے ہیں اور اگر ان کی بروقت صفائی نہ کی جائے تو اس کی قدرتی چمک ماند پڑ جاتی ہے۔ دانتوں کو صاف کرنے کے لئے برش کو پہلے لیموں کے رس میں اور پھر میٹھے سوڈے میں ڈپ کر کے اس سے برش کریں تو دانت ایسے چمکیں گے کہ لوگ بھی آپ سے اس چمک کا راز پوچھیں گے۔

۸۔ گرمیوں میں گرمی دانے بہت تنگ کرتے ہیں اس کے لئے نمک تھوڑے سے پانی میں ملا کر گرمی دانوں پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوگا۔

۹۔ چوٹ کی سوجن دور کرنے کے لئے اروی کو بوائل کرلیں اور میش کر کے ایک چمچہ شہد ملا لیں اور متاثرہ جگہ پر لیپ کریں، چوٹ کی سوجن دور ہوجائے گی۔

۱۰۔ دھوپ سے متاثرہ بالوں کے لئے ایک کیلے کو اچھی طرح سے میش کرلیں اور بالوں پر لگائیں، دو گھنٹے بعد ٹھنڈے پانی سے دھولیں، فرق آپ خود دیکھیں گے۔

۱۱۔ گردہ کے درد میں افاقہ کے لئے بھٹہ کے اوپر جو باریک سے بال ہوتے ہیں۔ اس بال نما رواں کو پانی میں اُبال لیں۔ دس منٹ بعد یہ پانی پینے سے کافی آرام ملتا ہے۔

۱۲۔ اگر زکام ٹھیک نہ ہو رہا ہو تو دہکتے ہوئے کوئلوں پر تھوڑی سی چینی ڈال کر اسکا دھواں سونگھیں، زکام ختم ہوجائیگا۔

۱۳۔ اگر سردیوں میں ایڑیاں پھٹ جائیں تو کڑوے تیل (سرسوں کا تیل) میں خالص موم ملا کر پکائیں اور جب ٹھنڈی ہوجائے تو پاؤں پر لگالیں تو دو دن یا تین دن کے بعد پاؤں ٹھیک ہوجائیں گے۔

۱۴۔ مولی معدے میں موجود ہر چیز کو ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے مگر خود ہضم نہیں ہوتی یا دیر سے ہوتی ہے۔ مولی کھانے کے بعد تھوڑا سا گڑ کھا لیا جائے تو مولی جلد ہضم ہوجاتی ہے اور ڈکاریں بھی نہیں آتیں۔

[redacted]

۱۔ اونی ملبوسات کو نرم اور خوبصورت رکھنے کے لئے اونی کپڑوں کو دھوتے وقت پانی میں ایک چمچ زیتون کا تیل ملا لیں۔

۲۔ اگر کسی کمرے یا الماری میں پینٹ کروایا گیا ہو تو اس کی ناگوار بو دور کرنے کے لئے وہاں ایک پیاز چھیل کر رکھ دیں، تمام بو ختم ہوجائے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جب بھی کپڑوں پر چکنائی کے داغ لگ جائیں، تیل یا گھی گر جائے تو اس پر فوراً ٹالکم پاؤڈر چھڑک دیں جب یہ سوکھ جائے تو آہستہ آہستہ اُتار لیجئے، دھبے بالکل غائب ہو جائیں گے۔

۴۔ لکڑی کے فرنیچر کو پالش کرنے کے لئے سرسوں کا تیل ایک حصہ اور مٹی کا تیل تین حصے ملا کر کسی بھی صاف کپڑے کے ٹکڑے سے فرنیچر پر اچھی طرح سے پھیر دیں اور بعد میں خشک کپڑے سے رگڑ کر صاف کریں آپ کا فرنیچر چمک اٹھے گا۔

اقوالِ زرّیں

☆ اس شخص سے بچو، جو اپنی برائیاں لوگوں میں بڑے فخر سے بیان کرتا ہے۔

☆ بہترین بخشش وہ ہے جو سوال سے پہلے کی جائے۔

☆ سب سے بڑھ کر خدا اور رسول ﷺ کی محبت ہے۔

☆ اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔

☆ برا نہ ہونا بھی نیکی ہے۔

☆ ذلیل وہی ہے جو بخیل ہے۔

☆ خوش بخت کو آخرت اور بد بخت کو دنیا کا غم ہوتا ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ حقیقی خوبصورتی کا سرچشمہ دل ہے، اگر یہ سیاہ ہو جائے تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں۔

☆ عظمت چاہتے ہو تو صداقت میں تلاش کرو، اس تلاش میں تمہیں دونوں چیزیں مل جائیں گی۔

☆ زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات کر کے خریدتا ہے۔

☆ انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ ایک پھول کی کچھ پتیاں بکھر جاتی ہیں۔

☆ اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ وقت گزر جاتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم گزر جاتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا

☆ اگر صبر نہ ہو تو تنگدستی یا بیماری وغیرہ ایک عذاب ہے، اگر صبر ہو تو کرامت اور عزت ہے۔

☆ خدا کے سوا کسی سے توقع نہ رکھو اور سوائے خدا کے کسی پر بھروسہ نہ کرو۔

☆ وہ رزق کی فراخی جس پر شکر نہ ہو اور وہ معاش جس پر صبر نہ ہو، فتنہ بن جاتی ہے۔

☆ تیرا عمل تیرے عقائد کی دلیل ہے اور تیرا ظاہر باطن کی امانت ہے۔

☆ خالق کا مقرب وہی ہوتا ہے جو مخلوق پر شفقت رکھتا ہے

☆ قول بے عمل اور عمل بے اَخلاق ناقابل قبول ہے۔

☆ خودستائی اور کفرانِ نعمت قربِ حق کی ضد ہیں۔

☆ اَفلاس پر رضامندی بے حد ثواب کا موجب ہے۔

☆ مؤمن اپنے اہل و عیال اللہ پر چھوڑتا ہے اور منافق اپنے درہم و دینار پر۔

☆ اپنے دل کو صرف خدا کے لئے خالی رکھ اور اعضا کو بال بچوں کیلئے معاش میں مصروف رکھ، یہ بھی تعمیل حکم ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاحیہ کالم

طلباء ہمارے دور کے!

صدف ریاض اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۹ء/۱۹۹۸ء

ٹوکیو

کمرۂ امتحان میں نگران دو لڑکوں کو بات کرتے دیکھ کر کھڑا کر دیتا ہے۔ اگلی سیٹ والے لڑکے سے استاد نے سوال کیا: اس نے تم سے کیا پوچھا تھا؟

لڑکے نے جواب دیا: 'اس نے جاپانی دارالحکومت کا نام پوچھا'
'تو پھر تم نے کیا جواب دیا' استاد نے سوال کیا۔

میں نے اس سے کہا: اب تو ٹوکا ہے پھر نہ ٹوکیو، لڑکے نے جواب دیا۔

کلنک کا ٹیکہ

ہمارے طالب علم محاوروں کے استعمال میں ماشاء اللہ کافی خودکفیل ہیں۔ ایک دفعہ ایف اے کے اُردو کے پرچے میں ایک محاورے 'کلنک کا ٹیکہ' کا جملہ بنانے کے لئے دیا گیا۔

ایک طالبہ نے محاورے کو جملے میں کچھ یوں استعمال کیا۔ 'کل محکمہ صحت نے ہمارے محلے میں سب کو مفت 'کلنک' کے ٹیکے لگائے۔ میں اور میری بہن گھر پر نہ ہونے کے باعث 'کلنک کے ٹیکے' نہیں لگوا سکے۔

مشکل

بوائے سکاؤٹس نے جنگل میں کیمپ لگایا ہوا تھا۔ ایک روز انہی میں سے ایک چھوٹا لڑکا تالاب میں گر گیا۔ ایک اسکاؤٹ دوڑا دوڑا اپنے انچارج کو اطلاع دینے کے لئے پہنچا:

سر! نومی تالاب میں گر گیا تھا، ہم نے اسے نکال لیا ہے اور جس طرح آپ نے بتایا تھا، اسی طرح منہ کے ذریعہ اسے مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن سر یہ بہت مشکل کام ہے۔

''وہ کیسے'' انچارج نے سوال کیا

سر! نومی بار بار اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے، بچے نے معصومیت سے جواب دیا۔

نظامِ تعلیم

لنگٹن میں ایک تقریب تھی۔ بڑے نامی گرامی لوگ موجود تھے۔ خوش قسمتی سے جرمن اور فرانسیسی وزیرِ تعلیم وہاں موجود تھے۔ بدقسمتی سے پاکستانی وزیرِ تعلیم بھی وہاں پہنچ گئے۔ باتوں باتوں میں پاکستانی وزیرِ تعلیم نے جرمن وزیرِ تعلیم سے سوال کیا: ''آپ کے ملک کے اعلیٰ معیارِ تعلیم کا راز کیا ہے''؟

''اس کی کوئی خاص وجہ نہیں۔ بس ہمارے طالب علم آج کا کام کل پر چھوڑنے کے ... کا ...

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

پھر پاکستانی وزیر تعلیم نے فرانسیسی وزیر تعلیم سے ان کے ملک کے اعلیٰ معیار تعلیم کی وجہ دریافت کی۔

انہوں نے جواب دیا:

"مختصر سی بات ہے ہمارے ہاں ایک کتاب میں کئی باب نہیں ہوتے بلکہ ایک باب پر کئی کتابیں ہوتی ہیں"

اچانک جرمن وزیر تعلیم نے سوال کیا کہ "پاکستان میں پست نظام تعلیم کی وجہ کیا ہے"؟

پاکستانی وزیر تعلیم نے شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا: "جی، دراصل ہمارے امتحانی پرچہ جات، امتحانات سے تقریباً دو ماہ پہلے آؤٹ ہوجاتے ہیں"

"بہت حیرانگی کی بات ہے" جرمن و فرانسیسی وزیر تعلیم بیک وقت چلائے۔

"حیرانگی کی بات یہ نہیں ہے" پاکستانی وزیر تعلیم نے بڑی معصومیت سے کہا، حیرانگی تو اس پر ہے کہ لڑکے پھر بھی فیل ہوجاتے ہیں۔

وقت کی پابندی

ایک بچہ اسکول دیر سے پہنچا تو استانی نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہوجانا چاہیے کہ اسکول آٹھ بجے شروع ہوجاتا ہے"

بچے نے معصومیت سے جواب دیا:

"مس وقت کی پابندی ضروری ہے۔ آپ میرا انتظار مت کیا کریں۔ اسکول شروع کردیا کریں"

زمانہ

استاد، شاگرد سے: میں نقل کررہا ہوں، تم نقل کررہے ہو، ہم سب نقل کررہے ہیں، بتاؤ یہ کون سا زمانہ ہے؟

شاگرد: 'سرامتحان کا زمانہ'

نقل

پہلی کلاس میں داخلے کے لئے ایڈمیشن ٹیسٹ لیا جارہا تھا۔ ایک بچے کو مس نے اپنے سامنے بٹھا کر سوال کرنے شروع کیے تو اس کی ماں ٹیچر کی کرسی کے پیچھے کھڑی ہوکر بچے کو اشارے سے جواب بتانے لگی:

مس نے پوچھا: بیٹا! بتایئے دو جمع دو کتنے ہوتے ہیں؟

ماں نے چار انگلیاں دکھائیں اور بچے نے جواب دیا: 'چار' شاباش! اچھا ۲ + ۱ کتنے ہوتے ہیں؟ ٹیچر نے سوال کیا۔ ماں نے تین اُنگلیاں دکھائیں تو بچے نے جواب دیا: 'تین' اچھا بیٹا! اب بتائیں: ایک میں سے ایک نکال دیں کیا ہوگا؟

ماں نے اُنگلی اور انگوٹھے سے صفر دکھایا اور بچے نے نہایت معصومیت سے جواب دیا: 'سوراخ'

رواداری

اُستاد نے شاگردوں سے کہا: اس کلاس میں جتنے بے وقوف ہیں، کھڑے ہوجائیں۔

کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ایک لڑکا ہچکچاتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔

استاد نے پوچھا: تم خود کو بے وقوف سمجھتے ہو؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے نے کہا: سر آپ اکیلے کھڑے اچھے نہیں لگ رہے تھے۔

ملی بھگت

بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا: کیا تمہارے استاد کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں نے کام میں تمہاری مدد کی ہے؟

چھوٹے بھائی نے کہا: ہاں! وہ کہہ رہے تھے: اتنی غلطیاں ایک آدمی نہیں کرسکتا۔

ناجائز فائدہ

استاد نے شاگرد سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں مارا ہے؟

شاگرد نے جواب دیا: 'جی سر چھوٹا ہونے کی وجہ سے!

خالص

راشد! میں نے تم سے 'دودھ' پر دو صفحوں کا مضمون لکھنے کے لئے کہا تھا تم دو لائنیں لکھ کر لے آئے ہو۔ استاد نے کہا: سر میں نے خالص دودھ پر لکھا ہے، راشد نے جواب دیا

....

زندگی کے میلے میں
خواہشوں کے ریلے میں
تم سے کیا کہیں، بہنا
اس قدر جھیلے میں!

....

وقت کی روانی ہے
بے سروسامانی ہے
کس قدر بے چینی ہے
کس قدر لاچاری ہے
منتظر ہے ہر کوئی، جان سب کی جانی ہے
سخت بدحواسی ہے
سخت پریشانی ہے
زندگی گزر چلی، اور موت آنی ہے
کچھ نہیں ہے دامن میں
صرف پشیمانی ہے!
ہر طرف رونقیں، ہر بات سہانی ہے
چار دن کی چاندنی
پھر وہی ویرانی ہے
وقت کے سمندر میں، بعد موت زندگی
قبر اور آخرت، ایک عجیب کہانی ہے!
زندگی سے لمبی ہے
بات ایک سفر کی ہے، وہ سفر لافانی ہے
بات عمر بھر کی ہے
عمر کی باتیں کب، دو گھڑی میں ہوتی ہیں
تم کو جو سنانی ہے، بات تو پرانی ہے
بات گو ذرا سی ہے
راستے میں کیسے ہو
بات تو سمجھ کی ہے
سمجھنے کی باتوں میں، گفتگو اضافی ہے
عقل رکھنے والوں کو ایک بات کافی ہے
ہو سکے تو سن لینا
ایک دن اکیلے میں
تم سے کیا کہیں، اس قدر جھیلے میں!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادی جویریہ

زعفرانِ زار

ایک خاتون، ایک شاعر کو آ کر کہتی ہیں کہ براہِ مہربانی میرے ساتھ چلئے اور اسے سنار کے پاس لے جاتی ہے اور پھر سنار سے کہتی ہے کہ بالکل اسی کی طرح۔ شاعر بڑا پریشان ہوتا ہے، خاتون کے جانے کے بعد وہ سنار سے پوچھتا ہے کہ بھائی کس کی طرح۔ تو سنار کہتا ہے کہ یہ خاتون ضد کر رہیں تھیں کہ ان کے نیکلس پر میں شیطان کی تصویر بناؤں تو میں نے کہا کہ لا کر دکھا دیں کیونکہ میں نے تو کبھی شیطان نہیں دیکھا۔

رافعہ مبشرہ

معجزہ

بحری سفر کے دوران طوفان آ گیا۔ جہاز ڈوبنے لگا۔ موت رقص کرنے لگی۔ سبھی لوگ اللہ کو یاد کرنے لگے۔ ایسے میں ایک شخص (جو باریش تھا) کھڑا ہوا اور کہنے لگا، لوگو مطمئن رہو، جہاز نہیں ڈوبے گا۔ لوگ اسے احمق سمجھنے لگے اور دوبارہ اللہ کو پکارنے اور رونے، گڑگڑانے لگے۔ خدا کا کرنا کہ جہاز بچ گیا تمام لوگ سلامت ساحل پر پہنچ گئے۔ ساحل پر اترتے ہی تمام لوگوں نے اس باریش شخص کے پاؤں پکڑ لئے اور کہنے لگے۔ بزرگوار آپ کی پیشین گوئی درست ثابت ہوئی۔ ہمارا جہاز بچ گیا مگر آپ کو کیسے علم ہوا کہ جہاز بچ جائے گا۔ وہ شخص گویا ہوا: دراصل میں نے سوچا کہ اگر سب ڈوب گئے تو میرا جھٹلانے والا کون ہوگا اور اگر بچ گئے اور جہاز نہ ڈوبا تو میری ولایت پکی......!!

ایڑی چوٹی کا زور

ایک خاتون کا قد چھوٹا تھا جس کا ان کو شدت سے احساس تھا۔ ایک تقریب میں جاتے ہوئے انہوں نے چٹیا کی اور اونچی ہیل والا جوتا پہنا۔ ایک شریر خاتون نے یہ دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا:

"محترمہ! آج تو آپ نے اونچا قد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے"

پریکٹس

اسلامیات کی کلاس میں استاد طالبات کو معجزے کا مطلب سمجھا رہی تھیں۔ بات واضح کرنے کے لئے انہوں نے ایک فرضی صورتحال کا سہارا لیا۔

'فرض کریں ایک شخص پانچ منزلہ عمارت سے نیچے گرتا ہے اور صحیح سالم زندہ بچ جاتا ہے تو آپ اسے کیا کہیں گے، استاد نے پوچھا۔

'اتفاق' ساری کلاس نے یک بیک جواب دیا۔

ٹھیک ہے لیکن چلیں فرض کریں وہ شخص دوبارہ پانچ منزلہ عمارت سے گر کر زندہ سلامت بچ جاتا ہے تو پھر آپ اسے کیا کہیں گی۔

خوش قسمتی...... کلاس نے جواب دیا۔

خوش قسمتی درست ہے۔ لیکن...... اچھا اگر وہی شخص تیسری دفعہ بھی اس عمارت سے گر کر محفوظ رہتا ہے تو آپ اسے کیا کہیں گی، استاد نے پوچھا۔

'پریکٹس' تمام طالبات نے جواب دیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری ڈائری کا ایک ورق ...... لمحۂ فکریہ

کتبھ شبانہ کامل ...... اسلامک انسٹیٹیوٹ

آج اگر ہم ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ پر غور کریں تو ہمیں اپنا دامن ایمان تار تار دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے ہونے کے باوجود ہماری اکثریت اظہارِ بندگی سے کتراتی ہے۔ دنیا کی زندگی میں ہم اتنے مشغول ہو چکے ہیں کہ ہمیں خبر ہی نہیں رہی کہ ہمارا مقصد حیات کیا تھا۔ ہمیں کس مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا گیا تھا ہم دنیاوی اُمور میں گم ہو کر آخرت کو یکسر فراموش کر چکے ہیں۔

مسلمانوں کی اکثریت کی زندگی خواہ وہ انفرادی ہو یا معاشرتی، اس پر اسلامی رسم و رواج کے بجائے مغربی رسم و رواج کا رنگ روز بروز گہرا ہوتا جارہا ہے اور ہم اندھا دھن مغرب کی تقلید کر رہے ہیں۔ آج کا بچہ اسلامی ہیروز کے بجائے مغربی ہیروز کے رنگ میں ڈھل رہا ہے۔ ہم حقیقی نصب العین سے ہٹتے جارہے ہیں۔

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی کم و بیش ایک ارب سے زائد ہے جو دنیا کی کل آبادی کا پانچواں حصہ ہے لیکن اس کے باوجود آج مسلمان ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر کر روبہ زوال ہے۔ اس کی بنیادی وجہ قرآن و سنت سے دوری ہے۔ ہم نے قرآن جو اللہ کا پیغام ہے اس سے اِعراض کرنا شروع کر دیا ہے۔ قرآن سے اعراض کرنے والے پر زندگی اجیرا اور تنگ کر دی جاتی ہے۔ اِرشاد ہے:

﴿فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾

''جب ہم نے قرآن کو اپنی زندگیوں سے نکالا اللہ نے زندگی کو تنگ کر دیا۔''

اور فرمایا: ﴿وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾

''قیامت کے دن ہم جو پہلا عذاب دیں گے وہ یہ کہ اسے اَندھا اُٹھائیں گے وہ آدمی کہے گا''

﴿قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا﴾

''وہ کہے گا: میں تو دنیا کے اندر دیکھا کرتا تھا مجھے نابینا کیوں اٹھایا گیا''

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس طرح تم نے میرے قرآن کو بھلا دیا تھا، میرے پیغمبر کو اور پیغمبر کی سنتوں کو بھلا دیا اسی طرح آج کے دن ہم نے تمہیں بھلا دیا۔ (القرآن)

ہماری زندگی کے اَوراق پلٹتے جارہے ہیں اور ہمیں خبر ہی نہیں کہ ہم تغیر حیات کو کس طرح گزار رہے ہیں۔ اللہ کی بندگی کا حق اَدا ہو رہا ہے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اظہار دو طرح سے کیا جا سکتا ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق اللہ، حقوق العباد...... دونوں حقوق کی ادائیگی ہی درحقیقت بندے کا اظہارِ بندگی ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کس طرح ان حقوق کو اپنی زندگی پر لاگو کیا ہے۔ حقوق اللہ کے اظہار کا بہترین طریقہ اللہ کے حضور سجدہ ریزی ہے یعنی نماز......!

نماز کے متعلق ایک حکایت جو میں نے کسی میگزین میں پڑھی تھی آج اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتی ہوں:

واقعہ کچھ یوں کہ ایک تاجر اپنے کاروبار میں مصروف تھا اس دوران ایک اجنبی آیا اور تاجر کا ہاتھ بٹانے لگا یہاں تک نماز کا وقت آ پہنچا لیکن اس اجنبی نے تاجر کو کاروبار میں اس قدر محو کر دیا کہ نماز کا وقت جاتا رہا۔ اسی طرح عصر اور مغرب کی نمازیں کاروبارِ تجارت کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ شام کو دوکان بند کرنے پر تاجر نے اس اجنبی کا شکریہ ادا کیا اور اسے رات اپنے گھر بسر کرنے کی دعوت دی لیکن اجنبی نے انکار کر دیا تاجر نے دریافت کیا کہ تو نے انکار کیوں کیا حالانکہ میں تیرا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اس پر وہ اجنبی جو انسان کے روپ میں شیطان تھا، بولا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک سجدے کا حکم دیا تھا جس پر میں نے عمل نہ کیا تو اس نے مجھے سردار کے رُتبہ سے گرا کر ملعون و مردود ٹھہرایا لیکن اے انسان! تجھے اللہ نے ایک دن کی پانچ نمازوں میں چالیس سجدوں کا حکم دیا ہے اور تو نے آج ظہر، عصر اور مغرب کی نمازوں کے ۲۳ سجدے اَدا نہیں کیے۔ مجھے ایک سجدہ ادا نہ کرنے کی سزا میں آسمان کی رفعتوں سے اٹھا کر ذلت و رسوائی کی پستیوں میں گرا دیا گیا۔ اور تو نے ۲۳ سجدے ادا نہیں کیے، پتہ نہیں اللہ تعالیٰ آج کی رات، تیرے ساتھ کیا سلوک کرے، سو میں تیرے ساتھ رات بسر نہیں کر سکتا۔

اب ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہم کاروبارِ زندگی میں مشغول ہو کر کتنے سجدوں سے انحراف کر رہے ہیں اور ہم کس طرف گامزن ہیں۔ اس سے پہلے کہ ہماری شمع زندگی بجھنے لگے اور ہمارے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت زندگی سے فائدہ اٹھا لیں اور اس آیت کی تفسیر بن جائیں کہ

"مؤمن تو دراصل وہ ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر کسی شک اور ہچکچاہٹ میں مبتلا نہ ہوئے"

اس لئے آیئے آج عہد کرتے ہیں کہ

اب خدا کے سوا ہر محبت سے بے نیاز صرف اور صرف اسی کے ہو رہنا ہے۔ اپنا سب کچھ جو دراصل اللہ کی عطا کردہ امانت ہے، اسی محبوب کی راہ میں لگا دینا ہے۔ آج ہمیں اپنے سجدوں میں وہ قوت پیدا کرنا ہے، اپنی نمازوں میں وہ سرور پیدا کرنا ہے جو طاغوت کی ہر قوت کو لرزا دے۔

اس کے لئے محض آرزوئیں اور تمنائیں کچھ کام نہ آئیں گی، اس کے لئے تو آہِ صبح گاہی چاہئے، آج بھی چراغ سے چراغ جل سکتے ہیں، شمع سے شمع روشن ہو سکتی ہے۔

اگر دلجمعی کے ساتھ چراغ جلانے کا کام کیا جاتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب معاشرے کا مقدر اندھیرا نہیں، اجالا ہوگا اور ظلم زیادتی اور فحاشی کے لشکر کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی

یہ بازی عشق کی بازی ہے جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنے ہارے بھی تو بازی مات نہیں

☆☆☆

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترمہ ہاجرہ مدنی کی ڈائری سے

بہتر کون ؟

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

(۱) خيركم من تعلّم القرآن وعلّمه

(۲) خيركم خيركم لأهله وأنا خير لأهلي

(۳) خير الناس من ينفع للناس

(۴) خيركم من يرجى خيره

آزمائش

انسان کی زندگی آزمائش ہے، مال اور اولاد فتنہ ہے۔

مال ،کاروبار دنیا کی بنیاد اور اولاد، انسان کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔اب اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سے مربی ہوں تو پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سے فرزند پیدا ہوتے ہیں جو حکم خداوندی کی تعمیل میں ذبح ہونے میں پیش پیش اور تعمیر بیت اللہ میں مددگار ہوتے ہیں۔دوسری جانب مال اللہ کا ہے، چاہے تو وہ چھین لے اور چاہے تو بخش دے تو پھر کیوں نہ اسے راہِ خدا کے لئے ہی وقف کردیا جائے تاکہ جس کی امانت ہے،اس تک پہنچ جائے۔

یہ ہماری اپنی سوچ اور رویہ ہے جو مال اور اولاد کو فتنہ بنا دیتا ہے یا پھر گرانقدر نعمتیں!!

شاہدہ یوسف کی ڈائری سے

ہمیشہ

☆ کبھی سوچنا نہیں ...... برائی کی باتیں

☆ کبھی تنگ نہ کرنا...... کسی بے گناہ کو

☆ کبھی ظلم نہ کرنا...... کسی غریب پر

☆ کبھی مارنا نہیں ...... کسی مظلوم کا حق

☆ کبھی جاننے کی کوشش نہ کرنا...... دوسروں کے بھیدوں کو

☆ کبھی چھپانا نہیں ...... سچائی کو

☆ کبھی نظر انداز نہیں کرنا...... قانون کو

عظیم

☆ دنیا کی سب سے عظیم قوت اللہ کی ذات ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضرت محمد ﷺ کی ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم دین اسلام ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن مجید ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم اجتماع حج مبارک ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم دعوت 'اذان' ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم زبان اخلاق کی زبان ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم انقلاب اسلامی انقلاب ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم کام نیک بننا، نیک کام کرنا اور نیکی پھیلانا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادی جویریہ کی ڈائری سے

خوشی اور اطمینان

زندگی کی ضروریات نہ رکیں اور جسم جن عناصر سے مرکب ہے، ان میں اعتدال رہے تو ایسی خوشی محسوس ہوتی ہے جیسے دل کی کلی کھل رہی ہے لیکن یہ خوشی کی ایک قسم ہے۔ اس کے لئے خوشی کے بجائے لفظ انبساط استعمال کیا کرتے ہیں۔

ضرورتوں کے رک کر پورا ہونے اور بیمار بن کر صحت پانے سے بھی خوشی کی لہر دوڑتی ہے بلکہ راحت کی قدر وہی خوب جانتا ہے جو تکلیف میں پھنس چکتا ہے۔ اس کی حصول مسرت کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔

خوشی کے حصول کی بے شمار قسمیں ہیں۔ ہر شخص اپنی طبیعت کے مطابق مناسب چیزوں اور باتوں سے خوش ہوتا ہے۔ خوشی کے لئے طبیعت کی مناسبت لازمی چیز ہے۔ بعض لوگ تاش کھیلنے یا گپیں لڑانے میں سارا دن گزار دیتے ہیں اور مگن رہتے ہیں اور بعض لوگ صبح سے شام تک کام کرتے ہیں اور مزا محسوس کرتے ہیں۔ طبیعتوں میں کتنا فرق ہو گیا۔ دن بھر تاش کھیلنے والا کام کے نام سے گھبراتا ہے اور کام کرنے والا تاش کھیلنے اور گپیں لڑانے پر لعنت بھیجتا ہے۔

مناسبت طبع کے علاوہ دوسری شرط خوشی کے حصول کی اچھی ذہنیت ہے۔ ذہنیت اچھی نہیں ہے تو صحیح خوشی کبھی حاصل نہیں ہوگی اور مجرمانہ ذہنیت کے لوگ تو سمجھ ہی نہیں سکتے کہ خوشی کیا ہے۔ وہ اپنے حسابوں میں کامیاب ہو بھی جائیں اور انہیں ان کی طبیعت کا مانگا سب کچھ مل جائے تب بھی وہ حقیقی خوشی نہیں پا سکتے۔ انہیں مگن کہنا ایسے ہی ہے جیسے کسی کنیز کو بیگم کہہ دینا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ خوشی نام ہے اطمینانِ قلب کا۔

مجرمانہ ذہنیت کے لوگوں کو اطمینان قلب کہاں نصیب!! اطمینانِ قلب پھانسی کے تختے پر بھی موجود ہو تو انسان خوش رہتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ حق کے لئے جان دے رہا ہوں۔ اطمینانِ قلب حوصلوں کو پست، ارادوں کو سست اور توقعات کو متزلزل کر لینے سے نہیں ملتا۔ سخت سے سخت اذیت برداشت کر لینے سے ملتا ہے جو اللہ کی راہ میں ہو۔ اطمینانِ قلب محنتوں اور کلفتوں سے حاصل کی ہوئی راحت میں پوشیدہ ہے۔ اطمینان قلب نہ ہو تو عیش و عشرت کے سامان کو خوش رہنے کا ذریعہ نہیں بنا سکتے۔ خوشی فقط انہیں حاصل ہوتی ہے جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

﴿اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾

آگاہ رہو کہ اطمینانِ قلب اللہ کا بندہ بن جانے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا ذکر کرنے سے، اِس کے احکامات ماننے سے، اس کے قوانین کی پیروی کرنے سے۔

خوشی حاصل کرنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ ہے اس میں ردّوبدل ممکن نہیں ہے۔ انسان جو کام کرتا ہے۔ وہ اطمینانِ قلب حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔ اطمینانِ قلب جس خوشی میں نہ ہو، اسے خوشی سمجھنا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے۔ جو لوگ محنت کر کے جائز کماتے ہیں، جائز طریقوں سے اور روپیہ کما کر اتراتے نہیں، مغرور و متکبر نہیں ہو جاتے بلکہ اس نیت سے کماتے ہیں کہ روپیہ ان کاموں میں خرچ کریں گے جن سے عاقبت سنورے، غریبوں پر ترس کھاتے ہیں، انہیں سہارا دیتے ہیں، ناتوانوں کی دست گیری کرتے ہیں، بوڑھی جانوں سے دعائیں لیتے ہیں، وہ چاندی سونے ہی کی دولت سے نہیں، اطمینان کی دولت سے بھی مالا مال ہوتے ہیں۔

آسائش حیات تو مل جائے گی مگر،
لیکن سکونِ قلب مقدر کی بات ہے!!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادی جویریہ کی ڈائری (۲)

درد

تین حرفوں کا مجموعہ جو تکلیف کی ترجمانی کرتا ہے۔ کسی کے سر میں درد، کسی کے دانت میں، کسی کے دل میں درد اور کبھی کبھی روح میں درد...... یہ بات ثابت ہے کہ درد کی جمع نہیں ہوسکتی۔ یہ ایسے درد ہیں کہ انسان کو خود ہی پتہ چلتے ہیں۔ کوئی دوسرا اسے محسوس کرسکتا ہے اور نہ ہی تکلیف میں مبتلا۔ البتہ اظہارِ ہمدردی ضرور کرسکتا ہے۔ بساط بھر یعنی جس کو جس سے جتنا لگاؤ ہوگا، وہ اتنی ہی دلجوئی کرسکے گا اور کبھی کبھار درد میں حد سے زیادہ تیزی آجائے تو غیروں کے دل میں بھی درد اٹھتا ہے کہ

یا اللہ تو اس کے حال پر رحم کر اور یا اللہ تو اس کو اس رئیس ظالم سے نجات دلا دے۔ اور دیکھنے والے کو بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درد تو میرے ہو رہا ہے۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جسم علیحدہ ،عادتیں علیحدہ، باتیں علیحدہ، کام کرنے کا انداز علیحدہ، پسند ناپسند کی حس علیحدہ، سوچنے کا انداز علیحدہ، زندگی گزارنے کا انداز علیحدہ، مگر پھر بھی جب کسی کے درد ہوتا ہے تو ہر کوئی ذہن کرب سے دوچار، ہر کوئی دل دعا گو، ہر کوئی آنکھ پرنم ہوتی ہے اور وردِ لب یہ دعا ہوتی ہے کہ درد ٹل جائے، اسے اس درد سے چھٹکارا مل کائے۔ آخر یہ درد اتنا طاقتور کیوں ہے؟ کیا کوئی اس سے نجات کے لئے مکمل مسیحائی نہیں کرسکتا؟ کیا اس کی جڑیں نہیں کاٹی جاسکتی ہیں؟ کیا یہ ہمارے اوپر، ہمارے دل پر، ہمارے دماغ پر، دنیا پر حاوی ہوگیا ہے۔

کیا یہ اتنا دلیر ہے کہ جب چاہے، جیسے چاہے، جس کسی پر چاہے، تیرِ ستم چلاسکتا ہے۔

نہیں، ایک ہستی ہے کہ جس کا قرب حاصل کرکے اس سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جس کا ذکر کرکے اس سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے جس کو یاد کرکے اس کا تسلط ختم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے تیر پلٹائے جاسکتے ہیں، اس کے دانت کھٹے کئے جاسکتے ہیں اور وہ ذات ہے...... اللہ تعالیٰ!

میری ڈائری کا ایک ورق — خدیجہ اختر

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم!

آزمائش قوموں پر آتی ہی رہتی ہے اکثر انفرادی طور پر اور کبھی کبھار اجتماعی طور پر اور آزمائشوں کی بھٹیوں سے گزر کر ہی تو سونے کی طرح چمک اور نکھار پیدا ہوتا ہے۔ آزمائش انسانوں کی زندگیوں میں لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے کہ

''ہم تم کو ضرور آزمائیں گے خوف سے، بھوک سے، پھلوں، جانوں اور مالوں کے نقصان سے''

آگ جو کہ ایک اشد انسانی ضرورت ہے جب بھڑکتی ہے تو جو کچھ اس کی لپیٹ میں آجائے، اسے بھسم کرکے رکھ دیتی ہے۔ اس طرح پانی جس کے بغیر انسانی زندگی کا تصور بھی نہیں ہے جب بپھر جائے تو شہروں اور آبادیوں کو یوں بہا کر لے جاتا ہے گویا وہ خس و خاشاک ہوں۔ آگ کا بھڑکنا اور پانی کا بپھرنا ان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ اِذنِ رب اور مشیتِ ایزدی کے تحت عمل میں آتا ہے۔ یہی آگ جلانے کی طاقت رکھنے کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گلزار بن گئی اور پانی ڈبونے کی استطاعت رکھنے کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بحفاظت فرعون کے محل پہنچانے کا ذریعہ بن گیا تھا۔

ستمبر ۹۸ء کا مہینہ پاکستان کے مکینوں پر ابتلاؤں اور مصیبتوں کے پہاڑ لئے ہوئے جادہ فگن ہوا، کہیں خوابِ خرگوش میں مست ہاکی اور کہیں چتے کھیلتے بچے اور لہلہاتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیت پانی کی زد میں آئے اور ان کے لئے کسی کی بھی مدد پہنچنے سے پہلے ہی اپنی اصل اور آخری منزل کو سدھار گئے اور پیچھے رہنے والوں کے لئے صرف یادیں ہی چھوڑ گئے اور عمر بھر کی محنت و مشقت سے بنائے ہوئے مکان یوں زمین بوس ہوگئے کہ صرف اینٹوں اور لکڑیوں کے ڈھیروں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں کبھی آبادی رہ چکی ہے۔ دھان کی خوشبو اور کپاس کے بکھرے ہوئے پھول ہی نشان دہی کرتے ہیں کہ کبھی انسانی ہاتھوں نے اس زمین کو سینچا تھا۔ دودھ اور اون دینے والے بے زبان جانور بھی اس بے رحم سیلاب کی زد میں آگئے۔ یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوگیا یہ باتیں تو آنے والے دنوں میں اخبارات اور رسائل کی زینت بنتی رہیں گی لیکن یہ بات طے ہے کہ جو کچھ ہوا وہ اللہ کے اِذن سے ہوا۔

کہیں ایسا تو نہیں کہ اے انسان! تو اپنے ربّ کی ربوبیت، اَحکم الحاکمین اور ہر چیز پر قادر ہونے کو فراموش کرچکا ہو اور ادھر سے تجھے اپنے رویہ کو درست کرنے کی وارننگ ملی ہو۔تب تو پھر اپنے ربّ کی طرف رجوع کی اشد ضرورت ہے اور یہی مقصودِ ربّ بھی ہے۔صبح کا بھولا اگر شام کو گھر آجائے تو اس کو بھولا نہیں کہتے!!

ہر چیز کے اچھے اور برے پہلو ہوتے ہیں ایک حقیقت جو ابھر کر سامنے آئی، وہ بڑی حوصلہ افزاء ہے وہ یہ ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود آج وہی سماں دیکھنے میں آیا جو ہجرت کے بعد اَنصار اور مہاجرین میں نظر آیا تھا یعنی ابتلاء اور مصیبت میں گھرے ہوئے لوگوں کے لئے ہمدردی اور ایثار کا وہی جذبہ جو جہاں اور جو کچھ بھی تھا۔تن، من، دھن نچھاور کرنے کو تیار۔ جو خود جانی یا مالی قربانی نہ دے سکا، اس نے پوری جانفشانی اور تندہی سے دوسروں سے مال واَسباب اکٹھا کرکے اتنے ڈھیر لگائے کہ مزید سامان اکٹھا کرنے کی ان کے کیمپوں میں جگہ نہ رہی۔

وزیراعظم اور صدر پاکستان سے لے کر فوج کے ہر سپاہی اور ہر طالب علم نے اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا، بالکل اس بڑھیا کی طرح جو اون کی چند اٹیاں لے کر حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں شامل ہوگئی تھی۔صنعتکار بھی اس سعی و جہد میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے انہی خوبیوں کے حامل مؤمنوں کے بارے میں اپنی کتابِ مقدس میں فرمایا ہے کہ ''وہ آپس میں انتہائی شفیق ومہربان ہیں اور کفار کے مقابلے میں سخت دل اور تندخو ہیں''

بقول علامہ اقبالؒ

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
جو رزمِ حق وباطل ہو تو فولاد ہے مؤمن

رستے میں تھیں غنیم کے پھولوں کی پتیاں
سالار بک گئے تھے کرتی سپاہ کیا!
(امجد اسلام امجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاہرہ انجم کی ڈائری سے

کمرۂ امتحان Examination Hall

جب ہم سالانہ پیپرز دینے کے لئے امتحانی مرکز پہنچتے ہیں تو وہاں سے ہمیں ایک بہت بڑے ہال میں جانے کا حکم دیا جاتا ہے جہاں پر اور بھی بہت سے طالب علم پیپرز حل کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ پھر ہم کو ایک سوالنامہ دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اسے مقررہ وقت میں حل کریں۔ ہم اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس وقت میں زیادہ سے زیادہ سوالوں کے جواب تحریر کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہم کامیاب ہوجائیں۔

پھر پریکٹیکل کا مرحلہ آتا ہے وہ عملی تجربات ہم سے کروائے جاتے ہیں جو ٹیچر ہم کو (امتحانوں سے) پہلے سکھا چکے ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف بھیجے ہوئے اَحکامات پر عمل کرکے بندگی کا حق ادا کرنا ہے اور عملی صورت میں جو نمونہ ہم کو پیارے نبیﷺ کی ذات کا دکھایا اور سکھایا گیا ہے، اس کی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اتباع کرنی ہے۔

<u>یہی پل صراط ہے:</u> قیامت کے دن پل صراط کا جو ذکر کیا جاتا ہے، وہ پل صراط یہی دنیا ہے۔ اس دنیا میں اگر ہم نے وہ عظیم پریکٹیکل جو پیارے نبیﷺ نے ہمیں سکھایا، اگر اس کے مطابق ہم عمل کریں گے تو گناہوں سے پاک وصاف قیامت والے پل صراط سے اڑ کر بجلی کی سی تیزی سے گزر جائیں گے۔

<u>نتائج کا اعلان:</u> اور جب رزلٹ آؤٹ ہوگا تو جس نے اس وقت میں حکم کی تعمیل کرتے ہوئے تمام سوالوں کے جواب تحریر کئے ہوں گے، اس کو کامیابی کی خوشخبری سنائی جائے گی۔ اور اگلی کلاس میں بھیج دیا جائے گا، اس کے برعکس جس نے حکم کی تعمیل نہ کی ہوگی اور سوالوں کے جواب غلط اور کم تحریر کئے ہوں گے، وہ ناکام اور ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔

بالکل اسی طرح جب کل قیامت کے دن ہمارے اعمال نامے جن کا ریکارڈ فرشتوں نے رکھا ہوگا، ان کا اعلان کیا جائے گا تو جس نے اللہ کی طرف سے دیے ہوئے وقت کو اللہ کے اَحکامات کے مطابق اللہ کی بندگی میں گزارا ہوگا وہ نمونہ، وہ زندگی، وہ طریقہ جو نبیﷺ کی پاک وصاف زندگی کا دکھایا گیا تھا، اس کی اتباع کرتے ہوئے اس وقت کو گزارا ہوگا، ان کو کامیابی کی خوشخبری سنائی جائے گی اور ان کو جنت میں ہمیشہ کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ اور جس نے اس وقت میں اللہ کی بندگی کو چھوڑ، نبیﷺ کی سنتوں کو چھوڑا، اللہ کے حکم کے مطابق اس وقت کو نہ گزارا، اس کی قدر نہ کی، ان کے لئے ناکامی ہے۔ تب ان کو احساس ہوجائے گا کہ ہم نے اپنے اوپر کتنا بڑا ظلم کیا، پھر خواہش کریں گے۔ کاش! ہم نے اس وقت کو اللہ کی بندگی والا بنایا ہوتا!!

<u>کامیابی کی متمنی:</u> آج ہر شخص چاہتا ہے کہ میں جو بھی کام کروں یا جو بھی چاہوں اس میں کامیاب ہوجاؤں ''یہی نفس کی خواہشات ہوتی ہیں اور شیطان کے بہکاوے'' مگر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، تحقیق وہ بڑی ہی کامیابی کو پہنچا''

اُمید ہے کہ اللہ کے اس ارشاد پر غور کرنے کے بعد ہم اپنے تمام کام اللہ کے اَحکامات کے مطابق اور حضرت محمدﷺ کے طریقہ کے مطابق کریں گے تو یقیناً ہم بھی جو کام کریں گے کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاہرہ انجم کی ڈائری سے (۲)

دانش اور بینش

☆ جو شخص تعلیم کی مصیبت نہیں جھیلتا، اسے ہمیشہ جہالت کی ذلت جھیلنا پڑتی ہے۔

☆ دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اِصلاح ہے اور سب سے سہل نکتہ چینی ہے۔

☆ دنیا کی محبت، ہر خطا کی جڑ ہے۔

☆ جاہل کا انکسار، عالم کے غرور سے بہتر ہے۔

☆ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو اپنی بات کو اچھی طرح ثابت کرے۔

☆ دشمن کو دل کی مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

☆ ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعثِ عزت اور آخر میں باعثِ نجات ہے۔

☆ زبان ہی دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنا دیتی ہے۔

☆ بڑے بڑے کام کرو مگر کبھی بڑے دعوے یا وعدے نہ کرو

☆ دل ایک آئینہ ہے اگر وہ صاف ہے تو اس میں اللہ نظر آتا ہے۔ (حدیث کی اصطلاح میں 'احسان')

☆ اچھی بات جو بھی کہے، غور سے سنو؟

☆ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں: حرص، حسد، غرور

☆ لگن کے بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہو سکتی۔

☆ ہر مشکل انسان کا امتحان لینے آتی ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ سربلند رہتے ہیں جو تکبر کے تاج کو دور پھینک دیتے ہیں۔

☆ لوگ بیماری کی وجہ سے غذا چھوڑ دیتے ہیں لیکن عذابِ الٰہی کے خوف سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

☆ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین سے سرکشی ہے

☆ علم جنت کا میوہ ہے۔ خوف کے وقت ہمدم، سفر کا ساتھی اور تنہائی میں دوست ہے۔

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے ربّ کو نہیں پہچانتا۔

☆ علم سیکھو اور جس سے علم سیکھو، اس کے ساتھ انکساری سے پیش آؤ۔

☆ اگر انسان کامل ہے تو شیطان کو بھی یہ طاقت حاصل نہیں کہ وہ انسان کو گمراہ کر سکے۔

☆ موت سے مت ڈرو، موت ہی اصل زندگی ہے۔

☆ عظیم انسان وہ ہے جس کے عزائم جلیل ہوں مگر خواہشات قلیل ہوں۔

☆ اگر آنکھیں روشن ہوں تو ہر روز روزِ محشر ہے۔

☆ بحث و تکرار گفتگو کی موت ہے۔

☆ عقلمند جب خاموش ہوتا ہے تو فکر کرتا ہے جب بولتا ہے تو ذکر کرتا ہے اور جب دیکھتا ہے عبرت حاصل کرتا ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَقوالِ زرّیں

۱۔ عاقل پہلے قلب سے پوچھتا، پھر منہ سے بولتا ہے۔

۲۔ بڑا اَحمق وہ ہے جو دوسروں کی برائیوں کو برا سمجھتے ہوئے خود اُن پر جمارہے۔

۳۔ سردار بننا چاہتے ہو تو حرکت وعمل اور جدوجہد کو معمول بناؤ

۴۔ بانٹنے سے خوشی اس طرح بڑھتی ہے کہ جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے۔

۵۔ سب سے بہتر لمحہ وہ ہوتا ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جاتا ہے۔

۶۔ بڑے کام کیجئے مگر بڑے وعدے نہ کیجئے۔

۷۔ خوشی صرف ہنسنے، ہنسانے کا نام نہیں۔

۸۔ دشمن سے چھپانے والی بات دوست پر ظاہر کرنا بھی حماقت ہے۔

۹۔ ہمیشہ مسکراؤ کیونکہ دنیا مسکرانے والوں کا ساتھ دیتی ہے

۱۰۔ شکر کے بغیر ایمان شروع نہیں ہوتا اور صبر کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

۱۱۔ پہلی ناکامی سے نہ گھبراؤ کیونکہ یہ تمہاری کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔

۱۲۔ عقلمند سوچ کر بولتا ہے اور بیوقوف بول کر سوچتا ہے۔

۱۳۔ زیادہ باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جن کے پاس سوچنے کا وقت نہیں ہوتا۔

۱۴۔ غلطی کو تسلیم کرنا، غلطی نہ کرنے کے برابر ہے۔

۱۵۔ دنیا میں اتفاق بڑی دولت ہے۔

۱۶۔ نصیحت کے لئے موت ہی کافی ہے۔

۱۷۔ ایسا اشارہ کرنا بھی حرام ہے کہ جس سے دوسروں کو رنج پہنچے۔

۱۸۔ کسی کے پوشیدہ معاملات کو نہ کریدو۔

۱۹۔ جو قومیں اپنے محسنوں کو فراموش کردیتی ہیں وہ جلد مٹ جاتیں ہیں۔

۲۰۔ سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے۔

۲۱۔ جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے اس کام کو کرلو جو زیادہ اہم ہو۔

۲۲۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کرنے کے لئے اَلفاظ نہیں، اَعمال ہیں۔

بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کے لئے علم و ہنر موت!

قرآن ہے شاہد کہ خدا حسن سے خوش ہے
کس حسن سے یہ بھی تو سنو، حسن عمل سے!

کامیاب لوگ

''اور خدا کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کرکے اور (عجز و ادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں'' القرآن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کے جھروکوں سے

صدف ریاض، اسلامک انسٹیٹیوٹ
فائنل سمسٹر سیشن ۱۹۹۸ء/۱۹۹۹ء

عظیم فتح

ایک دفعہ سلطان سکندر اپنے بھائی باربک کے خلاف جنگ کر رہا تھا۔ عین لڑائی کے میدان میں ایک درویش ملنے کو آیا اور بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا: ''تجھے فتح نصیب ہوگی''

سلطان سکندر نے جھنجلا کر اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔

درویش بولا: میں نے تیرے لئے نیک فال نکالی ہے اور تجھے فتح کی خوشخبری سنا رہا ہوں، تو نے اپنا ہاتھ کیوں چھڑا لیا۔

سلطان نے کہا: جب دو اسلامی لشکروں کے درمیان جنگ ہو رہی ہو تو کسی کی فتح کے لئے دعا نہیں کرنی چاہئے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ خدا وہ کرے جس میں تمام مسلمانوں کی خیر ہو اور خدا اسے کامیابی دے جو خدا کی مخلوق کی بہتر خدمت کرے

جھوٹا شخص

ایک دفعہ امام ابوحنیفہ کو خلیفہ وقت منصور نے طلب کیا اور حکم دیا کہ آپ قاضی کا عہدہ قبول کر لیں۔

آپ نے فرمایا: ''میں اس عہدے کے قابل نہیں ہوں''

خلیفہ یہ بات سن کر ناراض ہوگیا اور کہنے لگا: ''تم جھوٹ بول رہے ہو'' آپ نے فوراً جواب دیا: ''جھوٹا آدمی تو قاضی کے عہدے پر ہرگز فائز نہیں ہو سکتا''

ایسے کو تیسا

حضرت امام شافعیؒ کی والدہ بہت نیک، بزرگ اور امانت دار خاتون تھیں۔ اس لئے اکثر لوگ ان کے پاس اپنی امانتیں رکھوا دیتے تھے۔ ایک دفعہ دو آدمیوں نے کپڑوں سے بھرا ہوا صندوق بطورِ امانت رکھوایا۔ کچھ دنوں بعد ایک آدمی نے آ کر صندوق طلب کیا تو آپ نے صندوق اس کے حوالے کر دیا۔ کچھ عرصے بعد دوسرا آدمی آیا اور صندوق طلب کیا تو آپ نے کہا: ''میں تمہارے ساتھی کو صندوق دے چکی ہوں''

اس شخص نے کہا: ''جب ہم دونوں نے ساتھ رکھوایا تھا تو پھر آپ نے میری غیر موجودگی میں صندوق اس کو کس طرح دے دیا؟

امام شافعیؒ کی والدہ کو بہت ندامت ہوئی، وہ شخص بہت خوش ہوا کہ اب خاتون مجھے اس صندوق کا معاوضہ دیں گی۔ اسی اثنا میں امام شافعیؒ گھر آ گئے اور تمام بات دریافت کرنے کے بعد انہوں نے اس شخص سے کہا: ''تم تنہا کیوں آ گئے اور اپنے ساتھی کو ساتھ کیوں نہیں لے کر آئے، جاؤ اپنے ساتھی کو لے کر آؤ پھر تم دونوں کو وہ صندوق ملے گا''۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صد شکر ہے اللہ کا

گرمیوں کا موسم تھا۔ شیخ سعدیؒ دمشق جارہے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ حبس، پیاس اور تھکن سے سخت پریشان تھے۔ اس پر طرہ یہ کہ جوتا بھی ٹوٹ گیا اور پاؤں میں چھالے پڑ گئے۔ وہ دل ہی دل میں کڑھ رہے تھے کہ لوگ گھروں میں آرام سے بیٹھے ہیں، ایک میں ہوں کہ جوتا بھی نصیب نہیں۔

انہی خیالات میں غرق جارہے تھے کہ چلتے چلتے شہر کے دروازے پر جا پہنچے۔ دیکھا کہ بازار میں ایک اپاہج فقیر چلا آرہا ہے جس کی دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں اور وہ کولہوں کے بل گھسٹ رہا تھا۔ اسے دیکھا تو فوراً دل لرز گیا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوگئے اور عرض کی:

''اے اللہ! غلطی میری تھی کہ تیری نعمتوں سے غافل ہوگیا، تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرے پاؤں سلامت ہیں اور مجھے اس اپاہج فقیر کی طرح گھسٹنا نہیں پڑتا''

ذہین

افلاطون نے اپنے طلبا (جو کہ شہزادوں اور اُمراء کے لڑکے تھے) کو پانی پلانے کے لئے ایک لڑکا اُجرت پر ملازم رکھا۔ اکیڈمی میں عام لوگوں کو رہنے کی اجازت نہ تھی۔ لہٰذا دورانِ درس اس لڑکے کو اکیڈمی سے نکال کر دروازے بند کردیئے جاتے۔ اس دوران وہ لڑکا سیڑھیوں پر کان لگا کر بیٹھ جاتا اور افلاطون کا درس سنتا رہتا۔

درس کی تکمیل کے بعد طلبا کا ایک تقریب میں زبانی امتحان لیا جاتا جس میں ان کو گھنٹوں تقریر کرنا پڑتی۔ اس میں تمام عالم فاضل اَفراد شرکت کرتے۔ ایسی ایک تقریب میں اَفلاطون نے اپنے شاگردوں کو 'علم کی فضیلت' پر بولنے کی دعوت دی۔ لیکن تمام طلباء باری باری آتے اور ہجوم سے گھبرا کر تقریر کو نامکمل چھوڑ دیتے۔ افلاطون کو اپنی تدریس پر نامکمل رہ جانے کا الزام لگنے کا خدشہ لاحق ہوگیا۔ اسی دوران وہی پانی پلانے والا لڑکا آگے بڑھا اور کہا کہ اسے تقریر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ جسے افلاطون نے ردّ کردیا، لیکن لڑکے کے اصرار پر اور اپنے شاگردوں سے مایوس ہوجانے کے بعد اس نے خدمت گار لڑکے کا حاضرین سے تعارف کروایا اور کہا کہ ''میں اس لڑکے کی تقریر کی ذمہ داری نہیں لے سکتا لیکن اس کی درخواست پر اسے اجازت دی گئی ہے۔

اِس کے بعد اس لڑکے کو تقریر کرنے کا اشارہ کیا گیا اور وہ لڑکا کافی دیر تک 'علم کی فضیلت' پر بولتا رہا۔

افلاطون کا دل بڑھ گیا اور مجمع لڑکے کی قوتِ گویائی اور علم کی فضیلت بیان کرنے پر حیران رہ گیا۔

افلاطون نے کہا: حاضرین نے اس لڑکے کی تقریر سے یہ بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ میری تدریس میں کمی نہ تھی بلکہ میرے شاگردوں میں اسے ہضم کرنے کی صلاحیت مفقود تھی اور جس میں یہ صلاحیت موجود تھی، اس نے ہضم کرلیا۔

اس کے بعد افلاطون نے اس لڑکے کو اپنی شاگردی میں لے لیا۔ بعد میں یہی شاگرد تاریخ عالم میں 'ارسطو' کے نام سے عالمی شہرت کا مستحق قرار پایا۔

ناچ نہ جانے، آنگن ٹیڑھا

عمرو بن معد یکرب بہادری اور تیغ زنی میں اپنا ثانی نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا تھا۔ اس کی حمصامہ نامی تلوار اپنی کاٹ میں بے مثال تھی۔

حضرت عمرو بن خطابؓ نے اپنے دورِ خلافت میں حمصامہ تلوار مستعار لے کر کسی دوسرے شخص کو دی۔ یہ شخص جب کئی جگہوں سے لڑ کر واپس آیا تو حضرت عمرؓ سے شکایتاً کہا: ''امیرالمومنین! مجھے یہ تلوار حمصامہ معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ اس کی کاٹ ویسی نہیں جیسی کہ اس کی شہرت ہے۔

حضرت عمرؓ نے عمرو بن معدی کو بلا کر یہ شکایت دہرا دی۔ عمرو بن معدی نے حمصامہ تلوار منگوائی اور اپنے ہاتھ ایک اونٹ کی طرف بڑھا دیئے۔ پھر ایک ہی ضرب میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر حضرت عمرؓ سے کہا: ''امیرالمومنین! میں نے آپؓ کو تلوار بھیجی تھی، اپنا بازو نہیں''

مہمان نواز

کرمان کا ایک بادشاہ نہایت مہمان نواز تھا۔ جو پردیسی آتا، تین روز تک شاہی مہمان رکھا جاتا۔ ایک مرتبہ عضدالدولہ نے کرمان پر چڑھائی کر دی اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اس موقع پر بھی اپنی روایت برقرار رکھی۔ وہ دن کو جنگ کرتا اور رات کو دشمن لشکر کے لئے کھانا بھجواتا۔ یہ روش دیکھ کر عضدالدولہ نے اس سے کہلوایا: ''کیا بات ہے تم دن کو میرے سپاہیوں کو قتل کرتے ہو اور رات کو انہیں کھانا کھلاتے ہو''

کرمان کے بادشاہ نے جواب دیا:

''دشمنوں سے جنگ کرنا ضروری ہے اور مسافروں کو کھانا کھلانا فرض ہے، تمہارے سپاہی بیک وقت دشمن بھی ہیں اور مسافر بھی۔ لہٰذا جس طرح ان سے جنگ لازمی ہے، اسی طرح ان کی خاطر کرنا بھی لازمی ہے''

عضدالدولہ نے ایسے دشمن سے جنگ کرنا فضول سمجھا اور محاصرہ توڑ دیا۔

با کمال

شیخ ابوسعید مہدی کو کسی شخص نے بتایا:

''فلاں شخص پانی پر چلتا ہے''

جناب شیخ نے جواب دیا: 'جل مرغی بھی پانی پر چلتی ہے

اس شخص نے کہا: ''حضرت وہ شخص ہوا میں پرواز کرتا ہے''

یہ سن کر شیخ بولے: ''یہ تو کوئی خاص بات نہیں کوا اور مکھی بھی اڑتے ہیں''

ایک دوسرا شخص بولا ''حضور ایک شخص لمحہ بھر میں ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچ جاتا ہے''۔

شیخ ابوسعید نے کہا: ''یہ کیا کمال ہے، شیطان کہیں بھی ہو، ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچ جاتا ہے''

یہ کہہ کر آپ نے فرمایا:

''کمال یہ ہے کہ انسان لوگوں میں رہے، تمام حقوق پورے کرے اور ایک لمحہ بھی خدا کی یاد سے غافل نہ ہو''

خالق

خلیفہ ہارون کے دور میں ایک دہریے نے ''خدا کی موجودگی پر مناظرہ'' کیا۔ اس دہریے کے مقابل جن بزرگ کو خدا کی موجودگی پر دلائل دینا تھے وہ لیٹ ہو گئے۔ دہریہ خوش ہوا کہ چلو جان چھوٹی اور بزرگ جھوٹے ثابت ہوئے۔

اسی اثنا میں وہ بزرگ تشریف لے آئے اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا: دراصل میں دریا کے دوسری پار سے آرہا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، کیونکہ تیرنا نہیں جانتا تھا، اس لئے ایک درخت ٹوٹا اس کے ٹکڑوں سے خود بخود کشتی بنی، میں اس میں بیٹھا، پھر آیا۔ اسی وجہ سے تھوڑی دیر ہوگئی۔

دہریہ جھٹ بولا، یہ شخص بالکل جھوٹا ہے۔ کسی بنانے والے کے بغیر کشتی کیونکر بن سکتی ہے۔

بزرگ فوراً گویا ہوئے: جب چھوٹی سی کشتی کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتی تو اتنی بڑی کائنات کسی خالق کے بغیر کیونکر بن سکتی ہے؟

یہ سن کر دہریہ مسلمان ہو گیا۔ یہ بزرگ امام ابوحنیفہؒ کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

فتویٰ

اندلس کے بادشاہ عبدالرحمٰن ثانی سے ایک روزہ قضا ہو گیا۔ نیک نفس بادشاہ نے اپنی کوتاہی کو امام یحییٰ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فتویٰ دیا: ''بادشاہ اس قصور و کوتاہی پر ساٹھ روزے رکھے''

علماء بورڈ کے ایک رکن نے امام صاحب کو کہا: شریعت کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم بھی ہے۔ آپ نے بادشاہ کو یہ اجازت کیوں نہیں دی۔

امام یحییٰ نے ناراض ہوتے ہوئے کہا:

''کسی بادشاہ کے لئے ساٹھ آدمیوں کو کھانا کھلانا کوئی سزا نہیں''

کوڑا کرکٹ

قسطنطنیہ کے ساحل پر ایک دن ایک شائستہ، سعادت مند اور خوش اَطوار نوجوان اُترا۔ لوگوں نے اس کی مسجد تک راہ نمائی کر دی اور امام مسجد نے اس کی رہائش اور کھانے کا انتظام کر دیا۔ ایک دن امام صاحب نے فرمایا: ''میاں صاحبزادے! تم کوئی خاص کام تو کرتے نہیں۔ مسجد سے کوڑا کرکٹ ہی صاف کر دیا کرو''

اس واقعہ کے بعد نوجوان پھر کبھی مسجد نہ آیا۔ امام صاحب کو وہ نوجوان شہر میں کہیں ملا تو انہوں نے اسے سخت سست کہا اور کاہل قرار دیا۔

اس پر نوجوان نے کہا: ''بخدا میں کاہلی کے باعث مسجد سے نہیں نکلا، بلکہ اصل وجہ یہ تھی کہ مسجد میں مجھے اپنے سوا کہیں کوڑا کرکٹ نظر نہیں آیا اور میں نے خدا کے گھر کو اپنے وجود سے پاک کر دیا''

اللہ کا فضل

ایک سخی عورت اُم جعفر جس راستے سے گزرتی تھی اس پر بیٹھے ہوئے دو اندھے فقیر صدا لگایا کرتے تھے۔ ایک کی صدا تھی: ''مجھ پر اللہ کا فضل ہو''، جبکہ دوسرا کہا کرتا تھا: ''اُمّ جعفر کا بچا ہوا مجھے ملے''

اُم جعفر اللہ کا فضل طلب کرنے والے کو دو درہم اور اپنا بچا ہوا مانگنے والے کو ایک بھنی ہوئی مرغی میں دس دینار رکھ کر دیا کرتی تھی۔ دس روز تک یہی ہوا۔ ایک دن اُم جعفر نے اپنا نام لینے والے سے پوچھا، کیا تجھے میرا فضل (یعنی سو دینار) نہیں ملے۔

اندھے فقیر نے جواب دیا: ''مجھے تو ایک مرغی ملا کرتی تھی جسے میں دو درہم میں اپنے اندھے دوست (اللہ کے فضل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صدا لگانے والے) کو بیچ دیا کرتا تھا۔

اُم جعفر نے کہا: ''اللہ کے فضل کا طالب کامیاب ہے اور آدمیوں کے فضل کا طالب محروم ہے۔''

جواب آں غزل

افلاطون نے ایک تقریب منعقد کی اور اس میں تمام بڑے آدمیوں کو مدعو کیا۔ ان لوگوں میں دیوجانس کلبی بھی شامل تھا۔ دیو جانس بے نیازی اور استغنا کا پیکر تھا۔ جب یہ بے فکرا اور آزاد منش فلسفی تقریب میں آیا تو اپنے گردوغبار سے اَٹے پیروں کو قالین پر رگڑنے لگا۔

افلاطون اس کے استقبال کو آگے بڑھا اور خندہ پیشانی سے دریافت کیا: ''آؤ میرے دوست! مگر تم یہ کیا کر رہے ہو؟''

دیو جانس نے کہا: ''افلاطون کے تکبر کو اپنے پیروں سے مسل رہا ہوں'' اس کے لہجے میں غرور اور تکبر نمایاں تھا۔

افلاطون نے متانت سے جواب دیا:

''میرے دوست! تم نے غور کیا کہ یہ کام تم کس قدر رعونت اور غرور سے انجام دے رہے ہو''

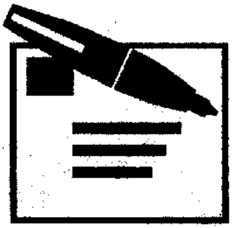

ناکام

امتحان سے پہلے ہی تمام پرچے آؤٹ کر دیئے جائیں اور پرچوں میں آنے والے سوالات بھی بتا دیئے جائیں ، ان کے جوابات بھی بتا دیئے جائیں، اس کے باوجود اگر طالب علم فیل ہوجائے تو اس سے بڑا بدقسمت کوئی نہیں۔ بالکل یہ نقشہ آخرت کے دن کا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے اس نے کل امتحان دینا ہے۔

مالکِ کل کے کرم کی انتہا دیکھئے۔ پوچھے جانے والے تمام سوالات اوران کے جوابات آخرت سے پہلے ہی بتا دیئے ہیں۔ اگر سب کچھ جانتے ہوئے بھی انسان فیل ہوجائے تو اسے کیا کہیں گے؟؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک انسٹیٹیوٹ جس عمارت میں کام کر رہا ہے، اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے بعض دفاتر بھی اسی عمارت میں ہیں

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبات کے لئے وسیع و عریض لائبریری جس میں ۲۰ ہزار سے زائد اسلامی کتب موجود ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ کے دفتر میں غریب اور مفلوک الحال خواتین میں ہر ماہ وظائف اور گھریلو سامان کی تقسیم

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ سکول، موضع دھینگاں میں پرائمری کے طلبا وطالبات کے امتحان کا ایک منظر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامک انسٹیٹیوٹ کلاس کا ایک منظر

اسلامک انسٹیٹیوٹ کی طالبات وسیع کمپیوٹر لیب میں ٹریننگ کے دوران

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل خیر کی توجہ کے لئے......!

اللہ کے کام تو چلتے ہی رہتے ہیں۔ خوش نصیب تو وہ ہوتا ہے جس کو اللہ اپنے دین کی خدمت کے لئے چن لیں۔ اگر ہماری جان، مال، اولاد اس راستے میں کھپ جائے تو ہم سے زیادہ خوش قسمت کون ہے......؟؟

کوئی ہے اس خوش بختی کی سعادت حاصل کرنے والا!!

کون ہے؟ جو اپنا مال اس رستہ میں لگائے جہاں ایک دانے سے سات سو دانے پھوٹتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو آپ کے مال کی قیمت سات سو گنا سے لے کر ہزاروں گنا تک لگاتا ہے۔ اللہ کی پکار سنئے

﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً﴾ (القرآن)

”ہے کوئی اللہ کو قرض دینے والا......جس کا قرض اللہ بذاتِ خود واپس کرے، اس کی خوش بختی میں کسے شک ہے؟؟

Kitabosunnat.Com

اللہ کی ایک اور صدا سنئے!!!

”ہم نے جو تمہیں رزق دیا ہے، اس میں سے اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور وہ افسوس سے کہے: میرے رب! کاش تو مجھے کچھ دیر تک ڈھیل دیتا تو میں خوب صدقہ کرتا اور نیک بن جاتا“

کہیں یہ حسرت کرنے والے میں اور آپ ہی نہ ہوں!!

آج ہی آگے بڑھئے ہمیں اپنے منصوبوں میں آپ کے دستِ تعاون کی ضرورت ہے!!!

BANK ACCOUNTS OF ISLAMIC WELFARE TRUST (Regd).

United Bank Ltd., Model Town Crossing Lahore. (In Pak Rupees) Male Wing A/C: 1332
Female Wing A/C:1331, Common A/C: 1333
National Bank Ltd., Model Town, Lahore. A/C: SB/FC 253 *(in US Dollars)*

نوٹ: اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ، نظامت معاشرتی بہبود، حکومت پنجاب کی طرف سے بذریعہ سرٹیفکیٹ نمبری DDSW-LD/91-334 مورخہ 10-8-1991 رجسٹرڈ ہے۔ لہٰذا اسے دیئے گئے تمام عطیات انکم ٹیکس آرڈیننس 1979 دفعہ D(1)47 کے تحت حکومت پاکستان کی چٹھی نمبری RCIT/J-315/47(1)D/4693 مورخہ 14-01-1994 کی رو سے ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ واریت اور
تعصبات سے بالاتر

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ
کے زیر اہتمام

تعلیم دین کورس

طالبات کیلئے

ایک سال یا
تین ماہ میں

جدید دُنیا کے معروضی حالات میں اِسلام کا
Scientific & Logical مطالعہ

- ترجمہ و تفسیر قرآن
- حدیث نبوی ﷺ
- عربی گرامر
- تجوید و قراءات
- فقہ / عقیدہ
- کمپیوٹر
- پینٹنگ
- بیکنگ

- ☐ ماہر پروفیسرز سے حالاتِ حاضرہ پر لیکچرز
- ☐ قابل ترین خواتین اساتذہ و خواتین سٹاف
- ☐ شریعت اِسلامیہ کی برتری مغربی اَفکار کے تقابل میں
- ☐ علیحدہ باپردہ ماحول Pick & Drop کی سہولت
- ☐ وسیع اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر لیب
- ☐ ایئر کنڈیشنڈ اور جدید سہولیات سے مزین
- ☐ روزانہ صبح 8 تا ڈیڑھ بجے کلاسیں

☆ بنیادی اہلیت F-A ☆ محدود نشستیں ☆ سال میں دو بار داخلے (ستمبر/ فروری)

تفہیم الحدیث کورس

خواتین کے لئے...... پہلی بار!!

حدیث کی مستند کتاب اللؤلؤ والمرجان

سبقاً سبقاً اوّل تا آخر، دو سال میں

ہفتہ میں دو دن صبح ۱۱ سے ۱ بجے تک

شام عصر سے مغرب تک

تحفیظ القرآن

پہلی بار حفظ قرآن، صرف ایک سال میں!

روزانہ / ماہانہ تحریری رپورٹس

روزانہ منزل ...... ہفتہ وار درس

کیسٹس اور کمپیوٹر کی ٹریمی

تجوید پر خصوصی توجہ، بین الاقوامی شہرت یافتہ

قاری محمد ابراہیم میر محمدی کی زیر نگرانی

☆ کورسز کی تفصیلات اندر ملاحظہ کریں

پرنسپل مسز رضیہ مدنی صاحبہ

فون
5866396
5866476

اسلامک انسٹیٹیوٹ ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن لاہور

شام کے اوقات میں طلبہ اور مرد حضرات کے لئے بھی اسی نوعیت کی کلاسیں جاری رہتی ہیں

☆ طالبات کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں میں ۱۰ جون سے تین ماہ کا سمر کیمپ بھی منعقد ہوتا ہے ☆

پانچ روزہ فہم دین کورس

رمضان المبارک کے مبارک لمحات میں

- ہفتہ میں ایک دن، ۲ گھنٹوں کے لئے
- تربیت یافتہ اساتذہ
- گھر میں حل کرنے کیلئے معروضی طرز کے پیپرز
- کامیاب تکمیل پر انعامات و سرٹیفکیٹس
- لاہور میں 60 مختلف مقامات پر

مدرسۃ القرآن کورس

تین سال میں گھریلو خواتین کیلئے کورس، کلاسیں ہفتہ میں دو دن دو گھنٹے کے لئے ہوتی ہیں، مکمل قرآنِ مجید تفسیر کے ساتھ، حدیث نبویؐ، گرامر اور تجوید بھی سکھائی جاتی ہے۔ باقاعدہ ٹیسٹ، کامیاب تکمیل کے بعد سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ کلاسیں اس وقت 40 مختلف مراکز میں ہو رہی ہیں۔ اپنے گھر کے قریبی مرکز میں تشریف لائیے۔ مراکز کی فہرست دفتر سے لیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ